جلد 2

اللہ والوں کی باتیں

مؤلف: امام ابو نُعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ

صحابۂ کرام وتابعین عظام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کے فضائل، اَقوال اور زُہد وتقویٰ کا بیان

حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء

(جلد:2)

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

اِمام ابو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی (مُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تراجم کُتب

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　　وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاءِ وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاءِ (جلد:2)

ترجمہ بنام : اللہ والوں کی باتیں

مصنف : اِمام ابونُعَیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

مترجمین : مدنی عُلَما (شعبہ تراجم کتب)

سن طباعت : رجب المرجب ۱۴۳۳ھ بمطابق جون 2012ء

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۷ جمادی الاخر ۱۴۳۳ھ　　　حوالہ نمبر: ۱۷۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ''حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء'' کے ترجمہ

''اللہ والوں کی باتیں (جلد:2)''

(مَطْبُوْعَہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے۔ البتہ! کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

19-05-2012

E.mail.ilmia@dawateislami.net

ضمنی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''سیرتِ صحابہ پر عمل کرو جنت پاؤ'' کے 23 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''23 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و (۲) صلٰوۃ اور (۳) تعوُّذ و (۴) تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ (۵) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالَعہ کروں گا۔ (۶) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور (۷) قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (۸) قرآنی آیات اور (۹) اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (۱۰) جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور (۱۱) جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور (۱۲) جہاں جہاں کسی صحابی یا بزرگ کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پڑھوں گا۔ (۱۳) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ (۱۴) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (۱۵) (اپنے ذاتی نسخے کے) ''یادداشت'' والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (۱۶) اولیا کی صفات کو اپناؤں گا۔ (۱۷) اپنی اصلاح کے لئے اس کتاب کے ذریعے علم حاصل کروں گا۔ (۱۸) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۱۹) اس حدیثِ پاک ''تَھَادَوْا تَحَابُّوْا'' ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ ﴿موطا امام مالک، الحدیث: ۱۷۳۱، ج۲، ص۴۰۷﴾ پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (۲۰) اس کتاب کے مطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (۲۱) اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کیا کروں گا اور ہر مدنی (اسلامی) ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کروں گا اور (۲۲) عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیا کروں گا۔ (۲۳) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

المدینۃ العلمیہ

از: شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینۃ العلمیہ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مُفتیانِ کرام كَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتبِ اعلیٰحضرت (۲) شعبۂ تراجم کتب (۳) شعبۂ درسی کُتُب

(۴) شعبۂ اصلاحی کتب (۵) شعبۂ تفتیشِ کتب (۶) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیہ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدّدِ دِین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیْعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''المدینۃ العلمیہ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ١٤٢٥ھ

ایک نظر ادھر بھی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ(۱۰۰) (پ ۱۱، التوبۃ: ۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پَیرو (پیروی کرنے والے) ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

آیت مبارکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور جنت کی خوشخبری پانے والے خوش بخت افراد سے مراد حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور قیامت تک کے وہ ایماندار لوگ ہیں جو ایمان، اطاعت اور نیکی میں ان کی راہ چلیں[1]......اور ایسا کیوں نہ ہو کہ ان پیشواؤں اور پیروکاروں نے قرآنی علوم کو پھیلانے کا فریضہ بحسنِ وخوبی انجام دیا اور بہترین افرادِ اُمت اور عزت وعظمت کا مِعیار قرار پائے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: ''خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔''......حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے سلسلہ در سلسلہ علم کی یہ خیرات آگے پہنچتی رہی اور انسانوں کی جھولیاں دولت علم سے بھرتی گئیں اور روح وبدن زیورِ عمل سے مزین ہوتے گئے......علم وعمل سے مزین اِن مردانِ حق نے ہر دور میں جانشینیٔ رسول کو دل وجان سے نبھایا......مگر ان کے بعد ایسے ناخلف آئے کہ اپنے اسلاف کے علمی وعملی سرمایہ کی حفاظت نہ کر پائے اور محض اسلاف کے کارناموں پر خوش ہونے اور ان کا نام لینے تک محدود ہو گئے۔ بقولِ شاعر:

تھے وہ تمہارے ہی آباء تم کیا ہو ہاتھ پہ ہاتھ رکھے منتظر فردا ہو

جبکہ دوسری طرف دورِ زوال کی استعماری قوتوں (آزاد ملکوں کو غلام بنانے والی طاقتوں) نے ایک بڑا حملہ مسلمانوں کے علمی اور عملی نظام پر کیا اور ان پر خود ساختہ نصاب اور نظام مسلط کر دیا تاکہ نئی نسلوں کو اسلاف سے بیگانہ اور اسلام کی زریں تعلیمات سے بے بہرہ کر دیا جائے۔

---

1 ......ماخوذ از خزائن العرفان۔

آج بھی اگر نجات وکامیابی درکار ہے اور نئی نسل کو تباہی سے بچانا ہے اور یقیناً ہے تو اپنے اسلاف کی اتباع و پیروی کرنا ہوگی اور ان کی وراثت یعنی علمی وعملی سرمایہ کے نصاب ونظام کو بحال کرنا ہوگا، اسلاف کی اس پیروی کا دوسرا نام ہے ''**تصوُّف**''......تصوف اسلامی شریعت کا ایک اہم اور بنیادی جز ہے......قانون کو اخلاق میں پرونے......علم کو حکمت میں بدلنے......ظاہر کو باطن میں ڈھالنے اور عمل کو جذبوں سے ہمکنار کرنے والا جز...... یہ محبت الٰہی، اتباع سنت اور حُسنِ اَخلاق کی شیرازہ بندی کرتا ہے...... یہ روحانیت، فلاح آخرت اور خدمت خلق کی تحریک ہے...... تصوف کہنے سننے کی نہیں، سیکھنے اور برتنے کی چیز ہے......اور جو اسے عملی زندگی میں برتتا ہے وہ دنیا و آخرت میں رضائے رب الانام اور رضائے خیر الانام سے وافر حصہ پاتا ہے......اور آسمانِ ہدایت وولایت کا ایسا درخشندہ ستارہ بن جاتا ہے کہ نہ صرف اس کی صحبت بلکہ اس کا ذکر سن یا پڑھ کر دل میں عمل کا جذبہ موجیں مارنے لگتا ہے......نیز ایسی ہستیوں کے ذکر خیر کا مطالعہ نورِ ایمان کی روشنی میں اضافے کا سبب ہوتا ہے، راہِ حق کے متلاشیوں کے لئے صراط مستقیم کی شاہراہ روشن ومنور ہوجاتی ہے جس پر گامزن ہوکر بھٹکا ہوا انسان منزل حقیقی کو پالیتا ہے......الغرض اسلام اپنی حقیقت کے لحاظ سے تزکیۂ روح کا دین اور تصوف اس دین کا جوہر ہے۔

پیش نظر کتاب ''**اَللّٰہ والوں کی باتیں**'' جلد2 ''حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء'' کی دوسری جلد کا ترجمہ ہے، اس سے قبل پہلی جلد طبع ہوکر منظر عام پر آچکی ہے۔ یہ تصوف پر لکھی جانے والی اولین کتب میں سے ایک ہے جس میں حضرات صحابۂ کرام، صحابیات اور اولیائے عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے خوفِ خدا و عشق مصطفٰے، فضائل وکمالات، سیرت وکردار، صفات وعادات، عبادات واَخلاقیات، اَعمال واَقوال، اَفعال واَحوال، زُہد وتقویٰ اور حالات وواقعات کو تصوف کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ یقیناً یہ ہمارے اور نسل نو کے لئے ایک انقلابی اور نتیجہ خیز علمی نصاب ہے جو اپنے پڑھنے والے کو عمل کی شاہراہ پر گامزن کرنے کا روحانی سامان ہے۔ پہلی جلد میں 89 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ذکر خیر تھا اور اس جلد میں 48 صحابۂ کرام، 29 صحابیات اور 43 تابعین عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مبارک تذکرہ ہے۔ ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**'' کے لئے اس کتاب کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور حسب استطاعت مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ہدیۃً خرید کر دوسرے اسلامی بھائیوں کو بطورِ تحفہ پیش فرمایئے۔

شعبہ تراجمِ کتب (مجلس المدینۃ العلمیہ)

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللّٰہ مَخْزُومی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سَیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ صاحِبُ الْھِجْرَتَیْن حضرتِ سَیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عبدالاسد مخزومی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔غزوۂ اُحد میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ زخمی ہو گئے تھے، غزوۂ احد سے لوٹنے کے بعد اسی سبب سے آپ کا وصال ہوا۔

مصیبت کے وقت کی دعا:

﴿1340﴾...... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْھا سے مروی ہے کہ ابوسَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے مجھے بتایا کہ میں نے حضور نبی کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور یہ دعا پڑھتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس کا بہتر بدل عطا فرما دیتا ہے (دعا یہ ہے): اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَ کَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا یعنی ہم اللّٰہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس مصیبت پر صبر کرتا ہوں۔پس تو مجھے اجر اور اس کا بہتر بدل عطا فرما۔''[1]

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللّٰہ بن حواله اَزدی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سَیِّدُ نا امام ابوعیسٰی ترمذی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُ ناعبداللّٰہ بن حوالہ ازدی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔آپ ان صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں جو ملکِ شام میں مقیم تھے۔

کثرتِ مال وزَر کا خوف:

﴿1341﴾...... حضرتِ سَیِّدُ ناعبداللّٰہ بن حَوالہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں غربت و تنگدستی، لباس اور اَسباب کی کمی کی شکایت کی تو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں بشارت ہو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تم پر مال واَسباب کی کمی سے بڑھ کر اس کی کثرت کا خوف ہے۔

[1] ......مسندابی داود الطیالسی، ابو سلمہ رضی اللہ عنہ، الحدیث:۱۳۴۹، ص۱۹۲۔

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ معاملہ اسی طرح رہے گا یہاں تک کہ تمہارے لئے ایران، روم اور (یمن کا شہر) حِمْیَر فتح ہوجائے گا اور تم تین لشکروں میں بٹ جاؤ گے۔ ایک لشکر شام میں، ایک عراق میں اور ایک یمن میں ہوگا حتی کہ آدمی کو 100 دینار دیئے جائیں گے تو وہ اسے بھی کم سمجھے گا۔'' (۱)

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن اُمِّ مَکْتوم

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابورَزِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ غزوۂ بدر کے کچھ عرصہ بعد مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوئے اور اہلِ صفہ کے ساتھ رہنے لگے۔ پھر حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مَخْرَمَہ بن نَوْفَل کے گھر ٹھہرایا جسے دارالغذا کہا جاتا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں قرآنِ پاک میں یہ آیات نازل ہوئیں:

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤىۙ(۱) اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰىؕ(۲) (پ۳۰، عبس:۱،۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا۔ (۲)

تھوڑا ہنستے زیادہ روتے:

﴿1342﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوبَخْتَرِی طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ

---

❶...... مشکل الآثار، باب بیان مشکل ماروی عن رسول اللّٰہ فی قطع المسلمین......الخ، الحدیث: ۱۲۶۱، ج۱، جز۲، ص۲۵۔

❷...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تفسیر نور العرفان سورۂ عبس کے تحت فرماتے ہیں: غائب کا صیغہ فرمانے میں انتہائی محبوبیت کا اظہار ہے، یعنی ہمارے ایک محبوب ہیں جو اپنے ایک غلام سے ناراض ہوگئے۔ خیال رہے کہ یہاں کوتاہی حضرت عبداللّٰہ بن اُمِّ مکتوم (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی تھی کہ درمیان کلام سوال عرض کر دیا، یہ آدابِ مجلس کے خلاف تھا۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی کبیدگی خاطر شریف بالکل حق تھی، مگر عشاق آداب سے بے خبر ہوتے ہیں، ان کے ایسے قصور معافی کے لائق ہیں، اس لئے انہیں نابینا فرمایا، یعنی جو آپ کے عشق میں آداب سے نابینا ہے، رب (عَزَّوَجَلَّ) نے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے عاشق کی طرفداری فرمائی اس میں بھی حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی کی شان کا اظہار ہے کہ ان کے عاشق کی غلطیاں معاف ہیں۔

تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رء وف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دن چڑھے ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت کچھ لوگ حجروں کے پاس جمع تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے حجرے والو! آگ بھڑکا دی گئی اور اندھیری رات کے حصوں کی طرح فتنے آئے۔ اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔'' (۱)

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عَمرو اَنصاری

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن ہلال شَطَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو جابر عبداللّٰہ بن عمرو بن حرام اَنصاری سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حیات جاویدانی عطا فرمائی اور بلا حجاب کلام فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر کے شرکا میں سے ہیں۔ نیز ان خوش نصیبوں میں سے ایک ہیں کہ جنہیں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اپنی قوم کا سردار منتخب فرمایا۔

شہید کی تمنا:

﴿1343﴾...... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: میں تمہیں خیر کی بشارت دیتا ہوں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے والد (عبداللّٰہ بن عمرو) کو حیاتِ جاویدانی عطا فرمائی اور اپنی بارگاہ میں بلا کر (بلا حجاب) ارشاد فرمایا: ''اے میرے بندے! جو چاہتا ہے مانگ میں عطا کروں گا۔'' اس نے عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں تیری عبادت کا حق ادا نہیں کرسکا۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ میں تیرے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں جہاد کروں اور تیری راہ میں دوبارہ قربان ہو جاؤں۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''یہ فیصلہ میں پہلے کرچکا ہوں کہ تجھے دنیا میں واپس نہیں بھیجا جائے گا۔'' (۲)

---

1 ......معرفة الصحابة لابی نعیم، الرقم: ۲۰۵۱، عمرو بن زائدة بن الاصم، الحدیث: ۵۰۳۹، ج۳، ص۳۹۸۔

2 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب تمن عبدالله بن عمرو بعد الشهادة......الخ، الحدیث: ۴۹۶۴، ج۶، ص۲۱۰۔

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن اُنَیس جُھَنِی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبداللّٰہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن اُنَیس جہنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔آپ دیہات میں رہائش پذیر تھے۔رمضان المبارک میں ایک رات مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا حاضر ہوئے مسجدِ نبوی اور صفہ میں ٹھہرے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضور انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مبارک چھڑی عطا فرمائی کہ قیامت کے دن اس کے ساتھ مجھ سے ملاقات کریں۔آپ اسی نسبت سے صَاحِبُ الْمِخْصَرَہ (یعنی چھڑی والے) مشہور ہوگئے۔

﴾1344﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا نافع بن جُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن اُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے قرب وجوار میں رہتے تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی:''مجھے ماہِ رمضان میں ایک رات مسجد میں گزارنے کی اجازت مرحمت فرما دیجئے!'' چنانچہ، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ رمضان کی تیئیسویں شب مسجد میں گزارنے کی اجازت عطا فرمادی۔لہٰذا تیئیسویں رات کو اہلِ مدینہ عبادت کے لئے مسجد نبوی میں جمع ہوجایا کرتے۔ (1)

چھڑی والے صحابی:

﴾1345﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن اُنَیس جُھَنِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''قبیلہ ہذیل کے خالد بن نُبَیح نامی شخص کو کون قتل کرے گا؟''اس وقت یہ عَرَفَہ نامی پہاڑ کے قریب مقامِ عُرَنَہ میں تھا۔حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن اُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی:''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اسے قتل کروں گا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی کوئی نشانی بیان فرما دیجئے!'' ارشاد فرمایا:''تم اسے دیکھ کر ڈر جاؤ گے۔'' عرض کی:''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں کبھی کسی سے خوف زدہ

(1) ......الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبدالبر، الرقم:۱٤۸۵، عبداللّٰہ بن انیس انصاری، ج۳، ص۷، ملخصًا۔

نہیں ہوا۔'' پھر حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن اُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں سے نکل کر عَرَفہ پہاڑ کی جانب چل دیئے اور غروب آفتاب سے پہلے خالد بن نُبَیْح سے جا ملے۔ کہتے ہیں: ''ایک شخص سے میرا سامنا ہوا میں نے اسے دیکھا تو ڈر گیا۔ جب اس کے قریب ہوا تو پہچان لیا کہ یہ وہی ہے جس کی نشاندہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمائی تھی۔'' بہرحال، اس نے پوچھا: ''کون ہے؟'' میں نے کہا: ''ایک حاجت مند ہوں۔ کیا میں رات یہاں ٹھہر سکتا ہوں؟'' اس نے کہا: ''ہاں! میرے پیچھے چلے آؤ۔'' میں اس کے پیچھے چل دیا (ابھی عصر کا وقت باقی تھا) میں نے جلدی جلدی عصر کی نماز ادا کی کہ کہیں وہ دیکھ نہ لے۔ پھر میں اس سے جا ملا اور فوراً تلوار کے وار سے اس کا کام تمام کر دیا اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اس کے قتل کی خبر دی۔

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تب حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن اُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک چھڑی عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: ''اس چھڑی سے سہارا لیتے رہو یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کے ساتھ مجھ سے ملو اور (قیامت میں) لاٹھیوں والے بہت کم لوگ ہوں گے۔'' (1)

راوی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن اُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو ان کی وصیت کے مطابق وہ چھڑی ان کے سینے پر کفن کے نیچے رکھ کر ساتھ ہی دفن کر دی گئی۔

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زید جُہَنی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو عبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زید جُہنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا امام واقدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان چار افراد میں سے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے دن قبیلہ جُہَیْنَہ کا پرچم اُٹھایا۔ آپ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے۔

---

(1)......الاحادیث المختارۃ، مسند عبداللہ بن انیس الانصاری، الحدیث:۱۱، ج۹، ص۲۷تا۲۸۔
اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر عرفۃ وحدودھا......الخ، الحدیث:۲۷۲۷، ج۵، ص۱۰تا۱۱۔
المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبداللہ بن انیس، الحدیث:۱۶۴۷، ج۵، ص۴۳۱۔

چور کی سزا:

﴿1346﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زید جُہنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور، شافع یوم النشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کوئی قابل قدر چیز چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ اگر پھر چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو اور اگر اس کے بعد بھی چوری کرے تو اسے قتل کر دو (1)۔'' (2)

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرأۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 307** پر فرماتے ہیں: پہلی چوری میں چور کا داہنا ہاتھ کلائی سے کاٹ دو، دوسری چوری میں بایاں پاؤں ٹخنوں سے کاٹ دو، تیسری چوری میں دایاں پاؤں، چوتھی چوری میں بایاں ہاتھ کاٹ دو۔ پہلی دو سزاؤں میں اجماع امت ہے۔ مگر آخری دو سزاؤں میں امام اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) کا اختلاف ہے، امام اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) فرماتے ہیں کہ تیسری چوری میں اسے قید کر دیا جائے حتّٰی کہ یا مر جائے یا سچی توبہ کے آثار اس میں نمودار ہو جائیں، امام اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) کی دلیل (امیر المؤمنین) حضرت علی (المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) کا فرمان ہے کہ میں شرم کرتا ہوں کہ اس چور کے کھانے کے لئے ہاتھ اور چلنے کے لئے پاؤں بالکل نہ چھوڑوں۔ چنانچہ، آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے تیسری چوری پر قید کیا اور آپ کا یہ عمل تمام صحابہ و تابعین (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن) کی موجودگی میں ہوا اور کسی نے اعتراض نہ کیا لہٰذا اس پر اجماع منعقد ہو گیا۔

شیخ الاسلام، بُرھانُ الدِین ابو الحسن علی بن ابوبکر بن عبد الجلیل مَرْغِیْنَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی (متوفی ۵۹۳ھ) فرماتے ہیں: چور کا داہنا ہاتھ کلائی سے کاٹ کر گرم تیل سے داغا جائے گا۔ اگر چور دوسری بار چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے گا اور تیسری بار چوری کرنے پر اس کا ہاتھ یا پاؤں نہیں کاٹا جائے گا بلکہ اسے قید میں ڈال دیا جائے گا حتی کہ وہ توبہ کر لے۔ حضرت سیِّدنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی دلیل امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا فرمان ہے کہ میں شرم کرتا ہوں کہ اس چور کے کھانے کے لئے ہاتھ اور چلنے کے لئے پاؤں بالکل نہ چھوڑوں۔ اسی دلیل سے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دیگر صحابہ پر غالب آ گئے اور اس پر اجماع ہو گیا۔ نیز چور کے تمام ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور حد (یعنی سزا) زجر کے لئے ہے ہلاکت کے لئے نہیں۔ نیز جن احادیث میں تیسری، چوتھی بار کاٹنے یا قتل کرنے کا بیان ہے ان پر جرح کی گئی ہے یا پھر وہ سیاست پر محمول ہیں۔

(الھدایہ، کتاب السرقۃ، باب مایقطع فیہ ومالایقطع، فصل فی کیفیۃ القطع واثباتہ، ج۱، الجزء الثانی، ص۳۶۹تا۳۷۰، ملخصًا)

2 ......معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، الرقم:۱۶۴۳عبداللّٰہ بن زیدجھنی، الحدیث:۴۱۷۹،ج۳، ص۱۵۲۔

معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، الرقم:۱۵۷۸، عبداللّٰہ بن بدر الجھنی، الحدیث:۴۰۴۱، ج۳، ص۱۰۸۔

حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن حارث زُبَیدِی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیّدُ ناعبداللہ بن حارث بن جزءزُبَیدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں ہوتا ہے۔عمر کے آخری ایام میں مصر میں مقیم رہے۔ یہ بھی منقول ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ،مَحْمِیَہ بن جزءزبیدی کے بھتیجے تھے۔ آخری عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نابینائی سے پہلے بھی لوگوں کو دیکھنے کے بجائے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذکراوراس کی پاکی بیان کرنے کو ہی اپنا انیس وغمخوار سمجھتے تھے۔

نیکیاں بڑھانے والا عمل:

﴿1347﴾...... حضرتِ سیّدُ ناابن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عبدالعزیز بن مروان نے حضرتِ سیّدُ نا عبداللہ بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں کہا: اگر یہ وفات پاجائیں تو ان پر (گناہوں کا) کوئی بوجھ نہ ہوگا۔ حضرتِ سیّدُ ناعبداللہ بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے:''تکبیر وتسبیح مجھے بہت پسند ہیں یہ ضرور میزان میں نیکیاں بڑھاتی ہیں اور گناہ تو (اسلام کی وجہ سے) مٹ چکے ہیں۔''

﴿1348﴾...... حضرتِ سیّدُ ناعقبہ بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیّدُ ناعبداللہ بن حارث بن جزءزُبَیدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''ایک دن ہم صفہ میں حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ ہمارے لئے کھانا رکھا گیا ہم نے کھایا پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو ہم نے نماز ادا کی اور وضو نہ کیا(1)۔''(2)

حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

حضرتِ سیّدُ ناامام ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیّدُ ناعبداللہ بن عمر بن

(1)...... مفسرشہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 253** پرفرماتے ہیں: نہ وضوشرعی نہ لغوی یعنی ہاتھ دھونا بلکہ ہاتھ پونچھے بھی نہیں تاکہ معلوم ہو کہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا یا پونچھنا فرض یا واجب نہیں سنت ہے جس کے کرنے پر ثواب نہ کرنے پر گناہ نہیں۔

(2)......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبداللہ بن الحارث بن جزء زبیدی، الحدیث: ۱۷۷۲۱، ج۶، ص ۲۱۵۔

خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْھُمَا بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ان کے بعض اَحوال واَقوال ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ اکثر مسجد میں ہی رہتے ، مسجد میں ہی قیام کرتے اور وہیں رہائش رکھتے۔

بے عمل واعظ کی سزا:

﴿1349﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عن العُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''جولوگوں کوکسی بات یاعمل کی طرف بلائے اور خوداس پرعمل نہ کرے تووہ مسلسل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے باز آجائے یا جس قول وفعل کی طرف بلاتا ہے اسے خودبھی اپنالے۔'' (۱)

بارگاہِ الٰہی میں مومن کی عزت:

﴿1350﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِمدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں مومن کی عزت لباس کوصاف ستھرارکھنے اورتھوڑی چیز پر راضی رہنے میں ہے۔'' (۲)

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن قُرط

رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ ناعبدالرحمٰن بن قُرط رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کوبھی اہلِ صفہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

آسمانوں کی تسبیح:

﴿1351-52﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناعبدالرحمٰن بن قُرط رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ معراج کی رات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بئر زمزم اورمقامِ ابراہیم کے درمیان موجود تھے۔حضرتِ سیِّدُ نا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آپ کے دائیں طرف اورحضرتِ سیِّدُ نامیکائیل عَلَیْہِ السَّلَام بائیں طرف تھے۔یہ دونوں مقرب

1 ......مجمع الزوائد، کتاب الفتن، باب فیمن یامر بالمعروف، الحدیث:۱۲۱۸۳، ج۷، ص۵۴۳۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۱۳۴۵۸، ج۱۲، ص۳۰۲۔

فرشتے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لے کر پرواز کرنے لگے یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک جا پہنچے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: ''میں نے بلند و بالا آسمانوں میں تسبیح سنی تھی، (وہ آسمان) ہیبت و جلال والے کی وجہ سے، صاحبِ علو سے ڈرتے ہوئے اس کے بلند رتبہ کے ساتھ اس طرح اس کی پاکی بیان کر رہے تھے: سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یعنی پاک ہے سب سے اعلیٰ و بالا۔ وہ پاک اور بلند شان کا مالک ہے۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن جَبْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عَبْس عبدالرحمٰن بن جَبْر بن عمرو انصاری حارثی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

جہنم سے حفاظت:

﴿1353﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ابی مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نمازِ جمعہ کے لئے جا رہا تھا کہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا عَبَایَہ بن رِفاعہ بن رافع بن خُدَیج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ملے اُنہوں نے کہا: میں نے حضرتِ سیِّدُنا اَبُوعَبْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بیان کرتے سنا کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جس کے پاؤں راہِ خدا میں غُبار آلود ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم پر حرام فرما دیتا ہے۔'' (2)

حضرتِ سیِّدُنا عُتْبَہ بن غَزْوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا عُتْبَہ بن غزوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق، حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن مظعون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعیسیٰ ترمذی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ یہ تینوں حضرات اکابر سابقین مہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں۔ ان کے کچھ احوال و اقوال ہم کتاب کی ابتدا میں ذکر کر چکے ہیں۔

---

1 ...... کتاب الدعاء للطبرانی، باب تحمید الملائکۃ و تسبیحھم، الحدیث: ١٧٤٧، ص ٤٩٧، بتغیر قلیل۔

2 ...... صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب المشی الی الجمعۃ، الحدیث: ٩٠٧، ج ١، ص ٣١٣۔

حضرتِ سیِّدُنا عُقْبَہ بن عامر جُھَنِی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ ناعُقْبَہ بن عامر جُہنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں کیا جاتا ہے۔آپ اہل صفہ سے میل جول رکھنے والوں میں سے ہیں۔ بعد میں مصر میں مقیم ہو گئے اور وہیں وصال فرمایا۔

قرآن سیکھنے کا ثواب:

﴿1354﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناعُقْبَہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم صفہ میں تھے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عن العُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز بُطحان یا عقیق (۱) جایا کرے اور دو اُونچی اور خوبصورت اُونٹنیاں لے آیا کرے؟'' ہم نے عرض کی: ''یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم سب یہ چاہتے ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''تو تم میں سے ہر شخص روزانہ صبح کو کیوں نہ مسجد چلا جایا کرے اور وہاں قرآنِ کریم کی دو آیتیں سیکھ لیا کرے کہ یہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیات تین اونٹنیوں سے بہتر اور چار آیات چار اونٹنیوں اور اسی قدر اونٹوں سے بہتر ہیں (۲)۔'' (۳)

---

❶...... عقیق مدینہ منورہ سے دو تین میل پر ایک بازار ہے جہاں جانور زیادہ فروخت ہوتے ہیں۔ بطحان مدینہ پاک کا ایک وسیع جنگل ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۳، ص۲۱۸)

❷...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 218** پر ''**ہم سب یہ چاہتے ہیں**'' کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ وہ حضرات اگر چہ تارکِ دنیا تھے مگر دین کے لئے دنیا حاصل کرنے کو بہت افضل جانتے تھے دنیا اگر دین کے لئے ہو تو عین دین ہے اور اگر طین (مٹی گارے) کے لئے ہو تو دنیا ہے، یعنی دنی چیز لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ وہ لوگ تو محبّ دنیا نہ تھے پھر یہ جواب کیوں دیا۔ (نیز) ''**اسی قدر اونٹوں سے بہتر ہیں**'' کے تحت فرماتے ہیں: پانچ آیات پانچ اونٹوں سے افضل اور چھ یا سات آیتیں اس قدر اونٹوں سے افضل، عرب میں ابل مطلقاً اونٹ کو کہتے ہیں نر ہو یا مادہ اور جمل نر اونٹ کو ناقہ مادہ کو جیسے انسان یا آدمی مطلقاً انسان کو کہتے ہیں اور رجل مرد کو امراۃ عورت کو خیال رہے کہ یہاں آیت سے مراد آیت سیکھنا یا اس کی تعلیم میں مشغول رہنا ہے یعنی ایک آیت سیکھنا ایک اونٹنی کی ملکیت سے بہتر ہے، لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ آیت قرآنی تو تمام دنیا سے بہتر ہے ایک اونٹ کا ذکر کیوں ہوا یا یہ تفصیل ان اہل عرب کو سمجھانے کے لئے ہے جنہیں اونٹ بہت مرغوب ہے جیسے میٹھی نیند سونے والوں کو سمجھانے کے لئے فجر کی اذان میں کہتے ہیں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم نماز اس نیند سے بہتر ہے حالانکہ نماز تو ساری دنیا سے بہتر ہے۔

❸......المسند للامام احمدبن حنبل، حدیث عقبة بن عامر جهنی، الحدیث:۱۷۴۱۳، ج٦، ص۱٤۰۔

نجات کا ذریعہ:

﴿1355﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُقْبَہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نجات کا ذریعہ کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور تم کو تمہارا گھر کافی ہو(1) اور اپنی خطاؤں پر رو۔'' (2)

عزت وکرامت والے:

﴿1356﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابواسحاق عبداللّٰہ بن عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُقْبَہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم نے اونٹ چَرانے کی باریاں مقرر کی ہوئی تھیں۔ جب میری باری ہوتی تو میں اونٹ چرنے کے لئے چھوڑ دیتا اور خود بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو جاتا۔ ایک مرتبہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''لوگ ایک میدان میں جمع کئے جائیں گے۔ نظر سب تک پہنچے گی اور پکارنے والا سب کو آواز سنائے گا۔ پھر ایک پکارنے والا تین بار اعلان کرے گا: جمع ہونے والے جان جائیں گے کہ عزت وکرامت کن کے لئے ہے؟ پھر اعلان کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے بارے میں ارشاد ہوا:

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ز (پ۲۱، السجدۃ:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے۔

پھر تین بار آواز لگائے گا کہ جمع ہونے والے عنقریب جان جائیں گے کہ عزت وشرافت کن کے لئے ہے؟ پھر کہے گا کہ کہاں ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا:

---

(1)...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 464** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی بلاضرورت گھر سے باہر نہ جاؤ لوگوں کے پاس بلاوجہ نہ جاؤ، گھر سے نہ گھبراؤ اپنے گھر کی خلوت کو غنیمت جانو کہ اس میں صدہا آفتوں سے امان ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ سکوت، لزوم بیوت اور قناعت بالقوت اِلٰی اَنْ یَّمُوْتَ امان کی چابی ہے۔ یعنی خاموشی، گھر میں رہنا، رب کی عطا پر قناعت موت تک اس پر قائم رہنا۔

(2)......سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، الحدیث:۲۴۱۴، ج۴، ص۱۸۲۔

لَا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ (پ۱۸، النور:۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللّٰہ کی یاد سے۔

پھر پکارے گا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرنے والے کہاں ہیں؟'' (۱)

شب بیداری کرنے والے پر انعام:

﴿1357﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُقْبَہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی ٔرحمت، شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ'' میرا کوئی امتی رات کے وقت اٹھتا ہے اور اپنے نفس کو طہارت کی مشقت میں ڈالتا (یعنی وضو وغیرہ کرتا) ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (ملائکہ سے) ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو کہ کس طرح مجھ سے مانگنے کے لئے خود کو مشقت میں ڈال رہا ہے، لہٰذا میرا بندہ جو مانگے گا اسے عطا کیا جائے گا۔'' (۲)

حضرتِ سیِّدُنا عُباد بن خالد غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

علامہ واقدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُباد بن خالد غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہل صفہ میں سے ہیں۔ آپ ہی وہ صحابی ہیں جو صلح حُدَیْبِیَہ کے دن تیر لئے کنویں میں اترے تھے۔

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی نعت پسند فرماتے:

﴿1358﴾...... حضرت سیِّدُنا عُباد بن خالد غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی لیث کے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اشعار کہنے کی اجازت چاہی لیکن تین بار عرض کرنے کے باوجود اجازت نہ ملی۔ بالآخر چوتھی بار عرض کرنے پر اجازت پائی تو شانِ رسالت میں لب کشائی کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر شعراء میں سے کسی نے اچھا کلام کہا تو تم نے کہا۔'' (۳)

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو عبد اللّٰہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عُبَیْدُ اللّٰہ

---

1 ......المستدرك، كتاب التفسير، باب ان للمساجداو تادًا......الخ، الحديث: ۳۵۶۰، ج۳، ص۱۶۳، بتغير قليل۔

2 ......المعجم الكبير، الحديث:۸۴۳، ج۱۷، ص۳۰۶۔

3 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الادب، باب الرخصة فی الشعر، الحديث:۷۱، ج۶، ص۱۸۳۔

المعجم الكبير، الحديث:۴۵۹۳، ج۵، ص۶۴۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ہم ان کے حالات پیچھے ذکر کر چکے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سابقین اولین میں سے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عوف مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا امام ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عمرو بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی جائے نماز:

﴿1359﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عمرو بن عوف مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ جہاد کے لئے نکلے جب وادی رَوْحاء پر پہنچے تو آپ مقامِ عرق ظُبْیَہ پر ٹھہرے اور نماز ادا فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: ''مجھ سے پہلے اس مقام پر 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے نماز ادا کی ہے اور حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دو لمبے جبے پہنے، دھویں کے رنگ جیسی ایک اونٹنی پر سوار، 70 ہزار بنی اسرائیل کے ساتھ یہاں آئے تھے اور اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسول حضرتِ عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام حج یا عمرہ کی غرض سے یہاں سے گزر نہ جائیں یا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان دونوں (یعنی حج وعمرہ کو) ان کے لئے جمع نہ فرمادے۔'' (۱)

تین چیزوں کا خوف:

﴿1360﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عمرو بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''مجھے اپنے بعد امت پر تین چیزوں کا خوف ہے۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ تین چیزیں کون سی ہیں؟'' ارشاد فرمایا: عالم کی لغزش، حاکم کا فیصلہ اور خواہش کی پیروی۔'' (۲)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٢، ج ١٥، ص ١٦۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٤، ج ١٧، ص ١٧۔

غربا کے لئے خوشخبری:

﴿1361﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام غریبی (۱) سے شروع ہوا اور غریبی کی طرف ہی لوٹ آئے گا، پس ان غربا کو خوشخبری ہو جو (میرے بعد) میری بگڑی ہوئی سنت کی اصلاح کریں گے۔'' (۲)

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن تَغلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن تَغلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں کیا جاتا ہے۔ بعد میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بصرہ میں رہائش اختیار فرمالی تھی۔

سرخ اونٹوں سے پیاری بات:

﴿1362﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن تَغلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ایسی بات ارشاد فرمائی جو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری ہے۔ ایک دن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اہلِ صفہ کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''میں کچھ لوگوں کو ان کی بے صبری اور حرص کے خوف سے عطا فرماتا ہوں اور کچھ سے مال کو روک کر انہیں اس (دنیا سے کنارہ کشی) کے حوالے کر دیتا ہوں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے دلوں میں پیدا فرمائی ہے۔ عمرو بن تَغلِب بھی ان میں سے ایک ہیں۔'' (۳)

---

(1)...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 160** پر فرماتے ہیں: غربت کے لفظی معنی ہیں تنہائی اور بیکسی، اسی لئے مسافر اور تنگ دست کو غریب کہا جاتا ہے کہ مسافر سفر میں اکیلا ہوتا ہے اور تنگ دست، بیکس۔ یعنی اسلام کو پہلے تھوڑے لوگوں نے قبول کیا اور آخر میں بھی تھوڑے ہی لوگوں میں رہ جائے گا یہ دونوں جماعتیں بڑی مبارک ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تھوڑے مسلمان بہتوں پر غالب آتے رہے اور آتے رہیں گے، تھوڑا سونا بہت سے لوہے پر اور تھوڑا مشک بہت سی مٹی پر غالب ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ غریب مسکین لوگ اسلام پر قائم رہتے ہیں اکثر مالدار بھٹک جاتے ہیں۔

(2)......سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء ان الاسلام بدأ غریبا......الخ، الحدیث: ۲۶۳۹، ج۴، ص۲۸۶۔

(3)......صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب من قال فی الخطبۃ بعدالثناء، الحدیث: ۹۲۳، ج۱، ص۳۱۸، بتغیر قلیل۔

حضرتِ سیِّدُنا عُوَیم بن سَاعِدَہ انصاری

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبد اللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُوَیم بن ساعِدہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے ان حلیفوں میں تھے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعلق قبیلہ بنوعمرو بن عوف ہی سے ہے۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو برا بھلا کہنے کا انجام:

﴿1363﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُوَیم بن ساعِدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا انتخاب فرمایا اور میرے جانشین منتخب فرمائے پھر ان میں سے کسی کو میرا داماد، کسی کو سُسَر، بعض کو انصار (یعنی مددگار) تو بعض کو وزیر ہونے کا شرف بخشا۔ پس جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ تو اس کے فرض قبول فرمائے گا، نہ نفل۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا امام حافظ ابوعبد اللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ ہم نے ان کا تذکرہ کتاب کی ابتدا میں بلند رُتبہ پانے والے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ضمن میں کر دیا ہے۔

سونا چاندی خیرات کرنے سے بھی بہتر:

﴿1364﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں بہترین عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت ستھرا، تمہاری بلندیٔ درجات کا سبب، تمہارے لئے سونا چاندی خیرات کرنے سے بھی بہتر ہو اور تمہارے لئے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمن سے جہاد کرو تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہیں شہید کریں؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ

(1)...... السنة لابن ابی عاصم، باب فی ذکر الرافضة، الحدیث: ١٠٣٤، ص ٢٣٨۔

تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سا عمل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''(کثرت سے) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنا(۱)۔'' (۲)

حقیقتِ ایمان کیسے حاصل ہو:

﴿1365﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبیِّ مُحتشم، رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پاسکتا جب تک اس بات کا یقین نہ رکھے کہ جو اسے ملا ہے وہ اس سے رُکنے والا نہ تھا اور جو نہیں ملا وہ ملنے والا نہ تھا۔'' (۳)

﴿1366﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو رات کے اندھیرے میں مسجد کی طرف جائے گا قیامت کے دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایک نور عطا فرمائے گا۔'' (۴)

---

(1)...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 316** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اگر یہاں ذِکْرُ اللّٰہ سے مراد زَبانی ذِکر ہے تو اس کی اَفضلیت کی وجہ یہ ہے کہ ذِکْرُ اللّٰہ بلا واسطہ رب تعالیٰ تک پہنچا تا ہے اور دوسری عبادتیں بالواسطہ، اور ظاہر ہے کہ بلا واسطہ پہنچانے والا بالواسطہ سے افضل ہے، اگر ذِکر سے مراد قلبی و دِلی ذِکْرُ اللّٰہ ہے تو ظاہر ہے کہ یہ ذکر دِلی عبادت ہے اور دوسری عبادات بدنی عبادت اور دل بادشاہ ہے اعضاء اس کی رعایا، بادشاہ کا عمل بھی رعایا کے اعمال سے افضل ہے۔ اسی لئے رب تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ذِکْرُ اللّٰہ کے بڑے درجے بیان فرمائے کہ فرمایا: فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ (پ۲، البقرۃ:۱۵۲) تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ حدیثِ قُدسی ہے اَنَا جَلِیْسٌ مَّنْ ذَکَرَنِی یعنی میں اپنے ذاکر (ذکر کرنے والے) کا ہم نشیں ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض آسان عمل مشکل عملوں سے دَرَجہ میں بڑھ جاتے ہیں دیکھو ذِکْرُ اللّٰہ آسان ہے اور جہاد دُشوار مگر ثواب میں ذِکْرُ اللّٰہ بڑھ گیا مگر یہ اس جہاد کا ذکر ہے جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے خالی ہو لیکن اگر ہاتھ میں تلوار اور زبان پر ذِکر یار ہو تو سُبْحَانَ اللّٰہ سب سے بہتر۔ شیخ نے فرمایا کہ بعض لازم عمل متعدی عمل سے بہتر ہو جاتے ہیں جیسا یہاں ہوا۔ صوفیا فرماتے ہیں کہ جہاد میں کافروں کو مارا جاتا ہے اور ذِکْرُ اللّٰہ میں نفس و شیطان کو۔ اِسی لئے ذِکْرُ اللّٰہ جہادِ اکبر ہے کہ اس میں دِل کا تَزْکِیَہ ہے۔ پھر ذِکروں میں بعض ذِکر دوسرے ذِکروں سے افضل ہیں جیسے تلاوتِ قرآن شریف، دُرود شریف دوسرے اَذْکار سے بہتر ہیں۔

(2)......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، الحدیث:۳۳۸۸، ج۵، ص۲۴۶، "اعطاء" بدلہ "انفاق"۔

المسند للامام احمد بن حنبل، باقی حدیث ابی الدرداء، الحدیث:۲۱۷۶۱، ج۸، ص۱۶۴۔

(3)......السنۃ لابن ابی عاصم، الحدیث:۲۵۳، ص۵۸۔

(4)......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ والجماعۃ، الحدیث:۲۰۴۴، ج۳، ص۲۴۶۔

حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام حافظ ابوعبداللّٰہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حُضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (آزادکردہ) غلام حضرتِ سیِّدُنا عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ ہی ابوعامر اَشعری ہیں جو غزوۂ حُنین میں شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ ابوعامر نامی ایک صحابی اور ہیں ان کا نام بھی عبید ہے لیکن وہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (آزادکردہ) غلام نہیں ہیں۔

﴿1367﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُبید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کسی نے پوچھا: ''کیا مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرض نماز کے علاوہ بھی کوئی نماز پڑھنے کا ارشاد فرماتے تھے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جی ہاں! حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مغرب وعشا کے درمیان نوافل پڑھنے کا ارشاد فرماتے تھے۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا عُکَّاشَہ بن مِحْصَن اَسَدی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبداللّٰہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُکَّاشَہ بن مِحْصَن اَسَدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ کو طُلَیْحَہ نے اپنے زمانۂ اِرْتِداد میں بُزَاخَہ (2) کی لڑائی میں شہید کیا۔

70ہزار خوش نصیب:

﴿1368﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ

---

1 ......المسند للامام احمدبن حنبل، حدیث عبیدمولی النبی، الحدیث: ۲۳۷۱۳، ج۹، ص۱۶۵۔

2 ......بُزَاخَہ: قبیلہ بنی اسد یا ان کے ہمسایہ بنوطَی کے علاقہ نجد میں ایک کنواں ہے۔ حُضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد بنو اسد اسلام سے منحرف ہو گئے تھے، ان کے لشکر کو جو طُلَیْحَہ کے تحت مسلمانوں سے لڑنے نکلا تھا امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے امیرِ لشکر حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بئرِ بُزَاخَہ پر شکست دی۔ حضرتِ سیِّدُنا عُکاشہ بن مِحْصَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بُزَاخَہ کی لڑائی میں طُلَیْحَہ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ حضرتِ سیِّدُنا طُلَیْحَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بعد میں اسلام لے آئے تھے۔ (معجم البلدان، ج۱، ص۳۲۳، ملخصًا)

حُضورانور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر تمام انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی امتوں کے ساتھ پیش کئے گئے (۱) تو میں نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''اے میرے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت کہاں ہے؟'' ارشاد ہوا: ''اپنے دائیں طرف دیکھئے۔'' میں نے دیکھا تو ایک میدان تھا جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے عرض کی: ''اے مالک ومولا عَزَّوَجَلَّ! یہ کون لوگ ہیں؟'' ارشاد ہوا: ''یہ آپ کی اُمَّت ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا آپ راضی ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' پھر ارشاد ہوا: ''اپنے بائیں طرف دیکھئے؟'' دیکھا تو لوگوں سے آسمان بھرا ہوا تھا۔ میں نے عرض کی: ''اے مالک ومولا عَزَّوَجَلَّ! یہ کون لوگ ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''یہ بھی آپ کی اُمَّت ہے۔'' پھر ارشاد ہوا: ''کیا آپ راضی ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں! اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''ان کے ساتھ 70 ہزار لوگ بلاحساب وکتاب جنت میں جائیں گے (۲)۔''

حضرتِ سیِّدُنا عُکاشہ بن مِحصن اَسَدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمادے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا

---

(1)...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 109** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ پیشی یا تو میثاق کے دن ہوئی یا کسی خوابی معراج میں یا جسمانی معراج میں۔ تیسرا احتمال زیادہ قوی ہے کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے معراج میں جہاں اور چیزیں ملاحظہ فرمائیں وہاں ہی سارے نبی مع ان کی اپنی امتوں کے حال آنکھوں سے دیکھے معلوم ہوا کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نگاہ سے کوئی نبی اور ہر نبی کا کوئی امتی غائب نہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سب کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایا ہے۔

(2)...... **صفحہ 110** پر فرماتے ہیں: ''(اس) میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ اسی جماعت میں یہ لوگ بھی ہیں جو بغیر حساب جنت میں جائیں گے دوسرے یہ کہ ان کے علاوہ ستر ہزار وہ بھی ہیں جو بغیر حساب جنتی ہیں پہلا احتمال زیادہ قوی ہے ستر ہزار سے مراد بے شمار لوگ ہیں اور ہوسکتا ہے کہ یہ خاص تعداد ہی مراد ہو یعنی ساری امت میں ستر ہزار بے حساب جنتی ہیں اس دوسرے احتمال کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے کہ فرمایا کہ ان ستر ہزار میں سے ہر شخص کے ساتھ ستر ستر ہزار ہوں گے۔ قرآن مجید سے: یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ (پ ۲٤، المومن: ٤٠، ترجمۂ کنزالایمان: جنت میں داخل کئے جائیں گے وہاں بے گنتی رزق پائیں گے۔) اس آیت اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں سب کا حساب نہ ہوگا بعض لوگ حساب سے مستثنیٰ بھی ہوں گے۔'' کچھ آگے جا کر فرمایا: ''خیال رہے کہ یہاں حساب سے محشر کا حساب مراد ہے نہ کہ قبر کا حساب قبر کے حساب سے تو بہت لوگ مستثنیٰ ہیں۔ قبر کے حساب سے آٹھ قسم کے لوگ محفوظ رہیں گے حتی کہ جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں فوت بلکہ جو روزانہ موت کو یاد کر لیا کرے وہ بھی حساب سے محفوظ ہے۔ قبر میں ایمان کا حساب ہے محشر میں اعمال کا حساب۔''

فرمائی: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اسے اس گروہ میں شامل فرما!'' پھر دوسرا شخص (1) عرض گزار ہوا: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دعا فرمائیے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی ان میں شامل فرمادے۔'' ارشاد فرمایا: ''اس دعا میں عُکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔'' پھر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن 70 ہزار کے بارے میں آپس میں تذکرہ کرنے لگے (کہ وہ خوش نصیب لوگ کون ہیں)۔ جب یہ بات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معلوم ہوئی تو ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو داغ نہیں لگاتے، منتر جنتر نہیں کرتے، فال کے لئے چڑیاں نہیں اڑاتے (2) اور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرتے ہیں۔'' (3)

حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں ہوتا ہے۔ آپ اور چند دیگر صحابہ جو خوفِ خدا کے باعث بہت گریہ کناں رہتے تھے ان کے متعلق یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: تَوَلَّوْا وَّ اَعْیُنُهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوْا مَا یُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ (پ ۱۰، التوبۃ: ۹۲) ترجمۂ کنز الایمان: اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا۔

پہلی صف کی فضیلت:

{1369}...... حضرتِ سیِّدُنا جُبَیر بن نُفَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ

---

(1)...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 111** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ دوسرے صاحب حضرت سعد ابن عبادہ تھے (اشعہ ومرقات) اسی جواب عالی سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سب کے انجام سب کے مقام ودرجات کی خبر ہے کہ ایک صاحب کے لئے دعا فرمائی خبر تھی کہ یہ ان میں سے ہیں دوسرے کے لئے خبر تھی یہ ان میں سے نہیں۔ اب جواب کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جنت میں اب کوئی سیٹ خالی نہیں رہی یا وہ جماعت پوری ہو چکی تم کیسے داخل ہو گے۔ مطلب یہ ہی ہے کہ تم اس جماعت سے نہیں تمہارے لئے دعا کیسے کی جائے۔

(2)...... **صفحہ 108** پر فرماتے ہیں: یعنی کفار کے چھو چھا سے بچتے ہیں ورنہ قرآنی آیات دعاءِ ماثورہ سے دم کرنا سنت ہے بلکہ نامعلوم منتر پڑھنا ہی گناہ ہے جس کے معنی کی خبر نہ ہو کیونکہ ممکن ہے کہ ان الفاظ کے شرکیہ معانی ہوں لہٰذا حدیث بالکل ظاہر ہے۔ اہلِ عرب جب کسی کام کو جاتے تو چڑیوں سے فال لیتے تھے کہ کوئی چڑیا دیکھتے تو اسے اڑاتے اگر داہنی طرف اڑ جاتی تو کہتے کہ ہمارا کام ہو جاوے گا اگر بائیں طرف اڑتی تو کہتے کہ ہمارا کام نہ ہو گا واپس لوٹ آتے یہ حرام ہے۔

(3)......مسند ابی داود الطیالسی، الحدیث: ٤٠٤، ص ٥٣ تا ٥٤۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا کہ ''حُضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہلی صف والوں کے لئے تین بار اور دوسری صف والوں کے لئے ایک بار (مغفرت کی) دعا فرماتے۔'' (۱)

﴿1370﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان، حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عمرو سُلَمی اور حضرتِ سیِّدُنا حُجر بن حُجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان افراد میں سے ہیں جن کے متعلق یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪

(پ ۱۰، التوبۃ:۹۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں۔

ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، سلام عرض کیا اور کہا کہ ''ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات کرنے، آپ کی مزاج پُرسی کرنے اور آپ سے علم حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں۔'' (۲)

پیش گوئی:

﴿1371﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کے دن ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہمارے سروں پر چھوٹے چھوٹے عمامے ملاحظہ فرماتے تو ارشاد فرماتے: ''اگر تم جان لیتے کہ (آخرت میں) تمہارے لئے کیا کچھ جمع کیا جا رہا ہے تو کسی چیز سے محرومی تمہیں غمگین نہ کرتی اور فارس و رُوم ضرور فتح ہوں گے۔'' (۳)

سیِّدُنا عِرباض رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی دُعا:

﴿1372﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حديث عرباض بن سارية، الحديث:۱۷۱۵۶، ج۶، ص۸۶۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حديث عرباض بن سارية، الحديث:۱۷۱۴۵، ج۶، ص۸۳۔

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حديث عرباض بن سارية، الحديث:۱۷۱۶۱، ج۶، ص۸۷۔

مسند الشاميين للطبرانی، الحديث:۱۶۴۷، ج۲، ص۴۳۵۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صحابہ میں بڑی عمر والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ پسند کرتے تھے کہ ان کی رُوح قبض کر لی جائے اور یوں دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ کَبُرَتْ سِنِّیْ وَوَھَنَ عَظْمِیْ فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں بوڑھا ہوگیا ہوں، میری ہڈیاں بھی کمزور پڑ گئی ہیں اب میری رُوح قبض فرمالے۔ (۱)

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن حُبشِی خَثعَمی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن حُبْشِی خَثْعَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

افضل عمل کون سا ہے؟

﴿1373﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن حُبْشِی خَثْعَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سا عمل افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''پختہ ایمان اور وہ جہاد جس (کے مالِ غنیمت) میں خیانت نہ ہو اور حجِ مقبول۔'' عرض کی گئی: ''نماز کا کون سا عمل افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''طویل قیام۔'' پھر عرض کی گئی: ''کون سا صدقہ افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''فقیر کی طاقت (۲)۔'' (۳)

1...... المعجم الکبیر، الحدیث: ٦١٦، ج١٨، ص٢٤٥۔

2...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مرآۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 440 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی کے دو مطلب ہوسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ غریب آدمی مشقت سے پیسہ کمائے پھر اس میں سے خیرات کرے۔ دوسرے یہ کہ فقیر کو خود بھی ضرورت ہو، خود مشقت و تکلیف میں ہو اس کے باوجود اپنی ضرورت روک کر خیرات کرے، دوسرے کی ضرورت کو مقدم رکھے۔ مگر یہ دوسرے معنی اس فقیر کے لئے ہوں گے جو خود صابر ہو اور اکیلا ہو بال بچے نہ رکھتا ہو ورنہ آج خیرات کرکے کل خود بھیک مانگنا یوں ہی بال بچوں کے حقوق مار کر خیرات کرنا کسی طرح جائز نہیں (مرقات) ہاں اگر کسی کے بال بچے حضرت ابوبکر صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے گھر والوں کی طرح صابر ہوں پھر وہ جناب صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی طرح خیرات کردے تو یہ اس کی خصوصیت ہے، سلطانِ عشق کے فیصلے عقل سے وراء ہیں۔

3...... سنن النسائی، کتاب الزکاۃ، باب جھد المقل، الحدیث: ٢٥٢٣، ص٤١٥، ''القیام'' بدلہ ''القنوت''۔

حضرتِ سیِّدُنا عُتْبَہ بن عبد سُلَمی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ ناعُتْبَہ بن عبد سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

عبادت کا حق ادا نہیں ہوسکتا:

﴿1374﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناعُتْبَہ بن عبد سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر کوئی بندہ اپنی پیدائش کے دن سے چہرے کے بل گر جائے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا میں (بوڑھا ہوکر) مرجائے تو بھی بروزِ قیامت اس عبادت کو کچھ نہیں سمجھے گا۔'' (۱)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عطا:

﴿1375﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناعُتْبَہ بن عبد سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لباس مانگا تو مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے کتان کے دو کپڑے عطا فرمائے، اس کے بعد سے میں اپنے دوستوں میں خود کو عمدہ لباس والا دیکھتا تھا۔ (۲)

حضرتِ سیِّدُنا عُتْبَہ بن نُدّر سُلَمی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ ناعُتْبَہ بن نُدّر سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

اُجرت پر نکاح:

﴿1376﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناعُلَی بن رَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے صحابیٔ رسول حضرتِ سیِّدُ ناعُتْبَہ

---

❶......المسند للامام احمد بن حنبل، حديث عتبة بن عبدالسلمي، الحديث:١٧٦٦٦، ج٦، ص٢٠٣۔

❷......سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب فی لبس الصوف والشعر، الحدیث:٤٠٣٢، ج٤، ص٦٣۔

بن نُذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کوفرماتے سنا: سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا کہ ''حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دو مقررہ مدتوں میں سے کون سی مدت پوری فرمائی؟'' ارشاد فرمایا: ''جو زیادہ کامل اور پرہیزگاری کے زیادہ لائق تھی۔''(۱) (۲)

---

1 ......المجعم الکبیر، الحدیث: ۳۳۲، ج ۱۷، ص ۱۳۴۔

2 ...... فرعونیوں کے منصوبہ کی خبر پاکر ان کے تصرف اور جبر وتشدد سے نجات پانے کی غرض سے حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام فرعونی حدود وقلمرو سے باہر آٹھ یوم کی مسافت پر واقع مدین نامی ایک قریہ کی طرف درمیانی راستے سے اس حال میں روانہ ہوئے کہ راستے کا پتہ نہیں، کوئی سواری پاس نہیں، پاؤں میں جوتے نہیں کھانے کو پتوں کے سوا کچھ نہیں۔ الغرض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بھیجے ہوئے ایک فرشتے کی راہنمائی میں مدین پہنچ کر ایک درخت کے سائے میں بیٹھے تو وہاں مدین کے کنارے پر واقع ایک کنویں پر اپنے مویشیوں کو پانی پلانے میں مصروف مختلف لوگ دکھائی دیئے اور دو عورتیں اپنے جانور لئے مردوں سے علیحدہ کھڑی تھیں۔ کچھ آرام پانے کے بعد ان لڑکیوں سے بکریوں کو پانی نہ پلانے کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ ہم دونوں ضعیف کمزور عورتیں ہیں اور پردہ نشین ہیں ہم میں قدرت نہیں کہ مردوں کی طرح ڈول کھینچیں اور ان سے مقابلہ کریں اور ہمارے ساتھ کوئی مرد بھی نہیں جو یہ کام کرے اور ہمارے باپ ضعیف اور بوڑھے ہیں۔ اس لئے جب سب چرواہے پانی پلا کر چلے جاتے ہیں تو حوض میں جو پانی بچ رہتا ہے وہ ہم اپنی بکریوں کو پلالیتی ہیں جس کی وجہ سے ہم روزانہ بدیر گھر پہنچتی ہیں۔ ان کی یہ کمزوری سن کر آپ کو ان پر رحم آیا، اور وہیں دوسرا کنواں جو اس کے قریب تھا اور ایک بہت بھاری پتھر سے وہ ڈھکا ہوا تھا جس کو بہت سے آدمی مل کر ہٹا سکتے تھے۔ آپ نے تنہا اس کو ہٹا دیا اور خود ہی چلسا بھر کر ان کی بکریوں کو سیراب فرمادیا پھر دوبارہ سائے کی طرف لوٹ آئے اور عرض کی: اے میرے پروردگار جو کچھ تو اپنے خزانہ کرم سے نازل فرمائے میں اس کا حاجتمند ہوں۔ آپ بڑے خُلق والے تھے لیکن اس دن ایک کھجور کے ٹکڑے کو بھی محتاج تھے کیونکہ شکم مبارک بھوک کی شدت کے باعث پشت کو لگ گیا تھا۔ یہ دونوں لڑکیاں آج جلدی گھر پہنچیں تو حضرت سیِّدُ نا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے وجہ دریافت فرمائی۔ انہوں نے ساری بات کہہ سنائی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے فرمانے پر ان میں سے ایک آئی، شرماتی ہوئی بولی میرے باپ نے آپ کو بلایا ہے تاکہ پانی پلانے کا معاوضہ دیں۔ آپ اجرت لینے پر تو راضی نہ ہوئے لیکن حضرت سیِّدُ نا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی زیارت اور ان سے ملاقات کی غرض سے یوں چلے کہ اس سے فرمایا تم میرے پیچھے چلو اور مجھے راستہ بتاتی رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ ہوا کا جھونکا تمہارا کپڑا اُڑائے اور جسم کا کوئی حصہ مجھے نظر آئے۔ حضرت سیِّدُ نا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سیِّدُ نا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچے اور اپنی ولادت شریف سے لے کر قبطی کے قتل اور فرعونیوں کے آپ کی جان کے درپے ہونے تک کے سب واقعات واحوال جو فرعون کے ساتھ گزرے تھے بیان کردیئے۔ حضرت سیِّدُ نا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا اب خوف نہ کرو ظالم قوم سے آپ نجات پاگئے۔ یہ شام کے کھانے کا وقت تھا حضرت سیِّدُ نا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے کھانے کی دعوت دی تو حضرت سیِّدُ نا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اَعُوْذُ بِاللّٰہ کہہ کر انکار کردیا۔ پوچھا کیا آپ کو بھوک نہیں ہے۔ کہا ہے، مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ پانی پلانے کا معاوضہ نہ ہو جائے ہم اس گھرانہ کے لوگ ہیں کہ آخرت کا اجر کبھی نہیں بیچتے اگرچہ روئے زمین سونے سے پُر ملے۔ فرمایا واللہ یہ بات نہیں میری تو عادت ہے میں مہمان کو بلا کر کھانا کھلاتا ہوں اور یہی عادت ہمارے آباؤ اجداد کی تھی۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُ نا......

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عَبسَہ سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عمرو بن عَبْسَہ سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

سابقین واوّلین:

﴿1377-78﴾......ایک شامی فقیہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عمرو بن عَبْسَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں اپنے آپ کو چوتھا مسلمان خیال کرتا ہوں کیونکہ جب میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اسلام میں کس کس نے آپ کی پیروی کی؟'' ارشاد فرمایا: ''ایک آزاد اور ایک غلام نے (۱)۔ یعنی ابوبکر صدیق اور بلال نے۔'' (۲)

......موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کھانا تناول فرمایا۔ ایک صاحبزادی نے عرض کی: ابا جان! انہیں نوکر رکھ لیجئے کہ طاقت ور اور امانتدار نوکر بہتر ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی صاحبزادی سے دریافت فرمایا تم نے ان کی طاقت و امانت کو کیسے جانا؟ عرض کی: قوت تو اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے تنہا کنویں پر سے وہ پتھر اٹھالیا جس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھا سکتے تھے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے مجھے دیکھ کر سر جھکالیا اور نظر نہ اٹھائی اور مجھ سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اُڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُ نا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے فرمایا میں اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک آپ کے نکاح میں دینا چاہتا ہوں اس مہر پر کہ تم آٹھ سال میری خدمت کرو، پھر اگر دس پورے کر دو تو تمہاری مہربانی ہے اور میں تم پر مشقت نہیں ڈالنا چاہتا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم مجھے اچھا پاؤ گے۔ فرمایا میں اس پر قائم ہوں اور میرے آپ کے درمیان یہ معاہدہ ہے دونوں مدتوں میں سے جو میں پوری کر دوں تو پھر مجھ پر کوئی اور ذمہ نہیں اور اس معاہدہ میں جو میں آپ سے کر رہا ہوں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گواہ ہے۔ بہر حال نکاح ہو گیا اور بعد میں آپ نے وہ مدت پوری کر دی۔ یہ مہر عہد شعیبی میں مہر کے بجائے خدمت بھی ہوا کرتا تھا۔ اب فقہ حنفی میں مال ہی کو مہر مانا گیا ہے۔ حضرت سیِّدُ نا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے بڑی میعاد یعنی دس سال پورے کئے پھر حضرت سیِّدُ نا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام سے مصر کی طرف واپس جانے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دے دی۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص۶۹۷تا۷۰۰، ملخصًا)

❶......مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 67** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اب تک ابوبکر صدیق اور بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) ایمان لا چکے ہیں۔ چونکہ حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) بچے تھے حضرت خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) بی بی تھیں اس لئے ان کا ذکر نہ فرمایا یا یہ مطلب ہے کہ اسلام میں غلام و آزاد ہر قسم کے لوگ داخل ہیں، یہی معنی زیادہ قوی ہیں۔

❷......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عمرو بن عبسة، الحدیث:۱۹۴۵۱، ج۷، ص۱۱۱۔

بادل کا سایہ:

﴿1379﴾...... حضرتِ سیِّدُنا کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے غلام بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عَبَسَہ، حضرتِ سیِّدُنا مقداد بن اسود اور حضرتِ سیِّدُنا نافع بن حبیب ہُذَلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے ساتھ کہیں جاتے تو ہم میں سے ہر ایک کے ماتحت کچھ لوگ ہوتے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عَبَسَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا دن آتا تو ہم چاہتے کہ ہم گروہوں کی صورت میں نکلیں۔ چنانچہ، ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عَبَسَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے کچھ ماتحتوں کے ہمراہ نکلے تو میں بھی دوپہر کے وقت ان کے پیچھے ہولیا (آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آرام فرما رہے تھے) میں نے دیکھا کہ ایک بادل ہے جو صرف انہی پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ میں نے انہیں بیدار کیا تو انہوں نے فرمایا: ''اسے ہم لائے ہیں۔ لہٰذا اگر تم نے کسی کو بتا دیا اور مجھے اس کا پتہ چل گیا تو پھر اچھا نہیں ہوگا۔'' راوی بیان کرتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی یہاں تک کہ حضرت سیِّدُنا عمرو بن عَبَسَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے (اٰمین)۔'' (۱)

حضرتِ سیِّدُنا عُبَادہ بن قُرُص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن قُرُص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ منقول ہے کہ ان کے والد کا نام قُرُص نہیں بلکہ قُرْط ہے۔

بڑے بڑے گناہ معمولی سمجھے جانے لگے:

﴿1380﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید بن ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن قُرُص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نگاہ میں بال سے زیادہ باریک (یعنی بہت معمولی) ہیں حالانکہ زمانۂ رسالت میں ہم انہیں ہلاک کرنے والے سمجھتے تھے۔'' (۲) (۳)

---

❶......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۵۳۷۰، عمرو بن عبسۃ، ج۴۶، ص۲۶۸۔

❷......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبادہ بن قرط، الحدیث: ۲۰۷۷۸-۲۰۷۷۷، ج۷، ص۳۸۹تا ۳۹۰۔

❸...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 161** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی معمولی روزمرہ کے گناہ جو عادۃً ہوتے رہتے ہیں جیسے بدنظری یا زبان سے جھوٹ، غیبت کا نکل جانا جنہیں تم نہایت معمولی ......

حضرتِ سیِّدُنا عِیاض بن حِمار مُجاشِعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عیاض بن حمار مُجاشعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

تین قسم کے لوگ جنتی ہیں:

﴿1381﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عِیاض بن حِمار مُجاشعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''تین قسم کے لوگ جنتی ہیں: (۱)......وہ حاکم جو عدل کرنے والا، صدقہ کرنے والا اور کامل الیقین ہو (۲)......وہ شخص جو ہر مسلمان پر رحم دل اور نرم دل ہو خواہ رشتے دار ہو یا نہ ہو اور (۳)......وہ پاک دامن فقیر جو سوال کرنے سے بچتا ہو۔'' (۱)

اِنکساری کا حکم بذریعہ وحی:

﴿1382﴾...... حضرتِ سیِّدنا عیاض بن حمار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے ارشادفرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر وحی فرمائی کہ انکساری کروحتی کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔'' (۲)

......سمجھتے ہو۔ (صاحبِ) مرقات نے اس عبارت کے یہ معنی کیے کہ وہ اعمال جنہیں تم باریک نظری سے نیکیاں سمجھتے ہوانہیں کھینچ تان کر اچھا جانتے ہو، ہم انہیں ہلاک کردینے والے گناہ سمجھتے تھے معلوم ہوا کہ چھوٹے گناہوں کو بڑا سمجھنا ان سے بہت ڈرنا، بچنا قوت ایمانی کی دلیل ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ تابعین کے زمانہ میں بہت سی بُری بدعتیں ایجاد ہو چکی تھیں جنہیں لوگ نیکی سمجھتے تھے اور واقعہ میں وہ گناہ تھے۔ آج بعض لوگ نماز کی پرواہ نہیں کرتے تلاوت قرآن کے قریب نہیں جاتے دن رات گانا بجانا ڈھول ڈھما کا حتی کہ بھنگ چرس میں مشغول رہتے ہیں اور اسے خدارسی کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور ایسے لوگوں کو ولی سمجھتے ہیں۔

1......صحیح مسلم، کتاب الجنة، باب الصفات التی یعرف......الخ، الحدیث:۲۸۶۵، ص۱۵۳۲۔
المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عیاض بن حمار، الحدیث:۱۷۴۹۱-۱۸۳۶۸، ج۶، ص۱۵۶-۳۷۰۔

2......صحیح مسلم، کتاب الجنة، باب الصفات التی یعرف......الخ، الحدیث:۲۸۶۵، ص۱۵۳۳، ملتقطًا۔

حضرتِ سیِّدُنا فَضَالَہ بن عُبَید اَنصاری

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا فضالہ بن عبید انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

اہلِ صفہ کی بھوک:

﴿1383﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابوعلی جُنْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُ نا فضالہ بن عبید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ رحمت عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہوتے تو اصحابِ صفہ میں سے کئی افراد بھوک کے باعث کمزوری کی وجہ سے قیام سے عاجز آ کر گر جاتے یہاں تک کہ اعراب (یعنی عرب کے دیہاتی) کہتے کہ یہ لوگ دیوانے ہیں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے فارغ ہوتے تو اہلِ صفہ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے: ''اگر تم جان لو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں تمہارے لئے کیا اجر وثواب ہے تو تم حاجت وفاقہ میں اضافہ کی تمنا کرو۔'' حضرتِ سیِّدُ نا فضالہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اس روز میں حضور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں تھا۔'' (۱)

قبولیت کی خوشی:

﴿1384﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا فضالہ بن عبید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے: اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رائی کے دانے کے برابر بھی میرا عمل قبول فرما لیا ہے تو یہ مجھے دُنْیَا وَمَا فِیْھَا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے زیادہ پسند ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۲۷﴾ (پ ٦، المائدۃ: ٢٧) ترجمۂ کنز الایمان: اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے۔ (۲)

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسندفضالۃ بن عبیدالانصاری، الحدیث ٢٣٩٩٣، ج٩، ص ٢٤٥۔

2 ......الزھدلابن مبارک عن نعیم بن حماد فی نسختہ زائداً، باب التقوی، الحدیث ٧٨، ص ١٩۔

حضرتِ سیِّدُنا فُرات بن حَیَّان عِجلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابوعبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے حضرتِ سیِّدُ نا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے بیان فرمایا کہ حضرتِ سیِّدُ نا فُرات بن حَیَّان عِجْلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

ابوسفیان کا جاسوس:

﴿1385﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا حارثہ بن مُضَرِّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُ نا فُرات بن حَیَّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے راوی کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے قتل کا حکم فرما دیا، میں ابوسفیان کا جاسوس اور (ایک اَنصاری مسلمان کا) حلیف تھا۔ جب اَنصار کے ایک گروہ کے پاس سے گزرا تو کہا: ''میں بھی مسلمان ہوں۔'' انصار میں سے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: تم میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں ہم ان کے ایمان کے سپرد کر دیتے ہیں۔ فُرات بن حَیَّان بھی ان میں سے ایک ہے۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا ابوفِراس اَسلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن عمرو بن عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا ابوفِراس اَسْلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا:

﴿1386﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن عمرو بن عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا ابوفراس اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک جواں مرد تھے جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے ہر وقت بارگاہِ رسالت میں حاضر رہتے۔ ایک دن تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تنہائی میں ان سے ارشادفرمایا: مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ

---

(1) ......سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی الجاسوس الذمی، الحدیث: ٢٦٥٢، ج٣، ص٦٧۔

عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کیجئے کہ قیامت کے دن مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت عطا فرما دے۔'' ارشاد فرمایا: ''میں ایسا کروں گا۔'' پھر فرمایا: ''کثرتِ سجود سے میری مدد کرتے رہنا۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا قُرَّہ بن اِیاس مُزَنِی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومعاویہ قُرَّہ بن اِیاس مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

کھجور اور پانی پر گزارہ:

﴿1387﴾...... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا قُرَّہ بن اِیاس مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم نے ایک طویل عرصہ حُضور نبیِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابرکت میں گزارہ۔ اس دوران ہمارے پاس کھانے کے لئے دو سیاہ چیزوں کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔'' پھر فرمایا: ''جانتے ہو وہ دو سیاہ چیزیں کیا تھیں؟'' پوچھنے پر فرمایا: ''کھجور اور پانی۔'' (2)

حضرتِ سیِّدُنا کَنَّاز بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اور حضرتِ سیِّدُنا امام واقدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومَرثد کَنَّاز بن حُصَین غَنَوی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ غزوۂ بدر میں حضرتِ سیِّدُنا حمزہ بن عبدالمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حلیف کے طور پر شریک ہوئے تھے۔

قبر پر نماز پڑھنا اور اس پر بیٹھنا:

﴿1388﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابومَرثد غَنَوی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حديث ربيعة بن كعب، الحديث: ١٦٥٧٩-١٦٥٧٨، ج٥، ص٥٧٢۔
الكنى والاسماء للدولابی، ابوفراس اسلمی، الحديث: ٢٥٣، ج١، ص٤٤٧۔

2 ......المسند للامام احمدبن حنبل، حديث قرة مزنی، الحديث: ١٦٢٤٤، ج٥، ص٤٨٥۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''قبروں پر نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو[1]۔'' [2]

حضرتِ سیِّدُنا کَعْب بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو عبد اللّٰہ نیشا پوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو یُسر کعب بن عمرو اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔آپ بدری صحابی ہیں۔

عباس بن عبد المُطَّلِب بارگاہِ رسالت میں:

﴿1389﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو یُسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بدر کے دن عباس بن عبد المطلب کو بت کی طرح کھڑے دیکھا۔اس کی آنکھوں سے اشک بہہ رہے تھے۔(یہ ان کے دامنِ اسلام سے وابستہ ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے) میں نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے شر کا ساتھ دینے پر برا بدلہ دے کیا تو دشمنوں کے ساتھ مل کر اپنے بھتیجے (یعنی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو قتل کر دینا چاہتا ہے؟'' پوچھا: ''انہیں کیا ہوا؟ کیا وہ قتل کر دیئے گئے؟'' میں نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عزت دینے والا اور ان کی حفاظت فرمانے والا ہے۔'' عباس بن عبد المُطَّلِب نے کہا: ''اب میرے بارے میں تمہارا کیا ارادہ ہے؟'' میں نے کہا: ''تجھے قیدی بنا کر بارگاہِ رسالت میں پیش کروں گا کیونکہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیرے قتل سے منع فرمایا ہے۔'' عباس بن عبد المُطَّلِب نے کہا: ''یہ ان کی طرف سے پہلی مرتبہ صلہ رحمی نہیں۔'' چنانچہ، میں انہیں قیدی بنا کر بارگاہ میں لے آیا۔ [3]

---

1 ...... سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوی رضویہ، جلد5، صفحہ 349 پر فرماتے ہیں: ''قَبر کے اوپر یا اس کی طرف (منہ کرکے) نماز مکروہ ہے کیونکہ اس سے منع کیا گیا ہے۔''

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 637 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: مقبرہ (یعنی قبرستان) میں جو جگہ نماز کے لئے مقرر ہو اور اس میں قَبر نہ ہو تو وہاں نماز میں حرج نہیں اور کراہت اس وقت ہے کہ قَبر سامنے ہو اور مصلی اور قَبر کے درمیان کوئی شے سترہ کی قدر حائل نہ ہو ورنہ اگر قبر دہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سترہ کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ صفحہ 847 پر نقل فرماتے ہیں: قَبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے۔قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اس سے گزرنا ناجائز ہے، خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔

2 ......تاریخ مدینہ دمشق، الرقم:۸۷۳، بسربن عبیداللّٰہ حضرمی، الحدیث:۲۵۲٤، ج۱۰، ص۱۵۸۔

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۳۷۰، ج۱۹، ص۱٦٤۔

تنگدست کو مہلت دینے کی فضیلت:

﴿1390﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابویُسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حُضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس دن اپنے (عرش کے) سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا ابوکَبْشَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (آزاد کردہ) غلام حضرتِ سیِّدُنا ابوکبشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

افضل ترین عمل:

﴿1391﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوکبشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ قریب سے ایک عورت گزری آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فوراً اُٹھ کر اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو سرِ مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ ہم نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہوگئی تھی؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! میرے قریب سے فلانی عورت گزری تو میرے دل میں عورتوں کی خواہش پیدا ہوگئی تھی لہٰذا میں اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس چلا گیا۔ جب کبھی تمہیں بھی اس چیز کا سامنا ہو تو ایسا ہی کرنا۔ بے شک تمہارے اَعمال میں سے افضل ترین عمل یہ ہے کہ تم اس چیز کے پاس آؤ جو تمہارے لئے حلال ہے۔'' (2)

درسِ استقامت:

﴿1392﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوکبشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''سیدھی راہ پر مضبوطی سے قائم رہو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی پرواہ نہیں کہ تم پر

(1)......سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی انظار المعسر والرفق بہ، الحدیث: ۱۳۱۰، ج۳، ص۵۲۔

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۸۴۸، ج۲۲، ص۳۳۹۔

کسی چیز کا عذاب آئے اور عنقریب اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسی قوم لائے گا جو اپنا دِفاع نہیں کر سکے گی ۔“ (1)

حضرتِ سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے اور حضرتِ سیِّدُنا مِقداد بن اسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضرتِ سیِّدُنا محمد بن یحییٰ ذُہْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے اہلِ صفہ میں شمار کیا ہے۔ ان کے حالات ہم طبقاتِ مہاجرین میں ذکر کر چکے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوعَبَّاد مِسْطَح بن اثاثہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام حافظ ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعَبَّاد مِسْطَح بن اُثاثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ حدیث افک میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ناداری وقرابت داری کی وجہ سے ان کا خرچ اٹھاتے تھے (جب انہوں نے ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانے والوں کی موافقت کی) تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قسم اُٹھائی کہ اب ان کا خرچ نہیں اٹھائیں گے۔ اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ (پ١٨، النور:٢٢) ترجمۂ کنزالایمان: اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دوبارہ ان کا خرچ اُٹھانے لگے اور فرمایا: ”ہاں! کیوں نہیں! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری بخشش فرمائے۔“

حضرتِ سیِّدُنا مسعود بن ربیع قاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مسعود بن ربیع قاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

بلاضرورت سوال کرنے کا انجام:

﴿1393﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مسعود بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی کبشة، الحدیث: ١٨٠٥١، ج٦، ص٢٩٨۔

تاجورِ، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بندہ بلاضرورت سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنی عزت کھو بیٹھتا ہے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کا کوئی مقام ومرتبہ نہیں رہتا۔'' (۱)

حضرتِ سیِّدُنا ابوحلیمہ مُعاذ قاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوحلیمہ مُعاذ قاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

﴿1394﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُمَا ہمارے ساتھ بنت عبدالرحمٰن کے ہاں گئے۔ میں رات میں نماز پڑھنے اٹھا اور آہستہ آہستہ قراءت کرنے لگا تو بنت عبدالرحمٰن نے مجھ سے کہا: ''اے بھتیجے! بلند آواز سے قراءت کیوں نہیں کرتے؟ ہمیں تو رات کو صرف حضرتِ مُعاذ قاری اور حضرتِ ابوایوب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُمَا کے آزاد کردہ غلام حضرتِ افلح رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی قراءت ہی بیدار کیا کرتی ہے۔'' (۲)

حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن مَعین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن اور حضرتِ سیِّدُنا امام واقدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام واقِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ اس وقت اسلام لائے جب حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ تبوک کی تیاری فرمارہے تھے۔''

فقرا کے لئے خوشخبری:

﴿1395﴾...... حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم اصحابِ صفہ مسجد نبوی میں رہا کرتے

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۹۰، ج۲۰، ص۳۳۳۔

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الصلاۃ، باب ماقالوفی قراءۃ اللیل کیف ھی، الحدیث: ۵، ج۱، ص۴۰۲۔

تھے اور ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا کہ جس کے پاس (سَتر چھپانے کے علاوہ) کوئی کپڑا ہو۔ ہمارے جسم پر اس قدر میل کچیل اور گردوغبار جم جاتا کہ پسینہ کے باعث نشانات پڑ جاتے۔ (ایک بار) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''فقرا مہاجرین کے لئے خوشخبری ہو۔'' [1]

دعائے سرکار کی برکت:

﴿1396﴾...... حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم صفہ میں رہائش پذیر تھے کہ رَمَضانُ المبارک کا مہینہ تشریف لے آیا ہم نے رَمَضانُ المبارک کے روزے رکھے۔ جب افطار کا وقت ہوتا تو ایک ایک آدمی آتا اور ہم میں سے ایک کو اپنے ساتھ لے جاتا اور شام کا کھانا کھلاتا۔ (اسی دوران) ہم پر ایک رات ایسی بھی آئی کہ افطار کروانے کے لئے ہمیں کوئی بھی لینے نہ آیا۔ ہم نے دوسرے دن پھر روزہ رکھ لیا۔ اگلی رات آئی تو پھر بھی کوئی نہ آیا۔ چنانچہ، ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اپنے مُعامَلات کی خبر دی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھُنَّ کے پاس پیغام بھیجا کہ ''کیا کھانے کو کچھ ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے اس حال میں شام کی کہ ہمارے پاس کھانے کی ایسی کوئی چیز نہیں جسے کوئی جاندار کھائے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ صفہ سے ارشاد فرمایا: ''جمع ہو جاؤ۔'' (جب وہ جمع ہو گئے) تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا مانگی: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّھُمَا بِیَدِکَ لَایَمْلِکُھُمَا اَحَدٌ غَیْرُکَ یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتے ہیں۔ بے شک یہ دونوں (یعنی فضل ورحمت) تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہیں اور تیرے سوا ان دونوں کا کوئی مالک نہیں۔''

چنانچہ، کچھ ہی دیر گزری تھی کہ کسی نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ جب وہ اندر آیا تو اس کے پاس ایک بھنی ہوئی بکری اور کچھ روٹیاں تھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا تو وہ ہمارے سامنے رکھ دی گئی اور ہم نے خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ پھر ارشاد فرمایا: ''ہم نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے فضل اور رحمت کا سوال کیا تھا۔ بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس رحمت کو ہمارے لئے جمع کر رکھا ہے۔'' [2]

---

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۷۰، ج۲۲، ص ۷۰۔

[2] ......دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب دعوات نبینا......الخ، باب ماجاء فی اجابۃ اللّٰہ......الخ، ج٦، ص ۱۲۹۔

کھانے میں حیرت انگیز برکت:

﴿1397﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن حیان عُذری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فرماتے سنا کہ میں اَصحاب صفہ میں تھا۔ میرے دوستوں نے بھوک کی شکایت کرتے ہوئے کہا: ''اے واثِلہ! بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر ہمارے لئے کھانا طلب کرو۔'' چنانچہ، میں بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے اَصحاب بھوک کی شکایت کررہے ہیں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیِّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! روٹی کے چند خشک ٹکڑوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''وہی لے آؤ۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ایک تھیلے میں ڈال کر لے آئیں۔ پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بڑا پیالہ منگوایا اور روٹی کے ٹکڑے اس میں ڈال کر دست مبارک سے ثرید بنانے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے پیالہ ثرید سے بھر گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: ''اے واثِلہ! جاؤ اور اپنے 10 اَصحاب کو لے آؤ اور دسویں تم خود ہو۔''

چنانچہ، میں گیا اور دس لوگوں کو بلا لایا اور دسواں میں خود تھا تو حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بیٹھ جاؤ اور بسمِ اللّٰہ پڑھ کر پیالے کے اطراف سے کھاؤ اور اوپری حصہ سے مت کھانا کہ برکت اوپر سے نیچے کی جانب اترتی ہے۔'' پس دس صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے پیٹ بھر کر کھایا پھر اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ پیالہ جوں کا توں بھرا ہوا تھا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیالے میں موجود ثرید کو اپنے دست مبارک سے درست کرنے لگے تو دیکھتے ہی دیکھتے پیالہ ثرید سے بھر گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: ''اے واثِلہ! جاؤ اور دس اَصحاب کو بلا لاؤ۔'' چنانچہ، میں گیا اور دس کو بلا لایا۔ ارشاد فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' وہ بیٹھ گئے اور پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور چلے گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: ''جاؤ! اور دس کو بلا لاؤ۔'' چنانچہ، میں گیا اور دس کو بلا لایا انہوں نے بھی سیر ہو کر کھایا اور اٹھ کر چل دیئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا کوئی باقی ہے؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں! دس ابھی باقی ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''جاؤ! انہیں بھی بلا لاؤ۔'' چنانچہ، میں گیا اور انہیں بھی بلا لایا۔ ارشاد فرمایا: ''بیٹھ

جاؤ۔'' وہ بیٹھ گئے، سیر ہو کر کھایا پھر اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ پیالہ جوں کا توں بھرا ہوا تھا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے واثِلہ! اسے عائشہ کے پاس لے جاؤ۔'' (1)

غیب کی خبر:

﴿1398﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں اہلِ صفہ کے فقرا میں سے تھا۔ ایک دن حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''میرے بعد تمہارا کیا حال ہوگا جب تم گندم کی روٹی اور زیتون سے پیٹ بھرو گے۔ انواع واقسام کے کھانے کھاؤ گے اور طرح طرح کے لباس زیب تن کرو گے تو کیا تم آج بہتر حالت میں ہو یا اس دن ہو گے؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''ہم اُس دن بہتر ہوں گے۔'' ارشاد فرمایا: ''نہیں! بلکہ تم آج بہتر ہو۔'' (2)

﴿1399﴾...... حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''وہ زمانہ گزر گیا حتی کہ ہم نے انواع و اقسام کے کھانے کھائے، طرح طرح کے لباس زیبِ تن کئے اور عمدہ قسم کی سواریوں پر سواری کی۔'' (3)

حضرتِ سیِّدُنا وابِصَہ بن مَعْبَد جُہَنِی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا وابِصَہ بن معبد جُہَنِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ایوب بن مکرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا وابِصَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فقرا کی صحبت اختیار کیا کرتے اور فرماتے کہ زمانۂ رسالت میں یہ میرے بھائی تھے۔'' حضرتِ سیِّدُنا وابِصَہ اور حضرتِ سیِّدُنا عُقْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فقرا کے ساتھ ہی اٹھتے بیٹھتے تھے۔

---

1 ......المعجم الكبير، الحديث: ٢٠٨، ج٢٢، ص٨٦۔

2 ......مشكاة المصابيح، كتاب الرقاق، باب تغير الناس، الحديث: ٥٣٦٦، ج٢، ص٢٧٥، مفهومًا۔

3 ......تاريخ مدينه دمشق، الرقم: ٢٦٥٩، سليمان بن حيان الدمشقی، ج٢٢، ص٢٢٣۔

نیکی اور گناہ کی پہچان:

﴿1400﴾...... حضرتِ سیِّدُنا وابِصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں بارگاہِ رسالت میں اس ارادے سے حاضر ہوا کہ حضور نبیِّ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہر قسم کی نیکی اور برائی کے بارے میں پوچھوں گا۔ چنانچہ، میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے لگا تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے کہا: ''اے وابِصہ! رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دور رہو۔'' میں نے کہا: ''مجھے چھوڑ دو اور قریب ہو لینے دو کیونکہ مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ لوگوں کی بنسبت میں زیادہ قریب ہو کر بیٹھوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے وابِصہ! قریب آجاؤ۔'' چنانچہ، میں اتنا قریب ہوا کہ میرے گھٹنے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھٹنوں سے مس ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے وابِصہ! میں تمہیں بتاؤں کہ تم کس چیز کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بتادیجئے۔'' ارشاد فرمایا: ''تم نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے آئے ہو۔'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں!'' چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی انگلیاں جمع کر کے میرے سینے پر مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے وابصہ! اپنے دل اور اپنے نفس سے پوچھو! نیکی وہ ہے جس پر دل مطمئن ہو اور طبیعت جمے اور گناہ وہ ہے جو طبیعت میں چبھے اور دل میں کھٹکے اگرچہ لوگ تمہیں فتویٰ دیں یا تم سے لیں۔''(۱) (۲)

---

(1)...... المسند للامام احمد بن حنبل، حديث وابصه بن معبد الاسدی، الحدیث: ۱۸۰۳۳، ج۶، ص۲۹۲۔

(2)...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی **مِراٰۃُ الْمَنَاجِیح، جلد4، ص235** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ غیبی خبر ہے کہ حضرت وابصہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) جو سوال دل میں لے کر آئے تھے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کے بغیر عرض کئے ہوئے ارشاد فرمادیا، معلوم ہوتا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں دلوں کے حال پر مطلع فرمایا ہے، کیوں نہ ہو انہیں تو پتھروں کے دلوں پر اطلاع ہے کہ فرماتے ہیں اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے حضرت وابصہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر ان کے قلب کو فیض دیا جس سے ان کا نفس بجائے امارہ کے مطمئنہ ہو گیا اور دل خطرات شیطانی، وسوسوں سے پاک و صاف ہو گیا۔ صوفیاء کرام جو مریدوں کے سینے پر ہاتھ مار کر یا توجہ ڈال کر انہیں فیض دیتے ہیں ان کی اصل یہ حدیث بھی ہے۔ (جس پر دل مطمئن ہو) یعنی آج سے اے وابصہ گناہ اور نیکی کی پہچان یہ ہے کہ جس پر تمہارا دل و نفس مطمئنہ جمے وہ نیکی ہوگی اور جسے تمہارا دل و نفس مطمئنہ قبول نہ کرے وہ گناہ ہوگا، یہ حکم حضرت وابصہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے لئے آج سے ہو گیا، یہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ہاتھ شریف کا اثر ہوا، ہم جیسے لوگوں کو یہ حکم نہیں، یہاں (صاحب) مرقات نے فرمایا کہ غیر مجتہد یعنی مقلد تو اپنے امام سے فتویٰ لے......

حضرتِ سیِّدُنا ہِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا ہِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

ایک جنتی:

﴾1401﴿...... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ ربِّ اکبر، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس دروازے سے ایک ایسا شخص داخل ہوگا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے۔'' چنانچہ، حضرتِ ہِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ داخل ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ہِلال! مجھ پر درود پڑھو۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''تم بارگاہِ الٰہی میں کس قدر محبوب ومکرم ہو۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا ابوفَکِیْہَہ یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا ابوفَکِیْہَہ یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

شانِ صحابہ بزبانِ قرآن:

﴾1402﴿...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مسجد میں تشریف فرما ہوتے تو حضرتِ سیِّدُنا خباب، حضرتِ سیِّدُنا عمار، حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن امیہ کے آزادہ کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا ابوفَکِیْہَہ یسار، حضرتِ سیِّدُنا صُہیب بن سنان اور ان جیسے دیگر کمزور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

......اور مجتہد اپنے دل سے۔ (اگرچہ لوگ اس کا فتویٰ دے دیں) یعنی عام لوگوں کے فتوے کا تم اعتبار نہ کرنا کیونکہ ان کے دلوں پر ہمارا ہاتھ نہیں پہنچا اپنے دل ونفس کا فتویٰ قبول کرنا کہ ہمارا فیصلہ ہوگا کہ ہمارا ہاتھ تمہارے دل پر ہے۔

دل کرو ٹھنڈا میرا وہ کف پاچاند سا　　سینہ پر رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود
آنکھ عطا کیجئے اس میں جلا دیجئے　　جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود

(1)......الاصابة فی تمییز الصحابة، حرف الهاء، الرقم: ٩٠١٠، ج٦، ص ٤٣١۔
كنز العمال، كتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة، حرف الهاء، الحديث: ٣٧٥٤٣، ج١٣، ص ٢٥٩، دون قوله ماأحبك......الخ۔

الرِّضْوَان حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قرب میں بیٹھ جاتے، قریش ان کا مزاق اڑاتے اور ایک دوسرے سے کہتے کہ ''یہ ہیں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اصحاب جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ یہ ہیں وہ لوگ کہ جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے درمیان حق وہدایت کے ساتھ احسان فرمایا۔ اگر محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی لائی ہوئی تعلیمات بہتر ہوتیں تو یہ گھٹیا قسم کے لوگ ہم سے سبقت نہ لے جاتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے علاوہ انہیں خاص نہ فرماتا۔'' اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے بارے میں یہ آیتِ مقدسہ نازل فرمائی:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ (پ۷، الانعام:۵۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے۔ (1)

حضرتِ سیِّدُنا حافظ ابونُعَیْم اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: اب تک ہم نے ان صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا تذکرہ کیا ہے کہ جنہیں حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوعبدالرحمٰن سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ذکر کیا اور انہیں اہلِ صفہ کی طرف منسوب کیا اور ان لوگوں میں شمار کیا ہے کہ جنہوں نے صفہ کو ہی اپنا وطن بنایا اور وہیں رہائش اختیار فرمائی۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوعبدالرحمٰن سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان افراد میں سے ہیں جنہیں صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے مذہب کی عنایت تامہ حاصل تھی اور ان کے قول کے مطابق انہیں اسلافِ متقدمین کے احوال سے بھرپور آگاہی حاصل ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسلاف کی پیروی کرنے والے، ان کے طریقہ کار کو اختیار کرنے والے اور ان کے آثار کی اتباع کرنے والے ہیں۔ آپ نے نام نہاد جاہل بناوٹی صوفیوں اور نفس پرستوں کو اہلِ حق صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے گروہ سے علیحدہ کیا اور ان کی بھرپور تردید فرمائی کیونکہ آپ کے نزدیک تصوُّف حقیقت میں اتباعِ رسول اور مشروع ومروی اَقوال واَفعال پر عمل کرنے کا نام ہے اور آپ نے اسی کی طرف اشارہ کیا اور اسے ہی ظاہر کیا۔ جبکہ معتبر صوفیائے کرام، رُواتِ حدیث اور ائمہ فقہا رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی پیروی کرنا بھی تصوف ہی ہے۔ اسی لئے میں نے حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوعبدالرحمٰن سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ذکر کردہ حضرات کے ساتھ ان کا بھی تذکرہ کیا ہے کہ جنہیں محقق وفیاض حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے ذکر کیا ہے اور ابن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بلند پائے کے راویٔ حدیث اور صوفی بزرگ ہیں۔ نیز

(1) ......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، امروفد النصاری الذین اسلموا، ص۱۵۶۔

صوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی سیرت، اَحوال، سیاحت وریاضیت اوران کے آثار سے اِقتباس کے حوالے سے ان کی تصانیف بہت مشہور ہیں۔

میں کتاب کے بقیہ حصے میں فقط تابعینِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے ذکر پر اِکتفا کروں گا جس طرح ابن اَعرابی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی نے طبقات نساک کی تالیف میں کیا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ہر طبقہ میں سے ایک جماعت کے ذکر پر اِکتفا کروں گا اور اگر ان سے مروی کوئی مسند روایت پائی گئی تو وہ بھی ذکر کروں گا اور زیادہ سے زیادہ ایک، دو یا تین حکایات بھی ذکر کروں گا۔ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ہی مدد طلب کرتا اور اس کی بہترین کفایت پر بھروسا کرتا ہوں کیونکہ وہی حقیقی ولی ومددگار ہے۔

دیگر اہلِ صُفّہ کا تذکرہ

اہلِ صفہ اور مسجدِ نبوی کے ان رہائشی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کا تذکرہ کہ جنہیں حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوعبدالرحمٰن سُلَمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی اور حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی نے ذکر نہیں کیا۔

حضرتِ سیِّدُنا بشیر بن خَصاصِیَّہ

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه

آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کا نام ونسب کچھ یوں ہے بشیر بن معبد بن شراحیل بن سبع بن ضباری بن سدوس۔ زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام نذیر یا زحم تھا۔ جب ہجرت کر کے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ان کا نام بشیر رکھا اور انہیں صفہ میں ٹھہرایا۔

قبرستان کی دعا:

﴿1403﴾...... حضرتِ سیِّدُنا بشیر بن خَصاصِیہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کی زوجہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا جھدمہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بیان کرتی ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بشیر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور پھر پوچھا: ''تمہارا نام کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''میرا نام نذیر ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں بلکہ تمہارا نام بشیر ہے۔'' پھر مجھے صفہ میں ٹھہرایا۔ لہٰذا

حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جب کوئی ہدیہ آتا تو اس میں ہمیں بھی شریک فرمالیا کرتے اور جب صدقہ وغیرہ آتا تو ہمارے پاس بھجوادیتے۔ حضرتِ سیِّدُنا بشیر بن خَصاصِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک رات پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر سے باہر تشریف لائے تو میں بھی پیچھے ہولیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بقیع (مدینے کے قبرستان) میں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لَقَدْ اَصَبْتُمْ خَیْرًا بَجِیْلًا وَّسَبَقْتُمْ شَرًّا طَوِیْلًا یعنی اے گروہِ مومنین کے گھر وتم پر سلام ہو! بے شک ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں اور ہم اللّٰہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔ تم نے بڑی بھلائی کو پالیا ہے اور طویل شر پر سبقت لے گئے۔'' پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''کون ہے؟'' میں نے عرض کی: ''بشیر۔'' ارشاد فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں قبیلہ ربیعۃ الفرس کے ان لوگوں میں سے چن کر اسلام کی توفیق عطا فرمائی جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے تو زمین اپنے اوپر رہنے والوں سمیت اپنی جگہ سے ہٹ جاتی۔'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں!'' تو ارشاد فرمایا: ''کس چیز نے تمہیں یہاں آنے پر مجبور کیا؟'' میں نے عرض کی: ''مجھے خوف ہوا کہ کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی مصیبت نہ پہنچ جائے یا زمین کا کوئی موذی جانور (سانپ، بچھو وغیرہ) تکلیف نہ پہنچادے۔'' (۱)

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیْم فرماتے ہیں: ''انہیں ربیعۃ الفرس اس لئے کہا جاتا ہے کہ ربیعہ کے باپ نزار بن معد کے پاس ایک فرس (یعنی گھوڑا)، ایک چمڑے کا خیمہ اور ایک گدھا تھا۔ اس نے گھوڑا اپنے بڑے بیٹے ربیعہ کو، خیمہ منجھلے (یعنی درمیان والے) بیٹے مضر کو اور گدھا تیسرے بیٹے ایاد کو دے دیا۔ اسی نسبت سے انہیں ربیعۃ الفرس، مضر الحمراء اور ایاد الحمار کہا جاتا ہے۔'' (۲)

حضرتِ سیِّدُنا ابومُوَیْہِبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا ابومُوَیْہِبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات مسجدِ نبوی میں گزارتے اور اہلِ صفہ کے ساتھ میل جول رکھتے تھے۔

1 ......کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة، حرف الباء، الحدیث: ۳۶۸۶۰، ج۱۳، ص ۱۳۱۔

2 ......تاریخ مدینہ دمشق، الرقم: ۹۲۲ بشیر بن الخصاصیہ، ج ۱۰، ص ۳۰۵۔

دنیا کے خزانوں کی چابیاں:

﴿1404﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابومُوَیْہِبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آدھی رات کے وقت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے (اور مجھے ساتھ لے کر) بقیع کی طرف چل دیئے اور ارشاد فرمایا: ''اے ابومُوَیْہِبَہ! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اہلِ بقیع کے لئے استغفار کروں۔'' چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بقیع میں تشریف لائے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ پھر ارشاد فرمایا: ''اے اہلِ بقیع! تمہیں مبارک ہو کہ تم اس معاملہ میں مبتلا نہیں ہو جس میں لوگ مبتلا ہیں۔ تاریک رات کی مانند فتنے پے در پے اُمڈ آئے اور ہر بعد والا فتنہ پہلے والے فتنے سے زیادہ خطرناک ہے۔'' پھر فرمایا: ''اے ابومُوَیْہِبَہ! مجھے دنیا کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں ہیں (اور یہ اِختیار دیا گیا ہے) کہ جب تک چاہوں دنیا میں رہوں پھر میرے لئے جنت ہے۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''اے ابومُوَیْہِبَہ! میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات اور جنت کو اِختیار کیا۔'' پھر واپس تشریف لے آئے اور اس مرض میں مبتلا ہو گئے جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال ہوا۔ (1)

حضرتِ سیِّدُنا ابوعُسَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا ابوعُسَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی رات مسجدِ نبوی میں گزارتے اور اہلِ صفہ کے ساتھ میل جول رکھتے تھے۔

ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا:

﴿1405﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابوعُسَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر سے باہر تشریف لائے اور مجھے بلایا۔ میں بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو گیا (تو مجھے ساتھ لے کر چل دیئے) پھر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قریب سے گزرے تو انہیں بھی بلا لیا تو وہ بھی ساتھ ہو لئے۔ پھر امیرِ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے گزرے تو وہ بھی ساتھ ہو لئے۔ پھر چلتے رہے یہاں تک کہ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہو گئے اور باغ کے مالک سے ارشاد

(1) ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی مویھبة......الخ، الحدیث:۱۵۹۹۷-۱۵۹۹۶، ج۵، ص۴۱۶، مفھومًا۔

فرمایا: ''ہمیں گدری (یعنی نیم پختہ) کھجوریں کھلاؤ[1]۔''

چنانچہ، انصاری نے کھجوروں کا ایک خوشہ بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے مل کر اسے کھایا۔ پھر پانی منگوا کر نوش فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن ضرور تم سے اس دن (کی نعمتوں) کے بارے سوال کیا جائے گا۔'' حضرت سیِّدُنا ابوعَسِیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھجور کا خوشہ پکڑ کر زمین پر مارا حتی کہ کھجوریں حضور نبیِٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے بکھر گئیں۔ پھر عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اس کے بارے میں بھی قیامت کے دن ہم سے پوچھا جائے گا؟''[2] ارشاد فرمایا: ''ہاں! سوائے تین چیزوں کے روٹی کا ٹکڑا کہ جس سے بھوک مٹ جائے۔ ایسا کپڑا جس سے ستر پوشی کی جا سکے اور ایسا مکان جس میں داخل ہو کر سردی گرمی سے بچا جا سکے۔''[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] **وسوسہ:** حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سوال کرنے سے منع فرمایا ہے جبکہ اس میں ہے کہ آپ نے سوال کیا کہ کھانے کے لئے کھجوریں منگوائیں۔ **علاج وسوسہ:** مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 64** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ سوال وہ نہیں جس سے منع فرمایا گیا ہے یعنی ذات کا سوال۔ یہ سوال ایسا ہے جیسے والد اپنی اولاد سے یا مولیٰ (آقا) اپنے غلام سے یا دوست اپنے دوست سے کچھ طلب کرے اس سوال سے تو صاحبِ خانہ کو قیامت تک کے لیے فخر ہو گیا کہ مجھے سرکار، حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اس لائق سمجھا کہ مجھ سے یہ طلب فرمایا۔ لہٰذا یہ احادیث شریف میں تعارض نہیں جس سوال سے ممانعت ہے وہ اور سوال ہے یہ کچھ اور سوال۔

[2] مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 64** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی یہ کھجوریں اگرچہ نعمتیں ہیں مگر نہایت معمولی جن کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ یوں ہی ماری ماری پھرتی ہیں۔ ''تعجب ہے کہ ان کا حساب بھی ہوگا'' (امیر المؤمنین) حضرت عمر (فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا یہ عمل اور یہ سوال انتہائی خوف الٰہی کے باعث تھا کہ جب ان جیسی چیزوں کا بھی حساب ہے تو اعلیٰ چیزوں کا کیا بنے گا۔ ان کا حساب کس قدر سخت ہوگا تحقیر کے لئے یہ سوال نہیں۔

[3] شعب الایمان، باب فی تعدید......الخ، الحدیث: ٤٦٠١، ج٤، ص١٤٣، بتغیر قلیل۔

المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی عسیب، الحدیث: ٢٠٧٩٤، ج٧، ص٣٩٤، بتغیر قلیل۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوریحانہ شمعون ازدی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابوریحانہ شمعون ازدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں ایک قول ہے کہ انصاری ہیں۔ آپ بہت زیادہ گریہ وزاری اور مجاہدہ کیا کرتے تھے۔ آپ کا شمار بھی اہل صفہ میں کیا جاتا ہے۔

دو قسم کی آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے:

﴿1406﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابوریحانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک تھا۔ ایک رات ہم نے ایک بلند ٹیلے پر گزاری تو سخت سردی نے ہمیں آلیا حتی کہ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ ان میں کوئی گڑھا کھودتا اور (سردی سے بچنے کے لئے) اس میں داخل ہوجاتا اور گڑھے کی اطراف ہی اسے کفایت کرتیں (یعنی سردی سے بچاتیں) جب حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یہ کیفیت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا: ''آج رات جو ہماری حفاظت کرے گا میں اس کے لئے فضل ومرتبہ کی دعا کروں گا۔'' چنانچہ، ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کام کے لئے میں حاضر ہوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''تم کون ہو؟'' عرض کی: ''میں فلاں بن فلاں انصاری ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''قریب ہوجاؤ۔'' وہ قریب ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے کپڑوں کا کچھ حصہ پکڑ کر اس کے لئے دعا فرمائی۔ جب میں نے آپ کو انصاری کے لئے دعا کرتے سنا تو میں نے بھی کھڑے ہوکر عرض کی: ''میں بھی اس کام کے لئے حاضر ہوں۔'' چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے بھی اسی طرح پوچھا جس طرح انصاری سے پوچھا تھا۔ پھر ارشاد فرمایا: ''قریب ہوجاؤ۔'' جیسا کہ اسے قریب ہونے کا حکم ارشاد فرمایا تھا پھر میرے لئے اس دعا کے علاوہ دعا فرمائی جو انصاری کے لئے مانگی تھی۔ پھر ارشاد فرمایا: ''راہ خدا میں بیدار رہنے والی اور خوفِ خدا سے آنسو بہانے والی آنکھ پر (جہنم کی) آگ حرام ہے۔'' راوی فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیسری کا بھی ذکر فرمایا لیکن میں بھول گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو شُرَیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ یہ حدیث پاک بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''(تیسری یہ ہے کہ) جو آنکھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بچے اس پر بھی (جہنم کی) آگ حرام ہے۔'' (۱)

شیطان کا تخت:

﴿1407﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو ریحانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک ابلیس سمندر پر اپنا تخت بچھاتا ہے اور خود پردے میں رہتا ہے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مشابہت اختیار کرے پھر اس کا لشکر (اس کے پاس) رات گزارتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ''فلاں آدمی کو کون گمراہ کرے گا؟'' اس کے دو چیلے کھڑے ہوتے ہیں۔ شیطان ان سے کہتا ہے: ''میں تمہیں ایک سال کا عرصہ دیتا ہوں اگر تم اسے گمراہ کرنے میں کامیاب ہوگئے تو تمہارے کام میں وسعت کردوں گا اور اگر (ناکام ہوئے) تو تمہیں سولی چڑھادوں گا۔'' کہا جاتا ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ریحانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وجہ سے شیطان اپنے کئی چیلوں کو پھانسی دے چکا ہے۔ (۲)

کثرتِ سجود کا اہتمام کرو!

﴿1408﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو ریحانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر قرآنِ پاک کے جلد بھول جانے اور حفظ میں دشواری کی شکایت کی تو تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس چیز کے اٹھانے کی تم میں طاقت نہیں اسے مت اٹھاؤ بلکہ کثرتِ سجود (یعنی نماز) کا اہتمام کرو۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابو عمیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو ریحانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عسقلان تشریف لے آئے اور آپ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے۔ (۳)

---

1 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ۸۷۴۱، ج۶، ص۲۶۹۔

سنن الدارمی، کتاب الجهاد، باب فی الذی یسهر فی سبیل اللّٰه حارسا، الحدیث: ۲۴۰۰، ج۲، ص۲۶۷۔

2 ......تاریخ مدینه دمشق، الرقم: ۲۷۶۴، شمعون ابوریحانة الازدی، الحدیث: ۵۰۳۸، ج۲۳، ص۲۰۱، ''وسعت عنکما العبث'' بدله ''وضعت عنکم التعب''۔

3 ......تاریخ مدینه مشق، الرقم: ۲۷۶۴، شمعون ابوریحانة الازدی، الحدیث: ۵۰۳۷، ج۲۳، ص۲۰۱۔

جنت اور اس کی نعمتوں کی خواہش:

﴿1409﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ضَمرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَسِیْب سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوریحانہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کچھ عرصہ جہاد میں رہنے کے بعد جب واپس اہل وعیال کے پاس تشریف لائے تورات کا کھانا کھا کر نمازِ عشا کے لئے مسجد تشریف لے گئے۔ باجماعت نماز ادا فرما کر جب گھر لوٹے تو (نفل) نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ ایک سورت شروع کرتے جب پوری ہوجاتی تو دوسری شروع کر دیتے، اسی طرح ساری رات نماز پڑھتے رہے حتی کہ صبح ہوگئی۔ جب صبح کی اذان سنی اور اپنے کپڑے درست کر کے مسجد کی طرف تشریف لے جانے لگے تو زوجہ محترمہ نے عرض کی: ''اے ابوریحانہ! پہلے تو آپ جہاد کے لئے گئے ہوئے تھے اب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ واپس آچکے ہیں کیا میرا آپ پر کوئی حق یا (آپ کے مُعاملات میں کوئی) حصہ نہیں؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابوریحانہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیوں نہیں تمہارا بھی حق ہے۔ لیکن ایک چیز نے مجھے تم سے دور رکھا ہے؟'' عرض کی: ''کس چیز نے آپ کو مجھ سے دور رکھا ہے؟'' فرمایا: ''میرا دل مسلسل اس چیز کی خواہش کر رہا ہے جس کے لباس اور دیگر نعمتوں کے اوصاف اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیان فرمائے ہیں اور فجر طلوع ہونے تک میرے دل میں تیرے بارے میں کسی قسم کا کوئی خیال پیدا نہ ہوا۔'' [1]

حضرتِ سیِّدُنا ابوثعلبہ خُشَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعلَبہ خُشَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عبادت گزار صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے تھے۔ آپ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں کیا جاتا ہے۔

50 آدمیوں کے برابر ثواب:

﴿1410﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوامیہ شعبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعلَبہ خُشَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا اور کہا: ''اے ابوثَعلَبہ! آپ اس آیتِ مقدسہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں: عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ ۚ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ؕ (پ۷، المائدۃ:۱۰۵) ترجمۂ کنزالایمان: تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا

[1] ...... تاریخ مدینہ دمشق، الرقم: ٢٧٦٤، شمعون، ج٢٣، ص٢٠٢، بتغیر۔

جب کہ تم راہ پر ہو۔'' فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے اس آیت (کی تفسیر) کے بارے میں باخبر ذات (یعنی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے پوچھا تو آپ نے (اس کی تفسیر میں اس طرح) ارشاد فرمایا: ''بلکہ تم پر ضروری ہے کہ بھلائی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو حتی کہ جب تم دیکھو کہ بخل کی اطاعت، خواہشات کی پیروی اور دنیا سے محبت کی جارہی ہے اور ہر صاحبِ رائے اپنی رائے پسند کررہا ہے تو تم پر اپنی اصلاح ضروری ہے اور لوگوں (کا خیال) چھوڑ دو کیونکہ تمہارے بعد صبر کے دن ہیں اور ان ایام میں صبر کرنا ایسا ہی ہے جیسے (ہاتھ میں) انگارہ پکڑنا۔ اس وقت نیکی کرنے والے کو 50 آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا۔''

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعْلَبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن میں سے 50 آدمیوں کے برابر؟'' ارشاد فرمایا: ''تم میں سے 50 آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا۔'' [1]

جس پر دل مطمئن ہو:

﴿1411﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن مِشْکَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعْلَبہ خُشَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بتائیے کہ میرے لئے کیا چیز حلال ہے اور کیا حرام؟'' (یہ سن کر) سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: ''نیکی وہ ہے کہ جس سے نفس کو سکون حاصل ہو اور دل اس پر مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جس سے نہ تو نفس کو سکون حاصل ہو اور نہ ہی دل اس پر مطمئن ہو اگرچہ لوگ تجھے فتویٰ دیں۔'' [2]

اسلام کی روشنی:

﴿1412﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعْلَبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک غزوہ سے لوٹے تو مسجد تشریف لے گئے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں اور آپ کو یہ بات پسند تھی کہ جب بھی کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد میں

---

1 ......سنن ابی داود، کتاب الملاحم، باب الامر والنهی، الحدیث: ۴۳۴۱، ج۴، ص۱۶۵۔
سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة المائدة، الحدیث: ۳۰۶۹، ج۵، ص۴۲۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی ثعلبة الخشنی، الحدیث: ۱۷۷۵۷، ج۶، ص۲۲۳۔

جا کر دو رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر ازواج مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے پاس جانے سے پہلے خاتونِ جنت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے گھر تشریف لے گئے، آپ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا استقبال کیا، چہرۂ انور اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور رونے لگیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے رُلایا؟'' عرض کی: ''میں دیکھ رہی ہوں کہ چہرۂ مبارکہ کا رنگ بدلا ہوا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''اے فاطمہ! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے والد کو ایسے امر کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ زمین پر کوئی گھر اور خیمہ ایسا نہیں جہاں رات پہنچتی ہے مگر یہ کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے (یعنی دینِ اسلام کو اس میں) ضرور داخل فرمائے گا اس کے ذریعے یا تو انہیں عزت بخشے گا یا ذلیل و رسوا کرے گا۔'' [1]

خوش نصیبی کی موت:

﴿1413﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو زاہریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ثَعْلَبہ خُشَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا: ''امید ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے غفلت کی موت نہ دے گا جیسا کہ دوسروں کو دی جاتی ہے۔'' راوی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو ثَعْلَبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کے آخری حصہ میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ حالتِ سجدہ میں ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صاحبزادی نے (خواب میں) دیکھا کہ والد محترم انتقال فرما چکے ہیں تو فوراً گھبرا کر اٹھیں اور والدۂ محترمہ کو آواز دی اور پوچھا: ''والد صاحب کہاں ہیں؟'' والدہ نے جواب دیا: ''نماز پڑھ رہے ہیں۔'' بیٹی نے انہیں آواز دی لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ بیٹی نے جگانا چاہا تو حالتِ سجدہ میں پایا۔ جب حرکت دی تو ایک جانب گر پڑے کیونکہ ان کی روح پرواز کر چکی تھی۔ [2]

﴿1414﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ثَعْلَبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: ''امید ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے غفلت کی موت نہ دے گا جیسا کہ دوسروں کو دی جاتی ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ثَعْلَبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر کے صحن میں تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک غیبی آواز آئی: ''اے عبد الرحمٰن!'' حالانکہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ......المستدرك، كتاب المناسك، باب الدعاء اذاقدم من سفر، الحديث: ١٨٤٠، ج٢، ص١٥٥۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٨٤١٤، ابو ثعلبة الخشني، ج٦٦، ص١٠٤۔

کے ساتھ کسی غزوہ میں شہید ہو گئے تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے محسوس کیا کہ موت کا وقت آ گیا ہے تو مسجدِ بیت (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کے لئے مخصوص کی گئی جگہ) میں تشریف لا کر سجدہ میں گر گئے۔ چنانچہ، حالتِ سجدہ میں ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا۔ (۱)

خادم رسول حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن کَعْب اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن کعب اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجدِ نبوی کے ان رہائشیوں میں سے تھے جنہوں نے حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کو خود پر لازم کر رکھا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ کے ساتھ میل جول رکھتے تھے۔

﴿1415﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن کعب اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں رات حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دروازے پر گزارتا اور آپ کو وضو کے لئے پانی پیش کیا کرتا تھا۔ رات کے کچھ حصے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور کچھ حصے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن پڑھتے ہوئے سنتا۔ (۲)

مالکِ جنت:

﴿1416﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن کعب اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں رات گزارتا اور وضو کے لئے پانی پیش کیا کرتا تھا۔ ایک بار آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''جو چاہو مانگ لو۔'' میں نے عرض کی: ''جنت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت چاہیے (۳)۔'' ارشاد فرمایا: ''اس کے علاوہ کچھ اور؟'' عرض کی: ''اسی چیز کا طلبگار رہوں۔'' ارشاد فرمایا:

(1)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۸۴۱۴، ابو ثعلبة الخشنی، ج۶۶، ص۱۰۴۔

(2)......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، الحدیث:۳۴۲۷، ج۵، ص۲۶۳۔

(3)...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 84** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: مجھے آپ جنت میں اپنے ساتھ رکھیں، جیسے بادشاہ شاہی قلعہ میں اپنے خاص خادموں کو اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ خیال رہے کہ حضرت ربیعہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے اس جگہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے حسب ذیل چیزیں مانگیں۔ زندگی میں ایمان پر استقامت نیکیوں کی توفیق......

''کثرتِ سجود سے میری مدد کرو (یعنی کثرت سے نوافل پڑھا کرو)۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا ابوبَرزَہ اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابو برزہ اسلمی نضلہ بن عبید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو دنیا کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں۔ آپ نے صفہ میں رہائش اختیار فرمائی اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔

مالداری کی ہوس کا خوف:

﴿1417﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابو برزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ''مجھے تمہارے پیٹوں اور شرمگاہوں کے بارے میں مالداری کی ہوس اور خواہشات کی گمراہی کا زیادہ خوف ہے۔'' (2)

﴿1418﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابو منہال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال بیان کرتے ہیں کہ جب حوادثاتِ زمانہ نے ابن زیاد کو دھتکار دیا تو ملکِ شام میں (خلافت کے لئے) مروان اٹھ کھڑا ہوا جبکہ مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں حضرتِ سیِّدُ نا ابن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اٹھ کھڑے ہوئے اور بصرہ میں وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے جنہیں قراء کہا جاتا تھا تو میرے والد شدید غم میں مبتلا ہو گئے اور میرے والد کی تعریف ہی کی جاتی تھی۔ والدِ محترم نے مجھ سے فرمایا: ''سرکارِ مدینہ، قرارِ

......گناہوں سے کنارہ کشی، مرتے وقت ایمان پر خاتمہ، قبر کے حساب میں کامیابی، حشر میں اعمال کی قبولیت، پل صراط سے بخریت گزر، جنت میں رب کا فضل و بلندیٔ مراتب۔ یہ سب چیزیں صحابی نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مانگیں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابی کو بخشیں، لہٰذا ہم بھی حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) سے ایمان، مال، اولاد، عزت، جنت سب کچھ مانگ سکتے ہیں یہ مانگنا سنت صحابہ ہے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے لنگر سے یہ سب کچھ قیامت تک بٹتا رہے گا اور ہم بھکاری لیتے رہیں گے صوفیاء فرماتے ہیں کہ حضرت ربیعہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے حضور سے حضور ہی کو مانگا مگر چونکہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) جنت میں ہی ملیں گے، لہٰذا جنت کا بھی ذکر کر دیا۔

﴿تجھ سے تجھی کو مانگ لوں تو سب کچھ مل جائے 100 سوالوں سے یہی ایک سوال اچھا ہے﴾
﴿تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ سا کوئی سخی نہیں﴾

1......صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیه، الحدیث: ۴۸۹، ص ۲۵۳۔

2......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی برزۃ الاسلمی، الحدیث: ۱۹۷۹۴، ج۷، ص ۱۸۱۔

قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ میں سے اس شخص یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابو برزہ اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس چلو۔'' چنانچہ، میں ان کے ساتھ چل پڑا حتی کہ ہم ان کے گھر پہنچ گئے اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شدید گرمی سے بچنے کے لئے نرکل (سرکنڈا) کے بنے ہوئے ایک بلند سائبان کے نیچے تشریف فرما تھے۔ میں ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ والد صاحب نے گفتگو شروع کرتے ہوئے کہا: ''اے ابو برزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! کیا آپ (آجکل کے حالات) نہیں دیکھ رہے؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابو برزہ اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سب سے پہلے یہ بات کی کہ ''بے شک میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس بات کو باعث ثواب سمجھتا ہوں کہ میں قریش کے قبیلوں پر غضبناک حالت میں صبح کروں اور اے گروہِ عرب! تم جانتے ہو کہ تمہیں جہالت، (مال واسباب کی) قلت، ذلت اور گمراہی کا سامنا تھا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں اسلام اور تمام مخلوق میں سب سے بہتر ذات حضرتِ سیِّدُنا محمدِ مصطفٰے، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے بلندی عطا فرمائی اور تمہیں اس مقام ومرتبہ پر پہنچا دیا جس کا تم مشاہدہ کر رہے ہو۔ بے شک دنیا تو ایسی ہی ہے جس نے تمہارے درمیان فساد پیدا کر دیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ شخص جو ملکِ شام میں ہے (یعنی مروان) محض دنیا کی خاطر قتال کر رہا ہے اور وہ لوگ جو تمہارے اردگرد ہیں جنہیں تم قراء سمجھتے ہو بخدا! وہ بھی صرف (حصولِ) دنیا کی خاطر لڑ رہے ہیں۔'' جب انہوں نے ہر ایک گروہ کے بارے میں بات کر لی تو میرے والد صاحب نے پوچھا: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کیا حکم دیتے ہیں (کہ اس وقت کیا کیا جائے)؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابو برزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''آج میں لوگوں میں کسی کو بہتر نہیں سمجھتا (اس لئے کہ یہ تو) صرف زمین سے چمٹا ہوا ایک گروہ ہے جو پیٹوں کو لوگوں کے اموال سے بھرنا چاہتا اور لوگوں کا خون بہانا ہلکا سمجھتا ہے۔'' (۱)

صدقہ کرنے والے سے افضل:

﴿1419﴾...... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو برزہ اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر کسی شخص کی جھولی دیناروں سے بھری ہوئی ہو اور وہ انہیں (راہِ خدا) میں لٹا رہا ہو جبکہ دوسرا شخص ذِکْرُ اللّٰہ میں مشغول ہو تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا (دینار صدقہ کرنے والے سے) افضل ہے۔'' (۲)

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب اذاقال عند......الخ، الحدیث:۷۱۱۲، ج۶، ص۴۴۶، باختصار۔

السنن الکبری للبیھقی، کتاب قتال اھل البغی، باب النھی عن القتال......الخ، الحدیث:۱۶۸۱۰، ج۸، ص۳۳۴، بتغیر قلیل۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھدعمیربن حبیب، الحدیث:۱۰۳۹، ص۲۰۵۔

حضرتِ سیِّدُنا مُعاویہ بن حَکَم سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا مُعاویہ بن حکم سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مہمان:

﴿1420﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا مُعاویہ بن حَکَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ صفہ میں بیٹھے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مہاجرین میں سے کسی انصاری کے ہمراہ ایک کو، کسی کے ساتھ دو کو اور کسی کے ساتھ تین آدمیوں کو بھیج رہے تھے حتی کہ آخر میں ہم چار افراد بچے اور پانچویں خود رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھے۔ ارشاد فرمایا: ''تم میرے ساتھ چلو۔'' چنانچہ، جب ہم درِ دولت پر حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! ہمیں رات کا کھانا کھلاؤ۔'' چنانچہ، انہوں نے جَشِیْشَہ [1] حاضر کر دیا۔ ہم نے کھالیا، پھر ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! ہمیں کچھ کھلاؤ۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حَیْسَہ [2] لے کر حاضر ہوئیں۔ ہم نے کھالیا، پھر ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! ہمیں کچھ پلاؤ۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا دودھ سے بھرا ہوا برتن لے کر حاضر ہوئیں۔ ہم نے دودھ نوش کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! ہمیں کچھ اور پلاؤ۔'' چنانچہ، پانی کا بھرا ایک بڑا پیالہ لے کر حاضر ہوئیں۔ ہم نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو مسجد جانا چاہے وہ چلا جائے اور جو یہاں رات گزارنا چاہے وہ یہاں رہ لے۔'' ہم نے عرض کی: ''ہم مسجد جائیں گے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا مُعاویہ بن حَکَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں (مسجد میں) پیٹ کے بل سو رہا تھا کہ اچانک رات کے آخری حصہ میں کسی نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اٹھو! (اس طرح مت لیٹو) کہ اس طرح لیٹنے کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناپسند فرماتا ہے۔'' [3]

---

1. ...... **جَشِیْشَہ:** گیہوں پیس کر آٹا ہانڈی میں ڈال کر اُوپر سے گوشت یا کھجوریں ڈال کر پکانے سے جو کھانا تیار ہوا سے جشیشہ کہتے ہیں۔
2. ...... **حَیْسَہ:** کھجور، پنیر (یا ستو) اور گھی سے تیار کیا ہوا کھانا۔
3. ...... السنن الکبری للنسائی، کتاب الولیمة، باب خدمة النساء، الحدیث: ٦٦٢٠، ج٤، ص١٤٥، باختصار۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ٨٢٢٧، ج٨، ص٣٢٨، بتغیر قلیل، عن طخفة بن قیس۔

پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہل بیت اور عزیز و اقارب

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیْم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد اہلِ صفہ آپ کے عزیز و اقارب اور اکابر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زیارت کے لئے آتے اور جن نوازشوں کے ساتھ یہ ہستیاں مخصوص تھیں ان سے برکتیں حاصل کرتے اور خود کو اِسراف اور سرکشی سے بچاتے تھے۔

نسبتِ سرکار:

﴿1421﴾...... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بلا کر ان سے سرگوشی فرمائی۔ پھر انہیں لوٹ جانے کو کہا تو وہ صفہ کی جانب چلے گئے۔ وہاں حضرتِ سیِّدُنا عباس، حضرتِ سیِّدُنا عقیل اور حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ، امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا (اپنی بیٹی) حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح کا مشورہ کیا۔ پھر فرمایا: ”مجھے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ قیامت کے دن میرے تعلق و رشتہ کے سوا ہر قسم کا تعلق و رشتہ منقطع ہو جائے گا۔“ (1)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیْم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ اسی طرح (یعنی حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد) آپ کے اہل بیت اور اولاد اہلِ صفہ و فقرا کی مدد کیا کرتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع کرتے ہوئے اہلِ صفہ کے ساتھ میل جول رکھا کرتے تھے۔ ان حضرات میں سے جو کثرت سے اہلِ صفہ کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ان کے ساتھ میل جول رکھتے اور اپنا زیادہ وقت فقرا کے ساتھ گزارتے تھے، وہ حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بن علی بن ابی طالب اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٦٣٣، ج٣، ص ٤٤۔

ہیں۔ یہ دونوں حضرات اہلِ صفہ کی محبت کو دین کا کمال اوران کی صحبت کو بزرگی کی انتہا اورنسبتِ رسول کا ذریعہ سمجھتے تھے باوجود اس کے کہ نسبتِ رسول انہیں حضرات کا خاصہ تھی۔ نیز اہلِ صفہ کی دعاؤں کوغنیمت سمجھتے اوران کے اَخلاق وآداب سے اِستفادہ کرتے تھے۔ اسی طرح دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِین بھی اہلِ صفہ کے ساتھ میل جول رکھنے اوران کی دعائیں لینے کوغنیمت سمجھتے تھے۔حتی کہ وہ ایک دوسرے کے لئے اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔

نیک لوگوں سے دعا کروانا:

﴿1422﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''ہم ایک دوسرے کے لئے دعا کیا کرتے تھے، اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نیک لوگوں سے دعا کروانا ہم پر لازم کیا ہے کیونکہ وہ رات حالتِ قیام میں گزارتے اور دن روزے کی حالت میں اور فسق وفجور سے دور رہتے ہیں۔'' (1)

﴿1423﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا: ''اے بیٹے! جب تم ایسے لوگوں کی صحبت میں ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کررہے ہوں اور کسی ضرورت کے پیشِ نظر تمہیں وہاں سے جانا پڑے تو انہیں سلام کرکے رخصت ہونا (اس کی برکت یہ ہوگی) کہ جب تک وہ بیٹھے رہیں گے تم ان کے ساتھ شریک رہوگے۔'' (2)

نواسۂ رسول حضرتِ سیِّدُنا اِمام حسن بن علی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

نواسۂ رسول حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا جنتی نوجوانوں کے سردار، لوگوں کے محبوب، صاحبِ حکمت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقرب ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے روشن ومرتب کلام میں صوفیانہ جھلک پائی جاتی ہے۔ نیز آپ بلند مقام اور پاکیزہ اَخلاق کے مالک تھے۔

---

1 ......الجامع الصغیر للسیوطی، حرف الجیم، الحدیث: ۳۵۹۰، ص۲۱۹
المجالسة و جواهر العلم، الجزء الثامن عشر، الحدیث:۲۵۴۸، ج۲، ص۴۲۱، بتغیر قلیل۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد سلمان فارسی، الحدیث:۸۲۹، ص۱۷۵۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: عمدہ و فصیح گفتگو کرنے اور مُعامَلات کو خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا نام تصوُّف ہے۔

سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مقام ومرتبہ:

﴿1424﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوبکرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے ایک حدیث بیان کی کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے کہ حالت سجدہ میں حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جو ابھی چھوٹے تھے تشریف لے آئے اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک پیٹھ یا گردن پر چڑھ بیٹھے۔ آپ نے انہیں آہستہ سے اوپر اٹھایا۔ جب نماز مکمل کر لی تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس بچے سے آپ اس انداز سے پیش آتے ہیں کہ کسی اور سے ایسا سلوک نہیں فرماتے؟'' ارشاد فرمایا: ''یہ میرا پھول ہے اور بے شک میرا یہ بیٹا سیِّد (سردار) ہے اور امید ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہ میں صلح کروائے گا۔'' (1)

وہ حسن کو بھی محبوب رکھے:

﴿1425﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عدی بن ثابت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا براء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا: میں نے دیکھا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کاندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں: ''جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہئے کہ وہ حسن سے بھی محبت کرے۔'' (2)

محبوبِ سرکار:

﴿1426﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ

---

1 ......مسند البزار، مسند ابی بکرة، الحدیث:٣٦٥٧، ج٩، ص ١١١، بتغیر۔

2 ......مسند ابی داود الطیالسی، البراء بن عازب، الحدیث:٧٣٢، ص٩٩۔

تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھتا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ کیونکہ ایک دن (میں نے دیکھا کہ) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دوڑتے ہوئے آئے اور پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک گود میں بیٹھ گئے اور داڑھی مبارک کو سہلانے لگے، حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا منہ کھولا اور اپنی مقدس زبان ان کے منہ میں ڈال دی اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔'' (1)

سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا علمی مقام:

﴿1427﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے چند چیزوں کے بارے میں پوچھا۔

☆......استِفسار: اے بیٹے! راست روی (یعنی سچائی و دیانتداری) کیا ہے؟

☆......عرض: اے اباجان! راست روی بھلائی کے ذریعے برائی کو دور کرنے کا نام ہے۔

☆......استِفسار: عزت و بلندیٔ مرتبہ کس چیز میں ہے؟

☆......عرض: رشتہ داروں اور قبیلہ والوں کے ساتھ بھلائی و تعاون کرنے میں۔

☆......استِفسار: مروّت کیا ہے؟

☆......عرض: پاکدامنی اور مال کی اصلاح و درستی۔

☆......استِفسار: شفقت و مہربانی کس میں ہے؟

☆......عرض: قناعت اختیار کرنے اور کسی کو حقیر و ذلیل نہ جاننے میں۔

☆......استِفسار: ملامت کیا ہے؟

☆......عرض: خود کو محفوظ رکھنا اور دوسرے کو ذلیل و رسوا کرنا۔

☆......استِفسار: سخاوت کیا ہے؟

☆......عرض: تنگدستی اور خوش حالی میں خرچ کرنا۔

---

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث:١٠٨٩٣، ج٣، ص٦٣٢۔

المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب اشهد الحسين يوم الجمعة......الخ، الحديث:٤٨٧٦، ج٤، ص١٧٤۔

☆......استِفسار: بُخل کیا ہے؟

☆......عرض: جو پاس موجود ہو اسے باعث عزت سمجھنا اور جسے خرچ کر دیا اسے ضائع خیال کرنا۔

☆......استِفسار: بھائی چارہ کیا ہے؟

☆......عرض: خوشحالی اور مصیبت و پریشانی میں غمگساری کرنا۔

☆......استِفسار: بزدلی کیا ہے؟

☆......عرض: دوست پر جرأت مندی کا مظاہرہ کرنا اور دشمن سے بھاگنا۔

☆......استِفسار: غنیمت کیا ہے؟

☆......عرض: تقویٰ و پرہیزگاری میں رغبت رکھنا اور دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا ہی خوش گوار غنیمت ہے۔

☆......استِفسار: حلم (بردباری) کیا ہے؟

☆......عرض: غصہ پی جانا اور نفس کو قابو میں رکھنا۔

☆......استِفسار: تَوَنگری کیا ہے؟

☆......عرض: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جو مقدر میں لکھ دیا ہے نفس کا اس پر راضی رہنا اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو اور اصل تَوَنگری تو نفس کا غنی ہونا ہے۔

☆......استِفسار: فقر کیا ہے؟

☆......عرض: نفس کا ہر چیز کے معاملے میں حریص ہونا۔

☆......استِفسار: بہادری کیا ہے؟

☆......عرض: سخت لڑائی کے وقت طاقت کا مظاہرہ کرنا اور طاقتوروں کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنا۔

☆......استِفسار: ذلت کس چیز میں ہے؟

☆......عرض: سچائی کا سامنا کرتے وقت گھبرا جانے میں۔

☆......استِفسار: عاجزی و بے بسی کی علامت کیا ہے؟

☆......عرض: ڈاڑھی کے ساتھ کھیلنا اور گفتگو کے دوران کثرت سے تھوتھو کرنا۔

☆......استِفسار: دلیری کس میں ہے؟

☆......عرض: ہم پلہ لوگوں کی موافقت کرنے میں۔

☆......استِفسار: تکلیف ومشقت کیا ہے؟

☆......عرض: لایعنی (یعنی فضول) گفتگو کرنا۔

☆......استِفسار: بزرگی کیا ہے؟

☆......عرض: نقصان کرنے والے کو کچھ عطا کرنا اور قصوروار کو مُعاف کر دینا۔

☆......استِفسار: عقل کیا ہے؟

☆......عرض: حاصل شدہ کو یاد رکھنا۔

☆......استِفسار: جہالت کیا ہے؟

☆......عرض: دشمن کے سامنے بلند آواز سے گفتگو کرنا۔

☆......استِفسار: رفعت وبلندی کس چیز میں ہے؟

☆......عرض: نیکی کرنے اور برائی چھوڑ دینے میں۔

☆......استِفسار: احتیاط کس میں ہے؟

☆......عرض: بردباری اختیار کرنے اور حاکموں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے میں۔

☆......استِفسار: بے وقوفی کیا ہے؟

☆......عرض: کم ظرف لوگوں کی اتباع کرنا اور گمراہوں کی صحبت اختیار کرنا۔

☆......استِفسار: غفلت کیا ہے؟

☆......عرض: بزرگی چھوڑ کر برائی کی پیروی کرنا۔

☆......استِفسار: محرومی کیا ہے؟

☆......عرض: حصہ ملنے پر انکار کر دینا۔

☆......استِفسار: سردار کون ہے؟

☆......عرض: جو اپنے مال کے مُعاملے میں بے فکر اور عزت کے مُعاملے میں لاپرواہو، اگر برا بھلا کہا جائے تو جواب نہ دے اور خاندان کے مُعاملہ میں غمگین و پریشان رہتا ہو۔

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جہالت سے زیادہ سخت فقر کوئی نہیں اور عقل سے بڑھ کر کوئی مال نہیں۔'' (1)

خیر خواہِ اُمت:

﴿1428﴾...... حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن نفیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ''لوگ کہتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خلافت کے خواہش مند ہیں؟'' فرمایا: ''بلاشبہ عرب کے تمام قبائل میری دسترس میں تھے میں جس سے جنگ کرتا وہ بھی کرتے اور جس سے صلح کرتا وہ بھی کرتے لیکن میں نے رضائے الٰہی کے حصول اور امتِ محمدیہ کے خون کی حفاظت کی خاطر خلافت چھوڑ دی۔'' (2)

﴿1429﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے (مسلمانوں کی خیر خواہی کی خاطر) کسی پسندیدہ چیز پر صلح کی تھی اس وقت میں وہاں حاضر تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ''کھڑے ہو کر لوگوں کو بتا دیجئے کہ آپ خلافت سے دستبردار ہو گئے ہیں اور اسے میرے سپرد کر دیا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: ''بے شک سب سے بڑی عقل مندی پرہیزگاری اور سب سے بڑی حماقت فسق و فجور ہے۔ جس معاملے (یعنی خلافت) میں میرا اور حضرتِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اختلاف رہا ہے یا تو یہ اس کے زیادہ حقدار ہیں یا ان کی بنسبت میں زیادہ حقدار ہوں، لہٰذا اصلاحِ امت اور لوگوں کے خون کی حفاظت کی خاطر میں خلافت سے دست بردار ہوتا ہوں اور میں یہ جانتا ہوں کہ

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٦٨٨، ج٣، ص٦٨۔

2 ......المستدرك، کتاب معرفة الصحابة، باب حب الصبیان، الحدیث: ٤٨٤٨، ج٤، ص١٦٢۔

خلافت تمہارے لئے باعثِ فتنہ اور کچھ مدت کے لئے سامانِ دنیا ہے۔'' (١)

﴾1430﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابان بن طُفَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے یہ فرماتے سنا کہ ''بظاہر تو تم دنیا میں رہو لیکن دل آخرت (کی تیاری) میں مشغول رہے۔'' (٢)

20 بار پیدل مکہ مکرمہ کی حاضری:

﴾1431﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے حیا آتی ہے کہ میں اپنے ربعَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ اس کے گھر کی طرف کبھی نہ چلا ہوں۔'' چنانچہ، (اسی جذبہ کے تحت) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ 20 بار مدینہ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے پیدل مکہ مکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ (٣)

سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سخاوت:

﴾1432-33-34﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا علی بن یزید بن جدعان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَنَّان فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دو مرتبہ اپنا سارا مال اور تین مرتبہ آدھا مال راہِ خدا میں صدقہ کیا حتی کہ ایک جوتا اور ایک موزہ صدقہ کر دیا اور ایک جوتا اور ایک موزہ رکھ لیا۔'' (٤)

﴾1435﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا قرّہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے گھر کھانا کھایا۔ جب سیر ہو گیا تو ہاتھ روک لیا اور رومال سے ہاتھ صاف کر لئے تو انہوں نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے کہ ''کھانا کوئی قابلِ قدر چیز نہیں کہ اس پر قسم دی جائے۔'' (٥)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٥٥٩، ج٣، ص٢٦، بتغیر۔
المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الابرار، باب ماذکرمن حدیث الامراء......الخ، الحدیث: ١٦٥، ج٧، ص٢٧٧، بتغیر۔

2 ......طبقات الصوفیة للسلمی، الطبقة الرابعة، الرقم: ٦٧، ص٢٨٣، عن محمد بن علی الکتانی۔

3 ......تاریخ مدینه دمشق، الرقم: ١٣٨٣، الحسن بن علی بن ابی طالب، ج١٣، ص٢٤٢۔

4 ......تاریخ مدینه دمشق، الرقم: ١٣٨٣، الحسن بن علی بن ابی طالب، ج١٣، ص٢٤٣۔

5 ......سیراعلام النبلاء للذهبی، الرقم: ٢٦٩، الحسن بن علی بن ابی طالب، ج٤، ص٣٩١، بدون اخذت المندیل۔

حق مہر 100 کنیزیں:

﴿1436﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک عورت سے نکاح کیا تو حق مہر میں ایسی 100 کنیزیں دیں جن میں سے ہر ایک کے پاس ایک ہزار درہم تھے۔'' (1)

﴿1437﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دو عورتوں کو (طلاق دی تو) 20 ہزار درہم اور شہد کے مشکیزے بطور تحفہ بھیجے۔ ایک نے کہا: ''جدا ہونے والے دوست کی طرف سے بہت کم عطیہ ملا ہے۔'' راوی فرماتے ہیں: ''میرا خیال ہے کہ کہنے والی حنفیہ تھی۔'' (2)

وقتِ وصال:

﴿1438﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمیر بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے فلاں! مجھ سے سوال کر۔'' اس نے عرض کی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس وقت تک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سوال نہیں کروں گا جب تک کہ آپ صحت یاب نہ ہو جائیں۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اندر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد واپس تشریف لائے اور فرمایا: ''کچھ مانگ لو اس سے قبل کہ مجھ سے کچھ نہ مانگ سکو۔'' اس شخص نے عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صحت یاب ہو جائیں گے تو مانگ لوں گا۔'' فرمایا: ''مجھے اپنے قریبی لوگوں سے بہت سی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا اور مجھے بار بار زہر دیا گیا لیکن اس مرتبہ جو زہر دیا گیا ہے اس سے پہلے کبھی ایسا زہر نہیں دیا گیا۔'' راوی فرماتے ہیں: پھر میں اگلے روز خدمت میں حاضر ہوا تو آپ آخری سانسیں لے رہے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سرہانے بیٹھے پوچھ رہے تھے کہ ''اے میرے بھائی! آپ کو زہر کس نے دیا؟'' حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس لئے پوچھ رہے ہو کہ اسے قتل کر دو؟'' کہا: ''ہاں!'' فرمایا: ''جس کے بارے میں میرا گمان ہے (کہ اس نے مجھے زہر دیا ہے) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سے خوب بدلہ لینے والا اور سخت سزا دینے والا ہے لیکن اگر اس کے بارے

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٥٦٤، ج٣، ص٢٨۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٥٦١، ج٣، ص٢٧۔

میں محض میرا خیال ہے تو مجھے یہ پسند نہیں کہ میری وجہ سے کسی بے گناہ کو قتل کیا جائے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ (1)

﴿1439﴾...... حضرتِ سیِّدُنا رَقَبہ بن مَصْقَلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو فرمایا: ''مجھے صحن میں لے جاؤ تا کہ عجائباتِ سماویہ میں غور کر سکوں۔'' چنانچہ، جب صحن میں لایا گیا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں اپنے نفس کو تیری بارگاہ میں باعث اجروثواب سمجھتا ہوں کیونکہ (وقتِ نزاع) مجھ پر لوگوں سے زیادہ باعثِ مشقت ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں کہ جن کے ساتھ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے احسان والا مُعاملہ فرمایا کیونکہ وہ خود کو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں باعثِ اجروثواب سمجھتے تھے۔ (2)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام حسین اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم بھی اہلِ بیت اطہار کے ان افراد میں سے ہیں جو فقرا اور اہلِ صفہ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ یہ دونوں حضرات حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اہلِ صفہ کو اپنی مجالس میں بٹھاتے اور پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ان کی حد درجہ محبت کی وجہ سے ان کے ساتھ میل جول رکھتے تھے کیونکہ انہیں اہلِ صفہ کی صحبت اختیار کرنے اور ہمیشہ ان کے ساتھ میل جول رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اسی طرح مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی بکثرت اہلِ صفہ کی ملاقات کے لئے جاتے، ان سے محبت کرتے اور ان کے ساتھ ملنے جلنے کو باعثِ اجروثواب سمجھتے تھے۔ جیسا کہ ان سے روایت کردہ احادیث میں یہ بات مشہور و معروف ہے۔ نیز حضرات صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اہلِ صفہ کے ساتھ زندگی بسر کرنے کو باعث سعادت، ان کے ساتھ میل جول رکھنے کو بلند مقام اور ان سے جدائی اختیار کرنے اور بغض رکھنے کو برے حال سے تعبیر کرتے تھے۔ چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جو شخص اہلِ صفہ کی سیرت کی مخالفت کرتا ہے وہ تنگ حال میں زندگی گزارتا ہے۔

---

1 ......تاریخ مدینه دمشق، الرقم:۱۳۸۳، الحسن بن علی بن ابی طالب، ج۱۳، ص۲۸۳۔

2 ......تاریخ مدینه دمشق، الرقم:۱۳۸۳، الحسن بن علی بن ابی طالب، ج۱۳، ص۲۸۵۔

نواسۂ رسول حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین بن علی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

﴿1440﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب شرپسندوں نے حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر دھاوا بولا اور آپ کو یقین ہو گیا کہ یہ لوگ مجھے شہید کر دیں گے تو اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: ''تم دیکھ رہے ہو کہ فتنے ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں اور دنیا تبدیل واجنبی ہو چکی ہے۔ اس کی اچھائیاں منہ موڑ چکی ہیں۔ اب اتنی ہی باقی ہیں جتنا کہ برتن کا بچا ہوا پانی۔ دنیا میں زندگی گزارنا ایسا ہے جیسے چوپائے کو مضرصحت چراگاہ میں چھوڑ دینا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حق پر عمل نہیں کیا جا رہا اور باطل سے رُکا نہیں جا رہا۔ لٰہذا مومن کو چاہئے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات میں رغبت رکھے اور بے شک میں (موجودہ حالات میں) موت کو باعث سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی گزارنے کو باعث جرم سمجھتا ہوں۔'' (1)

تذکرۂ صحابیات

شہزادئ کونین حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیْم احمد بن عبد اللّٰہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شمار عبادت گزار و متقی و پرہیز گار خواتین میں ہوتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سیِّدہ بتول اور جگر گوشہ و مشابہ رسول اور پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے لاڈلی شہزادی اور آپ کے وصالِ ظاہری فرمانے کے بعد سب سے پہلے وصال فرمانے والی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا دنیا اور اس کی آسائشوں سے کنارہ کش اور اس کے عیوب و آفات سے بخوبی آگاہ تھیں۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: وعدوں پر ثابت قدم رہنے اور توشہ آخرت کی تیاری میں مصروف رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

1...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۸۴۲، ج۳، ص ۱۱۴، ''نزل القوم، وانشرشعرت، جرما'' بدلھم ''نزل عمر بن سعد، واستمرت، برضا''۔

تمام عورتوں کی سردار:

﴿1441﴾ ...... ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرضِ وصال میں سب ازواجِ مطہرات بارگاہِ اقدس میں حاضر تھیں اور کوئی بھی غائب نہ تھی کہ اتنے میں حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس طرح چلتی ہوئی آئیں جیسا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلا کرتے تھے۔ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''میری بیٹی کو خوش آمدید!'' پھر انہیں اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا اور ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ میں نے ان سے کہا: ''حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ازواج میں سے تمہیں راز کے لئے خاص کیا حالانکہ میں بھی موجود تھی اور تم رو رہی ہو۔'' دوسری بار سرگوشی فرمائی تو حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہنس پڑیں۔ میں نے کہا: ''میرا تم پر جو حق ہے یا مجھے تم پر جو حق حاصل ہے تمہیں اس کی قسم مجھے اس راز کے بارے میں بتاؤ۔'' تو انہوں نے کہا: ''میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا راز فاش نہیں کروں گی۔'' جب حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال ہوا تو میں نے حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ہاں! اب بتا دیتی ہوں۔ میرا رونا تو اس وجہ سے تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ''حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سال میں صرف ایک مرتبہ مجھے قرآنِ مجید سنایا کرتے تھے مگر اس سال انہوں نے دو مرتبہ سنایا ہے (اس وجہ سے) میرا خیال ہے کہ میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے۔'' یہ سن کر میں رونے لگی تو ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتی رہو اور صبر کرو میرا تم سے پہلے جانا تمہارے لئے بہتر ہے۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہانوں یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔'' فرماتی ہیں: ''یہ سن کر میں ہنس پڑی۔'' (1)

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے:

﴿1442﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے

---

(1) ...... صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة، الحدیث: ۲۴۵۰، ص ۱۳۳۱۔

حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ ''بے شک میری بیٹی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے بے چین کیا اس نے مجھے بے چین کیا اور جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔'' (۱)

﴿1443﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ارشاد فرمایا: ''میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی۔'' (۲)

﴿45 -1444﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا کہ ''عورتوں کے لئے کس چیز میں بھلائی ہے؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں: ''ہم نہیں جانتے تھے کہ ہم کیا جواب دیں؟'' چنانچہ، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں اس کے بارے میں بتایا تو انہوں نے عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ کیوں نہ کہا کہ عورتوں کے لئے بھلائی اس میں ہے کہ وہ (غیر محرم) مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی (غیر محرم) مرد انہیں دیکھیں۔'' تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہ، رسالت میں حاضر ہو کر یہ بات بتائی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''یہ بات تمہیں کس نے بتائی؟'' عرض کی: ''فاطمہ نے۔'' تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔'' (۳)

خاتونِ جنت کی گھریلو زندگی:

﴿1446-47﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابن اعبد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابن اعبد! کیا میں تمہیں اپنے اور فاطمہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟''

(1) ......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة، الحدیث:۲۴۴۹، ص۱۳۲۹۔

(2) ......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، فضائل فاطمة بنت رسول اللّٰه، الحدیث:۱۳۴۵، ج۲، ص۷۶۴۔

(3) ......الموسوعة للامام ابن ابی الدنیا، کتاب العیال، باب تخفر المرأة فی......الخ، الحدیث:۴۱۲، ج۸، ص۹۷، مفهومًا۔
مسند البزار، مسندعلی بن ابی طالب، الحدیث:۵۲۶، ج۲، ص۱۶۰، بتغیر۔

(پھر خود ہی فرمایا:) ''اہل بیت میں سے میری زوجہ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والی تھیں۔ خود ہی چکی چلایا کرتیں حتی کہ ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے اور مشکیزے میں پانی بھی خود ہی بھر کر لاتیں یہاں تک ان کے سینے پر نشان پڑ گئے۔ گھر کی صفائی وغیرہ بھی خود ہی کرتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے غبار آلود ہو جاتے اور ہنڈیا کے نیچے آگ بھی خود ہی جلایا کرتیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے۔ بعض اوقات تنہا گھر کے تمام کام کاج کرنے کی وجہ سے انہیں کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔'' (١)

تسبیح فاطمہ کی فضیلت:

﴿1448﴾ ...... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حاملہ تھیں۔ جب روٹیاں پکاتیں تو تنور کا کنارہ پیٹ سے لگتا (جس سے انہیں کافی تکلیف ہوتی)۔ چنانچہ، بارگاہِ رسالت میں خادمہ مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں خادمہ نہیں دے سکتا اور اہلِ صفہ کو اس حال میں نہیں چھوڑ سکتا کہ ان کے پیٹ بھوک کی وجہ سے سکڑے جا رہے ہوں۔ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ (فرمایا:) جب سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھ لیا کرو۔'' (٢)

فضیلتِ خاتون جنت بزبانِ ام المؤمنین:

﴿1449﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: میں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بڑھ کر کسی کو سچا نہیں پایا۔ ایک بار میرے اور حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مابین کوئی مُعامَلہ ہو گیا تو میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! (اس بارے میں) حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھ لیجئے کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولتیں۔'' (٣)

---

1 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، مسندعلی بن ابی طالب، الحدیث: ١٣١٢، ج ١، ص ٣٢٢۔

2 ...... کتاب الدعاء للطبرانی، باب القول عنداخذ المضاجع، الحدیث: ٢٣١، ص ٩٤۔

3 ...... مسند ابی یعلی، مسندعائشۃ، الحدیث: ٤٦٨١، ج ٤، ص ١٩٢۔

شہزادیٔ کونین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی آزمائش:

﴿1450-51﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم میرے ساتھ فاطمہ کی عیادت کو نہیں چلتے ؟''میں نے عرض کی: ''ہاں! کیوں نہیں۔'' چنانچہ، ہم چل پڑے یہاں تک کہ جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دروازے پر پہنچے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کیا اور اندر آنے کی یوں اجازت طلب کی: ''کیا میں اور جو میرے ساتھ ہے اندر آجائیں؟'' انہوں نے عرض کی: ''آجائیں لیکن اے ابا جان! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کون ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے پاس ایک جبے کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں ہے۔'' تو حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس اس طرح اوڑھ لو پورا جسم چھپ جائے گا۔'' آپ نے انہیں جسم ڈھانپنے کا طریقہ سمجھایا تو انہوں نے عرض کی: ''بخدا! میرے سر پر کوئی اوڑھنی نہیں ہے۔''

چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مبارک چادر جو اوڑھ رکھی تھی انہیں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اسے اپنے سر پر اوڑھ لو۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اجازت دی تو ہم اندر داخل ہو گئے۔ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''اے بیٹی! خود کو کس حال میں پاتی ہو؟'' عرض کی: ''تکلیف ہے اور یہ بڑھتی ہی جارہی ہے کیونکہ میرے پاس کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے بیٹی! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام عورتوں کی سردار ہو؟'' حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ''اے ابا جان! آپ یہ بات ارشاد فرما رہے ہیں تو حضرتِ مریم بنت عمران رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کہاں گئیں؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہے اور تم اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے تمہاری شادی ایسے شخص کے ساتھ کی ہے جو دنیا و آخرت میں سردار ہوگا۔'' [1]

سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا وصال:

﴿1452﴾...... ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

[1] ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٤٩٣٣، على بن ابى طالب، الحديث:٨٥١٢، ج٤٢، ص١٣٤۔

عَنْھَا نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (وصالِ ظاہری کے 6ماہ) بعد وفات پائی اور حضرتِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے انہیں رات کے وقت دفن کیا۔''

﴿1453﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوجعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ'' حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (وصالِ ظاہری کے) بعد میں نے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا صرف ایک دن تھوڑا سا ہنسی تھیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد صرف 6ماہ زندہ رہیں۔'' (1)

﴿1454﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن محمد بن عقیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے مروی ہے کہ جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے وصال کا وقت قریب آیا تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو غسل کے لئے پانی رکھنے کو کہا انہوں نے پانی رکھ دیا، آپ نے غسل کیا اور کفن کے کپڑے منگوائے۔ چنانچہ، موٹے کھردرے کپڑے لائے گئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے انہیں پہن لیا اور خوشبو لگائی پھر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے عرض کی: '' جب میری روح پرواز کر جائے تو میرے کپڑے نہ اتارے جائیں، کپڑوں سمیت ہی مجھے دفنایا جائے۔'' راوی کہتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا: '' کیا آپ نے اس کے بارے میں کسی کو بتایا تھا؟'' فرمایا: '' ہاں! کثیر بن عباس کو اور انہوں نے کفن کے اطراف میں لکھا تھا کہ کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں۔'' (2)

﴿1455﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا ام جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے فرمایا: '' اے اسماء! عورتوں کے (مرنے کے بعد) ان کے ساتھ جو کچھ کیا جاتا ہے وہ مجھے ناپسند ہے کہ عورت پر ایسا کپڑا ڈال دیا جاتا ہے جو اس کے اوصاف ظاہر کر دیتا ہے۔'' حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے عرض کی: '' اے شہزادیٔ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا! کیا میں آپ کو وہ چیز نہ دکھاؤں جو میں نے حبشہ میں دیکھی تھی؟'' چنانچہ، انہوں نے چند تر شاخیں منگوا کر انہیں کمان کی طرح ٹیڑھا کر کے ان پر کپڑا ڈالا تو حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: '' یہ کتنا اچھا اور کتنا خوبصورت طریقہ ہے کہ اس کے ذریعے عورت

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۹۹۴-۹۹۵، ج۲۲، ص۳۹۹۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۹۹۶، ج۲۲، ص۳۹۹۔

مرد سے ممتاز ہوجاتی ہے۔ (پھر فرمایا:) جب میرا وصال ہوجائے تو تم اور حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا مجھے غسل دینا اور اس وقت میرے پاس کسی کو نہ آنے دینا۔'' چنانچہ، جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا وصال ہوا تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اور حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے انہیں غسل دیا[1]۔ [2]

ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ بنتِ صدیق، عتیقہ بنتِ عتیق، محبوبۂ حبیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بھی اہلِ صفہ پر شفقت ومہربانی کرنے والوں میں سے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب خاص رکھنے والی ذات یعنی حضور سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے الفت ومحبت رکھنے والی، تمام عیوب اور دلوں کے شبہات سے پاک اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے قاصد حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیکھنے والی ہیں۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ

---

[1] ......اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدد دین وملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے جب سوال پوچھا گیا کہ عورت مرجائے تو شوہر کو اسے غسل دینا جائز ہے یا نہیں۔ تو آپ نے جوب ارشاد فریا: ناجائز ہے، تنویر الابصار میں ہے، خاوند کو بیوی کے غسل سے منع کیا جائے گا۔ اعلیٰ حضرت مزید فرماتے ہیں اور وہ جو منقول ہوا کہ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہ نے حضرت بتول زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو غسل دیا اس کی ایسی صحت ولیاقت حجیت محل نظر ہے۔ دوسری روایت یوں ہے کہ اُس جناب کو حضرت ام ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دائی نے غسل دیا۔ (حدیث علی اور ام ایمن کی روایت میں تعارض یوں مرتفع ہوگا کہ) ام ایمن نے اپنے ہاتھوں سے نہلایا اور سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہ نے حکم دیا یا اسبابِ غسل کو مہیا فرمایا۔ (نیز بیوی کو غسل دینا) مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہ کے لئے خصوصیت تھی اوروں کا قیاس ان پر روا نہیں۔ ہمارے علماء جو شوہر کو غسلِ زوجہ سے منع فرماتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ بعد موت بسبب انعدام محل (یعنی محل نہ ہونے کے سبب) ملک نکاح ختم ہوجاتی ہے تو شوہر اجنبی ہوگیا۔ مگر نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا رشتہ ابد الآباد تک باقی ہے کہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔ (جیسا کہ حاکم، بیہقی اور طبرانی معجم کبیر) حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس اور حضرت مسور رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے وہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے راوی ہیں۔ سرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا: ہر رشتہ اور ہر نسب قیامت کے دن ٹوٹ جائے گا مگر میرا رشتہ اور نسب باقی رہے گا۔ (اسی طرح ردالمحتار، باب صلوۃ الجنائز میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے منقول ہے کہ) رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (مجھ سے ارشاد) فرمایا: فاطمہ تیری بی بی ہے دنیا وآخرت میں۔

(فتاوی رضویه، ج۹، ص۹۲تا۹٤، ملخصًا)

[2] ......السنن الکبری للبھیقی، کتاب الجنائز، باب ماوردفی النعش للنساء، الحدیث: ۶۹۳۰، ج٤، ص٥٦۔

تَعَالٰی عَنْہَادنیااوراس کی لذات سے کنارہ کش تھیں اوراپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال (ظاہری) فرمانے کے بعدآپ کی جدائی میں ہمیشہ آنسو بہاتی رہیں۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: ہمہ وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کا مشتاق رہنےاور (دنیا کی جدائی پر) رونے اور آہیں بھرنے کوترک کردینے کا نام **تصوُّف** ہے۔

﴿1456﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن صَبیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بھی ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَاکے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تو یوں کہتے کہ ''مجھے محبوبہ محبوبِ خدا، صدیقہ بنتِ صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کہ جن کی براءت کتابُ اللّٰہ میں بیان کی گئی ہے۔ انہوں نے یہ حدیث بیان فرمائی۔'' (۱)

سب سے زیادہ پیاری:

﴿1457﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا زَمعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابی مُلیکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کہتے سنا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا امِ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف سے فریاد رسی کی آواز سنی تو اپنی خادمہ کو بھیجا کہ دیکھ کر آئے انہیں کیا مُعامَلہ پیش آیا ہے۔ چنانچہ، خادمہ گئی اورواپس آکر بتایا کہ ''ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وصال ہوگیا ہے۔'' حضرتِ سیِّدَتُنا امِ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحم فرمائے! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے والد حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بعد پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ پیاری تھیں۔'' (۲)

﴿1458﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں (ہجرت کے بعد) حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سب سے پہلی محبت ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کی۔ (۳)

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السیدۃ عائشہ، الحدیث:۲۶۱۰۳، ج۱۰، ص۸۵، بدون فی کتاب اللّٰہ۔

2 ......مسند ابی داود الطیالسی، ماروت ام سلمۃ، الحدیث:۱۶۱۳، ص۲۲۴۔

3 ......تاریخ بغداد، الرقم:۱۹۵۲، احمد بن اسحاق بن ابراھیم، ج۴، ص۲۵۴۔

﴿1459﴾ ......ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھ سے کیسی محبت فرماتے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''جیسے رسی کی گرہ۔'' (فرماتی ہیں:) اس کے بعد میں پوچھا کرتی کہ ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! گرہ کیسی ہے؟'' تو ارشاد فرماتے: ''اپنی حالت پر برقرار ہے۔'' (١)

﴿1460﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عَرِیْب بن حُمَیْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیِّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان میں گستاخی کی تو حضرتِ سیِّدُنا عمار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے بدبخت! گالی خور خاموش ہوجا! تو محبوبۂ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔ بیشک وہ جنت میں بھی مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ محترمہ ہیں۔'' (٢)

محبوبۂ محبوبِ خدا:

﴿1461﴾ ......ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں میرے بارے میں کوئی بات کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے بیٹی! وہ تیرے والد کی پیاری ہے۔'' (٣)

﴿1462-63﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابن مُلَیْکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے فرمایا: ''مجھے ان سے کوئی حاجت نہیں کہ یہ اپنے بارے میں کوئی صفائی پیش کریں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اے امی جان! حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ کے گھر کے نیک آدمی ہیں، آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائے ہیں۔'' تو ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''انہیں اندر آنے کی

---

(1) ......الفوائد لتمام الرازی، الجزء الخامس عشر، الحدیث:٩٨٥، ج٢، ص١٠۔

(2) ......الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ج٨، ص٥٢۔

(3) ......اعتلال القلوب للخرائطی، باب الرغبۃ الی اللّٰہ......الخ، الحدیث:٢٣، ج١، ص٢٥۔

سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الانتصار، الحدیث:٤٨٩٨، ج٤، ص٣٥٩۔

اجازت دے دو۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا حاضر ہوئے اور کہا: '' اے ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا! آپ کو بشارت ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ کی حضرتِ سیِّدُ نا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے دیگر اصحاب کے ساتھ ملاقات میں صرف جسم سے روح کے جدا ہونے کی دیر ہے۔ آپ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام ازواج مطہرات میں سے سب سے زیادہ محبوب تھیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ پاکیزہ چیز سے ہی محبت فرماتے تھے۔'' ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: '' کیا ایسی ہی بات ہے؟'' حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے عرض کی: '' ابواء کے مقام پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا ہار گم ہو گیا تو حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے تلاش کرنے میں مصروف ہو گئے جس کی وجہ سے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کو (وضو کے لئے) پانی بھی نہ مل سکا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا (پ۵، النساء:۴۳) ترجمۂ کنز الایمان: تو پاک مٹی سے تیمّم کرو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس امت کو جو رخصت عنایت فرمائی ہے وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے سبب اور برکت کی وجہ سے ہے اور مسطح نے جو افواہیں پھیلائیں تھیں ان کے متعلق بھی آپ کی براءت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سات آسمانوں سے نازل فرمائی۔ لہٰذا کوئی مسجد ایسی نہیں کہ جہاں دن اور رات کے اوقات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا جاتا ہو اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی شان میں نازل ہونے والی آیات تلاوت نہ کی جاتی ہوں۔'' ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: '' اے ابنِ عباس! مجھے آپ اپنی صفائی و پاکیزگی بیان کرنے سے دور رہنے دیجئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے یہ پسند ہے کہ میں بھولی بسری ہوتی۔'' (1)

نور بار پسینہ:

﴿1464﴾...... ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، منزہ عن العُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے جوتے سی رہے تھے اور میں اون کات رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک پیشانی سے پسینہ بہہ رہا تھا جو نور کی طرح چمک رہا تھا۔ (یہ

---

1 ......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابۃ......الخ، الحدیث:۷۰۶۴، ج۹، ص۱۱۹۔

خوبصورت منظر دیکھ کر) میں حیران ومتحیر ہوگئی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: ''کیا بات ہے تم اتنی حیران ومتعجب کیوں ہو؟'' میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں نے پیشانی مبارکہ پر پسینے کو نور کی طرح چمکتے دیکھا ہے اگر ابوکبیر ہُذَلی (یہ منظر) دیکھ لیتا تو جان لیتا کہ میرے اس شعر کے اصل مصداق آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہیں۔'' تو مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! ابوکبیر ہُذَلی کیا کہتا ہے؟'' عرض کی: وہ کہتا ہے:

وَمُبَـرَّأً مِّـنْ کُـلِّ غُـبَّـرِ حَیْضَـۃٍ ۔۔۔ وَفَسَـادِ مُـرْضِـعَـۃٍ وَّدَاءٍ مُّـغْـیَّـلِ

وَاِذَا نَـظَـرْتَ اِلٰـی اَسِـرَّۃِ وَجْـهِـہٖ ۔۔۔ بَـرِقَـتْ کَبَـرْقِ الْـعَـارِضِ الْـمُـتَـهَـلِّـلِ

ترجمہ: (۱)......وہ ہر اس بیماری سے جو حیض میں خرابی کا باعث ہو، دودھ پلانے کے فساد اور حالتِ حمل میں دودھ پلانے کی بیماری سے پاک ہے۔

(۲)......جب تو اس کے چہرہ کے خطوط دیکھے گا تو وہ چمکیلے بادلوں کی طرح چمکتے نظر آئیں گے۔

فرماتی ہیں: (میں نے جب یہ اشعار پڑھے تو) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ہاتھ میں موجود چیز رکھ کر میری طرف تشریف لائے اور میری پیشانی پر بوسہ دے کر ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اچھا بدلہ عطا فرمائے تم مجھ سے اتنا خوش نہیں ہوتی ہوگی جتنا میں تم سے خوش ہوتا ہوں۔'' (1)

سلامِ جبرائیل بنامِ عائشہ:

﴿1465-66﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوسلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے آپ کو گھوڑے کی گردن پر ہاتھ رکھے حضرت دِحیہ کَلْبی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے گفتگو کرتے دیکھا۔'' نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟'' عرض کی: ''جی ہاں!'' تو ارشاد فرمایا: ''وہ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تھے اور تمہیں سلام کہہ رہے تھے۔'' اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: ''ان پر بھی سلام اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس ملاقات کرنے والے مہمان کو اچھا

(1)......تاریخ مدینه دمشق، باب صفةِ خَلقهٖ ومَعرفَة خُلقه، الحدیث:۷۰۲-۷۰۳، ج۳، ص۳۰۸تا۳۰۹۔

بدلہ عطا فرمائے وہ کتنے اچھے ساتھی اور مہمان ہیں۔'' (1)

کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا:

﴿1467﴾...... اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ'' میں نے حُضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سوائے چند ایک مرتبہ کے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا (2)۔ اگر میں رونا چاہتی تو رو لیا کرتی۔ نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری فرمانے تک آپ کے گھر والوں نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔'' (3)

﴿1468﴾...... اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ'' بے شک تم تواضع کو افضل ترین عبادت سمجھو گے۔''(4)

﴿1469﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد فرماتے ہیں کہ''اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کثرت سے روزے رکھا کرتی تھیں حتی کہ بکثرت روزے رکھنے کی وجہ سے کمزور ہو جاتیں۔''

سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی سخاوت:

﴿1470-71﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ذرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آیا کرتی تھیں۔ فرماتی ہیں: ایک مرتبہ اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف کسی نے مال کے دو تھیلے

---

(1)......مسند الحمیدی، احادیث عائشۃ ام المؤمنین، الحدیث:۲۷۷، ج۱، ص۱۳۳۔
صحیح البخاری، کتاب الاستیذان، باب اذاقال: فلان یقرئك السلام، الحدیث:۶۲۵۳، ج۴، ص۱۷۲، باختصار۔

(2)......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب فیضانِ سنت جلد اول کے باب پیٹ کا قفل مدینہ کے صفحہ 11 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: یاد رہے! جب بھی رِوایات میں اَھْلُ اللّٰہ کے پیٹ بھر کر کھانے کا تذکرہ پائیں تو اس سے ایک تہائی پیٹ کا کھانا ہی مراد لیں۔ ہمارے پیٹ بھر کر کھانے اور اُن کے پیٹ بھر کر کھانے میں فَرق ہوتا ہے۔ کارِ پاکاں را قیاس اَز خود مگیر (یعنی پاک ہستیوں کے کاموں کو اپنے جیسے کام مت سمجھو)۔

(3)......سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی معیشۃ النبی واھلہ، الحدیث:۲۳۶۳، ج۴، ص۱۵۹، مفھومًا۔

(4)......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عائشۃ، الحدیث:۵، ج۸، ص۱۹۲۔

بھیجے۔ میرے خیال میں ان میں تقریباً 80 ہزار یا ایک لاکھ درہم ہوں گے۔ اس دن آپ روزے سے تھیں۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک بڑا تھال منگوایا اور وہ مال اس میں رکھ کر لوگوں میں تقسیم کرنے لگیں حتی کہ شام تک ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہ بچا۔ شام کے وقت خادمہ سے فرمایا: ''افطاری کا سامان لے آؤ۔'' چنانچہ، خادمہ خشک روٹی اور زیتون کا تیل لے کر حاضر ہوئی تو میں نے عرض کی: ''آج آپ نے جو مال تقسیم کیا ہے ان میں سے کچھ بچا کر ہمارے لئے گوشت خرید لیتیں تو ہم اس سے روزہ افطار کر لیتے۔'' اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''مجھے شرمسار نہ کرو! اگر تم مجھے یاد دلا دیتیں تو میں ضرور کچھ نہ کچھ رکھ لیتی۔'' (۱)

﴿1472﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو 70 ہزار درہم تقسیم فرماتے دیکھا ہے حالانکہ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پیوند دار قمیص زیبِ تن کئے ہوئے تھیں۔'' (۲)

﴿1473﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف ایک لاکھ درہم بھجوائے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس دن کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے انہوں نے تمام کے تمام دراہم راہِ خدا میں تقسیم کر دیئے۔ خادمہ نے عرض کی: ''کاش! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان میں سے ایک درہم کا ہمارے لئے گوشت خرید لیتیں۔'' تو اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''اگر تقسیم کرنے سے پہلے تم مجھے بتا دیتیں تو میں کچھ بچا کر رکھ لیتی۔'' (۳)

﴿1474﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنا مال و اسباب ایک لاکھ درہم میں بیچ کر انہیں راہِ خدا میں تقسیم کر

---

❶......الزهد لهنادبن السرى، باب من كره جمع المال، الحديث:٦١٩، ج١، ص٣٣٧۔

❷......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عائشة، الحديث:٩١٦، ص١٨٦۔

صفة الصفوة، الرقم:١٢٧، عائشة بنت ابى بكر الصديق رضى الله عنهما، ج٢، ص٢٢۔

❸......تاريخ مدينه دمشق، الرقم:٧٥١٠، معاوية بن صخر ابى سفيان، ج٥٩، ص١٩٢۔

دیا پھر جو کی روٹی سے روزہ افطار کیا۔ خادمہ نے عرض کی: '' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے ایسا کیوں نہ کیا کہ اس میں سے کچھ درہم بچا لیتیں تا کہ ہم اس سے گوشت خرید لیتے آپ بھی کھاتیں اور ہم بھی کھاتے؟'' فرمایا: '' تم نے مجھے یاد کیوں نہیں دلایا۔'' (1)

﴿1475﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا عبدالرحمٰن بن قاسم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ '' امیرالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ام المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی طرف بطورِ ہدیہ بہت سے کپڑے، چاندی اور دیگر سامان بھیجا جو آپ کے حجرہ کے پاس ڈھیر کی صورت میں رکھ دیا گیا۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا باہر تشریف لائیں تو اسے دیکھ کر رونے لگیں۔ پھر فرمایا: '' میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس قسم کا مال واسباب نہیں پایا۔'' پھر وہ سارے کا سارا راہِ خدا میں تقسیم کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی بچا کر نہ رکھا حالانکہ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس ایک مہمان بھی ٹھہرا ہوا تھا۔ آپ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (وصالِ ظاہری کے) بعد کثرت سے روزے رکھا کرتی تھیں۔ جب افطار کا وقت ہوا تو خشک روٹی اور زیتون کے ساتھ روزہ افطار کیا۔ ایک عورت نے عرض کی: '' اے ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا! جو مال آپ کو ہدیہ کے طور پر دیا گیا اگر آپ حکم دیتیں تو اس میں سے ایک درہم کا ہمارے لئے گوشت خرید لیا جاتا تا کہ ہم اسے کھاتیں۔'' فرمایا: '' یہی کھاؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اُس میں سے ہمارے پاس کچھ بھی باقی نہیں بچا۔''

حضرتِ سَیِّدُنا عبدالرحمٰن بن قاسم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو انگوروں سے بھری ہوئی کچھ ٹوکریاں ہدیہ کی گئیں۔ آپ نے انہیں بھی تقسیم کر دیا۔ خادمہ نے بتائے بغیر اس میں سے ایک ٹوکری اٹھالی۔ جب رات ہوئی تو خادمہ وہ ٹوکری لے کر آئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے پوچھا: '' یہ کیا ہے؟'' عرض کی: '' اے میری سردار! یا کہا: اے ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا! میں نے ایک ٹوکری اپنے کھانے کے لئے اٹھالی تھی۔'' فرمایا: '' تو نے ایک خوشہ کیوں نہ اٹھایا (پوری ٹوکری کیوں اٹھالی)؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس میں سے کچھ نہیں کھاؤں گی۔''

﴿1476﴾...... اُمّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے رضاعی بھائی حضرتِ سَیِّدُنا ابو سعید

(1) ......صفة الصفوة، الرقم:١٢٧، عائشة بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنهما، ج٢، ص٢٢، مفهومًا۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ام المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغیر پائینچوں کا پاجامہ سی رہی تھیں۔ میں نے عرض کی: ''اے ام المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو (مال ودولت میں) وسعت عطا نہیں فرمائی؟'' فرمایا: ''جب تک کسی کی کوئی چیز قابلِ استعمال ہو تب تک اسے نئی نہیں لینی چاہئے۔'' (1)

﴿1477﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابوضحیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جب بھی نماز میں یہ آیتِ مقدسہ:

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ (پ۲۷، الطور:۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا۔

تلاوت کرتیں تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتیں: ''(یااللہ عَزَّوَجَلَّ!) مجھ پر بھی احسان فرما اور مجھے لُو کے عذاب سے بچا۔'' (2)

﴿1478﴾ ...... مروی ہے کہ ''ام المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جب بھی یہ آیتِ مبارکہ:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ (پ۲۲، الاحزاب:۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔

تلاوت کرتیں تو اس قدر روتیں کہ آنسوؤں سے دوپٹہ تر ہو جاتا۔'' (3)

﴿1479﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابی مُلَیکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ بنت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حدیث بیان کی کہ اُمّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک سانپ مارا تو انہوں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: ''بخدا! آپ نے ایک مسلمان (سانپ) کو قتل کیا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''اگر وہ سانپ مسلمان ہوتا تو حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواج کے پاس نہ آتا۔'' کہا گیا کہ وہ آپ کے پاس اس وقت آیا جب آپ پردہ نشین تھیں۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا صبح جب

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، الرقم٤١٢٨، عائشة بنت ابی بکر الصدیق، ج٨، ص٥٨۔

2 ......شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، الحدیث:٢٠٩٢، ج٢، ص٣٧٥۔

الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عائشة، الحدیث:٩٠٩، ص١٨٥۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عائشة، الحدیث:٩١١، ص١٨٥۔

بیدار ہوئیں تو گھبرائی ہوئی تھیں، لہٰذا آپ نے 12 ہزار درہم راہِ خدا میں خیرات کرنے کا حکم دیا۔ (1)

﴿1480﴾......ام المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھتیجے حضرتِ سیِّدُ نا عوف بن حارث بن طفیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی جائیداد فروخت کرنے کا ارادہ کیا تو حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''میں ضرور ان پر معاملات (یعنی خرید وفروخت) کرنے پر پابندی لگاؤں گا۔'' (جب اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اس بات کا پتا چلا تو) آپ نے نذر مانی کہ ''وصال فرمانے تک میں حضرت عبد اللّٰہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بات نہیں کروں گی۔'' چنانچہ، جب اسی حالت میں کچھ عرصہ گزرا تو حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے) ہر ایک کو سفارشی بنایا (تاکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بات کرنے پر راضی ہو جائیں) لیکن انہوں نے بات کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس قطع تعلقی پر میں گنہگار نہیں ہوں گی۔'' جب قطع تعلقی کو کافی عرصہ گزر گیا (2) تو حضرتِ سیِّدُ نا مِسْوَر بن مَخْرَمہ اور حضرتِ سیِّدُ نا عبد الرحمٰن بن اَسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بات کی۔ چنانچہ، دونوں حضرات، حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرتِ سیِّدُ نا ابن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے لپٹ کر رونے لگے۔ آپ بھی بہت

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، رؤیا عائشة رضی اللہ عنہا، الحدیث:۲، ج۷، ص۲۴۳۔

تذکرة الحفاظ للذہبی، الطبقة الاولی، ام المؤمنین عائشة رضی اللہ عنہا، ج۱، ص۲٦۔

2 ...... شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ''اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ تین دنوں سے زیادہ مسلمان سے مفارقت جائز نہیں۔ ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرت عبد اللّٰہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے تین روز سے زیادہ ہجرت (مفارقت) کیوں کی؟ جواب یہ ہے کہ ہجرت کے معنی ملاقات کے وقت ترک کلام ہے ام المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کی عبد اللّٰہ بن زبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے اتنی مدت میں ملاقات ہی نہ ہوئی تھی اور نہ ہی ان کو سلام کہا گیا تھا جس سے انہوں نے اعراض کیا ہو اور عبد اللّٰہ بن زبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) بھی اجازت کے بغیر اُمّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے پاس نہ آئے تھے ایسی حالت کو ہجرت نہیں کہتے۔'' کچھ آگے جا کر فرماتے ہیں: ''بعض علما نے یہ جواب دیا ہے کہ عبد اللّٰہ بن زبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے جو بات کہی تھی وہ عقوق (نافرمانی) کے زمرہ میں آتی ہے اور اُمّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کا عبد اللّٰہ (بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے ہجران (مفارقت) تادیب ادب سکھانے کے لئے تھا اور عاق (نافرمان) سے ہجرت کرنا مباح ہے۔'' واللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم!

(تفہیم البخاری شرح صحیح البخاری، ج۹، ص۳۱۵تا۳۱٦)

روئیں۔حضرتِ سیِّدُنا ابن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے انہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور صلہ رحمی کا واسطہ دیا۔ جب دوسرے حضرات نے بھی اصرار کیا تو پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا نے ان سے بات کی پھر یمن کی طرف خادم بھیج کر 40 غلام خرید کر کفارے میں آزاد کئے۔حضرتِ سیِّدُنا عوف رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں نے سنا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا اپنی نذر کو یاد کرکے رو پڑتیں یہاں تک کہ آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوجاتیں۔ (۱)

﴿1481﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا سے ایک لاکھ درہم کے عوض ایک گھر خریدا اور رقم ان کی طرف بھجوادی۔شام تک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کے پاس ان میں سے کوئی درہم باقی نہ بچا (تمام مال راہِ خدا میں خیرات کردیا) اور خشک روٹی اور زیتون سے روزہ افطار کیا۔خادمہ نے عرض کی: ''اے ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کاش! آپ ہمارے لئے ایک درہم کا گوشت خرید لیتیں۔''تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''تم نے مجھے یاد کیوں نہیں دلایا؟'' یا فرمایا: ''اگر تم مجھے یاد کرادیتیں تو میں ایسا کرلیتی۔'' (۲)

﴿1482﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عروہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا سے بڑھ کر قرآنِ مجید، فرائض وواجبات، حلال وحرام، اشعار، عربوں کی رِوایات اور حسب و نسب کا جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا۔'' (۳)

علمِ طب میں مہارت:

﴿1483﴾...... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عروہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا سے کہا کرتے تھے کہ ''اے امی جان! مجھے آپ کی فقاہت پر تعجب نہیں ہوتا کیونکہ آپ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ محترمہ اور امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی صاحبزادی ہیں، نہ مجھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کے اشعار کا علم رکھنے اور عربوں کے حالات وواقعات جاننے پر کوئی تعجب ہوتا ہے

❶......صحيح البخاري، كتاب الادب، باب الهجرة، الحديث:٦٠٧٥-٦٠٧٣، ج٤، ص١١٩۔

❷......صفة الصفوة، الرقم:١٢٧، عائشة بنت ابى بكر الصديق رضى الله عنهما، ج٢، ص٢٢، مفهومًا۔

❸......صفة الصفوة، الرقم:١٢٧، عائشة بنت ابى بكر الصديق رضى الله عنهما، ج٢، ص٢٤۔

کیونکہ آپ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہزادی ہیں اور وہ (ان چیزوں کے متعلق) تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتے تھے، البتہ مجھے آپ کی طبّی مہارت پر تعجب ہوتا ہے کہ یہ آپ کو کیسے، کہاں سے اور کیونکر حاصل ہوئی؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''اے عروہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عمر کے آخری ایام میں زہر دیا گیا تو آپ کے پاس (مختلف علاقوں سے) وفود آکر علاج تجویز فرماتے اور میں ان کے بیان کردہ طریقے کے مطابق آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علاج کرتی۔ اس لئے مجھے اس علم سے بھی آگاہی حاصل ہوگئی۔'' (۱)

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ بنتِ عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی صحابیات میں سے ہیں۔ آپ نماز، روزہ کی پابندی کرنے والی، نفسِ لوّامہ پر عتاب کرنے والی اور کتابی صورت میں جمع کئے گئے قرآنِ مجید کی وارث تھیں۔

مقامِ حفصہ:

﴿1484﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قیس بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیکرِ حسن و جمال، بی بی آمنہ کے لعل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ بنتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو (ایک) طلاق دی تو جب آپ کے ماموں حضرتِ سیِّدُنا قدامہ بن مظعون اور حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن مظعون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ کے پاس آئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رونے لگیں اور کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے خوش دلی سے طلاق نہیں دی ہے۔'' اتنے میں حُضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے آپ نے چادر اوڑھ لی تو مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے کہا ہے کہ میں حفصہ سے رجوع کرلوں کیونکہ یہ نماز، روزہ کی پابند ہیں اور جنت میں بھی میری زوجہ ہوں گی۔'' (۲)

---

1 ...... صفة الصفوة، الرقم: ۱۲۷، عائشة بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما، ج۲، ص ۲۴۔

2 ...... المستدرك، کتاب معرفة الصحابة، باب نزول جبریل الفسخ طلاق حفصة، الحدیث: ۶۸۱۷، ج۵، ص ۱۹۔

﴿1485﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو حضرتِ سیِّدُ نا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''انہیں طلاق نہ دیجئے کیونکہ یہ نماز، روزہ کی پابند ہیں اور جنت میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ ہوں گی۔'' (۱)

﴿1486﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حُضور انور، شافعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ بنت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو (ایک) طلاق دی اور یہ بات امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو معلوم ہوئی تو اپنے سر پر مٹی ڈالتے ہوئے کہنے لگے کہ ''اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عمر کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔'' اگلے روز حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی نازل ہوئی اور ارشاد ہوا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ عمر پر رحم فرماتے ہوئے آپ کو حفصہ سے رجوع کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔'' (۲)

﴿1487﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے گئے آپ رو رہی تھیں۔ پوچھا: ''تمہیں کس چیز نے رُلایا؟ (پھر خود ہی فرمایا:) شاید پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟'' (۳)

قرآنِ پاک جمع کرنے کی ابتدا:

﴿1488﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا خارجہ بن زید بن ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے قرآنِ مجید ایک جگہ جمع کرنے کا حکم دیا تو میں نے اسے چمڑے کے ٹکڑوں، ہڈیوں اور کھجور کی ٹہنیوں میں لکھ کر جمع کیا۔ جب امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے اپنے پاس موجود ایک صحیفہ میں لکھ لیا۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو وہ صحیفہ زوجۂ رسول ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ

---

1 ......المعجم الكبير، الحديث: ٣٠٦، ج٢٣، ص١٨٨۔

2 ......المعجم الكبير، الحديث: ٣٠٧، ج٢٣، ص١٨٨۔

3 ......المعجم الكبير، الحديث: ٣٠٥، ج٢٣، ص١٨٨۔

تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تھا۔ پھر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے گزارش کی کہ وہ صحیفہ مجھے عطا فرما دیں اور قسم کھائی کہ میں اسے واپس لوٹا دوں گا تو آپ نے صحیفہ ان کے سپرد کر دیا۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مُرَتَّب کردہ نئے صحیفے کا آپ کے صحیفے سے تقابل کیا پھر واپس انہیں لوٹا دیا جسے پا کر وہ بہت خوش ہوئیں اور امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو صحائف لکھنے کا حکم دیا۔ (امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت 45 ہجری میں) جب ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وصال ہوا (تو صحیفہ حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے سپرد کر دیا گیا اس وقت کے مدینے کے گورنر مروان بن حکم نے) حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو پیغام بھجوایا اور قسم دی کہ وہ صحیفہ مجھے دے دو۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے صحیفہ اسے دے دیا تو مروان نے اسے دُھلوا دیا۔

ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیات میں سے ہیں۔ آپ خوفِ خدا رکھنے والی، رضائے الٰہی پر راضی رہنے والی، بہت زیادہ گڑگڑانے والی اور دین اسلام کی دعوت دینے والی تھیں۔

زوجیتِ مصطفےٰ کا شرف:

﴿1489﴾...... اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ مجھے قریش کے چند افراد نے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے اپنی بہن حَمْنَہ کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس مشورہ کے لئے بھیجا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اسے اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اور نبی کی سنت سکھائے؟'' عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''زید بن حارثہ۔'' فرماتی ہیں: ''یہ سن کر حَمْنَہ کو بہت رنج ہوا اور عرض گزار ہوئی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام سے کرنا چاہتے ہیں؟'' پھر حَمْنَہ نے مجھے آکر بتایا تو مجھے حَمْنَہ سے بھی زیادہ رنج ہوا اور میں نے اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ کہے تو اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مقدسہ نازل فرمائی:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا (پ۲۲، الاحزاب:۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرمادیں (تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار رہے)۔

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں پیغام بھیجا اور عرض کی: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگتی اور اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت بجا لاتی ہوں۔ آپ جو مناسب سمجھیں حکم فرمادیں۔'' چنانچہ، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے ساتھ میرا نکاح فرمادیا۔ میں حضرتِ زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ پر زبان درازی کرجاتی تھی۔ انہوں نے بارگاہِ رسالت میں میری شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری سرزنش فرمائی۔ لیکن میں نے پھر بھی ان کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کیا انہوں پھر شکایت کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اپنی زوجہ کو اپنے پاس روکے رکھو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔'' انہوں نے عرض کی: ''میں اسے طلاق دیتا ہوں۔'' فرماتی ہیں: حضرتِ زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے مجھے طلاق دے دی۔ جب میری عدت گزر گئی تو مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ (بغیر پیغام بھیجے) ایک دن رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ میرے سر کے بال کھلے ہوئے تھے۔ میں سمجھ گئی کہ آسمان سے کوئی حکم نازل ہوا ہے۔ چنانچہ، میں نے عرض کی: ''یَارَسُوۡلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! (کیا) بغیر پیغامِ نکاح اور گواہوں کے (میرا آپ کے ساتھ نکاح ہوگیا ہے؟) ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نکاح فرمایا اور حضرتِ جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام گواہ ہیں۔'' (1)

﴿1490﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ بن طَہمان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مالک بن انس رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کو فرماتے سنا کہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوۡلاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات پر فخر کرتے ہوئے فرمایا کرتی تھیں کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث:۱۰۹، ج۲۴، ص۳۹۔

آسمانوں میں میرا نکاح فرمایا اور مصطفےٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ولیمہ میں روٹی اور گوشت کھلایا۔'' (1)

﴿1491﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عدت ختم ہوگئی تو سرکارِ والا تبار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: ''جاؤ! اور زینب سے میرا تذکرہ کرو۔'' (حضرتِ زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:) جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اس بات کا حکم دیا تو یہ بات مجھ پر بہت گراں گزری۔ (بہرحال) میں حضرتِ زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس گیا اور گھر کی طرف پیٹھ کر کے کہا: ''اے زینب! رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا ہے کہ میں تمہارے سامنے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تذکرہ کروں۔'' حضرتِ زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: ''میں اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کروں گی جب تک میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے مشورہ نہ کرلوں۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مسجد بیت (یعنی گھر میں موجود نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں تشریف لے گئیں۔ پس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا (پ۲۲، الاحزاب:۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی۔

چنانچہ، حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بغیر اجازت آپ کے پاس آنا شروع کردیا۔ (2)

فضیلتِ زینب بزبانِ عائشہ:

﴿93-1492﴾...... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ''ازواجِ مطہرات میں سے حضرتِ زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میری ہم پلہ تھیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی پرہیزگاری کے سبب انہیں (خطا ولغزش) سے محفوظ رکھا اور میں نے ان سے بڑھ کر کسی ایسی عورت کو نہیں دیکھا جو بکثرت بھلائی کرنے والی، زیادہ صدقہ کرنے والی، صلہ رحمی کرنے والی اور ہر اس عمل میں کہ جس کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل ہو زیادہ کوشش کرنے والی ہو۔ (ان میں تمام خوبیاں موجود تھیں) سوائے اس کے کہ غصہ کی تھوڑی تیز تھیں (یعنی غصہ جلد آجاتا تھا) لیکن جلد ہی

---

1 ...... کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل ازواجہ......الخ، الحدیث: ۳۷۸۰۰، ج۱۳، ص۳۰۳، بتغیر قلیل۔

2 ...... صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب زواج زینب بنت جحش......الخ، الحدیث: ۱۴۲۸، ص۷۴۵، بتغیر قلیل۔

راضی ہوجایا کرتی تھیں۔'' (1)

اَوَّاہ سے مراد:

﴿1494﴾...... اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ بنتِ حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مہاجرین کی ایک جماعت میں مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ ازواجِ مطہرات میں سے کسی نے کوئی پیغام بھیجا اس وقت بارگاہِ رسالت میں صرف قریبی رشتہ دار ہی تھے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی تمام ازواج کو عطیات دے چکے تو ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ازواجِ مطہرات میں سے ہر ایک اپنے بھائی یا باپ یا کسی نہ کسی قریبی رشتہ دار کو آپ کے پاس دیکھ رہی ہے۔ لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے سامنے اس (بابرکت ذات رب العالمین) کا تذکرہ کیجئے جس نے آپ سے میرا نکاح کیا۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے اس طرز گفتگو پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو ڈانٹا تو انہوں نے کہا: ''اے عمر! مجھے کچھ نہ کہئے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر آپ کی بیٹی ہوتی تو آپ اِس پر راضی نہ ہوتے (یعنی اس انداز سے پیش نہ آتے)۔'' تو حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر! اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ اَوَّاہ ہے۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَوَّاہ سے کیا مراد ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''خشوع وخضوع اور عاجزی اختیار کرنے والی۔'' پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۱۴﴾ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ابراہیم ضرور بہت آہیں کرنے والا متحمل ہے۔ (2)

﴿1495﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا برہ بنتِ رافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ جب عطیات دینے کا وقت آیا تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی طرف عطیہ بھیجا ہماری موجودگی میں وہ عطیہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' عرض کی گئی: ''یہ وہ عطیہ ہے جو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کی طرف بھیجا

1...... سنن النسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب الرجل......الخ، الحدیث: ۳۹۵۰، ص ۶۴۵۔

2...... کتاب الزھد لابن مبارک، الجزء التاسع، الحدیث: ۱۱۵۳، ص ۴۰۵، باختصار۔

ہے۔‘‘آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا:’’اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مغفرت فرمائے!اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!مجھ سے زیادہ میری دیگر بہنیں اس کی مستحق ہیں۔‘‘عرض کی گئی:’’یہ سارا آپ کے لئے ہے۔‘‘فرمایا:’’سُبْحَانَ اللّٰہ!کیا تم میرے اور اس عطیہ کے درمیان چادر یا کپڑا حائل کرسکتی ہو؟اسے رکھ کر اس پر کپڑا ڈال دو۔‘‘پھر فرمایا:’’اس میں سے لے لو اور میرے فلاں رشتہ دار اور فلاں یتیموں کو دے آؤ۔‘‘حتی کہ کپڑے کے نیچے تھوڑی سی رقم باقی بچی۔حضرتِ سیِّدَتُنا برہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کہتی ہیں:’’جب ہم نے کپڑے کے نیچے والی رقم اٹھائی تو وہ 80 سے کچھ زائد درہم تھے۔پھر اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی:’’اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!اس سال کے بعد امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف سے مجھے پھر کبھی عطیہ نہ ملے۔‘‘چنانچہ،ازواجِ مطہرات میں سے سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہی کا وصال ہوا۔ (1)

لمبے ہاتھوں والی:

﴿1496﴾......اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر،مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ازواجِ مطہرات سے ارشاد فرمایا:’’میرے بعد تم میں سب سے پہلے لمبے ہاتھوں والی کا وصال ہوگا۔‘‘چنانچہ،آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد جب ہم جمع ہوتیں تو اپنے ہاتھ دیوار کے ساتھ لگا کر ناپتی تھیں۔ہم اسی طرح کرتی رہیں یہاں تک کہ سب سے پہلے حضرتِ زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وصال ہوا حالانکہ ان کا قد چھوٹا تھا اور ہم میں سے کسی سے زیادہ لمبی بھی نہیں تھیں تو میں نے جان لیا کہ لمبے ہاتھ والی سے مراد کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والی تھی۔اُمّ المؤمنین حضرتِ زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہنرمند خاتون تھیں۔اپنے ہاتھ سے چیزیں بناتیں اور ان سے حاصل ہونے والی رقم راہِ خدا میں صدقہ کردیا کرتی تھیں۔‘‘ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

---

(1)......الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، الرقم:٤١٣٢، زینب بنت جحش، ج٨، ص٨٦، برّہ بنت رافع بدلہ برزہ بنت رافع۔

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث:١٣٧، ج٢٤، ص٥٠۔
الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، الرقم:٤١٣٢، زینب بنت جحش، ج٨، ص٨٥۔

ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا بھی صحابیات میں سے ہیں۔ آپ متقی وپرہیزگار، خوفِ خدا میں بکثرت آنسو بہانے والی اور پاکیزہ صفات کی مالک تھیں۔

مقامِ صفیہ:

﴿1497﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو خبر ملی کہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے انہیں اسرائیلی کی بیٹی کہا ہے تو آپ رونے لگیں۔ اتنے میں مکی مدنی سرکار، دوجہاں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے اور آپ کو روتا دیکھ کر استفسار فرمایا: ''کیا ہوا؟'' عرض کی: ''حضرتِ حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے مجھے اسرائیلی کی بیٹی کہا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''بے شک تم نبی (یعنی حضرتِ ہارون عَلَیۡہِ السَّلَام) کی بیٹی ہو۔ تمہارے چچا (یعنی حضرتِ موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام) بھی نبی تھے اور (تم) نبی کی زوجہ ہو تو پھر حفصہ تم پر کیسے فخر کرسکتی ہے؟'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے ارشاد فرمایا: ''اے حفصہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو (اور ایسی بات نہ کہو)۔'' (۱)

﴿1498﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ بنت حیی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے حجرہ کے قریب جمع ہوکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور سجدے کرنے لگے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے انہیں آواز دے کر فرمایا: ''یہ سجود و تلاوت قرآن ہے تو پھر رونا کہاں گیا؟'' (۲)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك، الحديث:١٢٣٩٥، ج٤، ص٢٧٣۔
المصنف لعبدالرزاق، الباب ازواج النبی، الحديث:٢١٠٨٦، ج١٠، ص٣٥٦۔

2 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب ما قالوا فی البكاء من خشية الله، الحديث:١١، ج٨، ص٢٩٨۔

حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت ابی بکر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی صحابیات میں سے ہیں۔آپ ہمیشہ سچ بولنے والی، کثرت سے ذِکْرُ اللّٰہ کرنے والی اور صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔

عذابِ الٰہی سے پناہ:

﴿1499﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ محترم فرماتے ہیں کہ ''میں حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز ادا فرما رہی تھیں۔ میں نے آپ کو یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کرتے سنا:

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا۔ (پ۲۷، الطور:۲۷)

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے پناہ مانگنے لگیں۔ میں وہاں کھڑا رہا اور وہ عذاب سے پناہ مانگتی رہیں۔ جب بہت دیر ہوگئی تو میں بازار چلا گیا۔ واپس لوٹا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ابھی تک رو رو کر عذابِ الٰہی سے پناہ مانگ رہی تھیں۔'' (۱)

ذاتُ النِّطاقین:

﴿1500﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی مُکَرَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کا ارادہ فرمایا تو میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے زادِ راہ تیار کیا۔ والدِ محترم نے فرمایا: ''زادِ راہ کو لٹکانے اور مشکیزہ باندھنے کے لئے رسی تلاش کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میرے پاس اپنے کمر بند کے سوا کچھ نہیں۔'' فرمایا: ''وہی لے آؤ۔'' میں نے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک سے زادِ راہ اور دوسرے سے مشکیزہ باندھا۔ اسی وجہ سے مجھے ذات النطاقین (یعنی دو کمر بند والی) کہا جاتا ہے۔'' (۲)

---

1 ...... المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، فی الرجل یصلی فیمر بآیۃ......الخ، الحدیث:۳، ج۲، ص ۱۱۵۔

2 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث اسماء بنت ابی بکر، الحدیث:۲۶۹۹۴، ج۱۰، ص۲۶۸، بتغیر قلیل۔

﴿1501﴾ ...... حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتی ہیں کہ جب حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف ہجرت کے لئے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ نکلے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا سارا مال ساتھ لے لیا جو پانچ یا چھ ہزار درہموں پر مشتمل تھا۔ جب تمام مال لے کر تشریف لے گئے تو میرے دادا حضرتِ سیِّدُنا ابوقحافہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمارے پاس آئے اس وقت وہ نابینا تھے۔ انہوں نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرا خیال ہے کہ ابوبکر نے اپنے آپ اور اپنے مال سے تمہیں محروم کر دیا ہے؟'' میں نے کہا: ''نہیں! اے دادا جان! (ایسی بات نہیں) وہ ہمارے لئے کافی مال چھوڑ گئے ہیں۔'' چنانچہ، میں نے کچھ پتھر لئے اور انہیں کمرے میں موجود روشندان میں جہاں والدِ محترم مال رکھا کرتے تھے رکھ کر ان پر کپڑا ڈال دیا اور دادا جان کا ہاتھ پکڑ کر کہا: ''دادا جان! اپنا ہاتھ اس مال پر رکھ کر دیکھیں۔'' انہوں نے اس پر ہاتھ رکھا اور کہا: ''کوئی بات نہیں اگر وہ تمہارے لئے اتنا مال چھوڑ گئے ہیں تو بہت اچھا کیا کہ اس سے تمہارا گزارہ ہو سکتا ہے۔'' فرماتی ہیں: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! والدِ محترم نے ہمارے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا لیکن میں نے یہ حیلہ صرف دادا کو تسلی دینے کے لئے کیا تھا۔''

حضرتِ سیِّدُنا ابن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت کرتے ہیں کہ جب سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لے گئے تو قریش کا ایک گروہ ہمارے پاس آیا ان میں ابوجہل بھی تھا۔ وہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکان کے دروازے پر آ کر کھڑے ہو گئے۔ میں ان کے پاس گئی تو انہوں نے پوچھا: ''اے ابوبکر کی بیٹی! تیرے والد کہاں ہیں؟'' میں نے کہا: ''بخدا! مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہیں۔'' فرماتی ہیں: ''خبیث انسان ابوجہل نے میرے منہ پر اس زور کا تھپڑ مارا کہ میرے کان کی بالی گر گئی، پھر وہ لوگ واپس لوٹ گئے۔'' (1)

موت میں عافیت ہے:

﴿1502﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت سے دس دن پہلے میں ان کے ساتھ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

1 ...... کنز العمال، کتاب الھجرتین، الحدیث: ۳۶۳۰۹، ج۱۶، ص۲۹۰۔

کے پاس گیا ان دنوں آپ بیمار تھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''آپ خود کو کیسا پاتی ہیں؟'' فرمایا: ''کافی تکلیف میں مبتلا ہوں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''بے شک موت میں عافیت ہے۔'' انہوں نے فرمایا: ''شاید تم چاہتے ہو کہ میں مر جاؤں اسی لئے اس کی تمنا کر رہے ہو ایسا نہ کرو۔'' پھر حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف متوجہ ہو کر ہنس پڑیں اور فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس وقت تک موت کی متمنی نہیں ہوں جب تک تمہارا کچھ نہ کچھ فیصلہ نہ ہو جائے یعنی یا تو تمہیں شہید کر دیا جائے تو میں تمہیں باعثِ ثواب سمجھوں گی یا فتح حاصل ہو جائے تو تم سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ اس بات سے بچنا کہ اگر تم پر جاگیریں پیش کی جائیں تو ہرگز موافقت نہ کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ موت کے خوف سے انہیں قبول کر لو۔''

(راوی بیان کرتے ہیں کہ) حضرتِ سیِّدُنا ابن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (موت کو عافیت کہہ کر) اس بات سے کنایہ لیا تھا کہ انہیں قتل کر دیا جائے گا اور یہ خبر حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غمزدہ کرے گی کیونکہ اس وقت ان کی عمر 100 سال تھی۔ [1]

سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا صبر:

﴿1503﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ایوب عبداللہ بن ابی مُلَیکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: ''مجھے خبر ملی ہے کہ دشمنوں نے عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو الٹا سولی پر لٹکا دیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو میرے حوالے نہ کر دیا جائے۔ انہیں غسل دیا جائے۔ خوشبو لگا کر کفن پہنایا جائے اور پھر دفن کر دیا جائے۔'' کچھ ہی دیر بعد عبدالملک کا خط آیا کہ عبداللہ کی لاش ان کے گھر والوں کے سپرد کر دی جائے۔ چنانچہ، انہیں حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس لایا گیا پھر غسل دے کر پاک وصاف کر کے خوشبو لگا کر دفن کر دیا گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دفنانے کے بعد صرف تین

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الامراء، الحدیث: ۱۴۳، ج۷، ص ۲۷۳۔

الادب المفرد، باب هل یکون قول المریض "انی وجع" شکایة ؟، الحدیث: ۵۱۸، ص ۶۹۰۔

دن زندہ رہیں۔ (۱)

ایک بہت بڑا جھوٹا اور ایک ظالم:

﴿1504﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الصَّمَد فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت ابی بکر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اپنی چند باندیوں کے ہمراہ تشریف لائیں اس وقت ان کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔ پوچھا: ''حَجَّاج کہاں ہے؟'' ہم نے کہا: ''وہ یہاں نہیں ہے۔'' فرمایا: ''اسے کہنا وہ ان ہڈیوں کو ہمارے حوالے کر دے کیونکہ میں نے سنا ہے کہ ''حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مُثلَہ کرنے (یعنی ہاتھ، پاؤں، ناک، کان وغیرہ کاٹنے) سے منع فرمایا ہے۔'' ہم نے کہا: ''وہ آئے گا تو ہم اسے بتا دیں گے۔'' فرمایا: وہ آئے تو اسے یہ بھی بتا دینا کہ ''میں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''بے شک قبیلہ ثقیف میں ایک بہت بڑا جھوٹا اور ایک ظالم ہوگا(۲)۔'' (۳)

حضرتِ سیِّدَتُنا رُمَیصاء اُمِّ سُلَیم

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا

حضرتِ سیِّدَتُنا رُمَیصاء اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بھی ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ہر حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے بہت سی جنگوں اور غزوات میں مسلمانوں کی طرف سے نیزہ زنی کی۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: آرام طلبی وخواہشات کو ترک کرنے اور مصائب وآلام پر صبر کرنے کا نام **تصوُّف** ہے۔

---

❶......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الامراء، الحدیث:۱۴۲، ج۷، ص۲۷۳۔

❷...... حضرتِ سیِّدُنا امام یحیٰی بن شرف نَوَوِی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ کَذّاب سے مراد مختار ثقفی ہے جو کہ بہت بڑا جھوٹا تھا اس کی سب سے بڑی برائی یہ تھی کہ وہ اس بات کا دعویٰ کرتا تھا کہ میرے پاس حضرتِ جبرائیل عَلَیْهِ السَّلَام آتے ہیں اور علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کا اس بات پر اجماع ہے کہ حدیث مبارکہ میں کَذّاب سے مختار بن ابو عبیدہ ثقفی اور مُبِیْر (یعنی ظالم) سے حَجّاج بن یوسف مراد ہے۔ (شرح المسلم للنووی، کتاب الفضائل، باب ذکر کذاب ثقیف ومبیرها، ج۸، جز۱۶، ص۱۰۰)

❸......المعجم الکبیر، الحدیث:۲۷۱، ج۲۴، ص۱۰۰۔

المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب اهانة الحجاج......الخ، الحدیث:۶۳۹۸، ج۴، ص۷۱۶، ملتقطًا۔

﴿1505﴾...... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا اور میں نے خود کو حضرتِ ابوطلحہ کی زوجہ رُمَیْصاء کے پاس پایا۔'' (1)

صبر ہو تو ایسا:

﴿7-1506﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صاحبزادے جو حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطن سے تھے بیمار ہو گئے اور اسی بیماری میں فوت ہو گئے تو حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں کپڑے سے ڈھانپ دیا پھر حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے حسبِ سابق رات کا کھانا تیار کرنے لگیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر آئے اور بچے کے بارے میں پوچھا تو زوجہ نے عرض کی: ''اچھے حال میں ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا۔ زوجہ نے کھانا پیش کیا۔ پھر اٹھیں اور بناؤ سنگھار کیا جس طرح بیویاں شوہروں کے لئے کرتی ہیں تو حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حقِ زوجیت ادا کیا۔ جب صبح ہوئی تو زوجہ نے عرض کی: ''اے ابوطلحہ! آپ کا آلِ فلاں کے بارے میں کیا خیال ہے کہ جنہوں نے کوئی چیز ادھار لی ہو اور اس سے پوری طرح نفع حاصل کر چکے ہوں، جب ان سے واپسی کا مطالبہ کیا جائے تو ان پر گراں گزرے۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''ادھار لینے والوں نے انصاف نہیں کیا۔'' زوجہ نے عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیٹا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امانت تھی جسے اب اس نے واپس لے لیا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا بیان کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (2) پڑھا۔ جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور نبیٔ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (انہیں دیکھتے ہی) ارشاد فرمایا: ''اے ابوطلحہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری گزشتہ رات میں برکت عطا فرمائے۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطن سے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پیدا ہوئے۔ (3)

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر......الخ، الحدیث:۳۶۷۹، ج۲، ص۵۲۵۔

2 ......ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس ابن مالك، الحدیث:۱۲۰۲۸، ج۴، ص۲۱۱، بتغیر قلیل۔

دعائے مصطفےٰ کی برکت:

﴿1508-9﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا پھر وہ بیمار ہو گیا اور بیماری بڑھتی گئی حتی کہ فوت ہو گیا۔ اس کے انتقال کے وقت حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں تھے اور مغرب کی نماز ادا فرما کر واپس لوٹے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بچے کو کپڑے میں لپیٹ کر گھر کے ایک کونے میں رکھ دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بچے کی طرف بڑھے تو زوجہ محترمہ نے عرض کی: ''میں آپ کو اپنے حق کا واسطہ دیتی ہوں کہ اس کے قریب مت جائیے کیونکہ یہ جب سے بیمار ہوا ہے آج کی رات پہلے سے بہت بہتر ہے۔'' پھر حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شام کا کھانا پیش کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھانا تناول فرمایا پھر زوجہ محترمہ صحبت کی غرض سے خوشبو وغیرہ لگا کر آپ کے قریب ہو گئیں۔ جب حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حقِ زوجیت ادا کر چکے تو زوجہ محترمہ نے عرض کی: ''ان پڑوسیوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو اپنے پڑوسیوں کو کوئی چیز ادھار دیں اور وہ یہ سمجھیں کہ انہوں نے یہ چیز ان کے پاس چھوڑ دی (یعنی ان کی ملک کر دی) ہے۔ جب وہ اس چیز کا مطالبہ کریں تو کیا ان کے لئے جائز ہے کہ اس میں رغبت ہونے کی وجہ سے اسے واپس نہ کریں؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''(اگر ایسا کیا تو) انہوں نے بہت بُرا کیا۔'' زوجہ نے عرض کی: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فلاں بچہ آپ کو عاریتاً دیا تھا اب اس نے اسے واپس لے لیا ہے اور وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔'' اگلے روز صبح کے وقت حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ عرض کیا تو حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (انہیں دعا سے نوازتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں) عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان کی گزشتہ رات میں برکت عطا فرما۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطن سے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابی طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پیدا ہوئے (راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے مسجد میں ان کے سات بیٹے دیکھے جو سب کے سب قاری قرآن تھے)۔ (1)

---

(1)...... صحیح البخاری، کتاب العقیقة، باب تسمیة المولود......الخ، الحدیث: ۵۴۷۰، ج۳، ص۵۴۷۔

دلائل النبوة للبیهقی، باب ماجاء فی دعائه......الخ، ج۶، ص۱۹۹۔

سیِّدَتُنااُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا حق مہر:

﴿13-12-11-1510﴾...... حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کو نکاح کا پیغام بھیجا اور اس معاملہ میں ان سے بات چیت کی تو انہوں نے کہا: ''اے ابوطلحہ! آپ جیسے لوگوں کے پیغام کو رد نہیں کیا جاسکتا لیکن آپ مسلمان نہیں ہیں جبکہ میں مسلمان ہوں۔ لہٰذا میرا آپ سے نکاح نہیں ہوسکتا۔'' انہوں نے پوچھا: ''تمہارا مہر کیا ہے؟'' کہا: ''میرا مہر کیا ہوسکتا ہے؟'' کہا: ''سونا چاندی۔'' حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا نے کہا: ''مجھے سونے چاندی کی ضرورت نہیں میں تو یہ چاہتی ہوں کہ آپ اسلام قبول کرلیں۔'' پوچھا: ''اس معاملے میں کون میری مدد کرے گا؟'' کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔'' ابوطلحہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاش میں نکل پڑے اس وقت آپ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے جھرمٹ میں جلوہ فرما تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب انہیں آتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''ابوطلحہ اپنی پیشانی میں اسلام کی چمک لئے آرہا ہے۔'' چنانچہ، انہوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کی ساری گفتگو عرض کردی۔ پھر اسی مہر (یعنی قبولِ اسلام) پر آپ نے ان سے نکاح کرلیا۔

حضرتِ سیِّدُنا ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نے کبھی نہیں سنا کہ کوئی مہر اس سے بھی عظیم الشان ہو۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا قبولِ اسلام کے مہر ہونے پر راضی ہوگئیں اور دونوں کا نکاح ہوگیا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا بہت خوبصورت تھیں اور آنکھوں میں ہلکی سی زردی بھی تھی۔ [1]

سیِّدَتُنااُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا جذبۂ جہاد:

﴿15-1514﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ غزوۂ حُنین کے دن حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ تھیں اور ان کے پاس ایک خنجر تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے دریافت فرمایا: ''اے اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا! یہ کیا ہے؟'' عرض کی: ''میں اسے اس لئے

---

[1] ......السنن الکبری، کتاب الجنائز، باب الرغبة......الخ، الحدیث: ۷۱۳۰، ج٤، ص۱۰۹۔

لائی ہوں کہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آیا تو اس کے ذریعے اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے سنا کہ اُمِّ سُلَیْم کیا کہہ رہی ہیں؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے اُمِّ سُلَیْم! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بڑے عمدہ طریقے سے ہماری کفایت فرمائی۔'' (1)

مجاہدین کی خدمت کا جذبہ:

﴿1516﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے غزوۂ اُحد کے دن اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے پائینچے اوپر کئے ہوئے تھے۔ اچانک میری نظر پڑی تو میں نے ان کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھی (2)۔ وہ دونوں پانی سے بھرے مشکیزے پیٹھ پر اٹھا کر لاتیں اور مجاہدین کو پانی پلاتی تھیں۔'' (3)

مجھے اس پر رحم آتا ہے:

﴿1517﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ازواج مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے گھروں کے علاوہ صرف حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو ارشاد فرمایا: ''اس کا بھائی میرے ساتھ شہید ہوا ہے اس لئے مجھے اس پر رحم آتا ہے۔'' (4) (5)

1 ...... صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب غزوۃ النساء مع الرجال، الحدیث: ٤٦٨٠، ص ١٠٠٢۔

2 ...... اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اس قول کہ ''میں نے ان کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھی'' سے بے پردگی کا احتمال ہو رہا ہے تو اس کی کیا توجیہ ہوگی؟ جواب: حضرت سیِّدُنا امام یحییٰ بن شرف نووی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ ابھی پردے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا یا (اگر حکم نازل ہو چکا تھا تو) حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نظر بلا قصد اچانک پڑ گئی تھی اور بلا قصد غیر محرم پر نظر پڑ جائے تو اس پر مواخذہ نہیں۔'' (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، تحت الحدیث: ٢٨٨٠، ج ١٠، ص ٢٠٠، ملخصًا، دار الفکر بیروت)

3 ...... صحیح البخاری، کتاب الجہاد و سیر، باب غزوۃ النساء......الخ، الحدیث: ٢٨٨٠، ج ١، ص ٢٧٥۔

4 ...... صحیح البخاری، کتاب الجہاد و سیر، باب فضل من جھز......الخ، الحدیث: ٢٨٤٤، ج ٢، ص ٢٦٧۔

5 ...... حضرتِ سیِّدُنا امام یحییٰ بن شرف نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حَرَام بنتِ مِلحان......

مشکبار پسینہ:

﴿1518﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے قیلولہ فرمایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسینہ آیا تو حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ایک بوتل لے آئیں اور پسینہ اس میں بھرنے لگیں اسی دوران مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیدار ہوگئے اور ارشاد فرمایا: ''اے اُمِّ سُلَیْم! کیا کر رہی ہو؟'' عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ آپ کا پسینہ مبارکہ ہے اسے ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے کیونکہ یہ خوشبو سے بھی زیادہ مشکبار ہے۔'' (1)

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حرام بِنتِ مِلْحان

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

حضرتِ سیِّدَتُنا ام حرام بنت مِلْحان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ نیک خصلت، سمندری لشکر میں منصب شہادت پر فائز ہونے والی اور مشاہدۂ جنت کی مشتاق تھیں۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے، ایثار کا جذبہ رکھنے اور نیک لوگوں کی خدمت کا شرف حاصل کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

بشارتِ مصطفٰے:

﴿1519-20﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کبھی قباء کی جانب تشریف لے جاتے تو حضرت سیِّدُنا عبادہ بن

......اور حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا دونوں آپس میں بہنیں اور پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خالائیں اور محرم تھیں باعتبارِ رضاعت یا نسب کے، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ان کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا جائز تھا۔ اسی وجہ سے ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے علاوہ خاص طور پر صرف انہیں کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔''

(شرح المسلم للنووی، کتاب الفضائل، باب فضائلِ ام سلیم، ام انس بن مالك و بلال، ج٨، جز١٦، ص١٠)

(1)......صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب عرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم......الخ، الحدیث: ٢٣٣١-٢٣٣٢، ص١٢٧٢۔

صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ محترمہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ حرام بنتِ مِلْحان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں قیام فرماتے[1]۔ ایک دن تشریف لے گئے تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں کچھ کھانے کو پیش کیا پھر بیٹھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر میں جوئیں[2] دیکھنے لگیں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سو گئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کئے گئے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے جو اس سمندر کی فراخی میں سوار ہوں گے جیسے بادشاہ یا (فرمایا) بادشاہ کے تخت پر بیٹھنے کی طرح۔'' میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرما دے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لئے دعا فرمائی، پھر آرام فرمانے لگے۔ کچھ دیر بعد پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کی: ''کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کئے گئے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مجاہدانہ شان سے۔'' جیسا کہ پہلی بار فرمایا تھا۔ میں نے عرض کی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرما دے۔'' ارشاد فرمایا: ''تم پہلوں میں سے ہو۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانہ (گورنری) میں حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ حرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سمندری سفر پر روانہ ہوئیں۔ جب لوٹیں تو سواری پر سوار ہوتے وقت گر کر وصال فرما گئیں۔[3]

1...... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ حرام بنتِ مِلْحان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا باعتبارِ رضاعت یا نسب کے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خالہ تھیں۔ (ماخوذ از شرح المسلم للنووی، ج۸، جز۱۶، ص۱۰)

2...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 8، صفحہ 79** پر ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی حدیث مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سر یا کپڑوں میں جوئیں پڑتی نہ تھی ہاں دوسرے کی چڑھ جاتی تھیں وہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنے کپڑوں سے صاف کرتے تھے اور اُمِّ حرام (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سر شریف سے نکالتی تھیں۔ ہاں مکھی جسمِ پاک پر نہیں بیٹھتی تھی، مچھر حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو ایذا نہ دیتے تھے۔

3...... صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الغزو فی البحر، الحدیث: ۱۹۱۲، ص۱۰۵۸-۱۰۵۹۔
شرح المسلم للنووی، کتاب الامارۃ، باب فضل الغزو فی البحر، ج۷، جز۱۳، ص۵۹۔

﴿1521﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عمیر بن اسود عَنسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا اس وقت وہ حمص کے ساحل پر موجود ایک خیمے میں قیام پذیر تھے۔ ان کی زوجہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا ام حرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ان کے ساتھ تھیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا ام حرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہمیں ایک حدیث سنائی کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''میری امت کا پہلا گروہ جو سمندر کے راستے جہاد کرے گا وہ جنتی ہے۔'' میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں بھی ان میں ہوں گی؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! تم بھی ان میں ہوگی۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا ثور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے دورانِ سفرِ سمندر میں حضرتِ سیِّدَتُنا ام حرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ حدیث بیان کرتے سنا۔'' حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے قاقیس کے ساحل پر حضرتِ سیِّدَتُنا ام حرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی قبر دیکھی اور وہاں کچھ دیر قیام بھی کیا۔'' (2)

اَہلِ قُبْرُص کا عقیدہ:

﴿1522﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن غاز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حرام بنتِ مِلْحان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی قبر قبرص کے مقام پر ہے اور وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ نیک خصلت عورت کی قبر ہے۔'' (3)

حضرتِ سیِّدَتُنا ام وَرقہ انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا ام وَرقہ انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ شہیدہ و قاریہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر انہیں شرفِ ملاقات سے نوازتے تھے۔

شہیدہ:

﴿1523﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن عبد اللّٰہ جُمَیْع کوفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدَتُنا ام وَرقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو شرفِ ملاقات سے نوازنے کے لئے

---

1 ...... صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب ما قیل فی قتال الروم، الحدیث: ۲۹۲۴، ج۲، ص۲۸۸۔

2 ...... دلائل النبوة للبیهقی، باب ماجاء فی اخبار النبی ...... الخ، ج۶، ص۴۵۲۔

3 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۱۶، ج۲۵، ص۱۳۰۔

تشریف لے جایا کرتے اور انہیں شہیدہ کے نام سے یاد فرماتے تھے۔ انہوں نے قرآنِ مجید یاد کر رکھا تھا۔ جب پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ بدر کے لئے تشریف لے جانے لگے تو حضرتِ سیِّدَتُنا ام ورقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ''مجھے بھی جہاد میں جانے کی اجازت عطا فرما دیجیے! میں زخمیوں کا علاج اور مریضوں کی تیمارداری کروں گی۔ شاید (اسی خدمت کی وجہ سے) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی شہادت کے منصب پر فائز فرما دے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے شہادت تیرے لئے مقدر فرما دی ہے۔'' چنانچہ، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانہ خلافت میں حضرتِ سیِّدَتُنا اُمّ ورقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ایک مدبر[1] غلام اور لونڈی نے ان پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ جب امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بتایا گیا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا ام ورقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان کے غلام اور لونڈی نے شہید کر دیا ہے تو آپ نے فرمایا: ''مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سچ فرمایا۔ آپ (صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے) فرمایا کرتے تھے کہ چلو شہیدہ سے ملنے چلیں۔'' [2]

حضرتِ سیِّدَتُنا ام سلیط انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

خوب محنت کرنے والی غازیہ حضرتِ سیِّدَتُنا ام سَلِیط انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ نے حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں غزوۂ اُحد میں شرکت کی اور خوب محنت کی۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی تھیں۔

عمدہ قسم کی چادر:

﴿1524﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثعلبہ بن ابی مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر

---

1 ...... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد دوم صفحہ 290 پر صَدْرُالشَّرِیْعَہ، بَدْرُالطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: مدبر اوس کو کہتے ہیں جس کی نسبت مولیٰ (آقا) نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یوں کہا کہ اگر میں مر جاؤں یا جب میں مروں تو تُو آزاد ہے غرض اسی قسم کے وہ الفاظ جن سے مرنے کے بعد اوس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہے۔

2 ......السنن الکبری للبیهقی، کتاب الصلاة، باب اثبات امامة المرأة، الحدیث: ۵۳۵۳، ج۳، ص۱۸۶۔

فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اہلِ مدینہ کی عورتوں میں چادریں تقسیم فرمائیں تو ایک عمدہ قسم کی چادر بچ گئی۔ حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: ''اے امیر المؤمنین! یہ چادر آپ اپنی زوجہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم بنت علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو عطا فرمادیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرتِ اُمِّ سَلِیط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس کی زیادہ حقدار ہیں کیونکہ وہ انصار کی ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس پر بیعت کی اور غزوۂ احد کے دن ہمارے لئے (پانی کے) مشکیزے بھر کر لاتی تھیں۔'' (۱)

حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ بنت قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

نیک سیرت خاتون حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ بنت قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔

حلال میں برکت ہے:

﴿1525﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبید سَنُوطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ بنت قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس گئے اور عرض کی: ''اے اُمِّ محمد! ہمیں حدیث سنائیے۔'' ان کے شوہر کہنے لگے: ''اے اُمِّ محمد! تم جو حدیث بیان کرنا چاہتی ہو اس میں خوب غور وفکر کرلو کیونکہ بغیر دلیل وثبوت کے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (طرف منسوب کرکے) حدیث بیان کرنا سخت گناہ ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: ''میرے لئے برا ہو کہ میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (طرف منسوب کرکے) ایسی حدیث بیان کروں جس سے تمہیں تو فائدہ ہو جبکہ میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف جھوٹ منسوب کروں۔'' (پھر فرمایا:) میں نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''دنیا لذیذ اور سرسبز وشاداب ہے جو شخص حلال (ذرائع سے) مال کماتا ہے اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور بہت سے لوگ نفسانی خواہش کی پیروی کرتے ہوئے اللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مال میں تصرف کرتے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے جہنم کی آگ ہوگی۔'' (۲)

---

1 ...... صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب حمل النساء......الخ، الحدیث: ۲۸۸۱، ج۲، ص۲۷۶۔

2 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۵۷۷، ج۲۴، ص۲۲۷۔

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمَارَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمَارَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے بیعت عقبہ میں شرکت کی اور کفار کے ساتھ جہاد بھی کیا۔ آپ بہت محنت وکوشش کرنے والی، نماز وروزہ کی پابند اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرنے والی خاتون تھیں۔

﴿1526﴾...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ بیعت عقبہ کے موقع پر دو عورتوں نے حاضر ہوکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس پر بیعت کی۔ ان میں سے ایک اُمِّ عُمَارَہ حضرتِ سیِّدَتُنا نُسَیْبَہ بنتِ کعب بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔ انہوں نے حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ مختلف غزوات میں شرکت کی۔ غزوۂ اُحد میں اپنے شوہر حضرتِ سیِّدُنا زید بن عاصم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور دو بیٹوں حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن زید اور حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ہمراہ شریک ہوئیں تھیں۔ ان کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا حبیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مسیلمہ کذاب نے قید کرکے پوچھا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا: ''ہاں!'' پھر پوچھا: ''کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔'' انہوں نے کہا: ''میں اس بات کی ہرگز گواہی نہیں دیتا۔'' چنانچہ، مسیلمہ کذاب نے ٹکڑے ٹکڑے کرکے انہیں شہید کردیا۔'' حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے بعد امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ خلافت میں فتنۂ ارتداد کے وقت حضرتِ سیِّدَتُنا نُسَیْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ (مسیلمہ کذاب سے جنگ کرنے کے لئے) نکلیں۔ خوب گھمسان کا رن پڑا حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسیلمہ کذاب کو واصلِ جہنم کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا معرکہ سے اس حال میں لوٹیں کہ آپ کے جسم پر تیروں اور نیزوں کے 10 زخم تھے۔ (1)

روزہ دار کے لئے فرشتوں کی دعائے مغفرت:

﴿1527﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمَارَہ بنتِ کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، بی بی آمنہ

(1)......الاستیعاب، الرقم: ٣٦٢٤-٤٨٧، ج٤، ص٥٠٢-٣٨١۔

کے لعل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ہاں تشریف لائے، میں نے کھانا پیش کیا تو آپ نے مجھے بھی کھانے کے لئے کہا۔ میں نے عرض کی: ''میں روزے سے ہوں۔''(۱) تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو کھانے والوں کے فارغ ہونے تک فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔'' (۲)

حضرتِ سیِّدَتُنا حَوْلاء بنت تُوَیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا حولاء بنت تویت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مطیع وفرمانبردار، ہجرت کرنے والی، تہجد گزار اور ثابت قدم رہنے والی خاتون تھیں۔

طاقت بھر عمل کرو!

﴿1528-29﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا حولاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس سے گزریں اس وقت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ان کے پاس موجود تھے۔ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: ''یہ حضرتِ حولاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔ لوگ ان کے بارے میں خیال کرتے ہیں کہ یہ رات کو سوتی نہیں ہیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ رات کو نہیں سوتی؟ (پھر فرمایا:) اتنا ہی عمل کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (اجر عطا فرمانے سے) نہیں اُکتاتا بلکہ تم اُکتا جاتے ہو۔'' (۳)

---

❶...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 201** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کھانا کھایا انہوں نے نہ کھایا اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ روزہ دار مہمان کی تواضع خاطر کھانے سے کرسکتا ہے۔ ہاں رمضان میں روزہ توڑوں اور روزہ چوروں کو نہ کھانا کھلائے نہ ان کے لیے پکائے کہ یہ گناہ پر مدد ہے۔ رب تعالٰی فرماتا ہے وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ (پ ۶، المآئدۃ: ۲، ترجمۂ کنزالایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔) دوسرے یہ کہ اگر مہمان کی ناراضی کا اندیشہ نہ ہو تو میزبان نفلی روزہ نہ توڑے اور مہمان سے عذر کردے۔

❷......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث أم عمارة، الحدیث: ۲۷۱۲۹، ج ۱۰، ص ۳۰۰۔

❸......صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب فضیلة العمل......الخ، الحدیث: ۷۸۵، ص ۳۹۵۔

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ شریک اَسَدِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا ام شریک اَسَدِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ پسندیدہ احوال اور قابلِ تعظیم و بلند رُتبہ علامات کی مالکہ تھیں۔

سیِّدَتُنا اُمِّ شریک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی ثابت قدمی:

﴿1530﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضرتِ ام شریک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مکہ میں تھیں۔ ان کے دل میں اسلام کی عظمت پیدا ہوگئی اور اسلام لے آئیں۔ ان کا تعلق قریش کے قبیلہ بنی عامر بن لُؤی سے ہے اور ابوعسکر دوسی کے نکاح میں تھیں۔ قبولِ اسلام کے بعد خفیہ طور پر قریش کی عورتوں سے ملتیں اور انہیں اسلام کی دعوت دے کر قبولِ اسلام کی ترغیب دلاتیں حتی کہ اہلِ مکہ پر ظاہر ہوگیا کہ یہ ایمان لاچکی ہیں۔ چنانچہ، اہلِ مکہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پکڑ کر کہا: ''اگر ہمیں تمہارے قبیلہ کا لحاظ نہ ہوتا تو ہم تمہیں سخت سزا دیتے لیکن اب ہم تمہیں مسلمانوں کی طرف لوٹا کر ہی دم لیں گے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا خود بیان کرتی ہیں کہ اہلِ مکہ نے مجھے بغیر کجاوے کے اونٹ پر سوار کیا کہ میرے نیچے کوئی کپڑا اور زین وغیرہ بھی نہ تھی۔ تین دن تک مجھے اسی حالت میں چھوڑے رکھا نہ کچھ کھلاتے نہ پلاتے۔ مجھ پر تین دن ایسے گزرے کہ میں نے زمین پر چلنے والی کسی چیز کی آواز نہ سنی۔ اہلِ مکہ جب بھی کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو مجھے باندھ کر دھوپ میں ڈال دیتے اور خود سائے میں جا کر بیٹھ جاتے اور مجھے کھانے پینے کو بھی کچھ نہ دیتے۔ میں اسی حالت میں رہتی حتی کہ وہ وہاں سے کوچ کر جاتے۔ اسی دوران انہوں نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور مجھے باندھ کر دھوپ میں ڈال کر خود سائے میں چلے گئے۔ اچانک میں نے اپنے سینہ پر کسی چیز کی ٹھنڈک محسوس کی، دیکھا تو وہ پانی کا ایک ڈول تھا۔ میں نے اس میں سے تھوڑا سا پانی پیا پھر اسے ہٹا لیا گیا اور وہ بلند ہوگیا، کچھ دیر بعد ڈول پھر آیا میں نے اس میں سے پیا اسے پھر اٹھا لیا گیا پھر اسی طرح آیا میں نے اس میں سے تھوڑا سا پانی پیا اسے پھر اٹھا لیا گیا، کئی بار ایسا ہوا، پھر وہ ڈول میرے حوالے کر دیا گیا، میں نے سیر ہو کر پیا اور بقیہ پانی اپنے جسم اور کپڑوں پر انڈیل لیا۔ جب وہ لوگ بیدار ہوئے اور مجھ پر پانی کا اثر محسوس کیا اور مجھے اچھی حالت میں دیکھا تو کہا: ''کیا تم نے کھل کر ہمارے مشکیزوں سے پانی پیا ہے؟'' میں نے کہا: ''نہیں! بخدا! میں نے ایسا نہیں کیا بلکہ میرے

ساتھ یہ یہ معاملہ پیش آیا ہے۔''انہوں نے کہا:''اگر تم سچی ہو تو پھر تمہارا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔''جب انہوں نے اپنے مشکیزوں کو دیکھا تو انہیں ایسے ہی پایا جیسے انہوں نے چھوڑے تھے۔اس وقت وہ (مجھ پر) ڈھائے ہوئے ظلم پر افسوس کا اظہار کرنے لگے۔پھر میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر خود کو بغیر مہر کے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پیش کیا تو آپ نے قبول فرمالیا اور میرے پاس آنے لگے۔ [1]

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَکْرِیْمًا کی طرف پیدل ہجرت کی۔آپ روزہ دار، عبادت گزار اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے رونے اور آہیں بھرنے والی خاتون تھیں۔نیز انہیں غیبی طور پر پانی سے سیراب کیا گیا جو ان کے لئے شافی و کافی ثابت ہوا۔

سخت گرمی میں بھی پیاس نہ لگتی:

﴿1531﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن قاسم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے سخت گرمی میں بحالتِ روزہ بغیر کسی زادِ راہ کے بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لئے پیدل مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی جانب ہجرت کی۔مقامِ روحاء میں یا اس کے قریب انہیں اس قدر سخت پیاس محسوس ہوئی قریب تھا کہ پیاس کی شدت کے سبب وصال فرما جاتیں۔فرماتی ہیں:''جب سورج غروب ہو گیا تو اچانک میں نے اپنے سر کے اوپر کسی ہلکی سی چیز کی سرسراہٹ محسوس کی دیکھا تو سفید رسی سے بندھا ہوا پانی کا ایک ڈول آسمان سے لٹک رہا تھا۔جب قریب ہوا اور میرے لئے اسے پکڑنا ممکن ہو گیا تو میں نے اسے پکڑ کر سیر ہو کر پیا۔اس واقعہ کے بعد میں سخت گرمی کے دن دھوپ میں پھرتی تھی تاکہ مجھے پیاس لگے لیکن پھر بھی پیاس نہ لگتی تھی۔'' [2]

شفا بخش بول:

﴿1532﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ ایک رات حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی

---

1 ......الاصابة، الرقم:١٢١٠٣، امّ شريك، ج٨، ص٤١٧۔

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٤١٥٦، امّ ايمن، ج٨، ص١٧٩، بتغير۔

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے گھر قیام فرمایا، رات کے کسی حصے میں بیدار ہوئے تو مٹی کے ایک ٹھیکرے میں بول (یعنی پیشاب) فرمایا۔ مجھے رات کے وقت سخت پیاس محسوس ہوئی تو جو کچھ ٹھیکرے میں تھا میں اسے پی گئی حالانکہ میں نہ جانتی تھی کہ اس میں کیا ہے [1]۔ جب صبح ہوئی تو مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے اُمِّ ایمن! ٹھیکرے میں جو کچھ ہے اسے گرا دو۔'' میں نے عرض کی: ''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اس میں جو کچھ تھا وہ تو میں پی گئی۔'' (یہ سن کر) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرائے یہاں تک دندانِ مبارک ظاہر ہوگئے۔ پھر ارشاد فرمایا: ''سنو! آج کے بعد تمہارے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی۔'' [2]

﴿1533﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے آٹا چھان کر روٹی بنائی تو آپ نے استفسار فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''ہم اسی طرح آٹا چھان کر روٹی پکاتے تھے، اس لئے میں نے چاہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بھی آٹا چھان کر روٹی پکاؤں۔'' ارشاد فرمایا: ''بغیر چھنے آٹے کی روٹی پکایا کرو۔'' [3]

غمِ مصطفٰے:

﴿1534﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس گیا انہوں نے بارگاہِ رسالت میں کھانا یا کوئی مشروب پیش کیا۔ اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا تو روزے سے تھے یا پھر کچھ کھانے پینے کی خواہش نہ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا (کھانے یا مشروب وغیرہ پینے کے لئے) اصرار کرنے لگیں کہ ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کچھ تو تناول فرمالیجئے۔'' پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

---

1 ......انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فضلات شریفہ طیب وطاہر ہیں جن کا کھانا، پینا ہمیں حلال اور ہمارے لئے باعث برکت ہے۔(ماخوذ از درالمختار وردالمحتار، ج۱، ص۵۷٤)۔ مزید تفصیل جاننے کے لئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب ''ملفوظات اعلیٰ حضرت'' صفحہ 456 تا 458 کا مطالعہ کیجئے!

2 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب شرب ام ايمن بول النبی و اثره، الحديث:٦٩٩٦، ج٥، ص٨٥۔

3 ......سنن ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب الحواری، الحديث:٣٣٣٦، ج٤، ص٤٢۔

وصالِ ظاہری کے بعد ایک دن امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''چلو حضرتِ اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ملنے چلتے ہیں جیسا کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں شرف ملاقات سے نوازنے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔'' چنانچہ، جب حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دونوں حضرات کو دیکھا تو رونے لگیں۔ انہوں نے پوچھا: ''کیوں رو رہی ہو؟'' عرض کی: ''میں اس (یعنی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کی) وجہ سے نہیں رو رہی کیونکہ میں جانتی ہوں کہ آپ پہلے سے بہتر مقام (یعنی رفیقِ اعلیٰ کی جانب) تشریف لے گئے ہیں بلکہ میں تو اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ آسمانی خبر (یعنی وحی) کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔'' اتنا سن کر یہ دونوں حضرات بھی زار و قطار رونے لگے۔ (1)

﴿1535﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا طارق بن شہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں کہ جب حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصالِ ظاہری ہوا تو اسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رونے لگیں۔ رونے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ''میں اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ اب ہم سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔'' (2)

حضرتِ سیِّدَتُنا یُسَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا یُسَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ہجرت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔ آپ ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح و تہلیل اور ذکر و اذکار میں مصروف رہتی تھیں۔

حمد و ثنا خود پر لازم کر لو!

﴿1536﴾ ...... حضرتِ سیِّدَتُنا یسیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے ارشاد فرمایا: ''اے بیبیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح و تہلیل اور پاکی بیان کرنے کو خود پر لازم کر لو اور انہیں

1 ......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل امّ ایمن، الحدیث:۲٤۵۳-۲٤۵٤، ص۱۳۳۲-۱۳۳۳۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۲۲۷، ج۲۵، ص۸۸۔

اپنی (انگلیوں) کے پوروں پر شمار کیا کرو کیونکہ ان (یعنی انگلیوں) کو قوتِ گویائی دی جائے گی اور ان سے سوال ہوگا اور کبھی غافل نہ ہونا ورنہ تم رحمت سے بھلا (یعنی دور کر) دی جاؤ گی۔''(1)

حضرت سیِّدَتُنا زینب ثقفِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا زینب ثقفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ کثرت سے خیرات کرنے والی اور نماز کی پابند تھیں۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے قربِ الٰہی کے حصول کے لئے اپنے زیورات راہِ خدا میں صدقہ کر دیئے تھے۔

عذابِ جہنم سے بچنے کا ذریعہ:

﴾1537﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صبح کی نماز ادا فرما کر واپس لوٹے اور عورتوں کے پاس کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: ''اے بیبیو! میں نے اہلِ جہنم میں اکثر عورتوں کو دیکھا، لہٰذا اپنی استطاعت کے مطابق (صدقہ وخیرات کے ذریعے) قربِ الٰہی حاصل کرو۔'' وہاں حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ محترمہ بھی تھیں۔ وہ گھر گئیں اپنے شوہر کو حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے بارے میں بتایا اور زیورات اٹھانے لگیں تو حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''انہیں کہاں لے جا رہی ہو؟'' عرض کی: ''(صدقہ کر کے) ان کے ذریعے اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرب حاصل کروں گی تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اہلِ جہنم میں سے نہ کرے۔'' حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''انہیں مجھ پر اور میرے بیٹے پر صدقہ کر دو کیونکہ ہم اس کے (زیادہ) مستحق ہیں۔''(2)

اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے:

﴾1538﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبداللہ ثقفی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی بہن لیطہ جو حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ ہیں سے روایت کرتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہنرمند خاتون تھیں اور اپنے ہاتھ

1 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۸۰، ج۲۵، ص۷٤۔

2 ...... صحیح ابن خزیمه، کتاب الزکاة، باب استحباب اتیان المرأة زوجها......الخ، الحدیث: ۲٤٦۱، ج٤، ص۱۰٦۔

سے چیزیں بنا کر فروخت کیا کرتی تھیں۔ (ایک دن) انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ اور آپ کے بیٹے نے مجھے راہِ خدا میں صدقہ وخیرات کرنے سے روک رکھا ہے، لہٰذا آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر پوچھئے کہ اگر مجھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر خرچ کرنے میں اجر وثواب ملتا ہے تو ٹھیک ورنہ میں راہِ خدا میں صدقہ وخیرات کیا کروں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر تمہیں ہم پر خرچ کرنے میں اجر وثواب نہ ملتا تو میں یہ کبھی پسند نہ کرتا کہ تم ہم پر خرچ کرو۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خود ہی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اس بارے میں عرض کی تو حضور نبی کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو! بے شک تم جو کچھ بھی ان پر خرچ کرو گی اس کا تمہیں ضرور اجر ملے گا۔'' (1)

صدقہ کرنے میں دگنا اجر:

﴿1539﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا زینب ثقفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا: ''صدقہ کرو! اگرچہ اپنے زیورات ہی میں سے۔'' حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ''کیا مجھے آپ پر اور اپنے یتیم بھتیجوں، بھانجوں پر صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا؟'' حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تنگ دست تھے۔ انہوں نے فرمایا: ''اس بارے میں حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھ لو۔'' فرماتی ہیں: ''میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی تو اتفاق سے ایک زینب نامی انصاری عورت اسی بارے میں سوال کرنے کے لئے آئی ہوئی تھی۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمارے پاس آئے، ہم نے ان سے عرض کی: ''حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ پوچھئے اور ہمارے بارے میں نہ بتایئے گا کہ ہم کون ہیں؟'' لہٰذا انہوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر مسئلہ پیش کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انہیں بتادو کہ تمہارے لئے اس میں دو اجر ہیں: (۱)......صلہ رحمی کا اور (۲)......صدقہ کرنے کا۔'' (2)

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث رائطة امراة عبد اللّٰه، الحدیث:۱۶۰۸۶-۱۶۰۸۵، ج۵، ص۴۴۳۔

2 ......صحیح البخاری، کتاب الزکاة، باب الزکاة علی الزوج......الخ، الحدیث:۱۴۶۶، ج۱، ص۴۹۵، بتغیر قلیل۔

حضرتِ سیِّدَتُنا ماریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضور سیِّد عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خادمہ حضرتِ سیِّدَتُنا ماریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔آپ راہِ خدا میں جہاد کرنے والی اور خود کو رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے جھکانے والی تھیں۔

﴿1540﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا ماریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ”جب حضور نبی پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (ایک غزوہ کے موقع پر) دیوار پر چڑھ کر مشرکین کو تیر مارنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے خود کو جھکا دیا (تا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آسانی سے دیوار پر چڑھ سکیں)۔“ (1)

حضرتِ سیِّدَتُنا عُمَیْرَہ بنت مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا عُمَیْرَہ بنتِ مسعود اور ان کی بہنوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا شمار بھی جانثار صحابیات میں ہوتا ہے۔

کبھی دَرْد و اَلم کی شکایت نہ ہوئی:

﴿1541﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا عمیرہ بنت مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ”میں نے اپنی پانچ بہنوں کے ہمراہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر بیعت کی، اس وقت پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خشک کیا ہوا گوشت تناول فرما رہے تھے۔ کچھ گوشت چبا کر ہمیں عطا فرمایا تو ہم نے اسے آپس میں تقسیم کر کے ایک ایک ٹکڑا چبالیا۔ چنانچہ، اس کی برکت سے مرتے دم تک ہم نے نہ تو اپنے منہ میں کسی قسم کی بو محسوس کی اور نہ ہی کبھی دَرْد و اَلم کی شکایت ہوئی۔“ (2)

حضرتِ سیِّدَتُنا سوداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا سوداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔آپ نے مساجد کو وطن بنالیا تھا اور مجالس ومحافل میں ہر قسم کے گمان سے محفوظ تھیں۔

---

(1) ......الاستیعاب، الرقم:٣٥٢٤، مارية خادم رسول الله، ج٤، ص٤٦٤۔

(2) ......المعجم الكبير، الحديث:٨٥٢، ج٢٤، ص٣٤١، باختصار۔

اسد الغابة، الرقم:٧١٤٦، عميرة بنت مسعود، ج٧، ص٢٢٦۔

قبولِ اسلام:

﴿1542﴾......اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ (حضرتِ سوداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) عرب کے کسی قبیلے کی باندی تھیں انہوں نے ان کو آزاد کر دیا لیکن پھر بھی یہ انہیں کے ساتھ رہتیں۔ ایک مرتبہ قبیلے کی ایک بچی گھر سے باہر نکلی، اس کے گلے میں سرخ رنگ کے قیمتی موتیوں کا ہار تھا۔ بچی نے ہار اتار کر کہیں رکھ دیا یا وہ کہیں گر گیا۔ ایک چیل اسے گوشت کا ٹکڑا سمجھ کر اٹھا لے گئی۔ قبیلے والوں نے اسے بہت تلاش کیا نہ پایا تو حضرتِ سوداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر الزام لگا دیا اور ان کی تلاشی لینے لگے حتی کہ شرمگاہ میں بھی تلاش کیا۔ خود بیان کرتی ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اسی حالت میں کھڑی تھی کہ چیل نے وہ ہار قبیلے والوں کے درمیان گرا دیا۔ میں نے کہا: ''یہ ہے وہ ہار جس کی چوری کا الزام تم مجھ پر لگا رہے ہو حالانکہ میں اس سے بری الذمہ ہوں۔'' پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام لے آئیں۔ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ان کا خیمہ مسجد (کے احاطہ) میں تھا وہ میرے پاس آکر مجھ سے باتیں کیا کرتی تھیں اور جب بھی کسی مجلس میں بیٹھتیں تو یہ شعر پڑھتیں:

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا ۔۔۔ اَلَا اِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ نَجَانِيْ

ترجمہ: ہار (گم ہونے) کے دن کا واقعہ میرے رب کے عجائبات میں سے ہے۔ سنو! اسی واقعہ کے سبب مجھے کفرستان سے نجات ملی۔

میں نے ان سے پوچھا: ''کیا بات ہے کہ تم جب بھی کسی مجلس میں بیٹھتی ہو تو یہ شعر پڑھتی ہو؟'' تب انہوں نے یہ سارا واقعہ سنایا۔ (1)

حضرتِ سیِّدَتُنا انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان صحابیات میں سے ہیں جن کی نگاہ میں مصائب و مشقتیں حقیر تھیں اور وہ آفات و مصائب پر صبر کرتی تھیں۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: مشکلات پر صبر کرنے اور عطیات وغیرہ پر شکر بجالانے کا نام تصوُّف ہے۔

---

(1)......صفة الصفوة، الرقم:۱۵۷، امة لبعض العرب، ج۲، ص۵۳، بتغیر۔

آپ کے ہوتے ہر مصیبت ہیچ ہے:

﴿1543﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے دن اہلِ مدینہ میں کھلبلی مچ گئی اور مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ہر طرف سے آوازیں بلند ہونے لگیں کہ حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شہید کر دیئے گئے۔ چنانچہ، انصار کی ایک عورت نکلی، اس نے اپنے بھائی، بیٹے، خاوند اور والد کی لاشیں دیکھیں (جو شہید ہو چکے تھے) لیکن وہ نہ جانتی تھی کہ پہلے کس کے پاس سے گزری جب آخری شہید کے پاس سے گزری تو پوچھا: ''یہ کون ہیں؟'' لوگوں نے بتایا: ''یہ تیرا بھائی، والد، تیرا شوہر اور تیرا بیٹا ہے۔'' اس نے کہا: ''جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بتایا: ''حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سامنے (کی جانب) ہیں۔'' چنانچہ، انصاریہ صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پہنچیں اور دامن مبارک پکڑ کر عرض کرنے لگیں: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ سلامت ہیں تو مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔'' (1)

حضرتِ سیِّدَتُنا سوداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا سوداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا شمار بھی ان صحابیات میں ہوتا ہے جنہیں آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا تو انہوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

صبر کا انعام جنت:

﴿1544﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابی رباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھ سے فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟'' میں نے عرض کی: ''کیوں نہیں۔'' فرمایا: یہ سیاہ رنگ کی عورت ہے۔ اس نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں کھل جاتی ہوں (دوپٹہ وغیرہ اتر جاتا ہے اور خوف کرتی ہوں کہ کبھی بیہوشی میں ستر نہ کھل جائے)، لہٰذا میرے لئے دعا فرمایئے۔'' تو مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

(1) ......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، غزوۃ احد، ص ۳۴۰، بتغیر۔

''اگر تم صبر کرو تو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر چاہو تو میں تمہارے لئے صحت یابی کی دعا کر دیتا ہوں۔'' اس نے عرض کی: ''میں صبر کروں گی۔ لیکن ستر نہ کھلنے کی دعا فرما دیجئے۔'' چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ (1)

اُمِّ بُجَیْد حضرتِ سیِّدَتُنا حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

ام بجید حضرتِ سیِّدَتُنا حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شمار بھی ان صحابیات میں ہوتا ہے جو راہِ خدا میں کثرت سے صدقہ وخیرات کیا کرتی تھیں۔

سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ!

﴿1545﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا ام بُجَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بعض اوقات کوئی مسکین میرے دروازے پر آجاتا ہے تو مجھے حیا آتی ہے کیونکہ اسے دینے کے لئے میرے پاس کوئی قابل قدر چیز نہیں ہوتی۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اسے کچھ نہ کچھ دے دیا کرو اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔'' (2)

﴿1546﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ بُجَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں ہمارے پاس تشریف لایا کرتے اور میں ایک پیالہ میں ستو تیار کرکے پینے کے لئے پیش کرتی۔ ایک بار تشریف لائے تو میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنے پاس موجود چیز میں سے بعض اوقات میں سائل کو دینے کے لئے کچھ بچا کر رکھ لیتی ہوں (کیا ایسا کرنا درست ہے؟)۔'' ارشاد فرمایا: ''اے ام بُجَیْد! سائل کو کچھ نہ کچھ دے دیا کرو اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔'' (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب فضل من یصرع من الریح، الحدیث: ٥٦٥٢، ج٤، ص٦۔

2 ......التمهيدلابن عبدالبر، باب الزای، حدیث ثالث وعشرون، ج٢، ص٤١٦۔

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ام بجید، الحدیث: ٢٧٢٢١، ج١٠، ص٣٢٩، "السائل" بدله "المسکین"۔

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ فَرْوَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ فَرْوَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ عبادت وریاضت میں خوب جدوجہد کرتی تھیں۔

افضل عمل:

﴿1547-48﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا ام فروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک بار حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے افضل عمل کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: ''اوّل وقت میں نماز ادا کرنا۔'' (1)

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ اِسحاق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا ام اِسحاق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی جانب ہجرت کا شرف حاصل کیا۔ آپ (اپنے بھائی کے گم ہونے کی وجہ سے) تنہائی وفراق کے غم میں مبتلا رہتی تھیں۔

اُمِّ اِسحاق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بارگاہِ رسالت میں:

﴿1549﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا ام حکیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدَتُنا ام اسحاق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو فرماتے سنا کہ میں نے اپنے بھائی کے ہمراہ بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لئے مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی جانب ہجرت کی ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ بھائی نے مجھ سے کہا: ''تم یہاں ٹھہرو میں مکہ میں اپنا کچھ سامان بھول آیا ہوں (اسے لے آؤں)۔'' میں نے کہا: ''مجھے اپنے فاسق شوہر کا ڈر ہے (کہ کہیں وہ آپ کو شہید نہ کر دے)۔'' بھائی نے کہا: ''اِنْ شَآءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! ایسا نہیں ہوگا۔'' فرماتی ہیں: میں کچھ دن بھائی کا انتظار کرتی رہی، اسی دوران میرے پاس سے ایک شخص گزرا جسے میں پہچانتی تھی لیکن اس کا نام نہیں جانتی تھی۔ اس نے پوچھا: ''اے ام اسحاق! یہاں کیوں ٹھہری ہوئی ہو؟'' میں نے کہا: ''اسحاق کا انتظار کر رہی ہوں۔'' وہ مکہ سے اپنا سامان لینے گیا ہے۔'' اس نے کہا: ''اسحاق اب لوٹ کر نہیں آئے گا کیونکہ تیرے فاسق شوہر نے اسے قتل کر دیا ہے۔'' چنانچہ، میں

---

1 ......سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الوقت الاول......الخ، الحدیث: ۱۷۰، ج۱، ص۲۱۶۔

(وہاں سے چل پڑی اور) جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی تو اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وضو فرما رہے تھے۔ میں نے روتے ہوئے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے بھائی اسحاق کو قتل کر دیا گیا ہے۔'' آپ نے میری جانب دیکھا اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وضو کے لئے جھکے ہوئے تھے۔ چلو میں پانی لیا اور میرے منہ پر چھینٹے مارے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرماتی ہیں: ''حضرت سیِّدَتُنا ام اسحاق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بہت بڑا صدمہ پہنچا تھا ان کی آنکھوں میں آنسو نظر تو آتے تھے مگر بہتے نہ تھے۔'' (1)

حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت عُمَیس خَثْعَمِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ان خوش نصیب صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا اور حبشہ کی جانب ہجرت کی اور دو قبلوں (یعنی بیت المقدس اور کعبۃ اللہ المشرفہ) کی طرف رخ کر کے نمازیں ادا فرمائیں۔ بحریہ حبشیہ کے لقب سے مشہور، اعلیٰ نسب خاندان کی پروردہ، محبت و الفت کرنے والوں کی بیٹی اور حضرتِ سیِّدُنا جعفر طیار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ ان کی شہادت کے بعد اَفضل البَشَر بعد الانبیا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجیت کا شرف حاصل کیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی حیات ہی میں جانشین رسول امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہوا۔

دو ہجرتوں کا ثواب:

﴿1550-51﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم (حبشہ) سے بارگاہِ رسالت میں فتح خیبر کے موقع پر حاضر ہوئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (مالِ غنیمت میں سے) ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا (یا کہا:) اس میں سے کچھ عطا فرمایا جبکہ اصحابِ سفینہ یعنی ہم، حضرتِ سیِّدُنا جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور ان کے دیگر اصحاب کے علاوہ غزوۂ خیبر میں شرکت نہ کرنے والوں میں سے کسی کو کچھ بھی نہ دیا۔ (اہلِ مدینہ میں سے) کچھ لوگ ہم سے کہا کرتے کہ ''ہجرت کرنے میں ہم تم پر سبقت لے گئے۔'' جب حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت عمیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تشریف لائیں تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''کیا یہی حبشیہ، بحریہ

---

1 ......اسد الغابۃ، الرقم: ۷۳۵۵، امّ اسحاق، ج۷، ص۳۲۲۔

ہیں؟'' جواب دیا: ''جی ہاں!'' تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہجرت کرنے میں ہم تم پر سبقت لے گئے اور ہم حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرب کا تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔'' (یہ سن کر) حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غصہ آ گیا اور کہا: ''ہرگز نہیں! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہتے اور حضور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ میں سے جنہیں کھانا میسر نہ ہوتا انہیں کھانا کھلاتے اور ان پڑھوں کو نصیحت فرماتے جبکہ ہم محض اللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کی خاطر زمین حبشہ یا اس کے دور دراز علاقوں میں رہتے تھے۔ ہمیں تکلیف دی جاتی اور ڈرایا دھمکایا جاتا تھا۔ بخدا! میں اس وقت تک نہ تو کچھ کھاؤں گی اور نہ ہی پیوں گی جب تک بارگاہِ رسالت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی گفتگو عرض نہ کر دوں۔ میں ابھی (یہ تمام باتیں) بارگاہِ اقدس میں عرض کر کے پوچھوں گی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نہ تو جھوٹ بولوں گی، نہ ہیر پھیر کروں گی اور نہ ہی اس پر کوئی اضافہ کروں گی۔''

چنانچہ، جب حضور نبیِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرتِ عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس، اس طرح کہا ہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''پھر تم نے کیا جواب دیا؟'' عرض کی: ''میں نے یوں، یوں کہا۔'' ارشاد فرمایا: ''اسے تم سے زیادہ میرا قرب حاصل نہیں ہے کیونکہ عمر اور ان کے دیگر اصحاب کے لئے ایک ہجرت کا ثواب ہے جبکہ اے اہلِ سفینہ! تمہارے لئے دو ہجرتوں کا اجر وثواب ہے۔'' حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ''میں نے حضرتِ ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دیگر اصحابِ سفینہ کو دیکھا کہ وہ میرے پاس گروہوں کی صورت میں آتے اور اس حدیث کے بارے میں پوچھتے اور انہیں اس پر دنیا کی ہر چیز سے زیادہ خوشی ہوتی اور ان کے نزدیک یہ فرمان ہر چیز سے زیادہ قدر ومنزلت والا تھا۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابو بردہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضرتِ ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بار بار مجھ سے یہ فرمانِ عالیشان سنتے کہ ''تمہارے لئے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔ ایک ہجرت تم نے نجاشی کی طرف کی اور دوسری میری جانب۔'' (1)

1 ......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، الحدیث: ۴۲۳۰-۴۲۳۱، ج۳، ص۸۸-۸۹۔

دلائل النبوۃ للبیھقی، باب قدوم جعفر بن ابی طالب......الخ، ج۴، ص۲۴۴۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری حفاظت فرمائے!

﴿1552﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا حضرتِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے نکاح کر دیا تو ان کے پاس تشریف لائے۔ جب عورتوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تشریف لاتے دیکھا تو تمام عورتیں چلی گئیں اس وقت عورتوں اور آپ کے درمیان ایک پردہ حائل تھا لیکن حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت عمیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نہ گئیں۔ ارشاد فرمایا: ''تم کون ہو کہ ابھی تک یہیں ہو؟'' عرض کی: ''میں وہ ہوں جو شہزادیٔ رسول کا خیال رکھوں گی کیونکہ شب زفاف (یعنی سہاگ رات) نئی نویلی دلہن کے پاس ایک عورت کا ہونا ضروری ہے کہ اگر اسے کسی چیز کی ضرورت ہو یا وہ کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ اس چیز کو مہیا کر دے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دعا سے نوازا اور ارشاد فرمایا: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور ہر جانب سے شیطان مردود سے تمہاری حفاظت فرمائے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: حضرتِ اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے مجھے بتایا کہ ''میں نے ترچھی نگاہوں سے دیکھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے جا رہے تھے اور مسلسل حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور اپنی شہزادی کے لئے خصوصی دعا فرما رہے تھے یہاں تک کہ حجرہ مبارکہ میں داخل ہو گئے۔'' (1)

حکمت بھرا فیصلہ:

﴿1553﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے بعد امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح کر لیا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دونوں بیٹے حضرت سیِّدُنا محمد بن ابی بکر اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم ایک دوسرے پر فخر کرتے اور ہر ایک، دوسرے سے کہتا: ''میں تم سے بہتر ہوں اور میرے والد تمہارے والد سے بہتر تھے۔'' امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٣٦٢، ج٢٤، ص١٣٤۔

الْکَرِیْم نے حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: ''ان کے درمیان فیصلہ کرو۔'' چنانچہ، انہوں حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے فرمایا: ''اے بیٹے! میں نے عربوں میں کوئی جوان ایسا نہیں دیکھا جو تمہارے والد (حضرت سیِّدُنا جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے بہتر ہو۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے فرمایا: اے بیٹے! میں نے عربوں میں کسی ایسے بوڑھے کو نہیں دیکھا جو تمہارے والد (حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے بہتر ہو۔'' (اس پر) امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''تم نے ہمارے لئے کوئی فضیلت نہیں چھوڑی اگر تم اس کے علاوہ کچھ کہتیں تو میں ناپسند کرتا۔'' حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تینوں میں سے آپ سب سے بہتر ہیں۔'' (1)

حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنتِ یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت یزید بن سکن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ غرور و فتنے کا باعث بننے والی چیزوں سے دور رہتی تھیں۔

آگ کے کنگن:

﴿1554﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئی (اس وقت) میں نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ جب قریب پہنچی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی چمک دیکھ کر ارشاد فرمایا: ''اے اسماء! انہیں اتار کر پھینک دو! کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتیں کہ (اگر تم نے ان کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو بروزِ قیامت) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے گا۔'' میں نے کنگن اتار کر پھینک دیئے اور میں نہیں جانتی کہ انہیں کس نے اٹھایا؟ (2)

﴿1555﴾...... حضرتِ سیِّدُنا شہر بن حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ فرماتی ہیں:

1......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، فضائل قوم شتی من اهل الشام، الحديث: ١٧٢٠، ج٢، ص٩٠٢۔

2......المسند للامام احمد بن حنبل، اسماء ابنة يزيد، الحديث: ٢٧٦٣٤، ج١٠، ص٤٣٤۔

ایک بار میں خدمت اقدس میں حاضر تھی کہ میری خالہ بارگاہِ رسالت میں کچھ پوچھنے کے لئے حاضر ہوئیں۔ انہوں نے سونے کے دو کنگن پہنے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا یہ پسند کرتی ہو کہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے جائیں؟'' میں نے کہا: ''اے خالہ! رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے ان کنگنوں کے بارے میں ارشاد فرما رہے ہیں (جو آپ نے پہنے ہوئے ہیں)۔'' چنانچہ، انہوں نے وہ اتار کر پھینک دیئے اور عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر عورتیں بناؤ سنگھار نہ کریں تو شوہروں کے نزدیک ان کی کوئی قدر ومنزلت نہ رہے گی۔'' حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''کیا عورت یہ طاقت نہیں رکھتی کہ وہ چاندی کی بالیاں اور ہار لے کر اس پر زعفران کا رنگ چڑھا لے کہ وہ سونے کی طرح ہو جائیں؟ کیونکہ جس نے بھی ٹڈی کی آنکھ کے وزن کے برابر یا چھلے کے برابر سونا پہنا (اور اس کی زکوٰۃ نہ دی) تو بروزِ قیامت اسے اس سے داغا جائے گا۔'' [1]

{1556}...... حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دو دینار بھی ترکہ میں چھوڑے اس نے دو داغ چھوڑے [2]۔'' [3]

حضرتِ سیِّدَتُنا ام ھانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا ام ہانی انصاریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔

کیا مرنے کے بعد بھی ملاقات ہوگی؟

{1557}...... حضرتِ سیِّدَتُنا ام ہانی انصاریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، اسماء ابنة یزید، الحدیث: ۲۷۶۷۳، ج ۱۰، ص ۴۴۳۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 36** پر اس حدیث کہ ''اہل صفہ میں سے ایک شخص نے وفات پائی تو اس نے دو دینار چھوڑے تو ارشاد فرمایا کہ دو داغ'' کے تحت فرماتے ہیں: اس شخص نے دو دینار چھوڑ کر اپنے نام اہل صفہ پر دو دھبے لگائے کہ دعویٰ ہے ترک دنیا کا اور عمل یہ ہے کہ دو دینار پاس ہیں۔ خیال رہے کہ بعض لوگوں کے لئے مالداری اچھی ہوتی ہے کہ اس سے وہ شاکر بن جاتے ہیں اور بعض کے لئے غریبی بہتر کہ اس سے وہ صابر رہتے ہیں۔ اہل صفہ اس دوسری جماعت سے تھے لہٰذا یہ فرمان نہایت ہی موزوں ہے جیسے بعض کے لئے جلوت افضل ہے اور بعض کے لئے خلوت بہتر۔

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۴۶۵، ج ۲۴، ص ۱۸۴۔

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کیا وصال فرمانے کے بعد ہم ایک دوسرے سے ملاقات کر سکیں گے اور ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے؟" حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "(مؤمنین کی) روحیں پرندوں کی شکل میں درختوں کے ساتھ معلق (یعنی لٹکی) رہتی ہیں اور بروزِ قیامت اپنے جسموں میں داخل ہو جائیں گیں۔" (1)

حضرتِ سیِّدَتُنا سلمہ بنتِ قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا سلمہ بنت قیس نجاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے اور دونوں بیعتوں (بیعت عقبہ ورضوان) میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔

شوہر کو دھوکا نہ دینا:

﴿1558﴾...... خالۂ رسول حضرتِ سیِّدَتُنا سلمہ بنت قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں دو قبلوں (یعنی بیت المقدس اور کعبۃ اللّٰہ المشرفہ) کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے کا شرف حاصل کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلق قبیلہ بنو عدی بن نجار سے تھا۔ فرماتی ہیں: میں انصاری عورتوں کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان شرائط پر ہم سے بیعت لی کہ "ہم نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی، نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤوں کے درمیان (یعنی موضعِ ولادت میں) اٹھائیں (2) اور کسی اچھی بات میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی۔" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید ارشاد فرمایا: "اور کبھی اپنے خاوندوں کے ساتھ دھوکا بھی نہ کرنا۔" فرماتی ہیں: "ہم نے ان شرائط پر بیعت کی پھر لوٹ آئیں۔" میں نے ایک عورت سے کہا: "واپس جاؤ اور حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھو کہ شوہروں کے بارے میں ہم پر کیا چیز حرام ہے؟" اس عورت نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "چوری چھپے (یعنی بغیر اجازت) شوہر کا مال کسی کو نہ دیں۔" (3)

---

1 ......المسند للامام احمدبن حنبل، حدیث امّ ھانی، الحدیث:۲۷۴۵۶، ج۱۰، ص۳۹۱۔

2 ......یعنی پرایا بچہ لے کر شوہر کو دھوکہ دیں اور اس کے پیٹ سے جنا ہوا بتائیں۔ جیسا کہ جاہلیّت کے زمانہ میں دستور تھا۔

(خزائن العرفان، پ۲۸، الممتحنۃ، تحت الایۃ:۱۲، ص۹۹۲)

3 ......المسند للامام احمدبن حنبل، حدیث سلمی بنت قیس، الحدیث:۲۷۲۰۳، ج۱۰، ص۳۲۳۔

طبقۂ تابعین

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ آیندہ ہم طبقہ تابعین میں سے ان حضرات کا ذکر خیر کریں گے جو عابد وزاہد، قناعت پسند اور ہمہ وقت عبادت پر کمر بستہ رہنے میں مشہور تھے، نیز دنیا اور اس کے دھوکے سے اعراض کرتے اور عبادات کی لذت سے راحت وسکون پاتے تھے۔ ان کی تعداد تو بہت زیادہ ہے لیکن ہم ان میں سے مشہور ومعروف حضرات کے تذکرے پر ہی اکتفا کریں گے اور اس سے پہلے ہم بہتر زمانے کی فضیلت پر روایات وآثار ذکر کریں گے۔

بہترین لوگ:

﴿1559﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں بہترین میرا گروہ ہے پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں۔'' (۱)

﴿1560﴾ ...... حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہترین لوگ میرے قَرْن (زمانے) والے ہیں، پھر وہ جو ان سے متصل ہوں گے پھر وہ جو ان سے ملے ہوں گے۔'' (۲) (۳)

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضائل اصحاب النبی، الحدیث: ۳۶۵۰، ج۲، ص۵۱۵۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث النعمان بن بشیر، الحدیث: ۱۸۴۷۴، ج۶، ص۳۹۳۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرأۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 398** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: قَرْن کے لغوی معنی ہیں ملنا، اسی سے ہے اقتران زمانہ اور اہلِ زمانہ اور گروہ کو قَرْن اس لیے کہتے ہیں کہ ہم زمانہ اور ایک گروہ کے لوگ ملے ہوئے ہوتے ہیں اس میں گفتگو ہے کہ قَرْن یعنی زمانہ کس مدت کا نام ہے، تیس سال، چالیس سال، ساٹھ سال، ستر سال، اسی سال، سو سال آخری قول زیادہ قوی ہے کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک بچہ کے سر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا عشی قرنا تم ایک زمانہ تک جیتے رہو تو وہ سو برس جیا (مرقات) بعض اہلُ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرات خلفاء راشدین کا زمانہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا زمانہ ہے، ''ق'' میں صدیق کی طرف ''ر'' میں حضرت عمر کی طرف ''ن'' میں حضرت عثمان کی طرف اور ''ی'' میں حضرت علی کی طرف اشارہ ہے بعض نے فرمایا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صحابہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قَرْن ہیں، بعض نے فرمایا......

﴾1561﴿ ...... حضرت سَیِّدُ نا عمران بن حُصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہترین لوگ میرے ہم زمانہ ہیں، پھر وہ جوان سے متصل ہوں گے۔'' (1)

﴾1562﴿ ...... حضرت سَیِّدُ نا بُرَیدَہ اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ جوان کے قریب ہیں پھر وہ جوان کے قریب ہیں۔'' (2)

﴾1563﴿ ...... حضرت سَیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''سب سے افضل لوگ کون ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''سب سے افضل میں اور میرے صحابہ ہیں۔'' عرض کی گئی: ''پھر کون افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''پھر وہ لوگ افضل ہیں جوان کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔'' عرض کی گئی: ''پھر کون؟'' ارشاد فرمایا: ''پھر وہ جوان کی پیروی کریں گے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چوتھی مرتبہ

......کہ جو حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حیات ظاہری شریف میں زندہ تھا وہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ہم زمانہ ہے۔ (از مرقات، اشعہ مع زیادت) خیال رہے کہ زمانہ نبی اور ہے زمانہ نبوت کچھ اور۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا زمانہ نبوت تا قیامت ابد الآباد تک ہے، جس زمانہ میں لوگ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھ کر صحابی بنتے تھے وہ زمانہ محدود ہے ورنہ آج بھی زمانہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ہے اور ہمیشہ زمانہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ہی رہے گا۔ لطیفہ: ایک صاحب نے بدعت کی تعریف کی کہ بدعت وہ ہے کہ جو حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانہ کے بعد ایجاد ہو تو ایک عاشق دل شاد نے کہا کہ آج کس کا زمانہ ہے، آج بھی انہیں کا رواج انہیں کا زمانہ ہے، ہم آج کلمہ پڑھتے ہیں محمد رسول اللّٰہ کے رسول ہیں اگر یہ زمانہ ان کا نہیں تو ''ہیں'' کسے کہہ رہے ہو جو ہمارے رسول بھی زندہ ہیں ان کی رسالت بھی قائم ودائم ہے۔ ''**پھر وہ جوان سے متصل ہوں گے پھر وہ جو ان سے ملے ہوں گے**'' کے تحت فرماتے ہیں: تابعین اور تبع تابعین، خیال رہے کہ صحابی وہ مومن انسان ہیں جنہوں نے حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو ایک نگاہ دیکھا یا ایک آن کے لیے صحبت پائی مگر تابعی وہ لوگ جنہوں نے صحابی کی مستقل صحبت پائی ہو ایسے ہی تبع تابعین وہ جنہوں نے تابعی کی صحبت پائی ان کا فیض حاصل کیا ہو لہٰذا امام ابو حنیفہ تابعی ہیں مگر یزید تابعی نہیں کہ اگرچہ وہ صحابی کا بیٹا ہے مگر فیض صحابہ حاصل نہ کر سکا۔ اسی لیے یہاں (صاحبِ) مرقات نے یَلُوْنَهُمْ کے معنی کئے: اَیْ یُقَرِّبُوْنَهُمْ فِی الْخَیْرِ کَالتَّابِعِیْن جو صحابہ سے خیر میں قریب ہوں۔

1 ......سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی القرن الثالث، الحدیث: ۲۲۲۸، ج ٤، ص ٩٤۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث النعمان بن بشیر، الحدیث: ١٨٤٥٥، ج٦، ص ٣٩٠۔

المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث بریدة الاسلمی، الحدیث: ٢٣٠٨٦، ج٩، ص ٢٦۔

جواب دینے سے احتراز فرمایا۔'' (1)

﴿1564﴾...... ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''سب سے بہترین لوگ کون ہیں؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر دوسرے زمانے کے پھر تیسرے زمانے کے۔'' (2)

تابعین کا پہلا طبقہ

حضرت سیِّدُنا اُوَیس بن عامر قَرَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی

عبادت گزاروں کے سردار، اولیائے عظام کی نشانی حضرت سیِّدُنا اویس بن عامر قَرَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی وہ ہستی ہیں کہ جن کے بارے میں پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوشخبری دی اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو ان سے ملاقات کرنے کی وصیت فرمائی۔

﴿66-1565﴾...... حضرت سیِّدُنا اُسَیر بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَادِر فرماتے ہیں کہ کوفہ میں ایک محدِّث ہمیں حدیث سنایا کرتے تھے۔ ایک دن جب درسِ حدیث سے فارغ ہوئے تو اپنے شاگردوں سے فرمایا: ''چلے جاؤ۔'' لیکن چند لوگ ٹھہرے رہے ان میں ایک شخص اس طرح گفتگو کر رہا تھا کہ میں نے کبھی بھی کسی کو اس جیسی گفتگو کرتے نہیں سنا مجھے بڑا تعجب ہوا (چند روز اس کے غائب رہنے پر) میں نے اسے تلاش کیا نہ پایا تو اپنے ساتھیوں سے پوچھا: ''کیا تم فلاں شخص کو جانتے ہو جو فلاں فلاں درس میں ہمارے ساتھ تھا؟'' ایک نے کہا: ''میں اسے جانتا ہوں۔ وہ حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی تھے۔'' میں نے پوچھا: ''کیا تمہیں اس کے گھر کا پتا معلوم ہے؟'' کہا: ''ہاں!'' چنانچہ، میں اس کے ساتھ چل دیا حتی کہ ان کے گھر پہنچ کر دروازے پر دستک دی تو وہ باہر تشریف لائے۔ میں نے عرض کی: ''اے میرے بھائی! کس چیز نے آپ کو ہمارے پاس آنے سے روک رکھا ہے؟'' انہوں نے فرمایا: ''بے لباسی نے۔'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی (کی غربت وتنگدستی کے سبب ان) کے ساتھی ان کا مذاق اڑاتے اور

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسندابی هریرة، الحدیث: ۷۹۶۲، ج۳، ص۱۵۵۔

2 ......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة......الخ، الحدیث: ۲۵۳۶، ص۱۳۷۳۔

تکلیف پہنچاتے تھے۔ میں نے اپنی چادر دیتے ہوئے عرض کی: ''اسے باندھ لیجئے گا۔'' انہوں نے فرمایا: ''ایسا نہ کیجئے کیونکہ جب وہ مجھے اس چادر میں دیکھیں گے تو مزید اذیت پہنچائیں گے۔'' میرے اصرار کرنے پر انہوں نے چادر باندھ لی۔ جب اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے تو وہ کہنے لگے کہ'' کیا خیال ہے: انہوں نے یہ چادر کسے دھوکا دے کر لی ہے؟'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی واپس آ گئے اور چادر اتار کر مجھ سے فرمایا: ''تم نے دیکھ لیا (کہ انہوں نے کیا کہا)۔''

چنانچہ، میں لوگوں کے پاس گیا اور کہا: تم ان سے کیا چاہتے ہو؟ انہیں کیوں تکلیف پہنچاتے ہو؟ کبھی کسی کے پاس کپڑے ہوتے ہیں، کبھی نہیں ہوتے جب ہوتے ہیں تو وہ پہن لیتا ہے۔ لہٰذا زبانی کلامی میں نے ان کی خوب خبر لی۔ اتفاق سے اہل کوفہ کا ایک وفد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا ان کے ساتھ وہ شخص بھی تھا جو حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کا مذاق اڑایا کرتا تھا۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''کیا تم میں قرن کا رہنے والا کوئی ہے؟'' اس شخص نے عرض کی: ''میں قرن کا رہنے والا ہوں۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''یمن سے ایک اویس نامی شخص تمہارے پاس آئے گا۔ اس کے پیچھے یمن میں صرف اس کی ماں ہوگی۔ اس کے جسم پر برص کا داغ ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرے گا تو داغ ختم ہو جائے گا مگر ایک دینار یا درہم کے برابر باقی رہ جائے گا تم میں سے جو بھی اس سے ملے اپنے لئے مغفرت کی دعا کروائے۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: وہ ہمارے پاس آئے تھے میں نے ان سے پوچھا: ''کہاں سے آئے ہو؟'' کہا: ''یمن سے۔'' میں نے پوچھا: ''تمہارا نام کیا ہے؟'' کہا: ''اویس۔'' پوچھا: ''یمن میں کسے چھوڑ کر آئے ہو؟'' جواب دیا: ''اپنی والدہ کو۔'' میں نے پوچھا: ''کیا تمہارے جسم پر برص کا داغ ہے جسے تمہاری دعا کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ختم فرما دیا؟'' عرض کی: ''جی ہاں!'' میں نے کہا: ''میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے!'' عرض کی: ''اے امیر المؤمنین! کیا میرے جیسا شخص آپ کے لئے استغفار کرے گا؟'' چنانچہ، (اصرار پر) انہوں نے میرے لئے دعائے مغفرت کی۔ میں نے ان سے کہا: ''تم میرے بھائی ہو، لہٰذا مجھ سے جدائی اختیار نہ کرنا لیکن وہ چلے گئے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ کوفہ میں ہیں۔'' راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کا مذاق اڑانے والا شخص انہیں حقیر سمجھتے ہوئے کہنے لگا کہ'' وہ ہمارے ہاں

نہیں ہیں اور نہ ہی ہم اسے پہچانتے ہیں۔''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہاں! وہ ایسا ہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم اس کی شان گھٹا رہے ہو۔'' اس شخص نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! ہمارے ہاں ایک شخص ہے جسے اویس کہتے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس سے ملاقات کرنا لیکن میرا خیال ہے کہ تم اسے نہیں پاسکو گے۔''

چنانچہ، وہ شخص اپنے وطن روانہ ہوگیا اور گھر جانے سے پہلے حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے پاس آیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (اس کی سنجیدگی دیکھ کر) پوچھا: ''کیا بات ہے تم ایسے تو نہ تھے؟'' اس نے کہا: ''میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یوں، یوں فرماتے سنا ہے۔ لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے!'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''میں تمہارے لئے اس وقت تک دعا نہیں کروں گا جب تک تم مجھ سے وعدہ نہ کرو کہ آج کے بعد میرا مذاق نہیں اڑاؤ گے اور امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے میرے متعلق جو کچھ سنا ہے کسی سے ذکر نہیں کرو گے۔'' چنانچہ، (اس شرط پر) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ حضرت سیِّدُنا اُسَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کچھ ہی عرصے بعد کوفہ میں حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کا چرچا ہوگیا۔ میں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''اے میرے بھائی! آپ کے متعلق تعجب خیز باتیں پھیلی ہوئی ہیں جبکہ ہم ان سے ناواقف تھے۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو میں نے لوگوں تک پہنچائی ہو ہر شخص کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائے گا۔'' اس کے بعد حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی وہاں سے کوچ کر گئے۔ (1)

سیدنا اُوَیس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی صفات:

(1567)...... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے کہ ارشاد فرمایا: ''کل تمہارے ساتھ ایک جنتی شخص نماز ادا کرے گا۔'' حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے خواہش کی کہ وہ میں ہی ہوں۔'' چنانچہ، اگلے روز میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں نماز ادا کی اور مسجد میں

(1)......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل اویس القرنی، الحدیث:۲۵۴۲، ص۱۳۷۵، باختصار۔

ٹھہرا رہا یہاں تک کہ تمام لوگ گھروں کو لوٹ گئے سوائے میرے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے۔اسی دوران ایک سیاہ فام شخص معمولی کپڑے کا تہبند باندھے، پیوند دار چادر لپیٹے حاضر ہوا اس سے مشک کی خوشبو آرہی تھی۔وہ اپنا ہاتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس میں رکھ کر عرض گزار ہوا: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے لئے دعا کیجئے!'' آپ نے اس کے لئے شہادت کی دعا فرمائی۔حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہی وہ جنتی شخص ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! یہ بنی فلاں کا غلام ہے۔'' میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اسے خرید کر آزاد کیوں نہیں فرما دیتے؟'' ارشاد فرمایا: ''میں یہ کیسے کر سکتا ہوں جبکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت کا بادشاہ بنانا چاہتا ہے۔ اے ابوہریرہ! جنتیوں کے کچھ بادشاہ اور سردار ہوں گے اور یہ سیاہ فام شخص جنتی بادشاہوں اور سرداروں میں سے ہوگا۔اے ابوہریرہ! بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی مخلوق میں سے مخلص، پوشیدہ رہنے والے نیکوکار، پراگندہ سر، غبار آلود چہرے اور صرف حلال کمائی کھانے والے بندوں سے محبت فرماتا ہے۔یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں امرا کے پاس آنے کی اجازت نہیں ملتی۔اگر ناز و نعم میں پرورش پانے والی عورت کو نکاح کا پیغام دیں تو ان سے نکاح نہ کیا جائے۔اگر غائب ہوں تو انہیں ڈھونڈا نہ جائے، موجود ہوں تو ان کی آؤ بھگت نہ کی جائے۔اگر کسی مجلس میں حاضر ہوں تو ان کی آمد پر خوشی نہ منائی جائے۔بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہیں کی جاتی اور اگر وصال فرما جائیں تو کوئی (ان کے جنازے میں) شرکت نہیں کرتا۔''

عرض کی گئی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان صفات کا حامل کوئی شخص مل سکتا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''اویس قرنی انہیں میں سے ہے۔'' عرض کی: ''اویس قرنی کی کچھ علامات بیان فرما دیجئے!'' ارشاد فرمایا: ''اس کی آنکھیں سرخی مائل، بال سرخ و سفید، کشادہ کاندھے، درمیانہ قد، گندم گوں رنگ والا، ٹھوڑی کو سینے کی طرف جھکانے والا، نگاہیں پست رکھنے والا، دائیں کو بائیں پر ترجیح دینے والا، بکثرت تلاوتِ قرآن کرکے آنسو بہانے والا، پھٹی پرانی چادروں والا کہ جس کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی، اون کا تہبند اور چادر لپیٹے ہوگا، اہلِ زمین میں غیر معروف لیکن اہلِ آسمان میں مشہور و معروف ہوگا۔اگر کسی معاملے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی قسم کو ضرور پورا فرما دے۔سنو! اس کے بائیں کاندھے کے نیچے برص کا داغ ہوگا۔آگاہ ہو جاؤ! بروزِ قیامت بندوں سے کہا جائے گا

کہ جنت میں داخل ہو جاؤ لیکن اویس قرنی سے کہا جائے گا کہ اے اویس! ٹھہرے رہو اور شفاعت کرو۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ قبیلہ ربیعہ و مضر کی تعداد کے برابر لوگوں کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ اے عمر و علی! تمہاری ان سے ملاقات ہو تو ان سے اپنے لئے دعائے مغفرت کروانا اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری مغفرت فرما دے گا۔'' حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا 10 سال تک ان کی تلاش میں رہے لیکن ملاقات نہ ہوئی۔ چنانچہ، جس سال امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا اس سال انہوں نے جبل ابو قُبَیْس (پہاڑ) پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہا: ''اے یمن سے حج کے لئے آنے والو! کیا تمہارے ساتھ قبیلہ مراد سے تعلق رکھنے والا اویس نامی شخص ہے؟'' ایک لمبی داڑھی والے بوڑھے نے اٹھ کر کہا: ''ہم نہیں جانتے کہ اویس کون ہے؟ ہاں! میرے ایک بھتیجے کا نام اویس ہے لیکن وہ گمنام و مفلس ہے اور اس قابل نہیں کہ اسے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لایا جائے کیونکہ وہ ہمارا چرواہا ہے اور ہمارے درمیان اس کا کوئی مقام و مرتبہ نہیں ہے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے معاملے کو) اس کے سامنے پوشیدہ رکھا گویا آپ کی مراد وہ نہیں ہے اور اس سے دریافت فرمایا: ''تمہارا بھتیجا کہاں ہے؟ کیا وہ ہم سے زیادہ حقیر ہے؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں!'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''وہ کہاں ملے گا؟'' عرض کی: ''میدانِ عرفات میں پیلو کے درخت کے قریب۔''

چنانچہ، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سوار ہو کر جلدی جلدی عرفات پہنچے تو (دیکھا کہ) ایک شخص درخت کے نیچے کھڑا نماز پڑھ رہا ہے اور اونٹ اس کے اردگرد چر رہے ہیں۔ آپ حضرات اپنی سواریوں کو باندھ کر اس کی طرف بڑھے، سلام کیا حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے نماز مکمل کی اور سلام کا جواب دیا۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''تم کون ہو؟'' اس نے عرض کی: ''اونٹوں کا چرواہا و قوم کا اجیر۔'' فرمایا: ''ہم تمہارے پیشے اور کاروبار کے بارے میں نہیں بلکہ تمہارا نام پوچھ رہے ہیں۔'' عرض کی: ''عبد اللہ۔'' فرمایا: ''ہمیں معلوم ہے کہ تمام زمین و آسمان والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے ہیں۔ تمہاری والدہ نے تمہارا کیا نام رکھا ہے؟'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے عرض کی: ''آخر آپ حضرات کو مجھ سے کیا کام ہے؟'' فرمایا: ''حضور سیِّدِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں

اویس قرنی کی کچھ علامات بتائیں ہیں۔ بالوں کی سرخی وسفیدی اور آنکھوں کی سرخی کو تو ہم نے پہچان لیا ہے اور ہمیں بتایا تھا کہ اس کے بائیں کاندھے کے نیچے برص کا داغ ہوگا، لہٰذا ہمیں دکھاؤ اگر واقعی یہ علامت تم میں پائی گئی تو پھر تم ہی اویس قرنی ہو۔'' چنانچہ، جب انہوں نے اپنا کاندھا دکھایا تو نشانی دیکھ کر دونوں حضرات بڑھ کر بوسے لیتے ہوئے کہنے لگے: ''ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہی اویس قرنی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مغفرت فرمائے! ہمارے لئے دعائے مغفرت کیجئے!'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے کہا: ''میں کسی مخصوص شخص کے لئے دعا نہیں کرتا بلکہ خشکی وتری میں جتنے بھی مسلمان مرد وعورت ہیں سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اب جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ حضرات پر میرا حال آشکار فرما دیا اور میرا معاملہ ظاہر فرما دیا ہے تو آپ بتائیے کہ آپ ہیں کون؟''

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''یہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور میں علی بن ابی طالب ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے جب یہ سنا تو فوراً باادب طریقے سے کھڑے ہوگئے اور سلام عرض کرتے ہوئے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ دونوں کو امت کی جانب سے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''آپ کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! تم اسی جگہ ٹھہرو! میں مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے اپنے عطیات میں سے تمہارے لئے کچھ خرچہ اور زائد کپڑوں میں سے کچھ کپڑے لے کر آتا ہوں میرے اور تمہارے درمیان یہی جگہ مقرر رہے۔'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے عرض کی: ''اے امیر المؤمنین! میرے اور آپ کے درمیان کوئی وعدہ نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ آج کے بعد آپ مجھے نہیں پہچان سکیں گے رہا خرچہ اور کپڑے تو میں ان کا کیا کروں گا؟ کیا آپ مجھ پر اونی چادر و تہبند نہیں دیکھ رہے؟ کیا یہ پرانی ہوگئی ہیں؟ کیا میرے جوتے نہیں دیکھ رہے؟ کیا یہ پرانے ہوگئے ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ مجھے اونٹ چرانے کے عوض چار درہم ملتے ہیں؟ آپ نے کب مجھے انہیں کھاتے دیکھا ہے؟ اے امیر المؤمنین! میرے اور آپ کے سامنے سخت پہاڑ ہیں جنہیں بوجھل لوگ طے نہ کرسکیں گے [1]۔

---

[1] ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 38** پر ''پہاڑ ہیں'' کے تحت فرماتے ہیں: یہاں پہاڑ سے مراد موت، قبر، حشر کی مشکلات ہیں۔ جن سے گزرنا بہت ہی مشکل ہے مگر اس پر آسان ہے جس پر اللہ کرم......

اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ بھی خود کو ہلکا پھلکا رکھئے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب ان کی یہ گفتگو سنی تو اپنا درہ زمین پر مارا اور بلند آواز سے کہا: ''اے کاش! عمر کو اس کی ماں نے نہ جنا ہوتا۔ اے کاش! وہ بانجھ ہوتی، اس نے حمل کی مشقت نہ اٹھائی ہوتی۔ سنو! (خلافت کی) ذمہ داری کون قبول کرے گا؟'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے عرض کی: ''اے امیر المؤمنین! آپ اپنا راستہ لیں اور میں اپنی راہ ہوتا ہوں۔'' چنانچہ، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً کی جانب تشریف لے گئے اور حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اونٹ ہانک کر قبیلے والوں کی طرف چل دیئے۔ اونٹ مالکوں کے سپرد کر کے رخصت ہو گئے اور وصال فرمانے تک عبادت میں مصروف رہے۔

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: خیر التابعین حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے بارے میں بالتفصیل یہی قصہ ہم تک پہنچا ہے۔ حضرت سیِّدُنا سلمہ بن شعیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی فضیلت کے متعلق بہت سی روایات لکھی ہیں لیکن اس سے بڑھ کر کامل و جامع کوئی روایت نہیں لکھی۔ (1)

غمِ آخرت:

﴿1568﴾...... حضرت سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: قبیلہ مراد کا ایک شخص حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے قریب سے گزرا تو اس نے پوچھا: ''آپ نے صبح کس حال میں کی؟'' فرمایا: ''میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے صبح کی۔'' پوچھا: ''آپ پر زمانہ کیسا گزرا؟'' فرمایا: ''ایسے شخص پر زمانہ کیسا گزرتا ہو گا کہ جو صبح کرے تو شام کی امید نہ ہو اور شام کرے تو صبح کی امید نہ ہو (اور یہ بھی نہیں جانتا کہ) جنتی ہے یا جہنمی۔ اے قبیلہ مراد کے شخص! بے شک موت اور اس کی یاد نے مومن کے لئے کوئی خوشی باقی نہیں چھوڑی اور حُقُوقُ اللہ کی معرفت نے اس کے

......کرے۔ ''جنہیں بوجھل لوگ طے نہ کر سکیں گے'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی مال، حال، عزت و جاہ کے طالبین ان پہاڑوں کو بہ آسانی طے نہ کر سکیں گے۔ سفر میں جتنا بوجھ زیادہ اتنی ہی تکلیف زیادہ دنیا میں پھنسے ہوئے آدمی کو مرتے وقت نزع کی تکلیف کے علاوہ دنیا چھوٹنے کا غم ہوتا ہے جو بہت تکلیف کا باعث ہے۔

(1)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۸٤٠، اویس بن عامر، الحدیث: ۲٤٤۹، ج۹، ص ٤۲۳۔٤۲٥۔

مال میں سونا چاندی کچھ بھی نہیں چھوڑا اور انسان کا حق پر قائم رہنا اس کے لئے کوئی دوست باقی نہیں چھوڑتا۔“ (١)

غیبی قبر:

﴿1569﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن سلمہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانہ خلافت میں آذربائیجان فتح کرنے کے لئے جہاد کیا حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِی بھی ہمارے ساتھ تھے۔ جب ہم واپس لوٹے تو آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہو گئے۔ اسی حالت میں ہم نے انہیں اپنے ساتھ لے لیا لیکن جان بر نہ ہو سکے اور وصال فرما گئے۔ چنانچہ، ہم نے راستے میں ایک مقام پر قیام کیا تو ایک کھدی ہوئی قبر، پانی، کفن اور حنوط (مردے کو لگائی جانے والی خوشبو) دیکھی۔ ہم نے انہیں غسل دیا، کفن پہنایا اور نماز جنازہ پڑھ کر دفنا دیا۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے: ”اگر کبھی ہم اس طرف سے گزرے تو ان کی قبر پہچان لیں گے لیکن کچھ عرصے بعد جب اس مقام سے ہمارا گزر ہوا تو وہاں نہ تو کوئی قبر تھی اور نہ ہی کسی قبر کا نشان۔“ (٢)

سیِّدُنا اُوَیس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِی کی سادگی:

﴿1570﴾ ...... حضرت سیِّدُنا محارب بن دِثار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو بے لباس ہونے کے سبب مسجد میں یا نماز پڑھنے کی جگہ نہیں آسکتے۔ ان کا ایمان انہیں لوگوں سے سوال کرنے سے روکے ہوئے ہے۔ اویس قرنی اور فرات بن حیان بھی انہیں میں سے ہیں۔“ (٣)

﴿1571﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ”حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِی راہِ خدا میں اپنے کپڑے تک صدقہ کر دیتے اور خود بے لباس ہو کر (گھر میں) بیٹھ رہتے اور اتنا لباس بھی نہ پاتے کہ جسے پہن کر نمازِ جمعہ ادا کر سکیں۔“ (٤)

---

1 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم:٢٠٧٦، اویس القرنی، ج٦، ص٢٠٦، بتغیر۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد اویس القرنی، الحدیث:٢٠١٦، ص٣٤٦۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد اویس القرنی، الحدیث:٢٠٠٧، ص٣٤٢۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد اویس القرنی، الحدیث:٢٠١٥، ص٣٤٥۔

﴿1572﴾ ...... حضرت سیِّدُنا قیس بن بشیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو بے لباس ہونے کی وجہ سے دو کپڑے پہنائے۔'' (1)

سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کو وصیت:

﴿1573-74﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہرم بن حیان عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں فقط حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی زیارت کے لئے کوفہ گیا لوگوں سے ان کے بارے میں پوچھا کسی نے کچھ نہ بتایا، ان کی تلاش میں فرات کی جانب جا نکلا دیکھا کہ ایک شخص وضو کر رہا اور اپنے کپڑے دھو رہا ہے۔ علامات و اوصاف سے میں نے انہیں پہچان لیا کہ یہی حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ہیں کیونکہ آپ گندم گو، سر منڈائے ہوئے، گھنی داڑھی والے اور بارعب شخص تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن انہوں نے مصافحہ نہ کیا حالانکہ جب میں نے انہیں اس حالت میں دیکھا تو رونے کی وجہ سے میرا گلا گھٹنے لگا تھا۔ میں نے سلام کرتے ہوئے کہا: ''اے بھائی! آپ کیسے ہیں؟'' فرمایا: ''اے ہرم بن حیان! تم کیسے ہو؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں لمبی عمر عطا فرمائے! میرے بارے میں تمہیں کس نے بتایا؟'' میں نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے۔'' فرمایا: ''پاکی ہے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ کو۔ بے شک ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔'' میں نے پوچھا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ نے میرا اور میرے والد کا نام کیسے جانا؟ حالانکہ بخدا! آج سے پہلے کبھی ہماری ملاقات نہیں ہوئی۔'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''جب میرے نفس نے (تیرے نفس سے) کلام کیا تو میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا کیونکہ جس طرح جسموں کے نفس ہیں اسی طرح روحوں کے بھی نفس ہوتے ہیں اور مسلمان اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ روح کے ذریعے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اگرچہ ان کے گھر دور اور منازل جدا جدا ہی کیوں نہ ہوں۔'' میں نے عرض کی: ''مجھے کوئی حدیث سنایئے! جسے میں آپ سے سن کر یاد کرسکوں۔''

حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''میں نہ تو (ظاہری حیات میں) زیارت رسول سے مشرف ہوا اور نہ ہی صحبتِ بابرکت سے فیضیاب ہوا لیکن میں نے زیارت کا شرف پانے والوں کو دیکھا ہے اور جس طرح تمہیں حدیثیں پہنچی ہیں مجھے بھی پہنچی ہیں۔ میں اپنے لئے یہ دروازہ کھولنا پسند نہیں کرتا اور نہ ہی قاضی یا مفتی بننا پسند

1 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد اویس القرنی، الحدیث: ۲۰۰۶، ص ۳۴۱۔

کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے نفس (کی اصلاح) میں ہی مصروف ہوں۔'' میں نے عرض کی: ''چلیں قرآنِ مجید کی کچھ آیات ہی تلاوت فرمائیے کہ میں سن لوں اور میرے لئے دعا فرمائیں اور کچھ وصیت بھی فرمائیں۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرات کے کنارے چلتے ہوئے فرمایا: میرے ربعَزَّوَجَلَّ کا فرمان حق ہے، سب سے سچی بات اور سب سے اچھا کلام میرے ربعَزَّوَجَلَّ کا ہے۔ (پھر اس طرح تلاوت فرمائی:)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ:

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ (پ۲۵، الدخان: ۴۰)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک فیصلہ کا دن ان سب کی میعاد ہے۔

یہ آیتِ مبارک تلاوت کرنے کے بعد ایک زوردار چیخ ماری (اور خاموش ہوگئے) میں سمجھا کہ شاید آپ بے ہوش ہوگئے ہیں۔ پھر یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ (پ۲۵، الدخان: ۴۱،۴۲)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد ہوگی مگر جس پر اللہ رحم کرے بیشک وہی عزت والا مہربان ہے۔

پھر میری طرف دیکھ کر فرمایا: ''اے ہَرِم بن حیان! تمہارے والد انتقال فرما گئے اور عنقریب تمہارا بھی انتقال ہوجائے گا۔ ابو حیان کا انتقال ہوگیا ان کا ٹھکانا جنت ہوگا یا جہنم۔ اے ابن حیان! حضرت سیِّدُنا آدم وحضرت سیِّدَتُنا حواء عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دنیا سے تشریف لے گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام بھی رخصت ہوگئے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ نَجِیُّ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کا بھی وصال ہوگیا اور حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی (بظاہر) دنیا سے تشریف لے گئے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی وصال فرما گئے اور میرے بھائی، میرے مخلص دوست امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی دنیا سے چلے گئے۔ افسوس اے عمر! افسوس اے عمر!'' حضرت سیِّدُنا ہرم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: یہ واقعہ خلافت فاروقی کے اخیر کا ہے۔ میں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رحم فرمائے! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تو ابھی وصال نہیں ہوا۔''

حضرت سیِّدُنا اویس قَرَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''ہاں کیوں نہیں! بے شک میرے ربعَزَّوَجَلَّ نے مجھے ان کی موت کی اطلاع دی ہے اور میں جو کہہ رہا ہوں اسے جانتا ہوں کیونکہ کل میرا اور تمہارا شمار بھی مردوں میں ہی ہوگا۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مختصر سی دعا فرمائی۔ پھر فرمایا: ''اے ابنِ حیان! کتابُ اللّٰہ میں سے یہ تمہیں میری وصیت ہے (اسے یاد رکھنا) اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں میں سے صالحین کی موت کی خبر دی ہے، میں تمہیں اپنی موت کی خبر دے رہا ہوں، لہٰذا موت کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ اگر استطاعت ہو تو ایک لمحہ کے لئے بھی دل کو موت کی یاد سے غافل نہ ہونے دینا اور جب اپنی قوم کی طرف لوٹ کر جاؤ تو انہیں بھی ڈرانا اور اپنے لئے بھی کوشش کرتے رہنا اور (اہلِ حق) گروہ کا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا ورنہ اپنے دین سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اور تمہیں احساس تک نہ ہوگا پھر اگر اسی حالت میں مر گئے تو بروزِ قیامت آگ کا ایندھن بنو گے۔'' پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''یَا اَللّٰہعَزَّوَجَلَّ! یہ شخص خیال کرتا ہے کہ یہ تیری رضا کی خاطر مجھ سے محبت کرتا ہے اور صرف تیری رضا کی خاطر مجھ سے ملاقات کے لئے آیا ہے، لہٰذا جنت میں بھی اس سے میری ملاقات کروانا، دنیا میں اسے قناعت عطا فرما، دنیا میں جو کچھ بھی اسے عطا فرمائے آسانی و عافیت سے عطا فرمانا اور جن اعمال کی اسے توفیق بخشے اس پر اسے شکر کی دولت نصیب فرمانا۔ اے ہَرِم بن حیان! میں تمہیں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کرتا ہوں، وَعَلَیْکَ السَّلَام۔ آج کے بعد مجھے تلاش نہ کرنا اور نہ کسی سے میرے بارے میں پوچھنا۔ اگر اللّٰہعَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو میں تمہیں یاد بھی رکھوں گا اور تمہارے لئے دعا بھی کروں گا۔ تم اپنا راستہ لو میں اپنی راہ لیتا ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا ہرم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''میں نے خواہش کی کہ تھوڑی دیر ان کے ہمراہ چلوں لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر ہم دونوں روتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ وہ ایک گلی میں تشریف لے گئے اس کے بعد میں نے انہیں بہت تلاش کیا، ان کے متعلق لوگوں سے پوچھا لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جو ان کے بارے میں کچھ بتاتا۔'' (1)

خیرُ التابعین:

﴿1575﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جنگِ صفین کے دن شامیوں میں سے ایک شخص نے آواز لگائی: ''کیا تمہارے ساتھ اویس قَرَنی ہیں؟'' ہم نے کہا: ''ہاں! لیکن تمہیں ان

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۸۴۰، اویس بن عامر، ج۹، ص۴۴۷، باختصار۔

سے کیا کام ہے؟'' اس نے کہا: میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''اویس قَرَنی تابعین میں سے سب سے بہتر اور اچھے ہیں۔'' یہ کہہ کر اس نے اپنی سواری کا رخ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اصحاب کی طرف موڑ لیا۔'' (۱)

قیامت کی ایک نشانی:

﴿1576﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حُمَید بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا اویس قَرَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا کہ حُضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''صحابہ کے معاملہ میں مجھے تکلیف نہ پہنچانا کیونکہ قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس امت کے بعد والے پہلوں پر لعنت کریں گے۔ اس وقت زمین واہل زمین پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سخت غضب فرمائے گا، لہٰذا جو بھی اس زمانہ کو پائے تو وہ تلوار کاندھے ہی پر رکھے اور شہید ہو کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو اور اگر ایسا نہ کر سکے تو خود کو ہی ملامت کرے۔'' (۲)

﴿1577﴾ ...... حضرت سیِّدُنا اصبغ بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی خدمت والدہ کی ذمہ داری کے سبب زیارت رسول سے مشرف نہ ہوسکے۔'' (۳)

جذبۂ عبادت:

﴿1578﴾ ...... حضرت سیِّدُنا اصبغ بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی جب شام کرتے تو فرماتے: ''یہ رات رکوع میں گزارنے کی ہے۔'' پھر ساری رات رکوع میں گزار دیتے اگلی شام آتی تو فرماتے: ''یہ رات سجدہ میں گزارنے کی ہے۔'' پھر صبح تک سجدہ ہی میں رہتے۔ (آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ) جب شام ہوتی تو گھر میں موجود کھانے اور پہننے کی زائد اشیاء راہِ خدا میں صدقہ کر دیتے۔ پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جو شخص بھوک اور بے لباسی کی حالت میں مرجائے تُو مجھ سے اس کے بارے میں سوال نہ فرمانا۔'' (۴)

---

1 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب خير التابعين، الحديث: ٥٧٧١، ج٤، ص٤٩٦، بتغير قليل۔

2 ......سير اعلام النبلاء، اويس القرنى، ج٥، ص٧٨۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد اويس القرنى، الحديث: ٢٠١٢، ص٣٤٤۔

4 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٨٤٠، اويس بن عامر، ج٩، ص٤٤٤۔

حضرت سیِّدُنا عامر بن عبدِ قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

زندگی کی آسائش ولذات سے کنارہ کش رہنے والے حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبدِقیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی طبقہ اُولیٰ کے تابعین میں سے ہیں۔ آپ حدودِ الٰہی کی محافظت کرنے والے، باحیا، عیوب ونقائص سے پاک اور نورِ ہدایت سے منور تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: (اللہ عَزَّوَجَلَّ سے) ملاقات کے شوق میں بلند رتبے ومقام کے حصول کی کوشش کا نام تصوُّف ہے۔

شیطان سانپ کی شکل میں:

﴿1579﴾...... حضرت سیِّدُ نا علقمہ بن مرثد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ 8 افراد زُہد کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہیں: (۱)...... حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس (۲)...... حضرت سیِّدُ نا اویس قَرَنی (۳)...... حضرت سیِّدُ نا ہرم بن حیان (۴)...... حضرت سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم (۵)...... حضرت سیِّدُ نا مسروق بن اجدع (۶)...... حضرت سیِّدُ نا اسود بن یزید (۷)...... حضرت سیِّدُ نا ابو مسلم خَوْلانی اور (۸)...... حضرت سیِّدُ نا حسن بن ابوالحسن رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''دنیا رنج وغم کا مقام اور آخرت آگ اور حساب وکتاب کی جگہ ہے تو پھر راحت وسکون کہاں ہے؟ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے (میری) چاہت وخواہش کے بغیر اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا فرمایا، دنیوی آزمائشوں میں مبتلا کیا پھر مجھے (برائی سے) بچنے کا حکم فرمایا، لہٰذا اگر تو مجھے برائی سے نہ بچائے تو میں کیسے بچ سکتا ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بے شک تو جانتا ہے کہ اگر ساری دنیا بھی اپنے ساز وسامان کے ساتھ مجھے مل جائے تو تیرے فرمان پر میں اسے تیری (رضا) کی خاطر چھوڑ دوں گا، لہٰذا مجھے میرے نفس پر قدرت وطاقت عطا فرما۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر فرمایا کرتے: ''چار چیزیں دنیا کی لذات میں سے ہیں: (۱)...... مال (۲)...... عورتیں (۳)...... نیند اور (۴)...... کھانا۔ مال ودولت اور عورتوں میں مجھے کوئی حاجت ورغبت نہیں جبکہ نینداور کھانے کے بغیر گزارا نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ان دونوں سے بچنے کی بھی پوری کوشش کرتا ہوں۔''

(مروی ہے کہ) حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت کا عالم یہ ہوتا تھا کہ رات حالت قیام

میں گزارتے اوردن روزہ کی حالت میں بسر کرتے ۔شیطان ان کے سجدہ کی جگہ پر سانپ کی طرح کنڈلی مار کر بیٹھ جاتا جب اس کی بو محسوس کرتے تو ہاتھ سے دور کر کے سجدہ کر لیتے اور فرماتے :''اگر تیری بو نہ ہوتی تو میں تجھ پر ہی سجدہ کر لیتا۔'' شیطان سانپ کی شکل اختیار کر لیتا تھا۔حضرت سیِّدُ ناعلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں :میں نے دیکھا حضرت سیِّدُ ناعامر بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز پڑ رہے ہیں اور شیطان ان کی قمیص میں داخل ہو کر آستین وغیرہ سے نکل جاتا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذرا بھی حرکت نہ کرتے ۔عرض کی گئی :''آپ سانپ کو خود سے دور کیوں نہیں کرتے ؟'' فرماتے :''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم !مجھے حیا آتی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات کے علاوہ کسی اور چیز سے خوف محسوس کروں۔ بخدا! مجھے تو احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ کب داخل ہوا اور کب نکلا۔'' ایک بار کسی نے عرض کی: ''عبادت وریاضت میں آپ جتنی مشقت اٹھاتے ہیں جنت تو اس سے کم مشقت میں بھی حاصل ہو سکتی اور جہنم سے بچا جا سکتا ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''نہیں !(میں اس وقت تک نہ جنتی ہو سکتا ہوں اور نہ جہنم سے بچ سکتا ہوں) جب تک کہ اپنے نفس کو خوب ذلیل نہ کرلوں ۔'' حضرت سیِّدُ ناعلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں :ایک بار حضرت سیِّدُ ناعامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیمار ہوئے تو رونے لگے ۔عرض کی گئی :''آپ تو بڑے پرہیزگار اور زاہد ہیں پھر کیوں رو رہے ہیں ؟'' فرمایا:''میں کیوں نہ روؤں اور مجھ سے زیادہ رونے کا حقدار کون ہے ؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم !میں دنیا کے چھوٹنے پر یا موت کی تلخی کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ میں تو اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ سفر لمبا اور زادِ راہ کم ہے ۔میں شام بلندی یا پستی یعنی جنت یا دوزخ میں گزاروں گا اور معلوم نہیں کہ جنت ٹھکانا ہو گا یا جہنم ۔'' (۱)

﴿1580﴾ ......یہ روایت بھی ماقبل کی مثل ہے اس میں اتنا زائد ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعامر بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''میں خوب کوشش کروں گا اگر نجات پا گیا تو یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو گی اور اگر جہنم میں چلا گیا تو اپنی کوشش میں کوتاہی کی وجہ سے جاؤں گا۔'' (کسی نے روتے دیکھ کر وجہ پوچھی تو) فرمایا:''میں دنیا کے چھوٹنے پر نہیں رو رہا بلکہ گرمیوں میں روزہ رکھنے اور سردیوں کی راتوں میں قیام کرنے میں کوتاہی کے سبب رو رہا ہوں ۔'' (۲)

---

(1) ......صفة الصفوة، الرقم:٤٨٤، عامر بن عبد الله، ج٣، ص١٣٤-١٣٣، بتغير قليل۔

الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٢٩٨٩، عامر بن عبد الله بن عبدالقيس، ج٧، ص٧٩۔

(2) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهدعامر بن قيس، الحديث:١٢٥١، ص٢٤٠، بتغير۔

سب سے بڑا عبادت گزار:

﴿1581﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ افضل ترین عبادت گزاروں میں سے تھے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود پر روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھنا لازم کرر کھا تھا۔طلوع آفتاب سے لے کر عصر تک مسلسل نماز میں مشغول رہتے جب لوٹتے تو پاؤں اور پنڈلیاں سوجی ہوتیں۔اپنے نفس سے فرماتے: ''اے نفس! اے بُرائی کا حکم دینے والے! تجھے تو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بخدا! میں تجھے مسلسل سرگرم عمل رکھوں گا حتی کہ بستر بھی تجھ سے اپنا حصہ وصول نہ کر سکے گا (یعنی آرام نہیں کروں گا)۔'' ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وادی سباع کی طرف تشریف لے گئے وہاں حضرت سیِّدُ نا حممہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نامی ایک حبشی عابد رہتے تھے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وادی کے ایک کونے میں اور وہ عابد دوسرے کونے میں مشغول عبادت ہو گئے 40 دن اور 40 رات تک دونوں ایک دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ جب فرض نماز کا وقت ہوتا تو باجماعت نماز ادا کرتے پھر اپنی اپنی جگہ جا کر نوافل میں مشغول ہو جاتے 40 دن بعد حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا حممہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟'' کہا: ''چھوڑو! مجھے اپنے کام میں مشغول رہنے دو۔'' حضرت سیِّدُ نا عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر نے فرمایا: ''میں تمہیں قسم دیتا ہوں بتاؤ تم کون ہو؟'' جواب دیا: ''میں حممہ ہوں۔'' فرمایا: ''اگر تم وہی حممہ ہو جس کا مجھ سے تذکرہ کیا گیا تھا تو پھر تم دنیا میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو۔ مجھے افضل ترین خصلت کے بارے میں بتاؤ؟''

حضرت سیِّدُ نا حممہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''بے شک مجھ سے عمل میں کوتاہی ہوتی ہے اگر فرض نماز کے مقررہ اوقات میرے رکوع و سجود کو قطع کرنے کا سبب نہ بنتے تو میں پسند کرتا کہ ساری عمر رکوع میں گزر جاتی اور میرا چہرہ سجدے میں جھکا رہتا یہاں تک کہ میرا وصال ہو جاتا لیکن فرض نمازیں مجھے ایسا کرنے نہیں دیتیں۔'' یہ کہنے کے بعد پوچھا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟'' فرمایا: ''میں عامر بن عبد قیس ہوں۔'' کہا: ''اگر آپ وہی عامر ہیں جن کا میں نے تذکرہ سن رکھا ہے تو آپ تمام لوگوں سے زیادہ عبادت گزار ہیں، لہٰذا مجھے کسی افضل خصلت

کے بارے میں بتائیے؟''حضرت سیِّدُ ناعامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے فرمایا:''بے شک مجھ سے بھی عمل میں کوتاہی سرزد ہوجاتی ہے لیکن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہیبت وجلال کی عظمت دل میں اس قدر ہے کہ میں اس کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا۔ ایک بار درندوں نے مجھے گھیر لیا ایک درندہ پشت کی جانب سے مجھ پر جھپٹا اور اپنے پنجے میرے کاندھے پر گاڑ دیئے جبکہ میں یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کررہا تھا:

ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ (پ۱۲، ھود:۱۰۳) ترجمۂ کنزالایمان: وہ دن ہے جس میں سب لوگ اکٹھے ہوں گے اور وہ دن حاضری کا ہے۔

جب درندے نے دیکھا کہ میں نے اس کی کچھ پرواہ نہیں کی تو وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔''حضرت سیِّدُ ناحممہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا:''اے عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر! کون سی چیز آپ کے لئے باعث ہلاکت ہے؟''فرمایا:''مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور چیز سے خوف کھاؤں۔''حضرت سیِّدُ ناحممہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں پیٹ کی آزمائش میں مبتلا نہ فرماتا تو میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھے ہر وقت رکوع وسجود میں ہی مشغول پاتا لیکن جب ہم کھاتے ہیں تو قضائے حاجت کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔''حضرت سیِّدُ ناحممہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ روزانہ 800 رکعت نوافل ادا فرماتے اور پھر کہتے:''بے شک مجھ سے عبادت میں کوتاہی ہوجاتی ہے اور اپنے نفس پر بہت زیادہ عتاب کرتے۔'' (۱)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت ہو تو ایسی:

﴿1582﴾...... حضرت سیِّدُ ناحزم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے بھائی حضرت سیِّدُ ناسہل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ ناعامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے:''میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جس کے سبب ہر مصیبت مجھ پر آسان ہوگئی اور وہ ہر معاملے میں مجھ سے راضی ہوگیا اور اس سے ایسی محبت کے سبب میں جس حال میں بھی صبح وشام کروں مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔'' (۲)

---

(1) ......صفة الصفوة، الرقم:٤٨٤، عامر بن عبد الله، ج٣، ص١٣٥-١٣٤۔

(2) ......اسد الغابة، الرقم:٢٧١٢، عامربن عبدقيس، ج٣، ص١٣٠۔

تقویٰ وپرہیزگاری:

﴿1583﴾...... حضرت سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ امیرِ بصرہ کے قاصد نے حضرت سیِّدُنا عامر بن عبدقیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آکر کہا: ''خلیفہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے نکاح نہ کرنے کا سبب دریافت کروں؟'' حضرت سیِّدُنا عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر نے فرمایا: ''میں نکاح کے معاملے میں تھکا ماندہ ہوں اس لئے میں نے عورتوں کو چھوڑ رکھا ہے۔'' قاصد نے پوچھا: ''آپ پنیر کیوں نہیں کھاتے؟'' فرمایا: ''میں ایسی جگہ رہتا ہوں جہاں مجوسی (آگ کی پوجا کرنے والے) بکثرت ہیں، لہٰذا جب تک کسی چیز کے بارے میں دو مسلمان گواہی نہ دے دیں کہ اس میں مردار شامل نہیں ہے تب تک میں اسے نہیں کھاتا۔'' قاصد نے کہا: ''آپ اُمرا کے پاس کیوں نہیں جاتے؟'' فرمایا: ''تمہارے دروازوں پر حاجت مندوں کا ہجوم رہتا ہے، لہٰذا ان کی ضروریات پوری کرو اور جنہیں تمہاری کوئی حاجت نہیں انہیں چھوڑ دو۔'' (1)

﴿1584﴾...... حضرت سیِّدُنا صخر بن ابی صخر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبدقیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کیا میں اہل جنت میں سے ہوں یا (فرمایا: کیا) میں جنتی ہوں، کیا میرے جیسا شخص بھی جنت میں داخل ہوگا؟''

مقصدِ حیات:

﴿1585﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک قاصد کو حضرت سیِّدُنا عامر بن عبدقیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ ''ان سے اچھے سلوک سے پیش آؤ، ان کا ادب واحترام کرو اور کہو کہ جس عورت سے چاہیں نکاح کرلیں، مہر بیتُ المال سے ادا کیا جائے گا۔'' چنانچہ، قاصد نے خدمت میں حاضر ہو کر کہا: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ میں آپ سے اچھا برتاؤ کروں، ادب واحترام سے پیش آؤں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''فلاں شخص جس کا کافی عرصے سے حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اختلاف چل رہا ہے اور

---

(1) ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ۲۹۸۹، عامر بن عبد اللہ بن عبدالقیس، ج۷، ص۷۶۔

اسے ان کے پاس جانے کی اجازت نہیں ملتی مجھ سے زیادہ وہ اس سلوک کا مستحق ہے۔'' قاصد نے کہا: ''امیر المؤمنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ سے کہوں آپ جس عورت سے چاہیں نکاح کرلیں اور مہر بیتُ المال سے ادا کردوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نکاح کے معاملہ میں تھکا ماندہ ہوں۔'' اس نے پوچھا: پھر آپ کس عورت سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟'' فرمایا: ''جو روٹی کے خشک ٹکڑے اور بوسیدہ چادر کو قبول کرے۔'' پھر اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس کے دل میں اہل خانہ کی محبت نہ ہو؟'' انہوں جواب دیا: ''ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے۔'' پھر پوچھا: ''کیا کوئی ایسا ہے جس کے دل میں اولاد کی محبت نہ ہو؟'' عرض کی: ''نہیں۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! نیزوں سے میری پسلیاں ٹوٹ پھوٹ جائیں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایسا ہو جاؤں (یعنی میرے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور کی محبت ہو)۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں صرف محبت الٰہی کو ہی اپنا مقصد حیات بناؤں گا۔'' حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عملی طور پر ایسا ثابت بھی کر کے دکھایا۔'' (1)

چار چیزیں:

﴿1586﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو ہاشم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے دنیا کا معاملہ چار چیزوں میں پایا: (۱)......مال (۲)......عورتیں (۳)......نینداور (۴)......کھانا۔ مال اور عورتوں میں تو مجھے کوئی دلچسپی نہیں اور جہاں تک نینداور کھانے کا تعلق ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میری طاقت میں ہوتا تو میں ان پر بھی قابو پا لیتا۔'' (2)

مظلوم کی مدد:

﴿1587-88﴾...... بنی جُشَم کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ ایک شیخ نے مجھے حضرت سیِّدُنا عامر بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جلاوطنی کا سبب بتایا کہ ایک مرتبہ

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهدعامربن قيس، الحديث:١٢٢٨، ص ٢٣٥ ـ

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٣٠٥٢، عامربن عبدالله، ج٢٦، ص١٨ ـ

حضرت سیِّدُنا عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بادشاہ کے ملازم کے پاس سے گزرے جو کسی ذمی [1] کو زبردستی کھینچتے ہوئے لے جارہا تھا جبکہ ذمی مدد کے لئے پکار رہا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ذمی سے پوچھا: ''کیا تو نے جزیہ ادا کردیا؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ملازم سے کہا: ''تم اس سے کیا چاہتے ہو؟'' عرض کی: ''اسے امیر کے گھر جھاڑو دینے کے لئے لے جارہا ہوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ذمی سے پوچھا: ''کیا یہ کام تم خوشی سے انجام دے دو گے؟'' اس نے عرض کی: ''اس کے سبب میرے دیگر کام رہ جائیں گے۔'' حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ملازم سے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔'' اس نے کہا: ''میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔'' پھر فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔'' اس نے کہا: ''نہیں چھوڑوں گا۔'' چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی چادر ایک طرف رکھ کر فرمایا: ''میں اپنے جیتے جی حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذمہ ٹوٹنے نہیں دوں گا۔'' پھر زبردستی ذمی کو اس سے چھڑا لیا۔ یہی عمل ان کی جلاوطنی کا سبب بنا۔ [2]

مخالفین کو بھی دُعا:

﴿1589﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید جریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جلاوطن کیا گیا تو ان کے ہم نشیں ظہر مربد کے مقام تک انہیں الوَداع کرنے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔'' لوگوں نے کہا: ''ہم بھی اسی بات کے خواہش مند ہیں کہ آپ دعا کریں۔'' چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس طرح دعا کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے میری چغلخوری کی، میرے خلاف جھوٹ بولا، مجھے میرے شہر سے نکالا، میرے اور میرے ہم نشینوں کے درمیان جدائی ڈالی اس کے مال واولاد میں اضافہ فرما، اسے جسمانی صحت اور لمبی عمر عطا فرما۔'' [3]

﴿1590﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس

---

[1] ...... فتاوی فیض الرسول جلد 1 صفحہ 501 پر فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہِ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو (موجودہ دور کے تمام کفار حربی ہیں اب کوئی ذمی نہیں)۔

[2] ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عامر بن قیس، الحدیث: ۱۲۵۶، ص ۲٤۱۔

[3] ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، باب عامر بن عبدقیس، الحدیث: ۸، ج۸، ص ۲٤٤۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جلاوطن کر کے شام کی جانب بھیجا گیا تو آپ نے فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو مجھے سوار کر کے لے گیا۔'' (۱)

﴿1591﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: ''اگر آپ بصرہ تشریف لے جائیں تو بہتر ہوگا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ ایسا شہر ہے جس کی طرف میں نے ہجرت کی اور وہاں رہ کر قرآن مجید سیکھا لیکن سفرِ محبت ایسا سفر ہے کہ جس کا کوئی ٹھکانا نہیں۔'' (۲)

﴿1592﴾ ...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! سردیوں میں میرے لئے طہارت کرنا آسان فرما۔'' (اس کے بعد) جب طہارت کے لئے پانی لایا جاتا تو اُس میں سے بخارات اٹھ رہے ہوتے۔ (۳)

مخلوق کے خوف سے بے پروا:

﴿1593﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گزر ایک ایسے قافلے کے قریب سے ہوا جو کسی مقام پر ٹھہرا ہوا تھا، آپ نے پوچھا: ''آگے کیوں نہیں جاتے؟'' کہا: ''ایک شیر ہمارے راستہ میں حائل ہوگیا ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''یہ بھی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔'' چنانچہ، آپ شیر کے اتنا قریب ہو کر گزرے کہ کپڑے شیر کے منہ سے چھو گئے۔ (۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسا:

﴿1594﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: ''آپ کے گھر کا قرب و جوار آگ کی لپیٹ میں آچکا ہے (لہٰذا اپنے گھر کی

---

(1) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عامر بن قيس، الحديث: ١٢٤٧، ص ٢٣٩ـ

(2) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عامر بن قيس، الحديث: ١٢٥٥، ص ٢٤١ـ

(3) ......الزهد لابن مبارك، باب ماجاء فى ذكر عامر......الخ، الحديث: ٨٦١، ص ٢٩٥ـ

(4) ......صفة الصفوة، الرقم: ٤٨٤، عامر بن عبد الله، ج٣، ص ١٣٥ـ

خبر لیجئے)۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: '' آگ کو چھوڑ دو وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مامور ہے۔'' پھر نماز میں مشغول ہو گئے۔ چنانچہ، جب آگ قرب وجوار کو جلاتی ہوئی ان کے گھر تک پہنچی تو دوسری جانب پھر گئی۔ (۱)

﴿1595﴾...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ایک شخص نے کسی کو خواب میں ندا دیتے سنا کہ ''لوگوں کو آگاہ کر دو حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات ہوگی اور جس دن ان کی ملاقات ہوگی اس دن ان کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔'' (۲)

نماز میں خشوع وخضوع:

﴿1596﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ لوگوں کو دورانِ نماز جائداد وغیرہ کا تذکرہ کرتے سنا تو فرمایا: ''کیا تم اسے پا سکتے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''جی ہاں!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بخدا! میرا پیٹ نیزوں سے چھلنی ہو جائے تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ دورانِ نماز مجھ سے ایسی باتیں صادر ہوں۔'' (۳)

راحت وسکون کیسے حاصل ہو؟

﴿1597﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے چچا زاد بھائیوں سے فرمایا: ''تم اپنے معاملات اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دو راحت وسکون پا جاؤ گے۔'' (۴)

فرمانبردار بن جاؤ دعائیں قبول ہوں گی:

﴿1598﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو غلاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ''میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تو

---

1 ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۳۰۵۲، عامر بن عبد اللّٰہ، ج۲۶، ص۳۱۔

2 ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۳۰۵۲، عامر بن عبد اللّٰہ، ج۲۶، ص۴۲۔

3 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، زھدعامربن قیس، الحدیث:۱۲۴۰، ص۲۳۸۔

4 ...... المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب عامربن عبدقیس، الحدیث:۶، ج۸، ص۲۴۳۔

نے ایسے شخص سے دعائے مغفرت کے لئے کہا ہے جو اپنے لئے بھی ایسی دعا کرنے سے عاجز ہے۔ ہاں! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت وفرمانبرداری کرو پھر دعا مانگو وہ تمہاری دعا ضرور قبول فرمائے گا۔'' (۱)

قرآن پاک سے ناطہ جوڑو:

﴿1599﴾...... قرشیوں کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا ابوزکریا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بعض مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبیدہ نامی چچازاد بہن انہیں مجاہدات کرتے دیکھتی تو ثرید تیار کر کے ان کے پاس لاتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محلے کے یتیموں کو کھانے کے لئے بلا لیتے۔ وہ عرض کرتی: ''میں نے ثرید اپنے ہاتھ سے بنائی ہے تاکہ آپ خود تناول فرمائیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: ''کیا ایسا تم نے مجھے فائدہ پہنچانے کے ارادے سے نہیں کیا تھا؟ (یتیموں کے کھانے میں میرے لئے زیادہ نفع ہے)۔'' نیز اپنی چچازاد بہن سے فرماتے: ''اے عبیدہ! دنیا سے ناطہ جوڑنے کی بجائے قرآنِ کریم سے ناطہ جوڑو کیونکہ جو قرآنِ کریم سے ناطہ نہیں جوڑتا وہ دنیا سے حسرت وافسوس کرتے ہوئے ہی رخصت ہوتا ہے۔'' (۲)

بلاحساب جنت میں داخلہ:

﴿1600﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبدقیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں بیٹھا کرتے تھے لیکن کچھ عرصے بعد انہوں نے مسجد میں بیٹھنا چھوڑ دیا ہم نے گمان کیا کہ آپ خواہشات کی پیروی کرنے والوں کی وجہ سے کنارہ کشی اختیار کر رہے ہیں۔ چنانچہ، ہم ان کے پاس آئے اور عرض کی: ''آپ مسجد میں بیٹھا کرتے تھے لیکن اب نہیں بیٹھتے (کیا وجہ ہے)؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ہاں! اب نہ بیٹھنے کی وجہ یہ ہے کہ مجلس میں بہت زیادہ شوروغل اور فضول گوئی ہونے لگی ہے۔'' عرض کی: ''ہم نے سمجھا کہ آپ نے خواہشات کی پیروی کرنے والوں کی وجہ سے کنارہ کشی اختیار کی ہے۔'' پھر ہم نے عرض کی: ''خواہشات کی پیروی کرنے والوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟'' حضرت سیِّدُنا عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر نے فرمایا: ''میں اس قابل کہاں کہ ان کے بارے میں کچھ کہوں۔ میں نے پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف

---

1 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، زھدعامربن قیس، الحدیث: ۱۲۴۱، ص ۲۳۸۔

2 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، زھدعامربن قیس، الحدیث: ۱۲۵۴، ص ۲۴۰۔

ہونے والوں میں سے کچھ لوگوں کو دیکھا اور ان کی صحبت اختیار کی ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ قیامت کے دن با اعتبار ایمان برگزیدہ لوگ وہ ہوں گے جو دنیا میں سختی سے اپنے نفس کا محاسبہ کیا کرتے تھے اور سب سے زیادہ غمگین وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں سب سے زیادہ خوش ہوتے تھے اور سب سے زیادہ وہ لوگ روئیں گے جو دنیا میں سب سے زیادہ ہنسا کرتے تھے۔ نیز انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کچھ فرائض مقرر کئے، کچھ سنتیں جاری فرمائیں اور کچھ حدود متعین فرمائی ہیں، لہٰذا جس نے فرائض و سنن پر عمل کیا اور اس کی مقرر کردہ حدود سے اجتناب برتا وہ بلا حساب جنت میں داخل ہوگا اور جس نے فرائض و سنن پر تو عمل کیا لیکن حدود کی پروا نہ کی اور (مرنے سے پہلے) توبہ کر لی تو وہ سخت آزمائش، تکالیف اور ہولناکیوں کا سامنا کرنے کے بعد جنت میں داخل ہوگا اور جس نے فرائض و سنن پر تو عمل کیا لیکن حدود کی خلاف ورزی کی پھر بغیر توبہ کئے مر گیا لیکن بارگاہِ الٰہی میں مسلمان حاضر ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مشیت پر ہے، چاہے تو اسے معاف فرما دے اور چاہے تو عذاب دے۔'' (1)

تین پیشیاں:

﴿1601﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں پر تین پیشیاں ہوں گی۔ دو حساب و کتاب اور عذر وغیرہ کی صورت میں جبکہ تیسری پیشی اعمال ناموں کی تقسیم کی صورت میں ہوگی۔ چنانچہ، کوئی اپنا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں لے گا کوئی بائیں ہاتھ میں۔'' پھر حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف منسوب کر کے یہ اشعار پڑھے:

قَدْ طَارَتِ الصُّحُفِ فِی الْاَیْدِیْ مُنْتَشِرَۃٌ ... فِیْھَا السَّرَائِرُ وَالْجَبَّارُ مُطَّلِع

فَکَیْفَ سَھْوُکَ وَالْاَنْبِیَاءُ وَاقِعَۃٌ ... عَمَّا قَلِیْلٌ وَلَاتَدْرِیْ بِمَا تَقَع

اَمَّا الْجِنَانُ وَعَیْشٌ لَا انْقِضَاءَ لَہٗ ... اَمَّا الْجَحِیْمُ فَلَا تُبْقِیْ وَلَا تَدَع

تَھْوِیْ بِسُکَّانِھَا طَوْرًا وَّتَرْفَعُہٗ ... اِذَا رَجَوْا مَخْرَجًا مِنْ غَمِّھَا قُمِعُوْا

لِیَنْفَعِ الْعِلْمَ قَبْلَ الْمَوْتِ عَالِمُہٗ ... قَدْ سَالَ قَوْمٌ بِھَا الرَّجْعِیْ فَمَا رَجَعُوْا

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عامر بن قیس، الحدیث: ۱۲۵۳، ص ۲۴۰۔

ترجمہ: (۱)......(بروزِ قیامت) نامہ اعمال کی تقسیم ہوگی جو لوگوں کے ہاتھوں میں بکھرے ہوں گے ان میں ان کے راز ہوں گے جبکہ خدائے جبار و قہار عَزَّوَجَلَّ تمام رازوں پر مطلع ہے۔

(۲)......تو ان سے کیسے غافل ہے حالانکہ آئے دن خبریں (اموات) تیرے سامنے رونما ہوتی رہتی ہیں اور تو یہ بھی نہیں جانتا کہ عنقریب کیا ہونے والا ہے۔

(۳)......یا جنت اور ایسی زندگی حاصل ہوگی جس کی کوئی انتہا نہیں یا پھر جہنّم کا ایندھن بننا پڑے گا جہاں تیرے لئے نہ تو بقا ہوگی اور نہ ہی چھٹکارا ملے گا۔

(۴)......جہنّم اپنے اندر بسنے والوں کو کبھی نیچے دھکیلے گی کبھی اوپر اچھالے گی اور جب بھی انہیں جہنم کے غم واندوہ سے نکلنے کی امید ہوگی تو گرزوں سے ان کا استقبال کیا جائے گا۔

(۵)......علم رکھنے والے کو چاہئے کہ موت سے پہلے پہلے علم سے نفع حاصل کرلے کیونکہ جہنمیوں میں سے کچھ لوگ دنیا میں بھیجے جانے کی التجا کریں گے لیکن انہیں بھیجا نہیں جائے گا۔

حضرت سَیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ہم نے تابعین میں سے حضرت سَیِّدُنا اُویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے ذکر سے ابتدا کی کیونکہ وہ عبادت گزار تابعین کے سردار ہیں اور دوسرے نمبر پر حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ کیا کیونکہ آپ قبیلہ بنو عنبر سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ پہلے تابعی ہیں جنہوں نے بصرہ کے عبادت گزاروں میں شہرت حاصل کی۔ انہیں کوفہ سے تعلق رکھنے والے تابعین پر مقدم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بصرہ کو کوفہ پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ بصرہ کی بنیاد کوفہ سے چار سال قبل رکھی گئی۔ اسی وجہ سے اہلِ بصرہ عبادت و ریاضت میں اہلِ کوفہ پر فضیلت رکھتے ہیں نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان بلند بخت افراد میں سے ہیں کہ عبادت و ریاضت میں جن کی تربیت حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھوں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرآنِ مجید کی تعلیم انہی سے حاصل کی اور انہی کے طریقہ کار کو اختیار کیا۔ چنانچہ،

﴿1602﴾...... حضرت سَیِّدُنا ابو عون بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خط لکھا کہ میں نے تم سے ایک بات کا عہد لیا تھا مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے عہد توڑ دیا ہے، لٰہذا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور اپنے عہد پر قائم رہو۔'' (1)

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام ابی موسی، الحدیث:٦، ج٨، ص٢٠٤۔

حضرت سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُ نا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین میں سے ہیں۔آپ عالم ربانی، محبت الٰہی میں سرگرداں، اپنے گناہوں کو یاد رکھنے والے، علوم وفنون میں مہارت رکھنے والے، حفاظت الٰہی پر کامل بھروسا رکھنے والے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کے محبوب ہیں۔ پورا نام ابو عائشہ حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق بن عبد الرحمٰن ہمدانی کوفی ہے لیکن مسروق کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: بارگاہِ الٰہی میں حاضری اور ملاقات کے لئے ہر وقت تیار رہنے نیز اشیاء کے وجود اور راہِ طریقت میں غور وفکر کرنے کا نام **تصوُّف** ہے۔

عالم وجاہل کی پہچان:

﴿1603﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''کسی شخص کے عالم ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اور کسی کے جاہل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر فخر کرے۔'' (۱)

علم کا متلاشی:

﴿1604﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ایوب طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُ نا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے کائنات میں حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ علم کا متلاشی کسی کو نہیں دیکھا۔'' (۲)

﴿1605﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ''ایک بار حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بصرہ میں کسی عالم سے ایک آیت کی تفسیر معلوم کرنے کے لئے گئے لیکن وہ اس کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔انہوں نے بتایا کہ اہل شام میں ایک عالم ہیں آپ ان کے پاس چلے جائیں۔ چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۱۹۷۷، مسروق بن اجدع، ج٦، ص۱٤۲۔

2 ......سیراعلام النبلاء، الرقم:۳۸٤، مسروق بن اجدع، ج٥، ص۱۰۳۔

ہمارے پاس تشریف لائے۔ پھر آیت کی تفسیر جاننے کے لئے ملک شام کی جانب روانہ ہوگئے۔'' (١)

﴿1606﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ہلال بن یساف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جسے یہ پسند ہو کہ وہ اولین وآخرین اور دنیا وآخرت کا علم جان لے اسے چاہئے کہ سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے۔'' (٢)

عبادت کا ذوق وشوق:

﴿1607﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حج کے لئے جاتے تو ساری ساری رات سجدے میں گزار دیتے۔'' (٣)

﴿1608﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا علاء بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حج کے لئے گئے تو واپس لوٹنے تک اپنی پیشانی کو زمین پر بچھائے رکھا (یعنی خوب عبادت کی)۔'' (٤)

﴿1609﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن جُبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: ''اے سعید! اپنے چہروں کو خاک آلود (یعنی کثرت سے سجود) کرنے کے سوا دنیا میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں جس میں رغبت رکھی جائے۔'' (٥)

﴿1610﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابوضُحیٰ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعُلٰی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بندہ رب عَزَّوَجَلَّ کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔'' (٦)

﴿1611﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابوضُحیٰ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعُلٰی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یوں معلوم ہوتا گویا کہ راہب ہیں اور اپنے اہل خانہ سے فرماتے: ''تمہیں مجھ سے کچھ

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧٣٧٠، مسروق بن عبدالرحمن، ج٥٧، ص٣٩٧۔

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی مسروق، الحدیث: ٩، ج٨، ص٢١١۔

3 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی مسروق، الحدیث: ٢، ج٨، ص٢١١۔

4 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧٣٧٠، مسروق بن عبدالرحمن، ج٥٧، ص٤٢٥۔

5 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ١٩٧٧، مسروق بن الاجدع، ج٦، ص١٤٢۔

6 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام مسروق، الحدیث: ٨، ج٨، ص٢١١۔

حاجت ہو تو میرے نماز شروع کرنے سے پہلے پہلے بیان کر دو۔'' (۱)

﴿1612﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن محمد بن منتشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ'' حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اور اہلِ خانہ کے درمیان پردہ لٹکا لیتے اور نماز میں مشغول ہو کر گھر والوں اور دنیا سے کنارہ کش ہو جاتے۔'' (۲)

﴿1613﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن محمد بن منتشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فیصلہ کرنے پر اجرت نہ لیتے اور یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرماتے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ (پ۱۱، التوبۃ:۱۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللّٰہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ (۳)

دنیا کی حقیقت:

﴿1614﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن محمد بن منتشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر جمعہ کو خچر پر سوار ہوتے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر مقام حیرہ میں کوڑا کرکٹ کے ایک پرانے سے ڈھیر پر تشریف لاتے اور خچر کو اس پر چڑھا کر فرماتے: ''دنیا ہمارے پاؤں تلے ہے۔'' (۴)

﴿1615﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حمزہ بن عبداللّٰہ بن عتبہ بن مسعود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بھتیجے کا ہاتھ پکڑا اور کوفہ میں کوڑا کرکٹ کے ایک ڈھیر پر چڑھ کر فرمایا: ''کیا میں تجھے دنیا نہ دکھاؤں؟ یہ ہے دنیا جسے لوگوں نے کھایا اور فنا کر دیا، پہنا اور پرانا کر دیا، اس پر سوار ہو کر اسے لاغر و کمزور کر دیا، اس کے لئے خون بہایا، اس کی خاطر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال ٹھہرایا اور اسی کی خاطر قطع رحمی کی۔'' (۵)

---

❶......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۳۷۰، مسروق بن عبدالرحمن، ج۵۷، ص ۴۳۰۔

❷......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۳۷۰، مسروق بن عبدالرحمن، ج۵۷، ص ۴۳۰۔

❸......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۳۸۴، مسروق بن الاجدع، ج۵، ص ۱۰۵۔

❹......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الامراء، ما ذکر من حدیث الامراء......الخ، الحدیث: ۶۰، ج۷، ص ۲۵۸۔

❺......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۳۷۰، مسروق بن عبدالرحمن، ج۵۷، ص ۴۳۰-۴۳۱۔

بہترین ٹھکانا:

﴿1616﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن محمد بن منتشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''قبر سے بڑھ کر مومن کے لئے کوئی چیز بہتر نہیں کیونکہ مومن قبر میں جا کر دنیا کے غموں سے راحت حاصل کر لیتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے امن میں آجاتا ہے۔'' (۱)

﴿1617﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب میرا خادم مجھے یہ کہتا ہے کہ گھر میں نہ تو کوئی کھانے کی چیز ہے اور نہ ہی کوئی درہم تو میں اپنے گمان میں اس وقت خود کو سب سے بہتر حالت میں محسوس کرتا ہوں۔'' (۲)

﴿1618﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو العباس سراج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بندے کے لئے ایسی جگہوں کا ہونا ضروری ہے جہاں وہ تنہائی اختیار کر کے اپنے گناہوں کو یاد کرے اور ان سے مُعافی چاہے۔'' (۳)

مال ودولت کی بیجا کثرت کا نقصان:

﴿1619﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جس گھر میں مال ودولت زیادہ ہو اس میں آنسو (یعنی رنج وغم) بھی زیادہ ہوتے ہیں۔'' (۴)

﴿1620﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اصمعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

وَيَكْفِيْكَ مِمَّا اُغْلِقَ الْبَابُ دُوْنَه ... وَاُرْخِي عَلَيْهِ السِّتْرُ مِلْحٌ وَخَرْدَق

وَمَاءُ فُرَاتٍ بَارِدٌ ثُمَّ تَغْتَدِيْ ... تُعَارِضُ اَصْحَابَ الثَّرِيْدِ الْمُلَبَّق

تَجَشَّا اِذْ مَا هُمْ تُجَشِّئُوْا كَاَنَّمَا ... غُذِيْتَ بِاَلْوَانِ الطَّعَامِ الْمُفَتَّق

---

(۱)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام مسروق، الحدیث:۱، ج۸، ص۲۱۱۔

(۲)......المرجع السابق۔ (۳)......المرجع السابق۔

(۴)......کتاب الزھدلابن مبارك، باب النھی عن طول الامل، الحدیث:۲۶۳، ص۸۹۔

ترجمہ: تیرے لئے نمک، روٹی اور فرات کا ٹھنڈا پانی کافی ہے کہ جسے حاصل کرنے کے بعد دروازہ بند کر کے پردہ ڈال دیا جائے۔ پھر تھوڑا سا کھانا کھا کر نرم و ملائم ثرید کھانے والوں سے ملاقات ہو تو جب وہ ڈکار لیں تم بھی ڈکار لو تا کہ یہ گمان کیا جائے کہ تمہیں بھی انواع واقسام کے مزیدار کھانے کھلائے گئے ہیں۔ (۱)

سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

﴿1621﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بدخُلق آدمی برے شخص کو مُعاف نہیں کرتا جبکہ نیک خصلت شخص بری خصلت والے کو مُعاف کر دیتا ہے۔'' (۲)

زنا کے اَسباب:

﴿1622﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''آنکھیں زنا کرتی ہیں، ہاتھ زنا کرتے ہیں، پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرم گاہ بھی زنا کرتی ہے۔'' (۳)

...... تعریف اور سعادت ......

حضرتِ سیِّدُنا امام عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (متوفی ۶۸۵ ھ) ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جو شخص اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرتا ہے دُنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں سعادت مندی سے سرفراز ہوگا۔'' (تفسیر البیضاوی، پ۲۲، الاحزاب، تحت الایۃ: ۷۱، ج۴، ص ۳۸۸)

---

1 ......الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم الرازی، سفیان الثوری، باب ما ذکر من زھد سفیان الثوری وورعہ، ج۱، ص۹۸، بتغیر قلیل، عن سفیان الثوری۔

2 ......مسند ابی داود الطیالسی، مااسند عبداللّٰہ بن مسعود، الجزء الاول، الحدیث: ۲۹۶، ص۳۸۔

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن مسعود، الحدیث: ۳۹۱۲، ج۲، ص۸۴۔

حضرت سیِّدُنا عَلْقَمَہ بن قَیس نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

عالم ربانی حضرت سیِّدُ نا ابوشِبل عَلقمہ بن قیس نخعی ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی تابعین کے طبقہ اولیٰ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفقاہت وعبادت، حسن تلاوت اور زہد وتقویٰ میں سے وافر حصہ عطا کیا گیا۔

﴿1623-24﴾ ...... حضرت سیِّدُ نامُرَّۃُ الطَّیِّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ'' حضرتِ سیِّدُ نا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان دیندار لوگوں میں سے تھے جو (اچھی آواز کے ساتھ) کثرت سے تلاوت قرآن کیا کرتے تھے۔'' مزید فرماتے ہیں: '' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس امت کے عالم ربانی ہیں۔'' (۱)

﴿1625﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ابومعمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُ نا عمر بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: ''میرے ساتھ اس شخص کے پاس چلو جو (دین اسلام کی) پیروی کرنے میں حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سب سے زیادہ مشابہ ہے۔'' چنانچہ، وہ ہمیں حضرتِ سیِّدُ نا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس لے گئے۔ (۲)

مرجع صحابہ:

﴿1626﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا قابوس بن ابی ظبیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ'' میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو چھوڑ کر خاص طور پر حضرتِ سیِّدُ نا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس کیوں جاتے ہیں؟'' والد صاحب نے فرمایا: ''میں نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو حضرت سیِّدُ نا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کرتے اور فتویٰ پوچھتے دیکھا ہے۔'' (۳)

محبوبِ الٰہی:

﴿1627﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا اسحاق بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قیس، ج٤١، ص١٧٦۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:١٩٨٢، علقمة بن قیس، ج٦، ص١٤٧، بتغیر الفاظ۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم:٣٨١، علقمه بن قیس، ج٣، ص١٦، بتغیر۔

کے شاگردوں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا۔ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ، حضرتِ سیِّدُنا اسود، حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن بھی ان میں تشریف فرما تھے۔ کچھ دیر ان کے قریب ٹھہر کر فرمایا: ''علما پر میرے ماں باپ قربان! تم رضائے الٰہی کی خاطر جمع ہو کر تلاوتِ قرآن کرتے، مساجد کو آباد کرتے اور رحمتِ الٰہی کا انتظار کرتے ہو۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اور تم سے محبت کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔''

﴿1628﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں جو کچھ بھی پڑھتا ہوں اور جس چیز کا بھی علم رکھتا ہوں حضرت عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اسے پڑھتے اور اس کا علم رکھتے ہیں۔'' لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: ''کیا حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہم سے زیادہ پڑھتے ہیں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہاں! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ تم سے زیادہ پڑھتے ہیں۔'' (1)

خوش اِلحانی کی نعمت:

﴿1629﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے خوش اِلحانی سے قرآن مجید پڑھنے کی نعمت سے نوازا تھا۔ چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھے بلا کر قرآن پاک سنا کرتے اور جب میں تلاوت کر کے فارغ ہوتا تو فرماتے مزید کچھ تلاوت کرو۔'' (2)

﴿1630-31﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوش اِلحان قاری تھے۔ ایک بار حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قرآن مجید سنا رہے تھے، انہوں نے فرمایا: ''میرے ماں باپ تم پر قربان! ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرو کیونکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا قرآن پاک کی زینت ہے۔''

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ٤٧٥٧، علقمۃ بن قیس، ج٤١، ص١٧٥۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٠٠٢٣، ج١٠، ص٨٣۔

مزید فرماتے ہیں: ''(آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کثرتِ تلاوت کا عالم یہ تھا کہ) ہر جمعرات کو قرآن مجید ختم کرتے۔''(۱)

ایمان کی تقویت کا باعث:

﴿1632﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ہمراہیوں سے فرماتے: ''چلو اپنے ایمان کو تقویت دیں پھر فقہی مسائل سیکھنے سکھانے میں مشغول ہو جاتے۔''(۲)

﴿1633﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مسیّب بن رافع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''جب بھی ہم حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات کے لئے جاتے تو آپ یا تو نر مادہ کو ملا رہے ہوتے یا بکریوں کا دودھ دوہ رہے ہوتے یا انہیں چارا ڈال رہے ہوتے۔''(۳)

مجھے شہرت پسند نہیں:

﴿1634﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مسیّب بن رافع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: ''اگر آپ کسی جگہ بیٹھ کر لوگوں کو قرآن کریم اور احادیث کی تعلیم دیں تو کتنا اچھا ہو؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پیچھے پیچھے چلا جائے اور کہا جائے کہ یہ عَلْقَمہ ہیں۔'' آپ جب اپنے گھر میں ہوتے تو بکریوں کے چارے وغیرہ کا بندوبست خود ہی کرتے اور ان کے ہاتھ میں کوئی چیز ہوتی جب بکریاں ایک دوسرے کو سینگ مارتیں تو اس کے ذریعے انہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیتے تھے۔(۴)

﴿1635﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: ''آپ مسجد میں کیوں نہیں بیٹھتے کہ آپ سے مسائل پوچھے جائیں اور ہم بھی آپ کی صحبت میں

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قیس، ج٤١، ص١٨٠، بتغیر۔
شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ترتیل القراءة، الحدیث:٢١٦٠، ج٢، ص٣٩٢۔

2 ......الفقیه و المتفقه، الحدیث:١٤٣، ج١، ص١٥٣۔
شعب الایمان، باب القول فی زیادة الایمان......الخ، الحدیث:٥٧، ج١، ص٧٨۔

3 ......الزهد للامام وکیع بن الجراح، الحدیث:٤٩٢، الجزء الاول(ب)، ص٨٠٢۔

4 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قیس، ج٤١، ص١٨٢۔

بیٹھیں کیونکہ علم ومرتبے میں جو آپ سے کم ہیں ان سے مسائل پوچھے جاتے ہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پیچھے پیچھے چلا جائے اور کہا جائے کہ یہ عَلقمہ ہیں۔'' (۱)

﴿1636﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب لوگوں میں چستی دیکھتے تو انہیں اسلاف کے کارنامے یاد دلاتے۔'' (۲)

سیِّدُنا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ترکہ:

﴿1637﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسین بن عبیداللہ نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ترکہ میں صرف ایک گھر، ترکی گھوڑا اور قرآنِ مجید کا نسخہ چھوڑا اور ان کی بھی وصیت اپنے اس آزاد کردہ غلام کے لئے کر دی جو مرض وصال میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔''

عاجزی وانکساری کے پیکر:

﴿1638﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود میں عاجزی وانکساری پیدا کرنے کی نیت سے اپنے سے کمتر خاندان کی عورت سے نکاح کیا۔'' (۳)

﴿1639﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مرض وصال میں اپنی زوجہ سے فرمایا: ''سج دھج کر میرے سرہانے بیٹھ جاؤ شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں میری کچھ مہربانیاں عطا فرمائے۔'' (۴)

صبر وتحمل کے پیکر:

﴿1640﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ایک بار ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے (جوابی کاروائی کے بجائے) یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قيس، ج٤١، ص١٨١، بتغير قليل۔

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:١٩٨٢، علقمه بن قيس، ج٦، ص١٥٠۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قيس، ج٤١، ص١٨٤۔

4 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قيس، ج٤١، ص١٨٤۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ (پ۲۲، الاحزاب:۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔

اس نے پوچھا: ''کیا آپ مومن ہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے امید ہے کہ میں (دنیا سے) ایمان سلامت لے کر جاؤں گا۔'' (۱)

قوی حافظہ کے مالک:

﴿1641﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے جوانی میں جو کچھ یاد کیا تھا اب بھی وہ مجھے اس طرح یاد ہے گویا کہ کسی ورق یا تختی پر لکھا دیکھ کر پڑھ رہا ہوں۔'' (۲)

علم کی بقا:

﴿1642﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عابس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''علم کی بقا تکرار کرنے میں ہے (یعنی اگر تکرار نہ کی جائے تو جو کچھ یاد کیا وہ بھول جاتا ہے)۔'' (۳)

﴿1643﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''حدیث کا تکرار کرتے رہا کرو کیونکہ اس کی بقا تکرار کرنے ہی میں ہے۔'' (۴)

﴿1644﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ''مجھے علمِ میراث سکھایئے۔'' آپ نے فرمایا: ''اپنے پڑوسیوں (یعنی حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دیگر شاگردوں) کے پاس جاؤ۔'' (۵)

---

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۴۷۵۷، علقمۃ بن قیس، ج۴۱، ص۱۸۳۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۴۷۵۷، علقمۃ بن قیس، ج۴۱، ص۱۸۵، بتغیر قلیل۔

3 ......المحدث الفاصل بین الراوی والواعی، باب المذاکرۃ، ص۵۴۶۔

4 ......سنن الدارمی، باب مذاکرۃ العلم، الحدیث:۶۰۳، ج۱، ص۱۵۶۔

5 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفرائض، ما قالوا فی تعلیم الفرائض، الرقم:۱۲، ج۷، ص۳۲۵۔

سَیِّدُ نا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وصیت :

﴿1645﴾...... حضرتِ سَیِّدُ نا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سَیِّدُ نا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (مرضِ وصال میں وصیت کرتے ہوئے) فرمایا: ''زمانہ جاہلیت والوں کی طرح میری موت کی خبر نہ دینا، کسی کو میرے پاس مت آنے دینا، دروازہ بند کر دینا، نہ تو کوئی عورت میرے جنازے میں آئے اور نہ ہی میرے جنازے میں آگ لے کر چلنا، اگر تم سے ہو سکے کہ میرا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہو تو مجھے اس کی تلقین کرتے رہنا۔'' (۱)

﴿1646﴾...... حضرتِ سَیِّدُ نا علی بن مدرک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُ نا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سَیِّدُ نا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد کو وصیت کی کہ موت کے وقت مجھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی تلقین کرنا اور جب میرا وصال ہو جائے تو کسی کو میری موت کی خبر نہ دینا کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں میری موت کی خبر زمانہ جاہلیت کی طرح مشہور نہ کر دی جائے اور جب میرا جنازہ گھر سے نکالو تو تمام مردوں کے نکلنے کے بعد دروازہ بند کر دینا اور کوئی عورت گھر سے نکلنے نہ پائے کیونکہ عورتوں کا میرے جنازے کے ساتھ جانا میرے لئے باعثِ فخر نہ ہوگا۔'' (۲)

سَیِّدُنا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

﴿1647﴾...... حضرتِ سَیِّدُ نا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سَیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ پسند ہے کہ اس کے عطا کردہ فرائض پر عمل کیا جائے اسی طرح اسے یہ بھی پسند ہے کہ اس کی دی گئی رخصتوں پر عمل کیا جائے۔'' (۳)

سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سادگی :

﴿1648﴾...... حضرتِ سَیِّدُ نا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سَیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

❶......صفة الصفوة، الرقم:۳۸۱، علقمة بن قيس، ج۳، ص۱۷، باختصار۔

❷......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۴۷۵۷، علقمة بن قيس، ج۴۱، ص۱۸۷۔

❸......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الادب، باب فی الاخذبالرخص، الحدیث:۱، ج۶، ص۲۳۴۔

عَنْہ بیان کرتے ہیں : ایک بار سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چٹائی پر آرام فرما تھے کہ چٹائی کا اثر جسمِ اطہر پر ظاہر ہوگیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرا دنیا سے کیا تعلق، دنیا میں میری مثال اس مسافر کی طرح ہے جو کسی درخت کے سائے میں کچھ دیر ٹھہر کر چل دے۔'' (۱)

﴿1649﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم اس وقت تک متقی و پرہیزگار نہیں بن سکتے جب تک عاجزی وانکساری اختیار نہ کرلو۔'' (۲)

﴿1650﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمام مخلوق اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پَروَرْدَہ ہے اور مخلوق میں سے اسے سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی پَروَرْدَہ کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے۔'' (۳)

ہلاکت کا سبب:

﴿1651﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں : میں نے حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''تم سے پہلے کے لوگ درہم و دینار (یعنی مال ودولت) کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور تمہاری ہلاکت کا سبب بھی یہ دونوں ہیں۔'' (۴)

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......سنن الترمذی، کتاب الزھد، الحدیث: ۲۳۸۴، ج٤، ص١٦٧۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۰٤٨، ج١٠، ص٩٠۔

3 ......شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، فصل فی نصیحۃ الولاۃ، الحدیث: ۷٤٤٨، ج٦، ص٤٣۔

4 ......شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ١٠٢٩٨، ج٧، ص٢٧٧، بتغیر قلیل۔

حضرتِ سیِّدُنا اَسود بن یزید نَخَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید نخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین میں سے ہیں۔ آپ اعتدال پسند قاریِٔ قرآن، بکثرت روزے رکھنے والے، جلیل القدر فقیہ اور محبتِ الٰہی میں گرفتار درویش صفت انسان تھے۔

دو راتوں میں ختم قرآن:

﴾1652﴿...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد رَمَضان المبارک میں دو راتوں میں پورا قرآن پڑھتے اور صرف مغرب و عشا کے درمیان آرام فرماتے تھے اور رَمَضان المبارک کے علاوہ چھ راتوں میں ختمِ قرآن کیا کرتے تھے۔'' (۱)

80 حج و عمرے:

﴾1653﴿...... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد نے 80 کے قریب حج و عمرے کئے تھے۔'' (۲)

﴾1654﴿...... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد روزہ دار، نماز کے پابند اور ہر سال حج کیا کرتے تھے۔'' (۳)

﴾1655﴿...... حضرتِ سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے پوچھا: ''حضرتِ سیِّدُنا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ افضل ہیں یا حضرتِ سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ افضل ہیں کیونکہ حضرتِ سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اگرچہ ہر سال حج کرتے تھے لیکن حضرت سیِّدُنا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آہستہ آہستہ کام کر کے بھی

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۱۹۷٦، الاسود بن یزید، ج٦، ص۱۳۷-۱۳٦، بتغیر قلیل۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۱۹۷٦، الاسود بن یزید، ج٦، ص۱۳۵، "حج" بدله "طاف بالبیت"۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قیس، ج٤١، ص۱۷۷۔

جلد باز کے برابر پہنچ جاتے تھے۔'' (1)

جنتی:

﴿1656﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ'' کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا علقمہ، حضرتِ سیِّدُنا اسود اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی انہیں میں سے ہیں۔'' (2)

اُخروی راحت پر دنیاوی آرام قربان:

﴿1657﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ بن مرثد رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آٹھ افراد ایسے ہیں جو زہد و تقویٰ کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بھی ان میں سے ایک ہیں۔ خوب جدوجہد سے عبادت کرنے اور مسلسل روزے رکھنے کے سبب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کا جسم متغیر (یعنی سبز و زردی مائل) ہو جاتا۔ حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ ان سے کہتے کہ'' آپ اپنے جسم کو اس قدر آزمائش میں مبتلا کیوں کرتے ہیں؟'' فرماتے: ''میں اسے (آخرت میں) راحت و آرام پہنچانا چاہتا ہوں۔'' جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو رو پڑے۔ عرض کی گئی: ''یہ جزع و فزع کیسی؟'' فرمایا: ''میں کیوں نہ روؤں اور مجھ سے زیادہ رونے کا حق دار کون ہے؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر مجھے بخش دیا گیا تو پھر بھی جو کچھ میں نے کیا ہے اس کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کی فکر دامن گیر رہے گی۔ کیونکہ اگر کوئی شخص کسی کے حق میں کوئی چھوٹی سی حق تلفی کرلے اور وہ مُعاف کر دے تو پھر بھی یہ (حق تلفی کرنے والا) صاحبِ حق سے حیا کرتا رہتا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد نے 80 حج کئے تھے۔ (3)

مُعاملہ بڑا سخت ہے!

﴿1658-59﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن بشیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ اور حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہِمَا حج کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ

---

1 ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٤٧٥٧، علقمة بن قیس، ج ٤١، ص ١٧٧، بتقدم و تاخر۔

2 ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٣٧٦١، عبدالرحمن بن اسود، ج ٣٤، ص ٢٣٤۔

3 ...... صفة الصفوة، الرقم: ٣٧٩، الاسود بن یزید، ج ٣، ص ١٤۔
الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ١٩٧٦، الاسود بن یزید، ج ٦، ص ١٣٥-١٣٤۔

الصَّمَد کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے۔ایک دن لوگ شدید گرمی سے بے حال ہو رہے تھے جبکہ انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور گرمی کے سبب چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کے پاس آئے، ان کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''اے ابوعَمْرو! اپنے جسم کے مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کیوں نہیں ڈرتے؟ اسے اس قدر تکلیف میں مبتلا کیوں کرتے ہو؟''حضرتِ سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد نے فرمایا: ''اے ابوشِبل! بے شک (حساب وکتاب کا) مُعاملہ بڑا سخت ہے۔بے شک مُعاملہ بڑا سخت ہے۔'' (۱)

﴿1660﴾...... حضرتِ سیِّدُنا علی بن مدرک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد روزے سے تھے۔حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کہا کہ'' آپ اپنے جسم کو اس قدر تکلیف میں مبتلا کیوں کرتے ہیں؟''فرمایا: ''میں اسے (آخرت میں) راحت وآرام پہنچانے کے ارادے سے ایسا کرتا ہوں۔'' (۲)

﴿1661﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حَنَش بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث فرماتے ہیں کہ'' میں نے حضرتِ سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کو اس حال میں دیکھا کہ بکثرت روزے رکھنے کے سبب ان کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔'' (۳)

﴿1662﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ'' حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد راہب (یعنی تارک الدنیا) تھے۔'' (۴)

﴿1663﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں جب بھی حضرتِ سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کو دیکھتا تو کہتا کہ یہ تو کوئی راہب ہیں۔جب نماز کا وقت آتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں مشغول ہو جاتے اگرچہ چٹان پر ہی کیوں نہ ہوتے۔'' (۵)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:۳۷۹، الاسود بن يزيد، ج۳، ص۱۴۔

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:۱۹۷٦، الاسود بن يزيد، ج٦، ص۱۳۵-۱۳۴۔

3 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:۱۹۷٦، الاسود بن يزيد، ج٦، ص۱۳۴۔

4 ......صفة الصفوة، الرقم:۳۷۹، الاسود بن يزيد، ج۳، ص۱۵۔

5 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:۱۹۷٦، الاسود بن يزيد، ج٦، ص۱۳۵، باختصار۔

سیِّدُنا اسود عَلَیہِ رَحمَۃُاللّٰہِ الصَّمَد سے مروی احادیث

بلاؤں سے حفاظت کا ذریعہ:

﴿1664﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینے کے تاجدار، باذنِ پروردگار دوعالم کے مالک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے اموال کو زکوۃ کی ادائیگی کے ذریعے محفوظ کرلو، صدقہ کے ذریعے اپنے مریضوں کا علاج کرواور دعا کے ذریعے مصائب وآلام کا سامنا کرو۔'' (1)

خُلقِ سرکار کی ایک جھلک:

﴿1665﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب بارگاہِ رسالت میں قیدی لائے جاتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سارے گھر والوں کو ایک ساتھ رکھتے اور ان میں جدائی ڈالنے کو ناپسند فرماتے تھے (2)۔'' (3)

نمازوں کی حفاظت کرو!

﴿1666﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناعَلقمہ اور حضرتِ سیِّدُ نا اسود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سلطانِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب کچھ ایسے امراہوں گے جونمازوں کو ضائع کریں گے، انہیں وقت گزار کر پڑھیں گے یہ ایسے شخص کی نماز

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۱۹۶، ج۱۰، ص۱۲۸۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 173 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ عمل شریف اس صورت میں تھا کہ ان قیدیوں میں بعض بہت چھوٹے ناسمجھ بچے ہوتے کہ جدائی ڈالنے سے ان کی پرورش مشکل ہو جاتی اور ماں کو تکلیف ہوتی۔ جوان لونڈی غلاموں میں علیحدگی کرنا جائز ہے، اس سے تکلیف نہیں ہوتی۔

3 ......سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، باب النهی عن التفریق، الحدیث: ۲۲۴۸، ج۳، ص۶۹۔

ہے جو گدھے سے بھی بدتر ہے اور اس کی نماز ہے جو لاچار (مجبور) ہو، لہٰذا تم میں سے جو اس زمانے کو پائے تو وہ وقت پر نماز پڑھ لے پھر (فتنے سے بچنے کے لئے) بطورِ نفل ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے۔'' (۱)

تائید ونصرت الٰہی:

﴿1667﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر علما علم کو محفوظ رکھتے اور اسے اہل ہی پر پیش کرتے (تو اس کی برکت سے اپنے زمانہ والوں کے سردار ہو جاتے) مگر انہوں نے علم دنیا داروں کے لیے خرچ کیا تا کہ اس سے ان کی دنیا کمائیں (اس سے وہ ان پر ہلکے ہو گئے)۔ میں نے حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جو تمام غموں کو ایک (آخرت کا) غم بنا لے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے (آخرت کے) غموں سے کافی ہوگا اور جسے دنیا کے غم ہر طرف لئے پھریں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پروا بھی نہ کرے گا کہ کون سے جنگل میں ہلاک ہوا (۲)۔'' (۳)

حضرتِ سیِّدُنا ابویزید ربیع بن خُثَیم

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابویزید ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ان آٹھ تابعین میں سے ہیں جو زہد وتقویٰ کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاجز و پرہیزگار، (آخرت کے مُعاملات میں) خوب غور و خوض کرنے والے، صابر و شاکر، ظاہر و باطن میں شریعت کے پابند، گناہوں پر پشیمان اور رحمتِ الٰہی کے امیدوار تھے۔

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۱۰۲۰۶، ج۱۰، ص۱۳۱۔

2 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 223** پر ''**اگر علما علم کو محفوظ رکھتے**'' کی شرح میں فرماتے ہیں: علم کو ذلت اور اہانت سے بچاتے اس طرح کہ خود طمع اور لالچ میں دنیاداروں کے دروازے پر دھکے نہ کھاتے کہ عالم کی ذلت سے علم کی ذلت ہے اور علم کی بے حرمتی دین کی ذلت ہے۔ ''**اسے اہل ہی پر پیش کرتے**'' کے تحت فرماتے ہیں: قدر دانوں اور شریفُ الطبع لوگوں کو علم سکھاتے۔ ''**سردار ہو جاتے**'' کے تحت فرماتے ہیں: اس طرح کہ بادشاہ ان کے قدموں کے نیچے اور ان کے احکام ان کے قلموں کے نیچے ہوتے ہیں رب کا وعدہ ہے: وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (پ۲۸، المجادلۃ:۱۱، ترجمۂ کنز الایمان: اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا)۔

3 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۳۵۷۳، عبد اللّٰہ بن مسعود، ج۳۳، ص۱۷۴، بتغیر الفاظ۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: باطن کو اچھے اعمال سے مزین کرنے اور ظاہر میں گناہوں سے بچنے کا نام تصوُّف ہے۔

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ضرور تم سے محبت فرماتے:

﴿1668﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ بن عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات کے لئے جاتے تو جب تک دونوں بات چیت کر کے فارغ نہ ہو جاتے تب تک کسی کو ان کے پاس آنے کی اجازت نہ ہوتی۔ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''اے ابو یزید! اگر پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں دیکھ لیتے تو ضرور تم سے محبت فرماتے۔ میں جب بھی تمہیں دیکھتا ہوں تو عاجزی اختیار کرنے والوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔'' (۱)

﴿1669﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن ابی سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھتے تو خوش آمدید کہتے ہوئے انہیں اپنے پہلو میں بٹھا لیتے اور فرماتے: ''اے ابو یزید! اگر مصطفےٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں دیکھ لیتے تو ضرور تم سے محبت فرماتے۔'' (۲)

وہ مجھ سے بہتر ہے:

﴿1670﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا یاسین زیات رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ابن کواء نے حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آکر کہا: ''مجھے کسی ایسے شخص کے بارے میں بتائیے جو آپ سے بہتر ہو؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''وہ شخص مجھ سے بہتر ہے جس کی گفتگو ذکرِ خدا، خاموشی فکرِ آخرت اور آگے بڑھنا انجام میں غور و خوض کرنا ہو۔'' (۳)

---

(1) ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۲۱۱۷، الربیع بن خثیم، ج۶، ص۲۱۹۔

(2) ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۲۱۱۷، الربیع بن خثیم، ج۶، ص۲۱۹، باختصار۔

بغیة الطلب فی تاریخ حلب، ج۳، ص۴۶۳۔

(3) ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۹۵۳، زھد محمد بن سیرین، ص۳۳۵۔

نہ کوئی طبیب باقی رہا نہ مریض:

﴿1671﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا محاربی بن عبدالملک بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (بیمار ہوئے تو) عرض کی گئی: ''کیا آپ کے لئے کسی طبیب کو بلا لائیں؟'' فرمایا: ''مجھے کچھ مہلت دو۔'' چنانچہ، کچھ دیر غور و فکر کرنے کے بعد یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:

وَّعَادًا وَّثَمُوْدَاْ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَیْنَ ذٰلِكَ كَثِیْرًا ﴿۳۸﴾ (پ۱۹، الفرقان:۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں کو اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں۔

پھر ان کی دنیا پر حرص و رغبت کا تذکرہ کیا اور دیگر برائیاں بیان کیں اور فرمایا: ''ان میں طبیب بھی تھے اور مریض بھی۔ اب نہ تو مجھے علاج کرنے والے نظر آتے ہیں اور نہ ہی علاج کرانے والے۔ صفات بیان کرنے والے اور جن کی صفات بیان کی گئی سب ہلاک ہو گئے، لہٰذا مجھے کسی طبیب کی ضرورت نہیں۔'' (1)

﴿1672﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عَلْقَمہ بن مرثد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ آٹھ افراد ایسے ہیں جو زہد و تقویٰ کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ جب ان پر فالج کا حملہ ہوا تو ان سے کہا گیا کہ ''آپ علاج کروالیں (ممکن ہے کہ تندرست ہو جائیں)۔'' فرمایا: ''مجھے معلوم ہے کہ دوا حق ہے لیکن مجھے قوم عاد، ثمود، کنوئیں والے اور دیگر امتیں یاد آتی ہیں۔ ان میں بھی بیماریاں واقع ہوئی تھیں۔ بڑے بڑے طبیب موجود تھے لیکن نہ علاج کرنے والے باقی رہے نہ علاج کرانے والے۔'' ان کی خدمت میں عرض کی گئی: ''آپ لوگوں کو کوئی نصیحت کیوں نہیں کرتے؟'' فرمایا: ''میں اپنے نفس سے ہی راضی نہیں ہوں۔ اس کی مذمت سے فرصت ملے گی تو لوگوں کی مذمت کروں گا۔ لوگ دوسروں کے گناہوں کے مُعاملے میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں لیکن اپنے گناہوں کے مُعاملے میں بے خوف ہیں۔'' پوچھا گیا: ''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صبح کس حال میں کی؟'' فرمایا: ''گناہوں کی حالت میں صبح کی اپنا رزق کھا رہے اور موت کے منتظر ہیں۔'' حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب بھی حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھتے تو فرماتے: ''عاجزی و انکساری کرنے

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ربیع بن خثیم، الحدیث:۱۹، ج۸، ص۲۱۰۔

والوں کو خوشخبری ہو! اگر حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں دیکھ لیتے تو ضرور تم سے محبت فرماتے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابویزید ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف وتوصیف بیان کرنے کے بعد (بطورِ نصیحت) فرماتے: ''(اے انسان!) سفرِ آخرت کے لئے زادِ راہ کا بندوبست کر، نیک اعمال میں خوب کوشش کر اور نفس کو نصیحت کرتا رہ۔'' (۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ تو جانتا ہے:

﴿1673﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُنذِر ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اہل خانہ سے فرمایا: ''میرے لئے خَبِیص (یعنی کھجور اور گھی کا حلوہ) بنالاؤ۔'' چنانچہ، وہ حلوہ تیار کرکے لائے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دیوانے کو جس کے منہ سے لعاب بہہ رہا تھا کھانے کے لئے بلالیا اسی حالت میں اس نے کھانا شروع کر دیا۔ جب وہ کھا کر چلا گیا تو اہل خانہ نے کہا: ''اسے تیار کرنے میں ہم نے کتنی تکلیف ومشقت اٹھائی دیوانے کو کیا معلوم کہ یہ کیا کھا رہا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اسے تو نہیں معلوم لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ تو جانتا ہے۔'' (۲)

نیکیاں چھپاؤ!

﴿1674﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ نے بتایا کہ ''حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تمام عمل پوشیدہ ہوتا تھا حتی کہ اگر تلاوتِ قرآن میں مصروف ہوتے اور کوئی ملنے آجاتا تو مُصحف شریف کو کپڑے سے ڈھانپ لیتے (تاکہ وہ دیکھ نہ لے)۔'' (۳)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:٤٠٣، الربيع بن خثيم، ج٣، ص٣٧۔
الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٢١١٧، الربيع بن خثيم، ج٦، ص٢١٩-٢٢١، مفهومًا۔

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٢١١٧، الربيع بن خثيم، ج٦، ص٢٢٤۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٤٣، زهد محمد بن سيرين، ص٣٣٤۔
صفة الصفوة، الرقم:٤٠٣، الربيع بن خثيم، ج٣، ص٣٨۔

﴿1675﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ہر وہ عمل جس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا وخوشنودی مطلوب نہ ہو وہ مردود ہے۔'' (1)

سب سے زیادہ متقی وپرہیزگار:

﴿1676﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے سامنے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے شاگردوں کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے تمام شاگردوں میں سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار تھے۔'' (2)

﴿1677﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مِغْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''میں تمہارے سامنے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے شاگردوں کے اوصاف بیان کرتا ہوں تمہیں ایسا معلوم ہوگا گویا کہ تم نے انہیں دیکھا ہے۔ (ان کے شاگردوں میں سے) حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زہد وتقویٰ میں سب سے فائق تھے۔'' (3)

کفایت کرنے والی سورت:

﴿1678﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا مُنذِر ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''قرآنِ مجید کی ایک سورت ایسی ہے کہ جسے لوگ مختصر خیال کرتے ہیں جبکہ میں اسے طویل وعظیم سمجھتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس نے ہمیں ایسی سورت عطا فرمائی ہے جس کا کوئی ہم پلا نہیں، لہٰذا تم میں سے جو بھی اس کی تلاوت کرے گا تو وہ اس کے مضامین سے جامع کسی چیز کو نہیں پائے گا اور یہ بھی جان لو کہ یہ کفایت کرنے والی ہے اور وہ سورۂ اخلاص ہے۔'' (4)

---

1 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:۲۱۱۷، الربيع بن خثيم، ج۶، ص۲۲۲، "لايبتغى" بدله "لايراد"۔
الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:۱۹۶۳، زهد محمد بن سيرين، ص۳۳۶۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۷۳۷۰، مسروق بن عبدالرحمن، ج۵۷، ص۴۰۹۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۷۳۷۰، مسروق بن عبدالرحمن، ج۵۷، ص۴۱۱۔

4 ......فضائل القرآن لمحمد بن الضريس، الحديث:۲۵۲، ج۱، ص۲۷۸، باختصار۔

مرضِ عصیاں کی دوا:

﴿1679﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُنذِر ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب بھی کوئی شخص کچھ پوچھنے کے لئے آتا تو اس سے فرماتے: ''جو کچھ تم جانتے ہو اس کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور جو چیز تم سے مخصوص کر (یعنی روک) لی جائے اسے اس کے جاننے والے کے سپرد کر دو کیونکہ مجھے تمہاری خطا کی بجائے جان بوجھ کر کسی معاملے میں پڑنے کا زیادہ خوف ہے۔ میں نے آج تمہارے لئے کسی بھلائی کو منتخب نہیں کیا لیکن یہ آنے والے شر سے بہتر ہے۔ تم نے نہ تو بھلائی کی اتباع کا حق ادا کیا، نہ لوگوں سے راہ فرار اختیار کرنے کا، تم نہ تو اس تمام کو پا سکے ہو جو پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہوا اور نہ ہی جو کچھ تم پڑھتے ہو اس کے متعلق یہ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟'' پھر فرمایا: ''وہ راز (گناہ) جو تم لوگوں سے چھپاتے ہو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ایک وادی میں پڑے ہیں ان کی دوا تلاش کرو اور ان کی دوا ایسی توبہ ہے کہ جس کے بعد دوبارہ ان کی طرف نہ لوٹو۔'' (1)

﴿1680﴾...... حضرتِ سیِّدُنا بکر بن ماعز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ''اے بکر بن ماعز! ضروری گفتگو کے علاوہ اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ بے شک میں اپنے دین کے مُعاملے میں لوگوں کو مُتَّہم جانتا ہوں۔ تم اپنے علم کے مطابق اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرو اور جن امور کا علم تم سے مخصوص کر (یعنی روک) لیا جائے اسے اس کے جاننے والے کے سپرد کر دو کیونکہ مجھے تمہاری خطا کی بجائے جان بوجھ کر کسی مُعاملے میں پڑنے کا زیادہ خوف ہے۔'' (2)

بیماری، دوا اور شفا:

﴿1681﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالملک بن اصبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے تلامذہ سے پوچھا: ''کیا تم جانتے ہو کہ بیماری، دوا اور شفا کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کی:

(1) ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۹۸۰، زھد محمد بن سیرین، ص۳۳۸۔

(2) ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۹۴۹، زھد محمد بن سیرین، ص۳۳۵، باختصار۔

''نہیں۔''فرمایا:''بیماری گناہ، استغفار دوا اور شفا یہ ہے کہ گناہ سے ایسی پکی سچی توبہ کرو کہ پھر اس کی طرف نہ لوٹو۔''(1)

﴿1682﴾...... حضرتِ سیِّدُنا نسیر بن ذعلوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس قدر روتے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی اور فرماتے:''ہم نے ایسے لوگوں (یعنی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو دیکھا ہے جن کے پہلوؤں میں ہم چوروں کی طرح رہتے تھے (یعنی جب ہم ان کے مقابلے میں خود کو دیکھتے اور ان کے اعمال سے اپنے اعمال کا مُوازنہ کرتے تو خود کو عمل کا چور سمجھتے)۔''(2)

﴿1683﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالصمد بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَہَّاب کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کرتے:''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں اپنی حاجت تیری بارگاہ میں ہی پیش کرتا ہوں حالانکہ اسے پیش کرنا میں اچھا نہیں سمجھتا میں اس کی مُعافی چاہتا اور توبہ کرتا ہوں۔''(3)

﴿1684﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن مُنذِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''جو شخص اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے گناہوں کی مُعافی طلب کرتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ہتھیلی میں لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ عذاب سے امن میں ہے۔''

﴿1685-86﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی:''اے ابو یزید! آپ نے صبح کس حال میں کی؟''فرمایا:''کمزوری و گناہوں کی حالت میں صبح کی اپنا رزق کھا رہے ہیں اور موت کے منتظر ہیں۔''(4)

9 چیزوں کی کثرت کرو!

﴿1687﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام ابن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٨٣، زهد محمد بن سيرين، ص٣٣٩۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٧٦، زهد محمد بن سيرين، ص٣٣٨۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم:٤٠٣، الربيع بن خثيم، ج٣، ص٤٣، باختصار۔

4 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٢١١٧، الربيع بن خثيم، ج٦، ص٢٢١۔

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نو چیزوں کے علاوہ کلام کم کیا کرو: (۱)......سُبْحَانَ اللّٰہ (۲)......اَللّٰہُ اَکْبَر (۳)......لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (۴)......اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (۵)......بھلائی طلب کرنا (۶)......برائی سے پناہ مانگنا (۷)......بھلائی کا حکم دینا (۸)......برائی سے منع کرنا اور (۹)......تلاوت قرآن کرنا۔'' (۱)

زبان کا قفلِ مدینہ:

﴿1688-89﴾...... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ''ہم نے 20 سال حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں گزارے لیکن انہیں صرف وہی بات کرتے سنا جس میں آخرت کا فائدہ ہو۔'' ایک شخص کا بیان ہے کہ ''میں دو سال حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں رہا لیکن انہوں نے مجھ سے دو باتوں کے علاوہ کوئی بات نہیں کی۔'' (۲)

﴿1690﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ قبیلہ بنو تیم اللّٰہ کے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے 10 سال حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت اختیار کی لیکن انہیں دو بار کے علاوہ دنیاوی امور کے متعلق سوال کرتے نہیں سنا۔ ایک بار مجھ سے پوچھا: ''کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟'' اور دوسری بار پوچھا: ''تمہارے علاقے میں کتنی مساجد ہیں؟'' (۳)

نارِ جہنّم کا خوف:

﴿1691﴾...... حضرتِ سیِّدُنا بکر بن ماعز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا دریائے فرات کے کنارے چلتے ہوئے لوہاروں کے پاس سے گزرے۔ حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب بھٹی کی آگ دیکھی تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کی طرف پلٹے اور انہیں آواز دی لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ

---

1 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم: ۲۱۱۷، الربيع بن خثيم، ج٦، ص ۲۲۱۔

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم: ۲۱۱۷، الربيع بن خثيم، ج٦، ص ۲۲۱، باختصار۔
الزهد للامام هناد بن السرى، الحديث: ۱۱۱۱، الجزء الاول، ص ۵۳۷۔

3 ......الزهد للامام هناد بن السرى، الحديث: ۱۱۱۱، الجزء الاول، ص ۵۳۷۔

دیا۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لے گئے اور لوگوں کو عصر کی نماز پڑھا کر واپس تشریف لائے پھر آواز دی لیکن کوئی جواب نہ ملا۔پھر تشریف لے گئے ،مغرب کی نماز پڑھا کر لوٹے اور آواز دی لیکن ان کی طرف سے پھر کوئی جواب نہ ملا حتی کہ سحری کے وقت سخت سردی کے باعث ہوش میں آئے۔'' (1)

﴿1692﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابووائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ کہیں جارہے تھے حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔جب ایک لوہار کے پاس سے گزر ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھٹی کے قریب کھڑے ہوگئے اور تپتے ہوئے لوہے کو دیکھنے لگے جونہی حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر آگ پر پڑی تو قریب تھا کہ گر پڑتے۔چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آگے تشریف لے گئے حتی کہ فرات کے کنارے واقع بھٹی پر پہنچ گئے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب بھٹی کی بھڑکتی آگ دیکھی تو یہ آیتِ مقدّسہ تلاوت کی:

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَیُّظًا وَّ زَفِیْرًا(۱۲) وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا(۱۳)

(پ۱۸، الفرقان:۱۲،۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہاں موت مانگیں گے۔

(یہ سنتے ہی) حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے ہوش ہوگئے۔ہم انہیں ان کے گھر والوں کے پاس لے آئے۔حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مغرب تک ان کے پاس تشریف فرما رہے۔جب انہیں ہوش آیا تو پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ (2)

اپنی اصلاح کی فکر:

﴿1693﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن محمد کواء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''(کیا بات ہے) ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نہ تو کسی کو برا بھلا کہتے ہیں اور نہ ہی کسی کی

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۱۹۳۰، زهد محمد بن سيرين، ص۳۳۲۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۱۹۴۵، زهد محمد بن سيرين، ص۳۳۴۔

مذمت کرتے ہیں؟'' فرمایا: ''اے ابن کواء! تو ہلاک ہو میں اپنے نفس سے ہی راضی نہیں ہوں۔ اپنے نفس کی اصلاح سے فارغ ہوؤں تو کسی دوسری جانب التفات کروں۔ بے شک لوگ دوسروں کے گناہوں کے مُعاملے میں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں لیکن اپنے گناہوں کے مُعاملے میں بے خوف ہیں۔'' (1)

﴿1694﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا بکر بن ماعز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''لوگوں کی دو قسمیں ہیں: مومن اور جاہل۔ مومن کو اذیت و تکلیف نہ دو اور جاہل سے جہالت سے پیش نہ آؤ۔'' (2)

﴿1695﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے انہوں نے آنے کی وجہ پوچھی تو ہم نے کہا کہ ''ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں کہ آپ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف و توصیف اور اس کا ذکر کرتے ہیں، لہٰذا ہم بھی آپ کے ساتھ مل اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف و توصیف اور اس کا ذکر کریں گے۔'' (یہ سن کر) حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ تم میرے پاس اس لئے نہیں آئے کہ تم یوں کہتے کہ آپ شراب پیتے ہیں، لہٰذا ہم بھی آپ کے ساتھ مل شراب پئیں گے۔ آپ زنا کرتے ہیں، لہٰذا ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر زنا کریں گے۔'' (3)

چور کو بھی دعا دی:

﴿1696﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا علاء بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گھوڑا چوری ہو گیا۔ ہم نشینوں نے عرض کی: ''حضور چور کے لئے بددعا کیجئے!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ میں تو اس کے لئے دعا ہی کروں گا۔'' پھر یوں دعا فرمائی: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر چور مالدار ہے تو اس کے دل کو قناعت کی توفیق

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٦٩، زهد محمد بن سيرين، ص٣٣٧، بتغير قليل۔
الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٢١١٧، الربيع بن خثيم، ج٦، ص٢٢٢۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٣٢، زهد محمد بن سيرين، ص٣٣٢۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٣٥، زهد محمد بن سيرين، ص٣٣٢۔

عطا فرما اور اگر فقیر ہے تو اسے غنی کر دے۔'' (1)

﴿1697﴾...... حضرت سیِّدُنا ہُبیرہ بن خُزیمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کی شہادت کی خبر حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ کے پاس سب سے پہلے میں لایا۔''

سیِّدُنا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع کا صبر وتحمل:

﴿1698﴾...... حضرتِ سیِّدُنا بلال بن مُنذِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ (حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْـہ کی شہادت کے دن) ایک شخص نے کہا: ''اگر میں آج کے دن بھی ربیع بن خُثَیم کی غلطی نہ نکال سکا تو پھر کبھی کسی کے سامنے ان کی غلطی نہ نکال سکوں گا۔'' چنانچہ، اس نے کہا: ''اے ابو یزید! حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰـہِ تَعَالٰی عَلَیْـہ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا پھر یہ آیتِ مقدّسہ تلاوت فرمائی:

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ (۴۶)

(پ ۲۴، الزمر: ۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تم عرض کرو اے اللّٰـہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے نہاں (پوشیدہ) اور عیاں (ظاہر) کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے۔

اس شخص نے کہا: ''آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟'' حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں کیا کہوں گا؟ انہوں (یعنی قتل کرنے والوں) نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف لوٹنا ہے اور وہی ان سے حساب لے گا۔'' (2)

سیِّدُنا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع کی وصیت:

﴿1700-1699﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُنذِر ثَوری عَلَیْـہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وقتِ وصال وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ وہ وصیت ہے جسے میں نے خود پر لازم کر رکھا ہے اور میں اس پر اللّٰـہ عَزَّوَجَلَّ کو گواہ بناتا ہوں اور بطورِ گواہ وہی کافی ہے۔ (اعمالِ صالحہ پر) اپنے نیک بندوں کو وہی بدلہ

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۹۳۶، زھد محمد بن سیرین، ص ۳۳۲۔

(2)......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۹۴۲، زھد محمد بن سیرین، ص ۳۳۳۔

وثواب عطا فرمانے والا ہے۔ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا (یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رب، حضرت سیِّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں) میں اپنے اور اپنی اطاعت کرنے والوں کے لئے اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ عبادت کرنے والوں اور حمد و ثنا بجالانے والوں میں میرا بھی شمار ہو نیز تمام مسلمانوں کو بھی اس کی وصیت کرتا ہوں۔" (1)

موت کو کثرت سے یاد کرو!

﴿1701﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "تم بھلائی کے ذریعے ہی رحمتِ الٰہی کو حاصل کر سکتے ہو اور اس موت کو کثرت سے یاد کرو جس کا ذائقہ تم نے پہلے کبھی نہیں چکھا کیونکہ جب کوئی زیادہ عرصہ غائب رہے تو اس کی محبت لازم (یعنی محبت میں زیادتی) ہو جاتی، گھر والے اس کے منتظر رہتے اور عنقریب وہ ان کے پاس آنے ہی والا ہوتا ہے۔" (2)

دھوکے میں نہ رہنا:

﴿1702﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن مُنذِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "اے مُنذِر!" میں نے عرض کی: "میں حاضر ہوں۔" فرمایا: "لوگوں کا کثرت سے تیری تعریف کرنا تجھے دھوکے میں مبتلا نہ کر دے کیونکہ تیرا عمل ہی تیرے کام آئے گا۔" (3)

ساری رات عبادت میں گزارتے:

﴿1703﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ "میں نے ایک رات حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گزاری۔ آپ رات میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگے اور تلاوت کرتے ہوئے جب اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے:

---

(1) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ١٩٦٤، زهد محمد بن سيرين، ص٣٣٧۔

(2) ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم: ٢١١٧، الربيع بن خثيم، ج٦، ص ٢٢٠، بتقدم و تاخر۔

(3) ......بغية الطلب فى تاريخ حلب، ج٣، ص ٤٧١۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِۙ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ۠ (۲۱) (پ۲۵، الجاثیة:۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا جنھوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ اِن کی اُن کی زندگی اور موت برابر ہو جائے کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

تو بکثرت گریہ وزاری کے سبب ساری رات اسے ہی دہراتے رہے آگے نہ پڑھ سکے۔'' (۱)

﴿1704﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَدِیْع کے ایک شاگرد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے زلفیں رکھی ہوئی تھیں شام کے وقت جب گھر تشریف لے جانے لگتے تو ہم ان کے بالوں میں نشانی رکھ لیتے۔ جب صبح ہوتی تو وہ نشانی جوں کی توں ہوتی اس سے ہم پہچان جاتے کہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه ساری رات بستر پر نہیں لیٹے (یعنی ساری رات عبادت میں بسر کی)۔'' (۲)

﴿1705﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عاصم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْحَاكِم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے پوچھا کہ'' آپ کے ہم نشیں تو شعر پڑھتے ہیں آپ کیوں نہیں پڑھتے؟'' فرمایا: ''جو چیز پڑھی جائے گی اسے لکھا بھی جائے گا اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ قیامت کے دن اپنے نامہ اعمال میں لکھے ہوئے اشعار پڑھوں۔'' (۳)

اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟

﴿1706﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابن مَسروق رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه ایک بار سنبلانی (روم کے کسی شہر کی طرف منسوب) قمیص زیب تن کئے ہوئے تھے جس کی قیمت تین یا چار درہم ہوگی، (ایسا لچکدار کپڑا تھا کہ) اگر آستینوں کو کھینچتے تو ناخنوں تک پہنچ جاتیں اور لٹکتی چھوڑتے تو کلائیوں تک آجاتیں۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے جب قمیص کی سفید رنگت دیکھی تو فرمایا: ''اے عبید! اپنے رب کے لئے تواضع اختیار کرو!'' پھر کہنے

(1) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٢٥، زهد محمد بن سيرين، ص٣٣١۔

(2) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٢٧، زهد محمد بن سيرين، ص٣٣١۔

(3) ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٢١١٧، الربيع بن خثيم، ج٦، ص٢٢٢۔

لگے: ''اے گوشت پوست! اے خون! جب پہاڑوں کو چلایا جائے گا تو اس وقت تیرا کیا حال ہوگا۔'' (پھر یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:)

كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَ جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ (پ ۳۰، الفجر: ۲۱ تا ۲۳)

ترجمۂ کنز الایمان: ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کردی جائے اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار در قطار اور اس دن جہنم لائی جائے۔ (1)

باجماعت نماز کا جذبہ:

﴿1707-8﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان اپنے والد سے راویت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فالج زدہ تھے لیکن پھر بھی دو آدمیوں کے سہارے (باجماعت نماز کے لئے) مسجد میں تشریف لاتے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے شاگران سے کہتے: ''اے ابو یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ (جیسے مریضوں) کو رخصت دی ہے، لہٰذا آپ گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کریں (2)۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: ''تم درست کہتے ہو۔ لیکن میں مؤذن کو حَیَّ عَلَی الْفَلَاح (یعنی آؤ کامیابی کی طرف) کہتے سنتا ہوں اور جو مؤذن کو حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے سنے تو اسے چاہئے کہ باجماعت نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے

1 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ١٩٤٤، زهد محمد بن سيرين، ص ٣٣٤۔

2 ...... ترکِ جماعت کے اعذار: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 583** پر صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: (۱) ...... مریض جسے مسجد تک جانے میں مُشقّت ہو (۲) ...... اپاہج (۳) ...... جس کا پاؤں کٹ گیا ہو (۳) ...... جس پر فالج گرا ہو (۴) ...... اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے (۵) ...... اندھا اگرچہ اندھے کے لیے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے (۶) ...... سخت بارش اور (۷) ...... شدید کیچڑ کا حائل ہونا (۸) ...... سخت سردی (۱۰) ...... سخت تاریکی (۱۱) ...... آندھی (۱۲) ...... مال یا کھانے کے تلف (یعنی ضائع) ہونے کا اندیشہ (۱۳) ...... قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے (۱۴) ...... ظالم کا خوف (۱۵) ...... پاخانہ (۱۶) ...... پیشاب (۱۷) ...... ریاح کی حاجت شدید ہے (۱۸) ...... کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو (۱۹) ...... قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے (۲۰) ...... مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لیے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا، یہ سب ترکِ جماعت کے لیے عذر ہیں۔

ہوئے ہی کیوں نہ آئے۔'' (1)

فقط رحمتِ الٰہی پر تکیہ نہ کرو!

﴿1709﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابویعلٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بندے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسمیں کھانا اچھا نہیں ہے کہ وہ یوں کہتا پھرے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! (بندوں پر) رحم فرمانا تو نے اپنی ذات پر لازم کر رکھا ہے۔ فلاں چیز تو نے اپنے ذمہ لے کر رکھی ہے۔ کیونکہ اس طرح بندہ سستی کا شکار ہو جاتا (اور نیک اعمال میں کمی کر بیٹھتا) ہے۔ (اس کے برعکس) میں نے آج تک کسی کو یہ کہتے نہیں سنا کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر جو چیز لازم تھی اسے میں نے ادا کر دیا، لہٰذا جو چیز تو نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے اسے پورا فرما۔'' (2)

﴿1710﴾...... حضرتِ سیِّدُنا بکر بن ماعز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ ''موت کو کثرت سے یاد کرو جس کا ذائقہ تم نے ابھی تک چکھا نہیں۔'' (3)

﴿1711﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابویعلٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''غائب اشیاء میں موت سے بہتر کوئی چیز نہیں جس کا مومن منتظر ہو۔'' (4)

﴿1712﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع کی موت کا وقت قریب آیا تو ان کی صاحبزادی رونے لگی۔ آپ نے فرمایا: ''اے بیٹی رومت! بلکہ یوں کہو: خوشخبری کہ میرے والد بھلائی کو پہنچے۔'' (5)

﴿1713﴾...... قبیلہ اسلم کا ایک شخص صبح سویرے مسجد آیا کرتا تھا اس کا بیان ہے کہ ''حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٩٥، زهد محمد بن سيرين، ص٣٤٠۔
الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٢١١٧، الربيع بن خثيم، ج٦، ص٢٢٥۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٨٤، زهد محمد بن سيرين، ص٣٣٩۔

3 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٢١١٧، الربيع بن خثيم، ج٦، ص٢٢٠۔

4 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٨٥، زهد محمد بن سيرين، ص٣٣٩۔

5 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٧٢، زهد محمد بن سيرين، ص٣٣٧۔

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب سجدہ کرتے تو یوں لگتا جیسے کوئی پھینکا ہوا کپڑا ہو، چڑیاں آتیں اور ان پر بیٹھ جاتیں۔'' (۱)

وہ مقتول کون ہے؟

﴿1714﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: ہمیں خبر ملی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ انہیں (رات بھر عبادت میں مشغول پاتیں تو) فرماتیں: ''اے بیٹے ربیع! تم سوتے کیوں نہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عرض کرتے: ''اے امی جان! جس پر رات چھا جائے اور اسے خود پر شب خون مارے جانے کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ رات کو نہ سوئے۔'' کچھ دیر بعد جب والدہ نے رونے کی آواز سنی اور شب بیداری دیکھی تو کہا: ''اے بیٹے! (تیرا رونا تو ایسا ہے کہ) شاید تو نے کسی کو قتل کیا ہو؟'' حضرتِ سیِّدُ نا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع نے عرض کی: ''جی ہاں، اے امی جان! (ایسا ہی ہے) میں نے کسی کو قتل کیا ہے۔'' والدہ نے پوچھا: ''وہ مقتول کون ہے؟ کہ اس کے ورثاء سے سفارش کی جائے تاکہ وہ تمہیں مُعاف کردیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر اسے قتل کرنے کے بعد اس کے ورثاء کو اس پر تمہاری آہ وزاری اور شب بیداری کرنا معلوم ہو جائے تو وہ تم پر رحم کرتے ہوئے ضرور تمہیں مُعاف کردیں۔'' عرض کی: امی جان! ''وہ مقتول میرا نفس ہے۔'' (۲)

اچانک عذاب آنے کا خوف:

﴿1715﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صاحبزادی نے ان سے عرض کی: ''اے ابا جان! لوگ سو رہے ہوتے ہیں آپ کیوں نہیں سوتے؟'' فرمایا: ''بیٹی رات میں اچانک عذاب کے آجانے کا خوف تیرے والد کو سونے نہیں دیتا۔'' (۳)

---

❶......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۲۰۰۵، زھد محمد بن سیرین، ص۳۴۱۔

❷......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۹۹۷، زھد محمد بن سیرین، ص۳۴۰۔

❸......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۹۷۹، زھد محمد بن سیرین، ص۳۳۸، بتغیر۔
شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، الحدیث:۹۸۴، ج۱، ص۵۴۳، باختصار۔

سائل کو پسندیدہ چیز کھلاتے:

﴾1716﴿...... حضرتِ سیِّدُنا نسیر بن ذعلوق رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس جب کوئی سائل آکر (کھانے کا) سوال کرتا تو اپنے گھر والوں سے فرماتے: ''اسے شکر کھلاؤ کیونکہ ربیع کو شکر پسند ہے۔'' (1)

﴾1717﴿...... حضرتِ سیِّدُنا بکر بن ماعز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی طبیعت فالج کے باعث جب زیادہ خراب ہوگئی تو منہ سے لعاب بہنا شروع ہوگیا ایک دن میں نے بکراہیت منہ سے لعاب صاف کیا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بنودیلم کا بارگاہِ الٰہی میں بڑائی کا اظہار کرنا مجھے پسند نہیں۔'' (2)

وہ مجھ سے بڑے ہیں:

﴾1718﴿...... حضرتِ سیِّدُنا مبارک بن سعید عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْمَجِید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابووائل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے پوچھا گیا: ''آپ بڑے ہیں یا حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه؟'' فرمایا: ''عمر کے اعتبار سے تو میں بڑا ہوں لیکن عقل کے اعتبار سے وہ مجھ سے بڑے ہیں۔'' (3)

تربیت اولاد:

﴾1719﴿...... حضرتِ سیِّدُنا مسلم بطین عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی صاحب زادی حاضر ہوئی اور عرض کی: ''ابا جان کیا میں کھیلنے چلی جاؤں؟'' آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''چلی جاؤ! لیکن اچھی بات ہی کرنا۔'' (4)

---

1 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٢١١٧، الربيع بن خثيم، ج٦، ص٢٢٤، مفهومًا۔

2 ......شعب الايمان، باب في الخوف من الله تعالى، الحديث:٩٩٨٥، ج٧، ص١٩٩۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٥٠، زهد محمد بن سيرين، ص٣٣٥۔

4 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٢١١٧، الربيع بن خثيم، ج٦، ص٢٢٤۔

اطاعتِ رسول اطاعتِ الٰہی ہے:

﴿1720﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُنذر ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ایک بات ہے اور وہ یہ ہے کہ جس نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم مانا بے شک اس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم مانا۔'' (۱)

بادشاہ، مسکین، طبیب اور ملک الموت:

﴿1721﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حصین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام اور تین قسم کے لوگوں پر بڑا تعجب ہوتا ہے: (۱)...... بادشاہ پر جو اپنی حفاظت کے لئے قلعے میں رہتا ہے لیکن ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام وہاں بھی اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور بادشاہت دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔ (۲)...... مسکین پر جو راستے میں بے حال پڑا ہوتا ہے اور میل کچیل کی وجہ سے لوگ اس کے قریب جانا پسند نہیں کرتے جبکہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام میل کچیل کے باوجود اس کے پاس آ کر اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور میل کچیل وہیں رہ جاتا ہے اور (۳)...... علمِ طب میں کامل مہارت رکھنے والے طبیب پر کہ (وہ لوگوں کا تو علاج کرتا ہے لیکن) ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام اس کی بھی روح قبض کر لیتے ہیں اور طب وہیں رہ جاتی ہے۔'' (۲)

﴿1722﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غسّان بن مفضل غلابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک شاگرد کے ساتھ اہواز کے مقام پر قیام فرما تھے کہ ایک عورت انہیں اشارے سے بدکاری کے لئے بلانے لگی۔ (اس کی اس حرکت پر) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے۔ شاگرد نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: ''یہ عورت بوڑھوں میں دلچسپی لینے لگی ہے کیا اس نے مجھ جیسے بوڑھے نہیں دیکھے؟'' (۳)

---

1 ...... الدرالمنثور، سورۃالنساء، تحت الایۃ: ۸۰، ج۲، ص۵۹۸۔

2 ...... المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ربیع بن خثیم، الحدیث:۱۷، ج۸، ص۲۰۹، بتقدم وتاخر۔
بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب، ج۳، ص۴۷۱۔

3 ...... مسند ابن الجعد، الحدیث:۳۱۷۶، الربیع بن صبیح، ص۴۶۱، بتغیر قلیل۔

﴿1723﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے لوگوں نے عرض کی: ''اگر آپ ہمارے ساتھ بیٹھا کریں تو کتنا اچھا ہو؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر ایک لمحہ کے لئے بھی میرا دل موت کی یاد سے غافل ہو جائے تو مجھ پر فساد طاری ہو جاتا ہے۔'' (۱)

﴿1724﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے جب تہبند باندھنا شروع کیا اس وقت سے کسی مجلس میں نہیں بیٹھے اور فرمایا: ''میں ڈرتا ہوں کہ کسی پر ظلم کیا جائے اور میں اس کی مدد نہ کرسکوں یا کوئی کسی پر زیادتی کرے اور مجھے اس پر گواہی دینے کا پابند کیا جائے، (مجلس میں بیٹھ کر) نہ نگاہ نیچی رکھ سکوں اور نہ ہدایت پر قائم رہ سکوں یا کوئی بوجھ اٹھانے والا گر جائے اور میں بوجھ اٹھانے میں اس کی مدد نہ کرسکوں (اسی خوف کے پیشِ نظر میں نے بیٹھنا ترک کر دیا)۔'' (۲)

کسرِ نفسی:

﴿1725﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا مُنذِر ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیت الخلا وغیرہ کی صفائی خود ہی کیا کرتے تھے۔ عرض کی گئی: ''یہ کام تو کوئی اور بھی کرسکتا ہے آپ کیوں کرتے ہیں؟'' فرمایا: ''مجھے پسند ہے کہ کام کاج میں میرا بھی حصہ شامل ہو۔'' (۳)

آدھی روٹی کا ثواب:

﴿1726﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حفص بن عمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سائل کو ایک روٹی سے کم نہ دیتے اور فرماتے: ''مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ کل بروزِ قیامت میزانِ عمل میں آدھی روٹی (کا ثواب) دیکھوں۔'' (۴)

---

1 ...... صفة الصفوة، الرقم:٤٠٣، الربيع بن خثيم، ج٣، ص٤١۔

2 ...... المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام ربيع بن خثيم، الحديث:١٥، ج٨، ص٢٠٩۔

3 ...... الزهد لوكيع، باب الخدمة والتواضع، الحديث:٤٩١، الجزء الاول (ب)، ص٨٠٢۔

4 ...... صفة الصفوة، الرقم:٤٠٣، الربيع بن خثيم، ج٣، ص٤٢۔

سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

انسان، امید اور موت:

﴿1727﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مربّع خط کھینچا پھر اس کے درمیان ایک خط اوپر کو نکلتا ہوا کھینچا اور درمیانی خط کے دونوں جانب بہت سی لکیریں اور خطوط کھینچے پھر (فرمایا:) ”کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟“ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔“) ارشاد فرمایا: ”مربّع خط موت، درمیانی خط انسان، مربّع سے متجاوز خط انسان کی امید اور لکیریں مصائب وآلام ہیں جو ہر طرف سے اس کا پیچھا کر رہے ہیں جب ایک سے جان چھوٹتی ہے تو دوسری مصیبت آجاتی ہے اور پھر امید برآنے سے پہلے انسان موت سے ہم کنار ہو جاتا ہے۔“ (1)

تہائی قرآن کے برابر:

﴿1728﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم اس سے عاجز ہو کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرو۔“ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ”کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد (پوری سورت) تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ (2)

﴿1729﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور سیِّدِ دوعالم، شاہِ بنِ آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار ارشاد فرمایا: ”تم اس سے عاجز ہو کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرو۔“ راوی کا بیان ہے کہ ”ہم ڈر گئے کہ کہیں ہمیں اس چیز کا حکم نہ دے دیں جسے بجالانے سے ہم عاجز ہوں۔ ہم نے خاموشی اختیار

---

1 ...... صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب فی الامل وطولہ، الحدیث: ٦٤١٧، ج٤، ص٢٢٤، بتغیر۔

2 ...... صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل (قل ھو اللّٰہ احد)، الحدیث: ٥٠١٥، ج٣، ص٤٠٧، عن ابی سعید خدری۔

کرلی۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''تہائی قرآن پڑھنا یہ ہے کہ جوشخص (سونے سے پہلے) سورۂ اخلاص پڑھ لے تو گویا اس نے تہائی قرآن پڑھ لیا۔'' (۱)

قرض دینا بھی صدقہ ہے:

﴿1730﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''بندہ بطورِ قرض کسی کو کوئی بھی چیز دیتا ہے تو اس کے عوض اس کے لئے صدقے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔'' (۲)

حفاظتِ ایمان کی فکر:

﴿1731﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں گوشہ نشینی اختیار کرنا ضروری ہوگی اور اس وقت صرف اس کا دین سلامت رہے گا جو حفاظت ایمان کی فکر میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ یا ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگتا پھرے جس طرح پرند اور لومڑی اپنے بچوں کو لے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔'' پھر ارشادفرمایا: ''اس زمانہ میں وہ چرواہا بھلائی پر ہوگا جو اپنے علم کے مطابق نماز پڑھے، زکوٰۃ ادا کرے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہے گا اور اس وقت مقام سَلع پر چرنے والی سفید بکری مجھے بنونُضَیر کی بادشاہت سے زیادہ محبوب ہے اور یہ تمام امور اس وقت ہوں گے جب فلاں فلاں فتنوں کا ظہور ہوگا۔'' (۳)

﴿1732﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شہرت

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۲۶، ج۱۰، ص۱۶۷۔

(2)......المعجم الصغیر للطبرانی، باب من اسمہ الحسین، الجزء الاول، ص۱۴۳، دون قول "یقرضہ الرجل یکتب"۔

(3)......المطالب العالیۃ، کتاب الفتن، باب جواز الترھیب فی ایام الفتن، الحدیث: ۴۳۶۶، ج۸، ص۵۹۷، بتغیر۔

کے خواہشمند، ریاکار، بیہودہ کھیل کود میں مبتلا شخص کی عبادت قبول نہیں فرماتا۔'' (۱) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک رات کسی کو گانا گاتے سنا تو فرمایا: ''اس کی نماز قبول نہیں چاہے یہ اس کی مثل تین نمازیں پڑھ لے۔''

حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان

حضرت سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان کا شمار بھی تابعین کے طبقہ اُولیٰ میں ہوتا ہے۔ آپ محبتِ الٰہی میں سرگرداں وحیران رہتے اور نماز روزے کے پابند تھے۔ نیز آپ نے محبتِ الٰہی کے غم میں سلگتے ہوئے زندگی گزاری۔ جب انہیں دفن کیا گیا تو رحمت الٰہی کی برسات سے قبر خوب سیراب ہوئی۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: محبتِ الٰہی سے جدائی کے خوف میں جلتے رہنے اور دارِ آخرت (یعنی جنت) کا مشتاق رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

قیامت کا خوف رلاتا رہا:

﴿1733﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّفِ وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان نے ایک رات صحابیِٔ رسول حضرت سیِّدُنا حَمَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاں بسر کی۔ حضرتِ سیِّدُنا حَمَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ساری رات گریہ وزاری میں گزار دی، صبح ہوئی تو حضرت سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان نے عرض کی: ''کیا چیز آپ کو ساری رات رُلاتی رہی؟'' فرمایا: ''مجھے اس رات کی یاد آ گئی جس کی صبح قبریں پھٹ جائیں گی اور ان میں موجود ہر چیز نکل رہی ہوگی۔ آسمان کے ستارے بکھر جائیں گے یہ خیال مجھے ساری رات رُلاتا رہا۔'' راوی کا بیان ہے کہ (اس کے بعد سے) کافی عرصہ تک حضرت سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان اور حضرت سیِّدُنا حَمَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دن کے وقت خوشبوؤں کے بازار جاتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت کا سوال کرتے اور خوب دعائیں مانگتے پھر لوہار کے پاس آتے اور بھٹی کی بھڑکتی آگ دیکھ جہنَّم کی آگ سے پناہ مانگتے اور پھر اپنے گھر لوٹ جاتے۔'' (۲)

---

1 ......العلل المتناهية، حديث فى انه لايسمع من مرائى، الحديث:۱۴۰۸، ج۲، ص۸۴۱۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:۱۲۷۷، اخبار مالك بن عبد الله الخثعمى، ص۲۴۴، باختصار۔

دو قسم کے لوگوں پر تعجب:

﴿1734﴾...... حضرتِ سیِّدُنا معلّٰی بن زیاد علَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ہَرِم بن حیان علَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان رات میں کسی وقت گھر سے باہر تشریف لاتے اور بلند آواز سے فرماتے: ''مجھے جنت پر تعجب ہے کہ اسے پانے والا کیسے بے فکری کی نیند سو رہا ہے اور جہنَّم پر بھی تعجب ہے کہ اس سے بھاگنے والا کیسے غفلت کی نیند سو رہا ہے۔'' پھر یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرماتے:

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ نَآىٕمُوْنَؕ(۹۷) (پ۹، الاعراف:۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سوتے ہوں۔

اس کے بعد سورۂ عصر اور تکاثر کی تلاوت کرتے اور گھر لوٹ جاتے۔ [1]

﴿1735﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان علَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان فرمایا کرتے تھے: ''میں نے جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس کا طالب سو رہا ہے اور جہنَّم جیسی بھی کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بھاگنے والا سو رہا ہے۔'' یہ بھی فرماتے کہ ''اپنے دلوں سے دنیا کی محبت نکال کر آخرت کی محبت پیدا کرو۔'' [2]

کاش میں درخت ہوتا!

﴿1736﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عامر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حجاز کی جانب سفر کے ارادے سے نکلے دورانِ سفر ان کی سواریاں درختوں سے الجھنے لگیں حضرت سیِّدُنا ہَرِم بن حیان علَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عامر علَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے پوچھا: ''کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ آپ ان درختوں میں سے ایک درخت ہوتے؟'' انہوں نے کہا: ''نہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں جو بہت وسیع ہے۔'' دونوں میں سے بڑے فقیہ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی زیادہ معرفت رکھنے والے حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان علَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان نے کہا: ''لیکن بخدا! میں یہ

---

[1]......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۳۷۹، هرم بن حیان العبدی، ج۵، ص۹۰، باختصار۔

[2]......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۲۸۱، اخبار مالك بن عبد الله الخثعمی، ص۲۴۵، باختصار۔

پسند کرتا ہوں کہ کاش! میں ان درختوں میں سے ایک درخت ہوتا جسے کوئی سواری کھا کر مینگنیوں کی شکل میں کہیں پھینک دیتی اور بروزِ قیامت حساب وکتاب کی مشقت سے نہ گزرنا پڑتا پھر جنت ٹھکانا ہوتا یا جہنّم میں جلنا پڑتا۔ اے ابن عامر! تیرے لئے ہلاکت ہو مجھے تو بڑی ہولنا کی (یعنی قیامت) کا خوف ہے۔'' (1)

گناہ میں پڑنے کا خوف:

﴾1737﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان کو کسی علاقے کا گورنر بنایا گیا تو آپ نے خیال کیا کہ اب میری قوم میرے پاس آئے گی۔ چنانچہ، آپ نے اپنی قوم کی جانب سے آنے والے راستے میں آگ جلانے کا حکم دیا تا کہ قوم کے لوگ آپ تک نہ پہنچ سکیں، لہٰذا جب قوم کے لوگ آئے تو آگ حائل ہونے کی وجہ سے دور ہی سے سلام کرنے لگے۔ حضرت سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان نے فرمایا: ''خوش آمدید! اے میری قوم! میرے قریب آجاؤ۔'' کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہمارے اور آپ کے درمیان آگ حائل ہے جس کی وجہ سے ہم آپ کے قریب آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم مجھے اُس آگ میں پھینکنا چاہتے ہو جو اِس آگ سے کہیں زیادہ تکلیف دہ ہے، واپس لوٹ جاؤ۔'' (2)

زمانے کے شر سے پناہ:

﴾1738﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابی خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان (اکثر) یہ دعا کرتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ زَمَانٍ تَمَرَّدَ فِیْہِ صَغِیْرُھُمْ وَتَاَمَّرَ فِیْہِ کَبِیْرُھُمْ وَتَقَرَّبَ فِیْہِ اٰجَالُھُم یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس زمانہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں چھوٹے نافرمان ہو جائیں اور بڑے حکم دینے لگیں گے جبکہ ان کی موت قریب سے قریب تر ہوتی جائے گی۔ (3)

عہدہ چھوڑ دیا:

﴾1739﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابونضرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۱۲۹۰، اخبار مالك بن عبد الله الخثعمي، ص۲٤٦۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۱۲۸٦، اخبار مالك بن عبد الله الخثعمي، ص۲٤٥، بتغير قليل۔

3 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، الشعبي، الحديث: ۳۱، ج۸، ص۲۸٤۔

اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْحَنَّان کوگھوڑوں کی نگرانی کے عہدہ پرفائز کیا تو آپ کو کسی شخص (کی شرعی غلطی کی وجہ سے اس) پرغصہ آگیا اور اسے قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ جب اسے قتل کر دیا گیا تو اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں جزائے خیر نہ دے! اس وقت تم نے مجھے نصیحت کیوں نہ کی۔ مجھے غصے سے کیوں باز نہ رکھا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب میں اس عہدے پر قائم نہیں رہوں گا۔'' پھر امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خط لکھا کہ ''میں یہ ذمہ داری پوری نہیں کرسکتا، لہٰذا اس کام کی ذمہ داری کسی اور کو سونپ دیں۔'' (۱)

﴿1740﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْحَنَّان کسی غزوہ میں امیر لشکر کی حیثیت سے شریک تھے۔ ایک شخص نے اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اجازت طلب کی آپ بھی جانتے تھے کہ یہ ضرورت کی وجہ سے اجازت مانگ رہا ہے، لہٰذا اسے اجازت دے دی۔ چنانچہ، وہ گھر والوں کے پاس گیا اور جتنا قیام کرنا تھا کر کے جب واپس آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: ''تم کہاں تھے؟'' اس نے عرض کی: ''میں نے فلاں دن آپ سے اجازت لے کر گیا تھا۔'' فرمایا: کیا تم جس کام کا ارادہ رکھتے تھے اسی کے لئے گئے تھے؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں!'' حضرتِ سیِّدُنا ابواشہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں مجھے خبر ملی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے خوب ڈانٹا۔ ساتھیوں نے جب آپ کو غصے میں اس شخص کو ڈانٹتے اور برا بھلا کہتے دیکھا تو کسی نے کچھ نہ کہا آپ نے ان سے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں جزائے خیر نہ دے! تم دیکھ رہے ہو کہ میں اسے کتنا برا بھلا کہہ رہا ہوں پھر بھی تم مجھے اس سے نہیں روکتے۔'' پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! برے لوگوں کو برے زمانے کے لئے رکھ لے۔'' (۲)

سیِّدُنا ابن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی وصیت:

﴿1741-42-43﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمیں بتایا گیا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْحَنَّان کے وصال کا وقت قریب آیا تو ان سے عرض کی گئی: ''کچھ وصیت کیجئے!'' فرمایا: ''میں نے اپنی حیات میں کثرت سے صدقہ وخیرات کئے ہیں اب میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس کی وصیت

❶......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، الشعبی، الحدیث:۳۲، ج۸، ص۲۸٤۔

❷......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۲۸۲، اخبار مالك بن عبد اللّٰہ الخثعمی، ص۲٤۵۔

کروں۔البتہ اپنا قرض ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں میری ذرع بیچ کر قرض ادا کردینا اگر اس سے پورا نہ ہوتو میرا غلام بیچ دینا۔''لوگوں نے عرض کی: ''اس کے علاوہ کیا وصیت کرتے ہیں؟'' فرمایا: سورۂ نحل کی آخری آیات (تلاوت کرتے رہنے اور ان پر عمل) کی وصیت کرتا ہوں (پھر یہ آیات تلاوت فرمائیں:)

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۲۵ وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝۱۲۶ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝۱۲۷ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝۱۲۸ (پ ۱۴، النحل: ۱۲۵ تا ۱۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تکلیف تمہیں پہنچائی تھی اور اگر تم صبر کرو تو بے شک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا اور اے محبوب! تم صبر کرو اور تمہارا صبر اللّٰہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ اور ان کے فریبوں سے دل تنگ نہ ہو بے شک اللّٰہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں۔ (1)

گھر والوں کی تربیت:

﴿1744﴾...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن زید عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان جب اپنے اہل خانہ کو زیادہ ہنستے دیکھتے تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے۔''

نفس مجھے ملامت نہ کرے:

﴿1745﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابن شوذب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان نے فرمایا: ''اگر مجھے کہا جائے کہ تم جہنّمی ہوتو پھر بھی میں عمل کرنا ترک نہ کروں گا تاکہ میرا نفس مجھے

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۲۸۰، اخبار مالك بن عبد اللّٰه الخثعمی، ص ۲۴۴۔

المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، الشعبی، الحدیث: ۳۰، ج۸، ص ۲۸۴۔

ملامت نہ کرے کہ تو نے ایسا کیوں نہ کیا؟ تو نے یہ کیوں نہ کیا؟'' (۱)

قبر پر انوار وتجلیات کی بارش:

﴿1746﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ''حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان کا وصال انتہائی سخت گرم دن میں ہوا۔ جب لوگ انہیں دفن کر کے ہاتھ جھاڑنے لگے تو ایک بادل کا ٹکڑا آ کر قبر پر ٹھہر گیا جو نہ قبر سے لمبا تھا نہ چھوٹا اور پانی کی پھوار پھینکنا شروع کر دی جب قبر خوب سیراب ہو گئی تو واپس لوٹ گیا۔'' (۲)

﴿1747﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جس دن حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان کو دفن کیا گیا اس دن ان کی قبر پر بارش ہوئی اور قبر پر گھاس اُگ آئی۔'' (۳)

﴿1748﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان کا وصال ہوا تو بادل کا ایک ٹکڑا آ کر چارپائی پر بطورِ سائبان ٹھہر گیا، جب انہیں دفن کیا گیا تو بادل نے ان کی قبر پر یوں ہلکی سی پانی کی پھوار ڈالی کہ قبر کے اردگرد کسی چیز پر ایک بوند بھی نہ پڑی۔'' (۴)

حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی تابعین کے طبقۂ اُولیٰ میں سے ہیں۔ آپ نے دنیاوی غموں اور مصیبتوں سے علیحدگی اختیار کر کے اوراد و وظائف اور قربِ الٰہی سے دل کو اطمینان بخشا۔ نیز امت کو حکمت و دانائی سکھانے، ان کی نمائندگی کرنے، ہمیشہ خدمت خلق میں مصروف رہنے والے اور امت کو دنیاوی غم واندوہ سے آزاد کرانے میں کوشاں رہتے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: ختم ہو جانے والی فانی دنیا سے علیحدگی اختیار کرنے اور بعد میں آنے اور باقی رہنے والی آخرت (کی یاد سے) دل کو سکون واطمینان پہنچانے کا نام **تصوُّف** ہے۔

---

(1) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۱۲۹۱، اخبار مالك بن عبد الله الخثعمی، ص ۲٤٦۔

(2) ......صفة الصفوة، الرقم: ٤٨٨، هرم بن حيان العبدی، ج ۳، ص ۱٤۲۔

(3) ......صفة الصفوة، الرقم: ٤٨٨، هرم بن حيان العبدی، ج ۳، ص ۱٤۲۔

(4) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۱۲۹۲، اخبار مالك بن عبد الله الخثعمی، ص ۲٤۷۔

تم تو دنیا دار نکلے:

﴿1749-50﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا علقمہ بن مرثد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آٹھ افراد ایسے ہیں جو زہد و تقویٰ کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی ان میں سے ایک ہیں۔ آپ نہ تو کبھی کسی کے پاس بیٹھتے اور نہ ہی کسی سے دنیاوی امور کے متعلق کوئی گفتگو کرتے اگر کہیں ان کی موجودگی میں دنیاوی گفتگو شروع ہو جاتی تو وہاں سے تشریف لے جاتے۔ ایک دن مسجد میں داخل ہوئے تو کچھ لوگوں کو ایک جگہ جمع دیکھ کر خیال کیا کہ یہ ذکرِ خیر کے لئے جمع ہوئے ہوں گے۔ چنانچہ، ان کے پاس بیٹھ گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: ''میرا غلام واپس آ گیا اور وہ فلاں فلاں چیز لے کر آیا ہے۔'' دوسرا بولا: ''میں نے اپنے غلام کو (سامان تجارت دے کر) تیار کر رکھا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''سُبْحٰنَ اللّٰہ! میری اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جو موسلا دھار بارش میں پھنس جائے، اچانک اسے دو بڑے دروازوں والا مکان نظر آئے تو وہ کہے کہ جب تک بارش ختم نہیں ہو جاتی میں اس میں پناہ لے لیتا ہوں۔ جب اس میں داخل ہو تو اس کی چھت ہی نہ ہو میں تمہارے پاس اس امید پر بیٹھا کہ تم ذکر و بھلائی میں مصروف ہو گے لیکن تم تو دنیا دار نکلے۔'' جب حضرتِ سیِّدُ نا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بوڑھے ہو گئے اور جوانی کی قوت باقی نہ رہی تو کسی نے عرض کی: ''اگر آپ اپنی عبادت و ریاضت میں کچھ کمی کر لیں تو بہتر ہے۔'' فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم کسی گھڑ دوڑ میں چند گھوڑوں کو چھوڑو تو کیا تم شہسوار سے یہ نہیں کہتے کہ انہیں چھوڑ دو اور ان سے نرمی برتو اور جب انتہا کو دیکھ لیتے ہو تو اس سے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھتے۔'' لوگوں نے عرض کی: ''جی ہاں! ایسا ہی ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''بے شک میں نے انتہا کو دیکھ لیا ہے۔ ہر کوشش کرنے والے کی ایک انتہا ہے اور وہ موت ہے۔ کوئی سبقت لے جانے والا ہوتا ہے تو کوئی پیچھے رہ جانے والا۔'' (1)

بغیر کانٹوں کے پتے:

﴿1751﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا صفوان بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''پہلے کے لوگ خالص پتوں کی مانند ہوتے تھے جن میں کانٹوں کا نام و نشان تک نہ تھا جبکہ

---

1 ...... صفة الصفوة، الرقم: ۷٤٥، ابو مسلم الخولانی، ج ٤، ص ۱۷۷۔

آج کل کے لوگ خالص کانٹے ہیں جن میں پتوں کا وجود تک باقی نہیں۔ اگر تم انہیں برا بھلا کہو تو وہ بھی تمہیں برا بھلا کہیں گے۔ اگر تم ان سے جھگڑا کرو تو وہ بھی تم سے جھگڑا کریں گے۔ اگر تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو گے تو پھر بھی وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔" حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن جُبیر بن نُفَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے اس میں اتنا زائد ہے کہ "اگر تم ان سے دور بھاگو تو پھر بھی وہ تمہیں پالیں گے۔" راوی کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا: "اس وقت مجھے کیا کرنا چاہئے؟" فرمایا: "اپنی عزت کو اپنے فقر کے دن (یعنی قیامت) کے لئے ہبہ کردو اور کچھ نہ لینے سے کچھ لے لینا بہتر ہے۔" (1)

حکیم الامت:

﴿1752-53﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّتَّار نے حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو دیکھا تو پوچھا: "یہ کون ہے؟" لوگوں نے بتایا: "یہ حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ہیں۔" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "یہ امت کو حکمت و دانائی سکھانے والے ہیں۔" (2)

﴿1754﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوہارون موسیٰ بن عیسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ "حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی امت کے لئے باعثِ تقلید ہیں۔" (3)

لوگ تمہیں دیوانہ سمجھیں:

﴿1755﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کثرت سے باآوازِ بلند ذکر کیا کرتے حتی کہ بچوں کے ساتھ بھی بلند آواز سے تکبیریں کہتے اور فرماتے: "اللّٰہ

1 ...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۳۲۱۳، عبداللّٰہ بن ثوب، ج۲۷، ص۲۲۹۔
المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابی ادریس، الحدیث:۳، ج۸، ص۲۷۶۔

2 ...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۳۲۱۳، عبداللّٰہ بن ثوب، ج۲۷، ص۲۰۳۔
الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۲۳۲۶، زھد عبید بن عمیر، ص۳۸۸۔

3 ...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۳۲۱۳، عبداللّٰہ بن ثوب، ج۲۷، ص۲۰۳۔

عَزَّوَجَلَّ کا ذکر اس قدر کثرت سے کرو کہ جاہل تمہیں دیوانہ سمجھیں۔'' (۱)

نفس کی خوشی:

﴾1756﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''(اے لوگو!) اس نفس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس کی میں تعظیم کروں، اسے آسائشوں میں رکھوں، آزادی دے دوں اور کل بروزِ قیامت وہ بارگاہِ الٰہی میں میری مذمت کرے لیکن اگر اسے ناراض کروں، تھکاؤں، کام میں مصروف رکھوں تو کل قیامت میں وہ مجھ سے خوش ہو؟'' لوگوں نے عرض کی: ''آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اس سے کیا تعلق ہے؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ میرا اپنا نفس ہے۔'' (۲)

﴾1757﴿ ...... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابومسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''اگر کہا جائے کہ جہنّم کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں تو پھر بھی میں اپنے عمل میں مزید اضافہ نہ کر سکوں گا۔'' (۳)

جنت میں داخل ہونے والوں کی اقسام:

﴾1758﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں مشرف با اسلام ہوئے (۴)۔ ان سے پوچھا گیا کہ ''پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے زمانہ میں آپ کو اسلام قبول کرنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟'' فرمایا: ''میں نے اس امت (کے لوگوں) کو تین قسموں پر پایا۔ ایک قسم بلا حساب وکتاب

---

(1) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ٢٢٥٢، زهد عبيد بن عمير، ص٣٧٨۔
تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٣٢١٣، عبدالله بن ثوب، ج٢٧، ص٢٠٨۔

(2) ......صفة الصفوة، الرقم: ٧٤٥، ابو مسلم الخولانی، ج٤، ص١٧٩۔

(3) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ٢٣٢١، زهد عبيد بن عمير، ص٣٨٧۔

(4) ......ان کے اسلام قبول کرنے کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔ ایک روایت کے مطابق خلافت امیر مُعاویہ میں جبکہ ایک روایت کے مطابق خلافت صدیقی میں مشرف با اسلام ہوئے۔

جنت میں داخل ہوگی۔ دوسری قسم کا بآسانی مختصر سا حساب ہوگا اور تیسری قسم تھوڑی سی سزا کا سامنا کر کے جنت میں داخل ہوگی، لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ میں پہلی قسم میں سے ہوں اگر ان میں شامل نہ ہوسکا تو ان میں سے ہوں جن کا تھوڑا سا حساب وکتاب ہوگا اور اگر ان میں سے بھی نہ ہوسکا تو ان لوگوں میں ہوں جو تھوڑی سی سزا کا سامنا کر کے داخلِ جنت ہوں گے۔'' (1)

سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو نصیحت:

﴿1759﴾ ...... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے محافظ حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ حرسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آکر کہا: ''اے اجیر! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ لوگوں نے کہا: ''یہ مزدور نہیں امیر ہیں۔'' آپ نے پھر کہا: ''اے اجیر! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ لوگوں نے کہا: ''یہ مزدور نہیں امیر ہیں۔'' امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''انہیں چھوڑ دو یہ اچھی طرح جانتے ہیں یہ کیا کہہ رہے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! آپ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کسی کو اجیر رکھا ہو اور اسے اس شرط پر بکریاں چرانے کی ذمہ داری سونپی ہو کہ اچھی طرح بکریوں کی دیکھ بھال کرے گا تاکہ اون اور دودھ میں اضافہ ہو۔ اگر وہ اچھی طرح بکریاں چرائے کہ خوب اون بڑھے حتی کہ چھوٹی بکری بچے دینے کے قابل ہو جائے اور کمزور موٹی تازی ہو جائے تو مالک اسے پوری مزدوری تو دے گا ہی مگر خوش ہو کر مزید اضافے کے ساتھ دے گا اور اگر اس نے بکریوں کی اچھی طرح دیکھ بھال نہ کی یہاں تک کہ کمزور بکری ہلاک ہو گئی اور صحت مند کمزور کہ نہ تو اون میں اضافہ ہوا اور نہ ہی دودھ میں۔ تو مالک اس پر غضبناک ہوگا مزدوری تو درکنار اسے سزا دے گا۔'' (یہ سن کر) امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جو چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔'' (2)

﴿1760﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبید اللہ بن شُمَیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ

1 ...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۳۲۱۳، عبداللہ بن ثوب، ج۲۷، ص۱۹۸۔

2 ...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۳۲۱۳، عبداللہ بن ثوب، ج۲۷، ص۲۲۳۔

سیّدُ نا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی لوگوں کے پاس جاجا کر انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرتے۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُ نا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں تشریف لائے تو انہیں حضرت سیّدُ نا ابومُسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے بارے میں بتایا گیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں بُلوایا جب وہ تشریف لائے تو آتے ہی پوچھا: ''آپ کا نام کیا ہے؟'' فرمایا: ''مُعاویہ۔'' حضرتِ سیّدُ نا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''عنقریب آپ کو قبر میں جانا ہے، لہٰذا اگر آپ نیکی کریں گے تو اس کی جزا پائیں گے اور اگر بُرائی کے مُرتکب ہوئے تو سزا پائیں گے۔ اے امیرَ المؤمنین! اگر آپ نے روئے زمین کے تمام لوگوں کے ساتھ عدل وانصاف کیا لیکن کوئی ایک آپ کے ظُلم کا شکار ہو گیا تو یہ ظلم آپ کے عدل وانصاف کو فنا کر دے گا۔'' (1)

﴿1761﴾...... حضرتِ سیّدُ نا شُرَحْبیل بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیّدُ نا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی جب کسی ویران مکان کے قریب ٹھہرتے تو فرماتے: ''اے ویران مکان! تیرے رہائشی کہاں گئے؟ وہ تو چلے گئے لیکن ان کے اعمال باقی ہیں۔ ان کی خواہشات تو ختم ہوگئیں لیکن خطائیں باقی ہیں۔ اے ابن آدم! گناہ کو چھوڑنا توبہ کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔'' (2)

﴿1762﴾...... حضرتِ سیّدُ نا یونُس بن ہرم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُ نا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جامع مسجد دمشق کے منبر پر تشریف فرما تھے کہ حضرتِ سیّدُ نا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے انہیں آواز دی اور کہا: ''اے امیر المؤمنین! (عنقریب) آپ قبر میں ہوں گے، لہٰذا اگر بھلائی کریں گے تو اجر پائیں گے اور اگر بھلائی نہ کی تو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ یہ مت سوچنا کہ خِلافت کا مقصد مال جمع کرنا اور اسے خرچ کرنا ہے بلکہ خلافت تو حق پر عمل کرنے، عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کا نام ہے۔ اے امیر المؤمنین! جب تک ہمارے چشمے صاف شفاف ہیں تب تک ہمیں نہروں کے گدلا ہونے کی کوئی پرواہ نہیں اور ہمارا چشمہ آپ ہیں۔ آپ عرب کے کسی قبیلہ کا خوف نہ کرنا ورنہ آپ کا خوف آپ کے عدل کو ختم کر دے گا۔'' جب حضرتِ سیّدُ نا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے اپنی گفتگو ختم کی تو امیر المؤمنین

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ٢٣٢٢، زهد عبيد بن عمير، ص٣٨٧۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ٢٣٢٤، زهد عبيد بن عمير، ص٣٨٨۔

حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور دُعا دیتے ہوئے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے۔“ (۱)

﴿1763﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ”امام وپیشوا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بہت بڑا پاک وصاف پانی کا چشمہ ہو اس کا پانی ایک بڑی نہر میں گرتا ہو لوگ نہر میں داخل ہو کر اسے گدلا کر دیتے ہوں چشمے کا صاف پانی پھر نہر میں گرے تو گدلا پن ختم ہو جائے لیکن اگر گدلا پن چشمے ہی میں ہو تو ساری کی ساری نہر خراب ہو جائے گی۔“ پھر ایک اور مثال دیتے ہوئے فرمایا: ”امام، پیشوا اور لوگوں کی مثال اس خیمے کی طرح ہے جو ستونوں کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا اور ستون میخوں کے بغیر نہیں ٹھہر سکتے کہ جب بھی کوئی میخ نکل جاتی ہے تو ستون کمزور پڑ جاتا ہے اسی طرح لوگ امام وپیشوا کے بغیر اور امام وپیشوا لوگوں کے بغیر درست وقائم نہیں رہ سکتا۔“ (۲)

دنیا وَمَا فیہا سے زیادہ محبوب:

﴿1764﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن سیف خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ”میرا ایک بیٹا ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اچھی طرح پروان چڑھائے جب وہ جوان ہو جائے اور میرے لئے باعثِ فخر ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی روح قبض فرمالے تو یہ مجھے دُنیا وَمَافِیہا سے زیادہ محبوب ہے۔“ (۳)

کثرتِ عبادت کا عالَم:

﴿1765﴾...... حضرتِ سیِّدُنا شُرَحْبِیل بن مسلم رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے کہ دو شخص حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے ملاقات کے لئے ان کے گھر گئے، اہل خانہ نے بتایا کہ آپ مَسجِد میں ہیں۔ چنانچہ، دونوں مسجد میں آئے تو انہیں نماز میں مشغول پا کر ان کے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ دونوں نے آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی

1...... الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۳۱۴، زھد عبید بن عمیر، ص۳۸۶۔

2...... شعب الایمان، باب فی طاعة اولی الامر، الحدیث: ۷۳۹۸، ج۶، ص۲۴۔

3...... الزھد لابن مبارک، باب ذم الریاء والعجب، الحدیث: ۴۶۶، ص۱۵۸۔

عَلَیْہ کی رَکْعات گننی شروع کیں ایک نے 300 جبکہ دوسرے نے 400 رکعات شمار کیں۔'' (۱)

﴿1766﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عطیہ بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی روم کی سرزمین میں جہاد میں مصروف تھے کہ اہلِ دمشق سے کچھ لوگ ملاقات کے لئے آئے انہوں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس حال میں پایا کہ اپنے خیمے میں گڑھا کھود کر اس میں ایک کپڑا بچھایا ہوا اور اس پر پانی ڈال رکھا ہے اور روزے کی حالت میں بے چینی و بے قراری کی کیفیت سے دوچار ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: ''سفر و جہاد کی حالت میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی ہے پھر آپ کو اس حالت میں کس چیز نے روزہ رکھنے پر ابھارا؟'' حضرت سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''اگر جنگ شروع ہوگئی تو میں افطار کر کے جنگ پر قوت حاصل کروں گا کیونکہ موٹے تازے گھوڑے منزل تک نہیں پہنچتے لیکن سدھائے ہوئے دبلے پتلے طاقتور گھوڑے بآسانی منزل پر پہنچ جاتے ہیں۔ بے شک ہمارے سامنے کچھ ایام ہیں جن کے لئے ہمیں عمل کرتے رہنا چاہئے۔'' (۲)

﴿1767﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن ابی عاتکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے مَعمولات میں سے ایک معمول یہ بھی تھا کہ انہوں نے اپنی مسجد میں ایک چابک لٹکا رکھا تھا اور فرماتے: ''چوپاؤں سے زیادہ میں اس کا حقدار ہوں۔'' جب کچھ سُستی محسوس کرتے تو اپنی پنڈلی پر چابک سے ایک یا دو ضربیں لگاتے اور فرماتے: ''اگر میں جنّت یا جہنّم کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لوں تب بھی اپنے عمل میں کچھ اضافہ نہ کر سکوں گا (کیونکہ آپ کا سارا وقت عبادت میں گزرتا تھا)۔'' (۳)

سواری تیار کرلو!

﴿1768﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان بن یزید عَدَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے اپنی زوجہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے فرمایا: ''اے امِ مسلم! (اعمال کی)

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۲۳۲۵، زهد عبيد بن عمير، ص۳۸۸۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم: ۷۴۵، ابو مسلم الخولانی، ج۴، ص۱۷۷۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ۳۲۱۳، عبدالله بن ثوب، ج۲۷، ص۲۰۵۔

صفة الصفوة، الرقم: ۷۴۵، ابو مسلم الخولانی، ج۴، ص۱۸۰۔

سواری تیار کرلو کیونکہ جہنم کے پُل پر کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس کے ذریعے اسے پار کیا جائے۔“ [1]

چار کی وجہ سے چار چیزیں قبول نہیں:

﴿1769﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عبدالملک بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ”چار چیزوں کی وجہ سے چار چیزیں قبول نہیں ہوتیں: دھوکا دینے، (ناحق) یتیم کا مال کھانے، خِیانت کرنے اور چوری کرنے کی وجہ سے جِہاد، حج، عمرہ اور صدَقہ قبول نہیں کیا جاتا۔“ [2]

سب سے بڑے دشمن:

﴿1770﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا شرحبیل بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّتَّار نے حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے پوچھا: ”آپ اپنی قوم کو اپنے لئے کیسا پاتے ہیں؟“ کہا: ”اے ابو اسحاق! (یہ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّتَّار کی کنیت ہے) انہوں نے مجھے جلاوطن کیا لیکن میرا احترام بھی کرتی ہے۔“ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّتَّار نے فرمایا: ”اے ابو مسلم! توریت میں تو اس طرح نہیں ہے۔“ پوچھا: ”اے ابو اسحاق! پھر توریت میں کیا ہے؟“ فرمایا: ”توریت میں لکھا ہے کہ نیک وصالح شخص کے سب سے بڑے دشمن اس کی قوم کے لوگ ہوتے ہیں اور قریبی رشتے دار اس کے ساتھ زیادہ جھگڑتے ہیں۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے کہا: ”توریت میں سچ لکھا ہے۔“ [3]

سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے رفیق:

﴿1771﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن شعیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک دمشقی شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ ملک روم سے واپسی پر حِمص سے ہوتے ہوئے ہم نے دمشق کا رخ کیا تو رات کے آخری حصہ میں ہم حمص سے چار میل کے فاصلہ پر واقع عمیر نامی علاقے کے قریب سے گزرے تو وہاں گرجے میں موجود ایک راہب نے ہماری باتیں سنیں

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٩٤٨٤، ام مسلم الخولانية، ج ٧٠، ص ٢٦٥۔

2 ......المصنف لعبد الرزاق، باب ما اقل الحج......الخ، الحديث: ٨٨٧١، ج٥، ص ١٥۔

المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام ابی ادريس، الحديث: ٧، ج٨، ص ٢٧٧۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٣٢١٣، عبدالله بن ثوب، ج٢٧، ص ٢٠٣، باختصار۔

تو جھانک کر پوچھا: ''تم کون ہو؟'' ہم نے بتایا: ''ہم دمشق کے رہنے والے ہیں اور روم سے آرہے ہیں۔'' اس نے پوچھا: ''کیا تم ابو مسلم خولانی کو جانتے ہو؟'' ہم نے اثبات میں جواب دیا تو اس نے کہا: ''جب تم ان کے پاس جاؤ تو انہیں میرا اسلام کہنا اور بتانا کہ اپنی کتابوں میں ہم انہیں حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا رفیق پاتے ہیں۔ (پھر کہنے لگا کہ) اگر واقعی تم انہیں جانتے ہوتو انہیں بقیدِ حیات نہ پاؤ گے۔'' راوی کا بیان ہے کہ ابھی ہم مقام غوطہ پر ہی پہنچے تھے کہ ہمیں حضرت سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے انتقال کی خبر ملی۔ (1)

آگ نے نقصان نہ پہنچایا:

﴿1772-73﴾...... حضرتِ سیِّدُنا شرحبیل خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ جب یمن میں اَسْوَد بن قَیْس ابن ذِی الْخِمار عَنْسِی نے نُبوّت کا دعویٰ کیا تو حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو بلوا کر پوچھا: ''کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ محمد، اللّٰہ کے رسول ہیں؟'' فرمایا: ''ہاں!'' اس نے پوچھا: ''کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللّٰہ کا رسول ہوں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے سنائی نہیں دیتا۔'' چنانچہ، اس نے آگ جلانے کا کہا جب آگ خوب بھڑک اٹھی تو حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو اس میں پھنکوا دیا لیکن آگ نے انہیں ذرا بھی نقصان نہ پہنچایا۔ مَلْعُون اَسْوَد عَنْسِی کے پیروکاروں نے اس سے کہا: ''اگر تو نے انہیں اپنے شہر میں رہنے دیا تو یہ تیرے خلاف فساد برپا کردیں گے۔'' اس نے انہیں جِلاوطن کردیا۔ چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جانبِ مدینہ ہجرت کرگئے اور مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا اس وقت پہنچے جب پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصالِ ظاہری فرما چکے اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسندِ خلافت پر فائز ہو چکے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سواری مسجد کے دروازے پر باندھ کر مسجد کے ایک ستون کے پاس جا کر نماز میں مشغول ہو گئے۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں دیکھا تو ان کے پاس آکر پوچھا: ''کہاں سے آئے ہوں؟'' عرض کی: ''یمن سے۔'' پوچھا: ''دشمن خدا مَلْعُون اَسْوَد عَنْسِی نے ہمارے اس ساتھی کے ساتھ کیا کیا جسے اس نے آگ میں ڈلوایا تھا لیکن آگ نے اسے کچھ نقصان نہ پہنچایا؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''وہ عبد اللّٰہ بن ثوب ہیں۔'' امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تمہیں اللّٰہ

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۳۱۸، زھد عبید بن عمیر، ص ۳۸۷۔

عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا وہ تم ہی ہو؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے عرض کی: ''جی ہاں! وہ میں ہی ہوں۔''

راوی کا بیان ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور اپنے ساتھ لے آئے، پھر اپنے اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے درمیان بٹھا کر کہا: ''تمام تعریفیں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس وقت تک موت نہیں دی جب تک مجھے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے امتی سے نہیں ملوایا جس کے ساتھ وہی سلوک کیا گیا جو حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ کیا گیا تھا۔'' اس روایت کے ایک راوی اسماعیل بن عیاش کا بیان ہے: میں نے کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا جو یمن سے بطورِ مدد جہاد کے لئے آئے تھے وہ عَنْس سے تعلق رکھنے والوں سے کہتے کہ ''تمہارے ساتھی (ملعون اسود عنسی) نے ہمارے صاحب (حضرت سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی) کو آگ میں ڈالا لیکن آگ نے انہیں ذرا بھی نقصان نہ پہنچایا۔'' (1)

مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات:

﴿1774﴾...... حضرتِ سیِّدُنا بلال بن کعب عکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ اگر کبھی کوئی ہرن حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے قریب سے گزرتا تو بچے عرض کرتے: ''آپ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے ہرن کو روک دے تاکہ ہم اسے پکڑ لیں۔'' چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دعا کرتے تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہرن کو روک دیتا حتی کہ بچے اسے پکڑ لیتے۔ (2)

﴿1775﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی مسجد سے اپنے گھر تشریف لے جاتے تو دروازے پر پہنچ کر بلند آواز سے تکبیر کہتے جواب میں زوجہ بھی تکبیر کہتی۔ جب گھر کے صحن میں پہنچتے تو پھر تکبیر کہتے زوجہ بھی تکبیر کہتی جب کمرہ کے دروازے پر پہنچ کر

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٣٢١٣، عبداللّٰہ بن ثوب، ج٢٧، ص٢٠٢-٢٠١۔

صفۃ الصفوۃ، الرقم:٧٤٥، ابو مسلم الخولانی، ج٤، ص١٧٦۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٣٢١٣، عبداللّٰہ بن ثوب، ج٢٧، ص٢١٥۔

تکبیر کہتے تو زوجہ بھی تکبیر کہتی۔ ایک رات گھر تشریف لائے دروازے کے پاس تکبیر کہی لیکن اندر سے جواب نہ آیا، صحن میں پہنچ کر تکبیر کہی تب بھی کسی نے جواب نہ دیا، کمرے کے دروازے پر پہنچ کر تکبیر کہی تو پھر بھی کوئی جواب نہ آیا۔ زوجہ محترمہ کا یہ معمول تھا کہ آپ جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو وہ آپ کی چادر اور جوتے اٹھا کر رکھتیں پھر کھانا حاضر کر دیتیں لیکن اس بار آپ گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ چراغ گل ہے اور زوجہ سر جھکائے لکڑی سے زمین کرید رہی ہیں پوچھا: "کیا حالت بنا رکھی ہے؟" عرض کی: "امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاں آپ کو ایک مقام و مرتبہ حاصل ہے ہمارے پاس خادم نہیں ہے، لہٰذا کام کاج کے لئے اگر ایک خادم مانگیں گے تو وہ عطا فرما دیں گے۔" حضرت سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے میری زوجہ کو بہکایا ہے اسے اندھا کر دے۔" روای کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے گھر تشریف لانے سے پہلے ایک عورت نے ان کی زوجہ کے پاس آکر کہا تھا کہ "امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاں تمہارے شوہر کو مقام و مرتبہ حاصل ہے اگر تم ان سے کہو کہ وہ امیر المؤمنین سے ایک خادم مانگ لائیں تو وہ ضرور عطا فرما دیں گے پھر تم عیش وعشرت سے زندگی گزارو گی۔" چنانچہ، (دعا کا اثر یوں ظاہر ہوا کہ) وہ عورت اپنے گھر میں ہی بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک اس کی بینائی جاتی رہی اس نے گھر میں موجود لوگوں سے کہا: "چراغ کیوں بجھ گیا؟" کہا: "چراغ تو نہیں بجھا۔" لہٰذا اسے اپنی خطا کا احساس ہوا اور روتی ہوئی فوراً حضرت سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض گزار ہوئی: "اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ وہ میری بصارت لوٹا دے۔" چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دعا فرمائی تو اس کی بینائی لوٹ آئی۔" (1)

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1) ......صفة الصفوة، الرقم:٧٤٥، ابو مسلم الخولانی، ج٤، ص١٧٩-١٧٨۔
تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٣٢١٣، عبدالله بن ثوب، ج٢٧، ص٢١٤۔

سیِّدُنا ابومُسلِم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی اَحادیث

غصہ دور کرنے کا وظیفہ:

﴿1776﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ایک بار امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا معاویہ بن ابی سفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو خطبہ دیا جبکہ دو یا تین ماہ سے انہوں نے لوگوں سے عطیات روک رکھے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ان سے کہا: ''اے امیر المؤمنین! یہ مال (جو آپ نے لوگوں سے روک رکھا ہے) نہ آپ کا ہے، نہ آپ کے والد کا اور نہ آپ کی والدہ کا۔'' امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو صبر کی تلقین کی منبر سے اترے غسل کر کے واپس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! حضرت ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے سچ کہا کہ یہ مال نہ تو میرا ہے، نہ میرے والد کا اور نہ میری والدہ کا۔ بے شک میں نے سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھتی ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہئے کہ غسل کرلے۔'' (یہ حدیث بیان کرنے کے بعد لوگوں سے کہا:) اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت عطا فرمائے! کل آکر اپنے عطیات لے جانا۔ [1]

رضائے الٰہی کی خاطر باہم محبت کرنے کا انعام:

﴿1777﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں جامع مسجد دمشق میں داخل ہوا تو میں نے تقریباً 30 اُدھیڑ عمر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو تشریف فرما دیکھا ان میں سرمگیں آنکھوں اور چمکیلے دانتوں والا ایک نوجوان بھی تھا جو بالکل خاموش بیٹھا تھا۔ بزرگ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو جب کسی بات میں شبہ ہوتا تو اس نوجوان کی طرف متوجہ ہوتے اور اس کے متعلق پوچھتے۔ میں نے اپنے پاس بیٹھے شخص

---

1 ......سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقال عندالغضب، الحدیث: ۴۷۸۴، ص ۱۵۷۵، بتغیر۔
تاریخ مدینہ دمشق، معاویہ بن صخر، ج۵۹، ص۱۶۹۔

سے پوچھا: ''یہ نوجوان کون ہے؟'' اس نے بتایا: ''یہ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' میرے دل میں ان کی محبت پیدا ہوگئی۔ میں ان کے پاس ٹھہرا رہا حتی کہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ میں جلدی سے آگے بڑھا تو دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک ستون کی آڑ میں نماز ادا فرما رہے ہیں۔ میں بھی نماز پڑھ کے بیٹھ گیا، پیٹھ اور پنڈلیوں کو چادر سے باندھ لیا۔ (نماز سے فراغت کے بعد) حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی تشریف فرما ہو گئے۔ کچھ دیر نہ تو میں نے ان سے کوئی گفتگو کی اور نہ ہی انہوں نے مجھ سے کوئی گفتگو کی۔ پھر میں نے عرض کی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحبت کرتا ہوں۔'' انہوں نے پوچھا: ''تم مجھ سے کیوں محبت کرتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''میں رضائے الٰہی کی خاطر آپ محبت کرتا ہوں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مُسَرت بھرے انداز میں میری چادر کھینچ کر فرمایا: اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو تمہیں مُبارک ہو کیونکہ میں نے رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''(اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:) میری خاطر آپس میں مَحبت کرنے والوں کے لئے بروزِ قیامت نور کے منبر ہوں گے ان (کے اس مقام ومرتبے) پر انبیائے کرام وشہدائے عِظام بھی رشک کریں گے[1]۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ میں وہاں سے نکلا تو میری ملاقات حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی۔ میں نے ان سے عرض کی: ''اے ابو ولید! (یہ ان کی کنیت ہے) میں آپ کو رضائے الٰہی کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں کے بارے میں حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روایت کردہ حدیث نہ سناؤں؟'' حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ

---

[1] ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرأۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 592** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یا تو یہاں غبطہ سے مراد ہے خوش ہونا۔ تب تو حدیث واضح ہے کہ حضرات انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) ان لوگوں کو اس مقام پر دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور ان لوگوں کی تعریف کریں گے (مرقات) اور اگر غبطہ بمعنی رشک ہی ہو تو مطلب یہ ہے کہ اگر حضرات انبیاء و شہداء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) کسی پر رشک کرتے تو ان پر کرتے تو یہ فرضی صورت کا ذکر ہے (اشعۃ اللمعات) یا یہ رشک اپنی امت کی بنا پر ہوگا کہ امت محمدیہ میں یہ لوگ ایسے درجے میں ہیں کہ ہماری امت میں نہیں یا یہ مقصد ہے کہ وہ حضرات اپنی امت کا حساب کرا رہے ہوں گے اور یہ لوگ آرام سے ان منبروں پر بے فکری سے آرام کر رہے ہوں گے تو حضرات انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) ان لوگوں کی بے فکری پر رشک کریں گے کہ ہم مشغول ہیں یہ فارغ البال بہر حال اس حدیث سے یہ لازم نہیں کہ یہ حضرات انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) سے افضل ہوں گے (مرقات واشعہ وغیرہ)۔

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔ چنانچہ، حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میری خاطر آپس میں محبت کرنے والے میری محبت کے مُستحق ہوگئے۔ میری رضا کی خاطر آپس میں ملاقات کرنے والے میری مَحبت کے مستحق ہوگئے اور میری رضا کی خاطر ایک دوسرے کو نصیحت کرنے والے بھی میری محبت کے مستحق ہوگئے۔'' (۱)

آخری سانس تک عبادت کرتے رہو!

﴿1778﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نَبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ وحی نہیں کی گئی کہ مال جمع کروں اور تاجروں میں سے ہو رہوں (۲) لیکن مجھے یہ وحی کی گئی ہے کہ اپنے رب کی تسبیح بولو اور سجدہ کرنے والوں میں ہو اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتی کہ تمہیں موت آجائے۔'' (۳)

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، الحدیث: ۲۲۱۴۱، ج۸، ص۲۵۱۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 39** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: میری زندگی کا مقصد تجارت اور مال جمع کرنا نہیں۔ میری زندگی کا مقصد تبلیغ نبوت اور **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی اطاعت ہے۔ اپنے پاس بقدرِ ضرورت کبھی مال رکھنا تجارت کرنا اسی کے تابع ہے۔ لہٰذا یہ حدیث اُن احادیث کے خلاف نہیں جن میں ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فتح خیبر کے بعد اَزواجِ پاک کو سال بھر کا خرچ عطا فرما دیتے تھے یا یہ کہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے تجارت، بکریاں، چَرانے کا کام کیا ہے۔ ظہورِ نبوت کے بعد حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے چیزیں خریدیں ہیں فروخت بھی کی ہیں۔ مگر وہ سب عارضی چیزیں تھیں۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زندگی پاک کا مقصد وہ تھا جو آگے ارشاد ہو رہا ہے۔ لہٰذا حضرت عثمان غنی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) اور دوسرے صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کا تجارتیں کرنا۔ مال جمع کرنا ممنوع نہیں تھا۔ اگر مال جمع نہ کیا جاوے تو زکوۃ و حج و عمرہ وغیرہ عبادتیں کیسے کی جاسکتی ہیں۔ کام کرنا اور ہے کام میں مشغول ہو جانا کچھ اور۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عبید بن عمیر، الحدیث: ۲۳۱۶، ص۳۸۶۔

حضرت سیّدُنا حسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی

ابو سعید حضرت سیِّدُ نا حسن بن ابی الحسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی بھی تابعین میں سے ہیں۔ آپ ہر وقت خوف خدا سے لرزاں و ترساں رہتے، غم واندوہ سے اُنسیت حاصل کرتے اور نیند و اونگھ سے کوسوں دور رہتے تھے۔ فقیہ، زاہد، عبادت کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہنے والے، دنیا کی فضولیات اور حسن وزیبائی سے کنارہ کش تھے۔ نیز آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے نفس کی خواہشات اور اس کے غرور و گھمنڈ پر ہمیشہ مہلک ضرب لگائی۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: جنتِ عدن میں دائمی بقا کے حصول کے لئے بدن کو ظاہری و باطنی میل کچیل سے پاک وصاف رکھنے کا نام **تصوُّف** ہے۔

﴿1779﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن جحادہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی نے فرمایا: ''اچھائیاں چلی گئیں اور برائیاں رہ گئیں اب مسلمانوں میں سے جو بھی باقی ہے وہ مغموم ہی ہے۔''(1)

مومن کے صبح وشام:

﴿1780﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا عمران بن خالد عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی نے فرمایا: ''مومن صبح وشام غمزدہ حالت میں کرتا ہے اور اس کے لئے اس کے علاوہ کسی چیز کی گنجائش نہیں کیونکہ اسے ہر وقت دو چیزوں کا خوف رہتا ہے: (۱)......اس گناہ کا جو اس سے سرزد ہوا اور وہ نہیں جانتا کہ اس کے سبب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے ساتھ کیا معاملہ فرمائے گا (۲)......موت کا خوف جس سے عنقریب واسطہ پڑے گا اور وہ نہیں جانتا کہ اس وقت اسے کن کن ہلاکت خیزیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔''(2)

﴿82-1781﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا حجاج بن دینار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا حکم بن حجل اور حضرتِ سیِّدُ نا امام ابن سیرین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمَا کی آپس میں گہری دوستی تھی۔ جب حضرتِ سیِّدُ نا امام ابن سیرین عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡمُبِیۡن کا وصال ہوا تو حضرتِ سیِّدُ نا حکم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ پر اس قدر غم طاری ہوا کہ ان کی یوں عیادت کی جانے

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۴۴۶، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص۲۶۹۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۴۴۷، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص۲۶۹۔
الزھد لابن مبارک، باب الھرب من الخطایا، الحدیث:۳۰۴، ص۱۰۲۔

لگی جس طرح مریض کی عیادت کی جاتی ہے۔ صحتیابی کے بعد ایک دن فرمانے لگے: میں نے خواب میں اپنے بھائی امام ابن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو ایک محل میں عمدہ حالت میں دیکھ کر پوچھا: ''اے بھائی! میں آپ کو ایسی حالت میں دیکھ رہا ہوں جس سے مجھے خوشی ہو رہی ہے لیکن یہ بتایئے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟'' فرمایا: ''انہیں مجھ پر 90 درجے فضیلت دی گئی۔'' میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا: ''انہیں یہ مرتبہ ہر وقت غمگین رہنے کی وجہ سے عطا کیا گیا۔'' (1)

﴿1783-84﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبید اللّٰہ بن شُمَیط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ ''مؤمن صبح وشام غمزدہ حالت میں کرتا ہے۔ اسے موت بھی غمزدہ حالت میں آتی ہے۔ دنیا سے اسے اتنی ہی مقدار کافی ہے جتنی بکری کے ایک بچے کی (خوراک) ہوتی ہے یعنی مٹھی بھر کھجور اور ایک گھونٹ پانی۔'' (2)

﴿1785﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حزم بن ابی حزم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! مؤمن کے لئے اپنے دین کے معاملے میں غمزدہ رہنے کے علاوہ کسی چیز کی گنجائش نہیں۔'' (3)

﴿1786﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن عیسیٰ یَشکُری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ''میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے زیادہ غمگین کسی کو نہیں دیکھا۔ جب بھی انہیں دیکھا یہی سمجھا کہ یہ ابھی ابھی کسی مصیبت کا شکار ہوئے ہیں۔'' (4)

﴿1787﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو مروان بشر رحال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''جسے موت، قیامت اور بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا یقین ہو اسے چاہئے کہ وہ ان کے بارے

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٤٢، بتغیر۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:١٤٤٧، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص٢٦٩۔

3 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الھم والحزن، الحدیث:١٧٢، ج٣، ص٢٩٢، بتغیر۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:١٤٤٩، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص٢٦٩۔

میں ہر وقت فکرمند رہے۔‘‘ (1)

﴿1788﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا اَسَد بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ’’دنیا میں غم واندوہ کا زیادہ ہونا نیک اعمال میں اضافے کا سبب ہے۔‘‘ (2)

اچھی صحبت کا اثر:

﴿1789﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ’’اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس شخص نے بھی قرنِ اوّل (یعنی صحابہ کا زمانہ) پایا اس کے صبح وشام تمہارے درمیان غمزدہ حالت میں گزرتے ہیں۔‘‘

﴿1790﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ’’اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بندے کا قرآنِ مجید پر کامل ایمان اس وقت ہوتا ہے جب وہ غمزدہ، مرجھایا ہوا، بیمار، پگھلا ہوا اور تھکا ماندہ ہوتا ہے۔‘‘

﴿1791﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حَوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ’’اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اے ابن آدم! اگر تو قرآن مجید کی تلاوت کرتا اور اس پر ایمان رکھتا ہے تو دنیا میں تیرے غم اور خوف (خدا) میں اضافہ ہونا چاہئے اور تجھے بکثرت آہ و بکا کرنی چاہئے۔‘‘ (3)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے جنگ:

﴿1792﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا علقمہ بن مرثد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ’’تابعین میں سے آٹھ افراد ایسے ہیں جو زہد وتقویٰ کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ان میں سے ایک ہیں۔ ہم نے لوگوں میں سے کسی کو ان سے بڑھ کر غمگین نہیں دیکھا۔ ہم جب بھی انہیں دیکھتے تو سمجھتے کہ یہ ابھی ابھی کسی مصیبت کا شکار ہوئے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرمایا کرتے تھے کہ ’’ہم ہنستے ہیں جبکہ ہمیں یہ خیال نہیں رہتا

1 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الھم والحزن، الحدیث:٤٦، ج٣، ص ٢٧٠۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالی، الحدیث:٨٩١، ج١، ص٥١٥، بتغیر قلیل، عن مالک بن دینار۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:١٤٥٣، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص٢٦٩۔

کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے اعمال پر مُطَّلِع ہے۔'' مزید فرماتے: ''میں تم لوگوں سے کسی چیز کو قبول نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! تیرے لئے ہلاکت ہو کیا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے جنگ کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟ بے شک جو شخص اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے گویا وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے جنگ کرتا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے 70 بدری صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے ان میں سے اکثر اونی لباس زیب تن کیا کرتے تھے۔ اگر تم انہیں دیکھتے تو دیوانہ سمجھتے اور اگر وہ تمہارے نیک لوگوں کو دیکھتے تو کہتے کہ ان کے لئے بھلائی سے کچھ حصہ نہیں اور اگر تمہارے بدکاروں کو دیکھ لیتے تو کہتے کہ یہ لوگ قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جن کے نزدیک دنیا پاؤں کی مٹی سے بھی زیادہ حقیر تھی، اگر ان میں سے کوئی سفر پر روانہ ہوتا تو اس کے پاس صرف تھوڑا سا کھانا ہوتا لیکن وہ پھر بھی یہ کہتا کہ میں یہ سارا کھانا اپنے پیٹ کا ایندھن نہیں بناؤں گا بلکہ اس میں سے بھی ضرور کچھ نہ کچھ راہ خدا میں صدقہ کروں گا۔ پھر اس میں سے کچھ صدقہ کر دیتا اگرچہ یہ خود اس کا زیادہ حاجت مند ہوتا۔'' (1)

نصیحتوں بھرا مکتوب:

﴿1793﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن ابی اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خط لکھا (جس کا مضمون کچھ یوں ہے):

اچھی طرح جان لو! (آخرت کے معاملے میں) غور وفکر کرنا نیکی کی دعوت دینے اور اس پر عمل کرنے پر ابھارتا ہے اور برائی پر ندامت اس کے ترک پر ابھارتی ہے۔ فنا ہونے والی چیز اگرچہ کثیر ہی کیوں نہ ہو ہمیشہ باقی رہنے والی چیز کے برابر نہیں ہوسکتی اگرچہ اس کی طلب عزیز ہی کیوں نہ ہو۔ اس ختم ہونے والی سختی کو برداشت کرنا جس کے بعد طویل راحت وآرام مُیَسَّر ہو جلد ختم ہونے والی راحت سے بہتر ہے جس کے بعد طویل سختی کا سامنا کرنا پڑے، لہٰذا دنیا سے بچو جو پچھاڑنے والی، اپنی زیب وزینت سے لوگوں کو دھوکا دینے والی، چاہنے والوں کو امیدیں دلا کر قتل کرنے والی ہے۔ دنیا اپنی جانب متوجہ ہونے والوں کے لئے خوب آراستہ ہو کر اس دلہن کی طرح ہو جاتی ہے جس کی طرف نگاہیں اٹھتی، لوگ اس پر عاشق ہوتے اور دل اس سے والہانہ لگاؤ رکھتے ہیں۔ عقل مندوں کو وَرْطۂ حیرت میں مبتلا کر دیتی اور نکاح کے بعد اپنے تمام شوہروں کو بے دردی سے قتل کر دیتی ہے۔ باقی رہنے والا گزرے ہوئے سے عبرت حاصل نہیں کرتا،

1 ......تھذیب الکمال، الرقم: ۱۲۱٦، باب الحاء، الحسن بن ابی الحسن، ج٦، ص۱۱۳-۱۱۲۔

بعد میں آنے والا پہلے والے کے انجام سے نصیحت نہیں پکڑتا، عقل مند کثیر تَجرِبات سے بھی نفع نہیں اٹھاتا، معرفتِ الٰہی رکھنے اور (ذاتِ باری تعالیٰ کی) تصدیق کرنے والا دھوکے باز دنیا کی معلومات ملنے پر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتا، دنیا کی محبت دلوں میں رچ بس گئی اور نفس اس پر مرے جارہے ہیں۔ ہم یہی چاہتے ہیں کہ دنیا ہم سے عشق ہی کرے اور جو کسی کے عشق میں مبتلا ہو تو اسے اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں سوجھتا پھر یا تو اس کی طلب میں وہ موت کا شکار ہو جاتا ہے یا اسے پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور یہ دونوں ہی (یعنی دنیا کے عشق میں کامیاب ہونے اور موت کا شکار ہونے والا) دونوں ہی دنیا کے عاشق اور چاہنے والے ہیں۔ عاشق تو یقیناً اسے پا کر بھی دھوکا کھا جاتا اور سرکش بن جاتا اور اپنی ابتدا و انتہا کو فراموش کر دیتا ہے۔ اس کی عقل حواس باختہ ہو کر دنیا کی محبت میں ہی گم رہتی ہے حتی کہ اس کے قدم پھسل جاتے اور موت تمام قید و بند کے ساتھ اس کے پاس آجاتی ہے۔ پس اس کی شرمندگی میں اضافہ ہوتا، حسرت بڑھ جاتی، علاج کے باوجود تکلیف میں شدت آجاتی، موت درد و اَلَم کی سختی لئے اس پر جمع ہو جاتی اور اس پر رنج و غم کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ نیز جن جن تکالیف کا اسے سامنا کرنا پڑتا ہے وہ ناقابلِ بیان ہیں۔ دوسرا شخص اپنی حاجات دل میں لئے، غم و تکلیف میں مبتلا مطلوب کو حاصل کئے بغیر ہی دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ اس کا نفس تھکاوٹ و مَشَقّت سے آرام نہیں پاتا۔ یہ دونوں ہی توشہ آخرت لئے بغیر دنیا سے رخصت ہوئے اور بغیر ٹھکانے کے وارد ہوئے۔

دنیا سے اچھی طرح محتاط رہو کیونکہ یہ اس سانپ کی مانند ہے جو چھونے میں تو نرم محسوس ہوتا ہے لیکن اس کا زہر قاتل ہے۔ لہٰذا دنیا میں جو چیز تمہیں پسند آئے اس سے اعراض کرو کیونکہ دنیا میں تمہیں بہت تھوڑا عرصہ رہنا ہے اور چونکہ تم دنیا کی تکالیف کا مشاہدہ کر چکے ہو اس لئے اس کے غموں کو خود پر سے اتار پھینکو اور اس کی جدائی کا یقین کر لو۔ آخرت میں آسانی و راحت کے حصول کے لئے دنیا سے وہی برتاؤ کرو جو یہ تمہارے ساتھ کرتی ہے۔ دنیا کی فانی نعمتوں سے خوش ہونے کے بجائے اس سے پہنچنے والے مصائب سے ہوشیار رہو کیونکہ دنیادار جب بھی اس (کی فانی نعمتوں) سے لطف اندوز ہو کر راحت و سکون محسوس کرتا ہے تو یہ اسے کسی ناپسندیدہ چیز کے ذریعے بے قرار کر دیتی ہے اور دنیا کے حصول میں کامیاب ہونے والا جب بھی اسکی تعریف و توصیف کرتا، اس پر خوشی مناتا ہے تو کامیابی ختم ہو جاتی ہے۔ پس دنیا کے حصول میں خوش ہونے والا درحقیقت دھوکے میں ہے، اس سے نفع اٹھانے والا روزِ قیامت نقصان میں ہوگا۔ دنیا کا راحت و سکون مصائب و آلام کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ دنیا کی بقا دَرحقیقت فنا ہے۔ اِس کی

خوشی میں بھی غم کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ دنیاوی زندگی کا انجام بڑھاپا وکمزوری ہے، لہٰذا دنیا کو بے رغبتی اختیار کرنے والے کی نظر سے دیکھو اس پر مر مٹنے والے عاشق کی نظر سے نہ دیکھو اور اچھی طرح جان لو کہ دنیا ٹھکانے وسکونت کو زائل کر دیتی ہے۔ امن حاصل کرنے والے مغرور کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ جو ایک بار دنیا سے چلا گیا وہ واپس نہیں آیا اور کوئی نہیں جانتا کہ دنیا میں کون آنے والا ہے کہ اس کا مُنتظر رہے۔

دنیا سے دُور کیونکہ اس کی امیدیں جھوٹی اور آرزوئیں باطل ہیں۔ اس کی زندگی تنگ اور اس کی صفائی ونکھار میں گدلا پن ہے۔ تم دنیا میں ہمیشہ خطرے میں ہو کہ یا تو زائل ہونے والی نعمت کا سامنا ہوگا یا آنے والی آفت یا تکلیف دہ مصیبت میں مبتلا ہوگے یا پھر فیصلہ کرنے والی موت کا شکار ہوگے، لہٰذا اگر عقل مند ہو تو جان لو کہ مَعِیشَت تنگ پڑ گئی ہے۔ نعمتوں کے معاملہ میں خوف ہے۔ آزمائش سے بچنا ہے اور موت کا یقین ہے۔ اگر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کے بارے میں آگاہ نہ کیا ہوتا، اس کے لئے مثال بیان نہ کی ہوتی اور زہد وتقویٰ اختیار کرنے کا حکم نہ دیا ہوتا تو پھر بھی یہ سونے والے کو جگا چکی اور غافل کو تنبیہ کر چکی ہوتی۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈانٹ اور وعظ ونصیحت آ چکی ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دنیا کے حقیر ہونے کی وجہ سے اس کی کوئی قدر وقیمت اور وزن نہیں حتی کہ اس کے نزدیک یہ کنکریوں سے زیادہ بے وزن اور مٹی سے زیادہ بے وقعت ہے۔ نیز **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں مخلوق میں سب سے زیادہ مَبْغُوض وناپسندیدہ چیز دنیا ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے جب سے اسے پیدا فرمایا ہے اس کے ناپسند ہونے کی وجہ سے اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائی اور حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دنیا کے تمام خزانوں کی چابیاں پیش کی گئیں اور عطا فرمانے میں مچھر کے پَر برابر بھی کمی نہیں کی گئی لیکن پھر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے قبول نہ فرمایا جبکہ اسے قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار دیا گیا تھا اور قبول کرنے کی صورت میں بارگاہِ الٰہی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرتبے میں بھی کسی قسم کی کمی واقع نہ ہوتی مگر چونکہ آپ جانتے تھے کہ دنیا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ناپسندیدہ، حقیر اور بے وقعت ہے، لہٰذا آپ نے بھی اسے ناپسندیدہ، حقیر اور بے وقعت جانا۔ اگر اسے قبول فرما لیتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قبول فرمانا ہی اس کی محبت کی دلیل ہوتی، لہٰذا آپ نے ناپسند جانا کہ جو چیز **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مبغوض وحقیر ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے محبت کریں اور اسے عزت دیں۔

اگر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دنیا کا حقیر ہونا بیان نہ فرماتا تو فرمانبرداروں کے لئے اس کی بھلائی کو ثواب اور نافرمانوں کے

لئے دنیا کے مصائب وآلام کو عذاب بنادیتا لیکن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کو حقیر جانا اس لئے نہ اس میں طاعت پر ثواب رکھا اور نہ ہی نافرمانی پر عذاب (بلکہ ثواب وعذاب کا مُعاملہ آخرت میں رکھا) اور اس کے شر پر اس طرح راہ نمائی فرمائی کہ انبیائے کرام اور اولیائے عظام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دنیا سے الگ رکھا اور دیگر لوگوں کے لئے بطورِ عبرت وآزمایش اسے پھیلا دیا۔ لیکن دنیا کے دھوکے اور آزمایش میں مبتلا شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا (کی آسائشوں) کے ذریعے اسے عزت بخشی ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ حضور سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کس طرح زندگی بسر فرمائی۔ آقائے دو جہاں، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تو بھوک کے باعث پیٹ پر پتھر باندھے اور حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھوک کے باعث اتنے کمزور ہو گئے تھے کہ پیٹ کی جھلی سے ترکاری کا سبز رنگ دکھائی دیتا تھا، جس دن آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سائے میں پناہ لی تھی اس دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے صرف اتنے کھانے کا سوال کیا تھا جس سے بھوک مٹ جائے۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں مروی روایات میں ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! جب فقر کو اپنی جانب آتے دیکھو تو کہو کہ صالحین کے شعار کو مرحبا اور جب مال ودولت کو اپنی طرف آتے دیکھو تو کہو کہ کسی لغزش پر عتاب جلدی ہو گیا۔ اگر چاہو تو حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مماثلت اختیار کرو ان کا مُعاملہ بھی بڑا عجیب ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام فرمایا کرتے تھے کہ میرا سالن بھوک، میرا شعار خوف، میرا لباس اون، میری سواری میرے پاؤں، رات کے اندھیرے میں میرا چراغ چاند ہے، سردیوں میں میری انگیٹھی سورج کی دھوپ ہے، میرے پھل اور پھول وہ ہیں جو زمین درندوں اور چوپایوں کے لئے اگاتی ہے، رات سوتا ہوں تو میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اور مجھ سے زیادہ مالدار بھی کوئی نہیں ہوتا۔ اگر چاہو تو حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیرت میں غور وفکر کرو ان کا معاملہ بھی عجیب تھا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام خود جو کی روٹی کھاتے، اہل وعیال کو بے چھنے آٹے کی روٹی کھلاتے جبکہ لوگوں کو عمدہ کھانا کھلاتے اور جب رات کا اندھیرا چھا جاتا تو ٹاٹ کا لباس زیبِ تن کرتے، ہاتھوں کو گردن سے باندھ لیتے اور ساری رات گریہ وزاری کرتے گزار دیتے۔ الغرض آپ عَلَیْہِ السَّلَام سادہ کھانا تناول فرماتے اور اونی لباس زیبِ تن فرماتے تھے۔

یہ وہ بابرکت ہستیاں ہیں کہ جنہوں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناپسندیدہ چیز کو ناپسند جانا اور جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حقیر جانا انہوں نے بھی اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جس چیز سے بے رغبتی اختیار کرنے کا حکم دیا انہوں نے اس سے بے رغبتی اختیار کی، صالحین نے بھی انہی کے طور طریقے کو اختیار کیا، انہی کے نَقْشِ قدم پر چلے، سخت محنت و کوشش اور کثرت سے گریہ وزاری خود پر لازم کرلی اور غور وفکر سے لطف اندوز ہوئے، فنا کی طرف لے جانے والے دھوکے پر تھوڑی مدت صبر کیا، دنیا کی ابتدا کے بجائے اس کے انجام پر نظر رکھی، جلد حاصل ہونے والی لذّت کے بجائے اختتام کی کڑواہٹ کو مَدِّنظر رکھا۔ پھر اپنے نفس پر صبر کو لازم کرلیا اور دنیا کو اس مردار کی طرح سمجھا جسے صرف مجبوری کی حالت میں بقدرِ ضرورت ہی کھانا جائز ہے، لہٰذا انہوں نے دنیا میں سے اس قدر ہی کھایا جس سے سانس چلتی رہے، روح باقی رہے، زندگی کا سلسلہ جاری وساری رہے اور دنیا کو اس مردار کی طرح سمجھا جو سخت بدبودار ہوتا ہے کہ اس کے قریب سے گزرنے والا بدبو کے باعث ناک بند کرلیتا ہے، لہٰذا صالحین بحالتِ مجبوری ہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور بدبو کی وجہ سے سیر بھی نہیں ہوتے، دنیا ان سے دور ہی رہتی ہے اور ان کے نزدیک بھی اس کا یہی مقام ہے (کہ وہ بھی اس دور رہتے ہیں)۔ یہ حضرات دنیاوی نعمتوں سے پیٹ بھرنے اور لذت حاصل کرنے والوں پر تعجب کرتے ہوئے دل ہی دل میں کہتے ہیں: انہیں کیا ہوگیا ہے کہ یہ سیر ہو کر کھانے سے نہیں ڈرتے؟ کیا انہیں بدبو نہیں آتی؟

اے بھائی! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! دنیا آخرت میں مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوگی مگر کچھ لوگ جلد باز ہوتے ہیں کہ انہیں بدبو نہیں آتی۔ اسی طرح وہ شخص جو بدبودار ماحول میں پروان چڑھا ہو اسے بھی بدبو محسوس نہیں ہوتی اور بدبودار چیز کے پاس بیٹھے ہوئے شخص کو بھی بدبو کا احساس نہیں ہوتا حالانکہ گزرنے والوں کو بدبو سے تکلیف ہوتی ہے۔ عقل مند کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو شخص کثیر مال چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوا اسے یہ بات خوش کرتی ہے کہ کاش! وہ دنیا میں فقیر ہوتا یا شریف خواہش کرے گا کہ کاش! وہ کمتر ہوتا یا جو عافیت میں تھا وہ چاہے گا کہ کاش! مَصائب میں مبتلا ہوا ہوتا یا جو صاحبِ اِقْتِدار ہے وہ کہے گا کہ کاش! میں عام آدمی ہوتا۔ جب تم دنیا سے جاؤ گے تو تم بھی یہی خواہش کرو گے کہ کاش! میں دنیاداروں کے نزدیک کَمتر ہوتا اور ان سے زیادہ فقر وفاقہ کا شکار ہوا ہوتا۔ کیا عقل مند کے لئے دنیا کے رسوا وذلیل ہونے کے لئے بطورِ دلیل یہی کافی نہیں ہے؟

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر کوئی شخص دنیا کی کسی چیز کو حاصل کرنے کا ارادہ کرے اور اسے بغیر تلاش و محنت کے حاصل کرلے تو پھر بھی اس چیز کے متعلق اس پر حُقُوقُ اللّٰہ لاگو ہوں گے، اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور اسے حساب و کتاب کے لئے کھڑا کیا جائے گا۔ لہٰذا عقل مند کو چاہئے کہ سوال و جواب اور حساب و کتاب کی مشقت سے بچنے کے لئے دنیا میں سے صرف بقدرِ ضرورت ہی غذا حاصل کرے کیونکہ جب تو دنیا کے معاملہ میں غور و فکر کرے گا تو دنیا (تیری نظر میں) تین دن ہی ہوگی: ایک دن وہ جو گزر گیا جس سے تو کوئی امید وابستہ نہیں کرسکتا۔ دوسرا وہ دن جس میں تو موجود ہے۔ لہٰذا اسے غنیمت جان اور تیسرا آنے والا دن کہ جس کے بارے میں تو جانتا نہیں کہ اس دن تو دنیا میں موجود ہوگا یا نہیں، ہوسکتا ہے کہ تیسرا دن آنے سے پہلے ہی تو موت کا شکار ہوجائے۔ چنانچہ، گزشتہ دن مودب حکیم کی طرح ہے۔ آج کا دن الوداع ہونے والے دوست کی طرح ہے۔ گزشتہ دن اگرچہ تجھے تکلیف پہنچی لیکن اس کی حکمت ابھی بھی تیرے ہاتھ میں باقی ہے۔ سابقہ دن اگرچہ تو ضائع کرچکا لیکن بطورِ نیابت آج کا دن تیرے پاس ہے جو کافی عرصہ تجھ سے غائب رہا اور اب جلد ہی کوچ کرنے والا ہے اور آنے والے دن کی صرف آرزو و خواہش ہی ہے، لہٰذا عمل پر بھروسا کر اور موت آنے سے پہلے امید کے دھوکے سے جان چھڑا لے اور آج، آیندہ آنے والے دن یا بعد کے دنوں کی فکر چھوڑ ورنہ تیرے غم میں اضافہ ہوگا اور تھکاوٹ بڑھ جائے گی اور تو ارادہ کرے گا کہ آج کچھ جمع کرلے جو آنے والے دنوں میں تجھے کِفایت کرے۔ اس طرح مصروفیت بڑھ جاتی، غم میں اضافہ ہوجاتا اور تھکاوٹ بڑھ جاتی ہے پھر بندہ امید کی وجہ سے عمل کو ضائع کر بیٹھتا ہے۔ اگر آئندہ کل کی امید تیرے دل سے نکل گئی تو عمل کے اعتبار سے تیرا آج کا دن بہتر رہا اور تو نے اپنے آج کے دن کے ارادے پر اکتفا کیا کیونکہ کل کی امید تجھے تَفرِیط کی طرف لے جاتی اور طلب میں مزید زیادتی کا مطالبہ کرتی ہے۔

اگر تم اِقتِصار چاہو تو میں تمہارے سامنے دنیا کے اوصاف بیان کروں۔ دنیا دو ساعتوں میں سے ایک ساعت کا نام ہے۔ ایک وہ جو گزر گئی۔ ایک وہ جو آنے والی ہے اور ایک ساعت وہ ہے جس میں تو موجود ہے۔ لہٰذا جو گزر گئی اور جو آنے والی ہے ان کی راحت میں تو نے کوئی لذّت اور آزمائش میں کوئی درد و الم نہیں پایا کیونکہ دنیا تو وہ ساعت ہے جس میں تو موجود ہے اور یہ ساعت تجھے جنّت سے دھوکا دے کر جہنّم کی طرف لے جارہی ہے۔ اگر تو عقل مند ہے تو جان لے کہ آج کا دن آنے والے اس مہمان کی طرح ہے جو تجھ سے رخصت ہوجائے گا۔ لہٰذا اگر تو نے اس کی اچھی طرح

میزبانی کی، اسے ہر قسم کی راحت پہنچائی تو یہ تیرا گواہ ہوگا، تیری تعریف کرے گا اور تیرے مُعاملے میں سچائی سے کام لے گا لیکن اگر اس کی اچھی طرح میزبانی نہ کی اور اسے راحت نہ پہنچائی تو یہ تیری آنکھوں میں کھٹکتا رہے گا۔ یہ دو دن ان دو بھائیوں کی طرح ہیں جن میں سے ایک نے تیرے پاس قیام کیا لیکن تو نے اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا، اپنے اور اس کے درمیان اچھے تعلقات قائم نہ کئے، اس کے بعد دوسرا آنے والا کہتا ہے کہ میں تیرے پاس اپنے بھائی کے بعد آیا ہوں، لہٰذا اگر تو نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ میرے بھائی کے ساتھ کئے جانے والے برے سلوک کا کفارہ اور جو کچھ تو نے کیا اس کی بخشش کا باعث ہوگا۔ اگر تو عقل مند ہے تو اس بات کو غنیمت سمجھ کہ جب وہ تجھ سے آکر کہے کہ میں اپنے رخصت ہونے والے بھائی کے بعد تیرے پاس آیا ہوں اور تو بعد میں آنے والے کو پانے میں کامیاب ہوگیا ہے، لہٰذا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتا کہ جو دن تو نے ضائع کر دیا اس کی کمی بھی پوری ہو جائے لیکن اگر پہلے کی طرح دوسرا بھی گزر گیا تو (پھر جان لے کہ) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تجھے اس لئے پیدا نہیں کیا کہ یہ دن تیرے خلاف گواہی دیں اور تو ہلاکت میں مبتلا ہو جائے۔ عمر کے بقیہ ایام کی نہ تو کوئی قیمت ہے اور نہ ہی کوئی چیز ان کے برابر ہو سکتی ہے۔ اگر ساری دنیا جمع کر دی جائے تو بھی وہ انسان کی عمر کے بقیہ ایام کے برابر نہیں ہو سکتی، ان ایام کو ضائع نہ کر اور بے قیمت دنیا کے عوض نہ بیچ۔ کیونکہ قبروں میں چلے جانے والے زیادہ تعظیم والے نہیں ہو جاتے جو کچھ تیرے قبضہ میں ہے وہ تجھ سے اور تیرے لئے ہے (لہٰذا جو کرنا ہے ابھی کر لے)۔

میری عمر کی قسم[1]! اگر مدفون شخص سے کہا جائے کہ دنیا ابتدا وانتہا سے تیری اولاد کے لئے ہو جو تیرے بعد ناز و نعم میں زندگی گزارے اور تیرے لئے کچھ بھی نہ ہو، تجھے یہ پسند ہے یا یہ کہ تجھے ایک دن کی زندگی عطا کر دی جائے تا کہ اپنی نجات کے لئے کچھ عمل کر لے تو یقیناً وہ اس ایک دن میں رغبت رکھتے اور اس کی تعظیم کرتے ہوئے اسے ساری دنیا پر ترجیح دے گا بلکہ اگر وہ ایک ساعت پر اقتصار کرے جو صرف اس کے لئے ہو تو یہ اس دنیا اور اس جیسی چار گنا سے بھی بہتر ہے جو ابتدا تا انتہا اس کے علاوہ کے لئے ہے بلکہ صرف ایک کلمہ جو وہ کہے تو (اس کا ثواب) اسی کے حق میں لکھا

---

[1] ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 4، صفحہ 337** پر فرماتے ہیں: لعمری (یعنی میری عمر کی قسم) قسم شرعی نہیں، وہ تو صرف خدا کے نام کی ہوتی ہے، بلکہ قسم لغوی ہے جیسے رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِۙ (پ ۳۰، التین: ۱) انجیر اور زیتون کی قسم۔ لہٰذا یہ اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ارشاد ہوا کہ غیر خدا کی قسم نہ کھاؤ۔

جائے اس ایک کلمے اور اس دنیا جیسی چار گنا کے درمیان اگر اسے اختیار دیا جائے تو وہ اس ایک کلمے کو اس دنیا پر ترجیح دے گا لہٰذا آج کے دن کو اپنے لئے خالص کرلے، موجودہ ساعت پر نظر رکھ، بات کی اَہمیت کو سمجھ اور موت کے وقت کی حسرت سے بچ اور اس بات سے بے خوف نہ ہو کہ تو اس کلام پر گواہ ہوگا (بلکہ یہ کلام تیرے خلاف حجت ہوگا)۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں اس نصیحت سے نفع عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بِالْخَیر فرمائے۔[1] السلام علیکم ورحمة اللّٰہ وبرکاتہ

مریدین کو نصیحت:

﴿1794﴾...... حضرت سیِّدُنا عبیدہ سعید بن زربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو اپنے مریدین کو نصیحت کرتے سنا کہ بے شک دنیا دارُالْعَمَل ہے جس نے دنیا کو نقصان پہنچایا، اس سے کنارہ کش رہا وہ کامیاب ہوگیا اور اس کی صحبت سے فائدہ اٹھایا اور جس نے دنیا میں رغبت رکھتے اور اس سے محبت کرتے ہوئے اس کی صحبت اختیار کی وہ بدبخت اور بارگاہِ الٰہی سے ملنے والے حصے سے محروم ہوگیا، پھر (آخرت میں) دنیا اسے عذابِ الٰہی کے سپرد کردے گی کہ جس پر نہ تو صبر ہوسکے گا اور نہ ہی اسے برداشت کرنے کی طاقت ہوگی۔ دنیا کا معاملہ بہت چھوٹا، اس کا ساز وسامان بہت تھوڑا اور اس کا فنا ہونا لکھا جاچکا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی اس کی میراث کا مالک ہے۔ دنیادار ایسے ٹھکانوں کی طرف پھر جائیں گے جو نہ تو بوسیدہ ہوں گے اور نہ ہی زیادہ ٹھہرنے کی وجہ سے ان میں کسی قسم کی تبدیلی ہوگی کہ وہاں سے نکل سکیں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کے پاس طاقت نہیں کہ ان ٹھکانوں سے نکال سکے پھر یہی وطن ہوگا، لہٰذا دنیا سے بچو! اور جس جگہ لوٹ کر جانا ہے اسے کثرت سے یاد کرو۔

اے ابن آدم! دنیا سے زیادہ امیدیں وابستہ کرنا چھوڑ دے ورنہ دنیا کے ساتھ وابستہ تیری امیدوں کو ختم کردیا جائے گا۔ جس مقصد کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے اس کا ذکر بھی تجھ سے مُنْقَطَع ہوجائے گا اور تیرا دل حق بات قبول کرنے سے کجی اختیار کرے گا پھر تو دنیا کی طرف مائل ہوجائے گا جس کے نتیجے میں دنیا تجھے ہلاک کردے گی۔ دُنْیَوی ٹھکانے بہت بُرے ہیں۔ ان کا نقصان ظاہر ہے۔ ان کا نفع ختم ہونے والا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! دنیا اپنے چاہنے والوں کو طویل شرمندگی اور سخت عذاب کی طرف لے جائے گی۔

[1] ......المعرفة والتاريخ، سنة مائة، ج٣، ص٣٤٢تا٣٤٦۔

اے ابن آدم! دنیا کے مَکْر وفریب سے دھوکا نہ کھانا۔ جب تک اُمان حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک اس سے بے خوف نہ رہنا کیونکہ عظیم تر ہولناکی اور قبیح امور تیرے سامنے ہیں جن سے ابھی تک تجھے چھٹکارا حاصل نہیں ہوا اور (دنیا کے معاملے میں) چاک وچَوبند رہنے کے علاوہ تیرے پاس کوئی چارہ کار نہیں۔ ان اُمور کا پیش آنا یا تو تیرے لئے دنیا کے شر سے عافیت کا باعث ہوگا اور تو اس کی ہولناکیوں سے نجات پا جائے گا یا پھر اس ہلاکت کا سامنا کرنا پڑے گا جو بہت سخت، ہیبت ناک، ڈراوَنی اور دلوں کو دہشت زدہ کرنے والی ہے، لہٰذا اس کے لئے خوب تیاری کر اور جتنا ہو سکے اس کے شر سے دور بھاگ۔ دنیا کا فنا ہونے والا قلیل ساز وسامان تجھے دھوکے میں مبتلا نہ کرے اور تیرا نَفْس دنیاوی ساز وسامان کا مُنْتَظِر نہ رہے کیونکہ دنیا تیزی سے تیری عمر گھٹا رہی ہے۔ اپنا کام جلد سرانجام دے لے اسے کل پر مت چھوڑ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کب تو موت کا شکار ہو جائے۔

اے لوگو! اچھی طرح جان لو! لوگ دنیاوی زینت کے حُصُول میں بہت سرگرمی دکھاتے اور اس کی خاطر ہر قسم کی سختی کا سامنا کر لیتے ہیں۔ ہر دنیادار شخص جس حالت میں ہے اسی میں خوش ہوتا اور مزید ترقی کا خواہشمند ہوتا ہے۔ جنہوں نے دنیا میں رضائے الٰہی کے کام نہ کئے وہ خسارے میں رہیں گے اور ان کی کوشش رائگاں جائے گی اور جنہوں نے رضائے الٰہی کے کام کئے انہیں ان کا فائدہ ہوگا اور اس طرح (آخرت میں سے) وہ اپنا حصہ پالیں گے۔ ان کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اور اس کا عہد موجود ہے جس میں ماضی و مستقبل اور بعد میں آنے والوں کی خبریں ہیں۔ آج بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ وہی ہے جو پہلے لوگوں کے لئے تھا کیونکہ حجتِ الٰہی پوری ہو چکی ہے اور کوئی عُذر باقی نہیں رہا۔ جو بھی عمل کیا جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پوری جزا دے گا۔ بندوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دو فیصلوں میں سے ایک فیصلہ ہوتا ہے۔ یا تو رحمت وثواب کا فیصلہ ہوتا ہے اس صورت میں نعمت وعزت کا تاج عطا کیا جاتا ہے یا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی وعُقُوبت کا فیصلہ ہوتا ہے اس صورت میں حسرت وندامت مقدر ہوتی ہے۔ لیکن جس کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے واضح بیان آ گیا ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ یہ ہے تو پھر جو چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک حقیر ہو بندہ بھی اسے حقارت کی نظر سے دیکھے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک معظم ہو بندہ بھی اسے عزت کی نِگاہ سے دیکھے۔ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ بیان نہیں کیا کہ دنیادار کو موت کے بعد بہت سے ناپسندیدہ اُمور کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دنیا کی عیش وعشرت جو انسان کو بھاتی ہے اس کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں، دنیا کے زَوال کا وقت قریب آ چکا ہے۔ اس کی نعمتیں زائل

ہونے والی ہیں۔ دنیاوی مصائب وآلام سے امن نہیں مل سکتا، اس کی نئی چیزیں بوسیدہ ہوجاتی ہیں۔ صحت مند بیمار اور مالدار فقیر ہوجاتا ہے۔ یہ اپنے رہنے والے کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہے اور ہر حال میں لوگوں سے کھیلتی ہے۔ دنیا میں ہر اس شخص کے لئے عبرت اور واضح بیان ہے جو عبرت حاصل کرنا چاہے، پھر تم کس چیز کے منتظر ہو۔

اے ابن آدم! آج تو ایسے گھر میں ہے جو تیرے لئے بہت سخت ہے گویا تیرے سامنے اس کی حقیقت واضح ہو چکی ہے اور یہ جلدی جلدی اِختتام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اپنے اہل کو ایسے سخت امور کی طرف لے جائے گا جو بہت خطرناک ہیں۔

اے ابن آدم! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! دنیا میں تیری تمام تر کوشش آخرت سنوارنے کے لئے ہی ہونی چاہیئے کیونکہ دنیا میں تیرے لئے کچھ نہیں سوائے اس چیز کے جو تو آگے بھیج دے، لہٰذا مال ودولت جمع نہ کر، نفس کی پیروی سے باز رہ کیونکہ تو جانتا ہے کہ اسے تو اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا۔ ہاں پُر مشقت طویل سفر کے لئے زادِراہ تیار کر، زندگی کے ایام اور دنیا میں طویل قیام سے فائدہ اٹھالے اس سے پہلے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ (موت) تیرے اور تیرے ارادوں کے درمیان حائل ہوجائے اور تجھے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے لیکن اس وقت کی ندامت کچھ فائدہ نہ دے گی۔ دنیا کو چھوڑ دے، اپنے نفس کو دنیا سے دور رہنے پر آمادہ کر، دنیاوی فضولیات سے جان چھڑالے کیونکہ اگر تو اس (یعنی دنیا سے دور رہنے) میں کامیاب ہوگیا تو ایسی نعمتوں سے لُطف اندوز ہوگا جو کبھی زائل نہ ہوں گی اور ایسے عذاب سے نجات حاصل کرلے گا جس میں مبتلا لوگوں کے لئے نہ تو کوئی راحت ہوگی اور نہ ہی عذاب میں کوئی وقفہ ہوگا، لہٰذا جس مقصد کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے اس کے حصول کے لئے خوب محنت کر اس سے پہلے کہ تیرے اُمورمُتَفَرِّق ہوجائیں اور تیرے لئے انہیں جمع کرنا دُشوار ہوجائے۔ دنیا کو صرف جسم کی حد تک رہنے دے اسے دل میں داخل مت ہونے دے تاکہ گزشتہ عمر میں جو کچھ تو دیکھ چکا ہے اس سے تجھے نفع حاصل ہو۔ اہل دنیا اور ان کے ارادوں کے درمیان حائل ہوجا کیونکہ یہ جلد ہی فنا ہوجائے گی، اس کا وبال خوفناک ہے۔ دنیاداروں کے دنیا پر فخر وغرور کی وجہ سے تیرے زہد وتقویٰ اور دنیا سے احتراز کرنے میں اضافہ ہونا چاہئے کیونکہ صالحین کا یہی طریقہ رہا ہے۔

اے ابن آدم! خوب اچھی طرح جان لے کہ تو ایک ایسے عظیم امر کا طلبگار ہے جس میں محروم وہلاک ہونے والا ہی کوتاہی کرتا ہے۔ تیرا مقصد تیرے سامنے ہے۔ دھوکے کا شکار مت ہونا، تیرا جو حق تجھ پر پیش کیا جائے اسے کسی

صورت بھی نہ چھوڑنا کیونکہ تجھ سے اس کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی، لہٰذا عمل میں اخلاص پیدا کر، صبح وشام موت کا منتظر رہ۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے۔ لوگوں میں سے نجات یافتہ وہی شخص ہے جو خوشحالی وتنگی دونوں حالتوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرے اور لوگوں کو اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کا حکم دے۔ تم ایسے مذموم گھر میں ہو جسے بطور آزمائش پیدا کیا گیا ہے اور اس کے اہل کے لئے ایک مدت مقرر کی گئی ہے جب وہ اس مدت تک پہنچیں گے تو خود بخود ہلاک ہو جائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس میں نباتات کو پیدا کیا، ہر قسم کے چوپائے پھیلائے پھر لوگوں کو اس چیز سے جس کا وہ ارادہ رکھتے ہیں آگاہ کرتے ہوئے اپنی اطاعت کا حکم دیا اور اطاعت کی راہ ان کے لئے واضح کی، اس پر چلنے کی صورت میں ان سے جنت کا وعدہ فرمایا۔ تمام مخلوق اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اسے عاجز نہیں کرسکتا۔ ان کے اعمال میں سے کوئی چیز بھی اس پر مخفی نہیں۔ دنیا میں لوگوں کی کوششیں مختلف ہیں بعض نافرمان ہیں، بعض فرمانبردار۔ بارگاہِ الٰہی سے ہر شخص کو اس کے عمل کے مطابق جزا ملے گی اور پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں سے جو وعدہ فرمایا اور جو کچھ ان پر اتارا اس میں یہ بیان نہیں فرمایا کہ دنیا کے کس کام میں اس کی رضا ہے اور نہ ہی یہ بیان فرمایا کہ دنیا کی طرف مائل ہونے اور اس سے دل لگانے میں اس کی ناراضی ہے بلکہ اس کی نشانیاں بیان فرمائیں اور دنیا کے عیوب واضح کرنے اور اس سے روکنے کے لئے مثالیں بیان کیں اور آخرت میں رغبت رکھنے کی ترغیب دی اور بندوں کے لئے واضح کردیا کہ جس کے لئے دنیا اور اہل دنیا کو پیدا کیا گیا ہے وہ ایک عظیم الشان مقصد ہے جس کا آغاز ہولناک صورت میں ہوگا۔ منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کہ میں بندے کی ایسے گھر کی طرف راہ نمائی کرتا ہوں کہ نہ تو اس کا ثواب کسی ثواب سے مشابہت رکھتا ہے اور نہ ہی اس کی سزا کسی سزا سے مشابہت رکھتی ہے۔ لیکن ہمیشہ رہنے والا گھر (یعنی جنت) اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں کو ان کے نیک اعمال کی جزا کے طور پر عطا فرمائے گا، وہ ایسا مقام ہے کہ نہ تو وہاں رہائشیوں کی حالت میں کسی قسم کا تغیر واقع ہوگا اور نہ ہی کسی کی نعمت زائل ہوگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بندے پر رحم فرمائے جس کی تمام تر کوشش طلب حلال میں صرف ہوتی ہے حتی کہ جب وہ اسے خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی خوشنودی والے کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

اے ابن آدم! تو ہلاک ہو! جب آخرت کی بھلائی تیرے لئے ظاہر ہو چکی ہے تو تجھے پہنچنے والے دنیاوی مصائب وآلام تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔ اسی (یعنی مال ودولت کی حرص) نے لوگوں کو رسوا کر دیا۔ مال کی زیادہ طلبی نے تمہیں جنت سے غافل رکھا حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دعوت اور اس کی کرامت تجھ تک پہنچ چکی تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے ایسی قوم کی صحبت اختیار کی ہے جو کہا کرتے تھے کہ ہمیں نہ تو دنیا سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہی ہمیں دنیا کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ صبح وشام اور تمام رات عبادت کرتے اور جنت کے طلبگار رہتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جنت کی طلب میں انہوں نے خون تک بہا دیئے، انہوں نے امید رکھی، لہٰذا کامیاب ہوگئے اور نجات پا گئے۔ انہیں مبارک ہو کہ نہ تو ان میں سے کوئی کپڑا طے کر کے رکھتا تھا اور نہ ہی کوئی بستر بچھاتا تھا تُو ہمیشہ ان سے اس حال میں ملے گا کہ وہ روزہ دار، عاجز، غمگین اور (نجات کے معاملے میں) خوف زدہ ہوں گے، ان میں سے کوئی جب گھر جاتا اور گھر والے کھانے کے لئے کوئی چیز پیش کر دیتے تو کھا لیتے ورنہ خاموش رہتے اور گھر والوں سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرتے کہ یہ کیا ہے اور یہ کیا ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے یہ شعر پڑھا:

لَیْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَیِّتٍ ۔۔۔ اِنَّمَا الْمَیِّتُ مَیِّتُ الْاِحْیَاء

ترجمہ: جو شخص مر کر راحت وآرام میں ہو وہ مردہ نہیں کیونکہ مردہ تو حقیقت میں زندوں کا مردہ ہونا ہے۔ [1]

متقین کی پہچان:

﴿1795﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبد المؤمن بن عبید اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے ابن آدم! کسی عمل پر ہمیشگی اختیار کرنا ہی اصل میں تیرا عمل ہے کیونکہ یہی تیرا گوشت اور خون ہے۔ لہٰذا غور کر کہ تو کس طرح عمل بجالاتا ہے کیونکہ اہل تقویٰ کی کچھ علامات ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں (وہ یہ ہیں:) سچ بولنا، وعدہ پورا کرنا، صلہ رحمی کرنا، کمزوروں کے ساتھ مہربانی وشفقت سے پیش آنا، غرور وتکبر سے بچنا، کثرت سے نیک اعمال بجالانا، خود کو ممتاز نہ سمجھنا، اچھے اخلاق اختیار کرنا اور ایسی عادات اپنانا جو قربِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہوں۔

---

[1] ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، ذم الدنیا، الحدیث: ۴۰۴، ج۵، ص ۱۷۲-۱۷۳، باختصار۔

اے ابن آدم! بے شک تو اپنا عمل دیکھ رہا ہے اس کی بھلائی و برائی کا وزن کیا جائے گا۔ لہٰذا چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھنا کیونکہ جب تو اسے اپنے نامہ اعمال میں دیکھے گا تو تجھے خوشی و مسرت ہوگی اور کسی بھی برائی کو حقیر خیال نہ کرنا کیونکہ جب تو اسے اپنے نامہ اعمال میں دیکھے گا تو تیرے لئے پریشانی کا باعث ہوگا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے حلال ذرائع سے مال کمایا اور فقر و فاقہ کے دن (یعنی قیامت میں) ذخیرہ کرنے کے لئے اسے رضائے الٰہی کے کاموں میں خرچ کیا۔ ہائے افسوس! ہائے افسوس! دنیا انجام تک پہنچنے والی ہے اعمال تمہارے گلے کا ہار بن کر رہ جائیں گے۔ تم لوگوں کو ہانک رہے ہو جبکہ قیامت تمہیں ہانک رہی ہے۔ تمہارے نیک لوگوں نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا تم کس چیز کے انتظار میں ہو؟ آنکھوں سے دیکھنا تو ثابت ہو چکا ہے یوں کہ قرآن مجید کے بعد کوئی اور کتاب نہیں اور حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اے ابن آدم! اپنی دنیا کو آخرت کے عوض بیچ ڈال یوں تو دنیا و آخرت دونوں میں نفع پائے گا جبکہ دنیا کے بدلے آخرت کو ہرگز فروخت نہ کرنا ورنہ دونوں جہاں میں خسارہ اٹھائے گا۔ (۱)

﴿1796﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حُمید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ماہ رجب المرجب میں ایک دن ہم مسجد میں حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر تھے، آپ کلی کر رہے تھے کہ اچانک لمبی لمبی سانس لینے لگے پھر رو دیئے حتی کہ جسم پر کپکپی طاری ہوگئی پھر فرمایا: ''اگر دلوں کو زندگی ملتی اور ان میں قوت برداشت ہوتی تو میں تمہیں قیامت تک رلاتا رہتا۔ بے شک وہ رات جس کے بعد قیامت کا دن طلوع ہوگا، جس (کی ہولناکیوں) کے بارے میں مخلوق نے کبھی نہ سنا ہوگا اس دن بے پردگی بکثرت ہوگی اور آنکھیں خوب روتی ہوں گی۔'' (۲)

نہ دنیا رہتی ہے نہ آخرت:

﴿1797﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابن مِغْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''صبح ہوتے ہی ہر شخص اپنے مقصد میں مصروف ہو جاتا ہے اور جس کا جو مقصد ہوتا ہے وہ اسی کی فکر میں مگن ہوتا ہے۔ جو آخرت سنوارنے کی کوشش نہیں کرتا وہ دنیا بھی نہیں سنوار پاتا اور جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے نہ

1 ......تہذیب الکمال، الرقم:۱۲۱٦، باب الحاء، الحسن بن ابی الحسن، ج٦، ص۱۱٦۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱٤٤٥، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص۲٦۹-۲٦۸۔

اس کی دنیا رہتی ہے نہ آخرت۔'' (۱)

دنیادار کی دنیا سے رخصتی:

﴿1798﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن عیسیٰ یشکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس جب کسی دنیادار کا ذکر کیا جاتا تو فرماتے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہ تو دنیا اس کے لئے باقی رہے گی اور نہ ہی یہ دنیا کے لئے باقی رہے گا۔ دنیا کا پیروکار اس کے شر اور حساب و کتاب سے بچ نہیں سکتا۔ نیز وہ دنیا سے خوف کی حالت میں رخصت ہوتا ہے۔'' (۲)

مومن و منافق میں فرق:

﴿1799﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾ (پ۲۹، الحاقة:۱۹، ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: لو میرے نامۂ اعمال پڑھو مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''بے شک مومن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے، لہٰذا وہ عمل بھی اچھا ہی کرتا ہے جبکہ منافق اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے متعلق برا گمان رکھتا ہے، اس لئے وہ عمل بھی برا ہی کرتا ہے۔'' (۳)

اِتباعِ نفس کا نقصان:

﴿1800﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ بن عمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اے لوگو! دلوں کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے جلا (حیات) بخشو کیونکہ یہ جلد کاہلی و سستی کا شکار ہو جاتے ہیں اور نفسوں کو جھنجھوڑا کرو کیونکہ یہ دھوکے باز ہیں اگر تم ان کی پیروی کرتے رہو گے تو یہ تمہیں برائی کی انتہا

---

(1) ......الزهدللامام احمد بن حنبل، الحديث:۱۴۵۱، اخبارالحسن بن ابی الحسن، ص۲۶۹۔

(2) ......الزهدللامام احمد بن حنبل، الحديث:۱۴۵۸، اخبارالحسن بن ابی الحسن، ص۲۷۰۔

(3) ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام الحسن البصری، الحديث:۵، ج۸، ص۲۵۵۔

تفسیرقرطبی، پ۲۹، سورة الحاقة، تحت الآية:۱۹۔۲۰، ج۱۸، ص۲۰۰۔

تک لے جائیں گے۔'' (1)

چار خصلتیں:

﴿1801﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عوام بن حُوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوفرماتے سنا کہ ''جس میں چار خصلتیں ہوں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم کی آگ پر حرام فرمادیتا اور شیطان مردود سے اسے پناہ عطا فرماتا ہے۔ رغبت، خوف، شہوت اور غصہ کے وقت نفس کو قابو میں رکھنا۔'' (2)

سب سے بڑی حسرت:

﴿1802﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر ہذلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آکر کہا: اے ابوسعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد! (یہ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی کنیت ہے) ہم ابھی ابھی حضرتِ سیِّدُنا عُبیدُاللّٰہ بن اَہتم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے پاس گئے تھے وہ نزع کے عالم میں تھے، ہم نے ان سے پوچھا: ''اے ابومُعمر! آپ کیسے ہیں؟'' جواب دیا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سخت تکلیف میں ہوں اور میرا خیال ہے کہ موت کا فرشتہ میری روح قبض کرنے ہی والا ہے لیکن تم اس صندوق میں پڑے ایک لاکھ درہم کے بارے میں کیا کہتے ہو جن سے حقوق ادا نہیں کیے گئے؟'' ہم نے کہا: ''اے ابومعمر! آپ نے انہیں کس لئے جمع کیا تھا؟'' فرمایا: ''بخدا! میں نے انہیں گردش زمانہ، بادشاہ کے ظلم اور خاندان کی کثرت کی وجہ سے جمع کیا تھا۔'' (یہ سن کر) حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اس مصیبت زدہ شخص کو دیکھو شیطان اس کے پاس اس انداز سے آیا، اسے گردش زمانہ اور اس بادشاہ کے ظلم سے ڈرایا کہ جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی اور اسے اس کی رعایا میں رکھا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ دنیا سے شکستہ دل، غمگین اور ذلیل و رسوا حالت میں جارہا ہے۔ اے اس کے بعد پیچھے رہ جانے والے تو اس کی طرح دھوکے میں نہ رہنا تیرے پاس یہ مال حلال طریقہ سے آیا۔ لہٰذا خوب احتیاط کرنا کہ کہیں یہ تیرے لئے وبال نہ بن جائے۔ بخدا! تیرے پاس ایسا شخص بھی

---

1 ......الزهدلابن مبارك، باب ذكر الموت، الحديث: ٢٦٨، ص ٩١۔

2 ......المجالسة وجواهر العلم، الجزء الثالث والعشرون، الحديث: ٣١٥٦، ج٣، ص ١٤٨۔

آئے گا جو خوب مال جمع کرنے والا اور بخیل ہوگا، مال و دولت جمع کرنے کے لئے دن رات جنگل و بیابان کا سفر طے کرے گا لیکن مال جمع کرنے کی حرص پھر بھی ختم نہ ہوگی، اسے روکے رکھنا اپنا حق سمجھے گا، اسے جمع کرکے سنبھال سنبھال کر رکھے گا اور بخل سے کام لے گا کہ نہ تو زکوٰۃ ادا کرے گا نہ صلہ رحمی کرے گا بروزِ قیامت ایسا شخص حسرتوں کا شکار ہوگا اور اس دن بندے کی سب سے بڑی حسرت یہ ہوگی کہ وہ اپنا مال کسی دوسرے کے میزان میں دیکھے کیا تم جانتے ہو یہ کیسے ہوگا؟ یوں کہ ایک شخص کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مال عطا فرمایا اور حُقوقُ اللّٰہ کی مختلف اقسام میں خرچ کرنے کا حکم دیا لیکن اس نے بخل سے کام لیا مرنے کے بعد اس کا وارث مال کا مالک بن جاتا ہے اس طرح وہ اپنا مال دوسرے کے میزان میں دیکھتا ہے۔ اے دنیادار! (اب افسوس کرنے کا کچھ فائدہ نہیں) یہ ایسی لغزش اور ندامت ہے جو گزر چکی ہے۔" [1]

سب سے اہم کام:

﴿1803﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جو صاحبِ معرفت و صاحب بصیرت ہو عبرت کی نگاہ سے دیکھے اور مصائب پر صبر کرے کیونکہ بہت سے لوگ صاحبِ معرفت تو ہوتے ہیں لیکن بے صبری کی وجہ سے ان کی بصارت کا چراغ گُل ہو جاتا ہے، لہٰذا نہ تو وہ مطلوب تک پہنچ پاتے ہیں اور نہ ہی اس کی طرف لوٹ سکتے ہیں جسے حاصل نہ کر سکے۔ چنانچہ، رحمت الٰہی سے دوری کا باعث اور گمراہ کن خواہشات سے بچو کیونکہ ان کی اتباع گمراہی اور انجام جہنم کی آگ ہے۔ ان کے حصول کے لئے لوگوں کو سخت محنت کرنی پڑتی ہے۔ جو ان خواہشات کو پالے یہ اسے گمراہ کر دیتی اور جسے یہ پالیں اسے قتل کر دیتی ہیں۔

اے ابن آدم! اپنے دین کی خوب حفاظت کر کیونکہ تیرا دین ہی تیرا گوشت اور خون ہے۔ اگر تیرا دین سلامت رہے گا تو گوشت اور خون بھی سلامت رہے گا لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہوا تو پھر ہم (جہنم کی) نہ بجھنے والی آگ، نہ مندمل ہونے والے زخم، نہ ختم ہونے والے عذاب اور کبھی نہ مرنے والے نفس سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں۔

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۳۱۹۶، عبداللّٰہ بن اھتم، ج۲۷، ص ۱۱۰۔

اے ابن آدم! تجھے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا اور تو اپنے عمل کے بدلہ میں گروی رکھا گیا ہوگا، لہٰذا جو کچھ تیرے پاس ہے اس میں سے آنے والے دنوں کے لئے کچھ لے لے۔ موت کے وقت تیرے پاس خبر آئے گی، تجھ سے سوال کیا جائے گا لیکن تو کوئی جواب نہ دے پائے گا۔ بے شک بندہ اس وقت تک بھلائی پر قائم رہتا ہے جب تک اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہے اور نفس کا محاسبہ ہی سب سے اہم کام ہے۔ (۱)

مال واسباب سے بے رغبتی:

﴿1804﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کا زمانہ پایا ہے جن کے گھروں میں کبھی کوئی کپڑا طے کر کے نہیں رکھا گیا، نہ انہوں نے کبھی اپنے گھر والوں کو کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی زمین میں کوئی فساد پھیلایا۔ ان میں سے کوئی کہتا: ''میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اپنے پیٹ میں کھانے کی بجائے پکی اینٹ ڈال لوں (تاکہ پھر کچھ کھانے کی حاجت نہ ہو)۔'' راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ہمیں بتایا کہ پکی اینٹ پانی میں 300 سال تک باقی رہتی ہے۔ (پھر فرمایا:) میں نے ایسے لوگوں کا زمانہ بھی پایا ہے جن میں سے کوئی اگر کثیر مال و دولت کا وارث بنتا تو کہتا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ تو بہت مشقت والی چیز ہے۔ پھر اپنے مسلمان بھائی سے کہتا: ''اے میرے بھائی! میں جانتا ہوں کہ مال میراث میرے لئے حلال ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ میرے دل اور عمل میں بگاڑ پیدا نہ کردے، لہٰذا اسے تم لے لو مجھے اس کی کچھ حاجت نہیں۔'' چنانچہ، سارا مال اسے دے دیتا اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھتا حالانکہ وہ اس کا سخت ضرورت مند ہوتا۔ (۲)

مومن کا اندازِ زندگی:

﴿1805﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......الزھدلابن مبارك، باب فضل ذكر الله، الحديث:١١٠٣، ص٣٨٩۔

التبصرة لابن جوزى، المجلس الخامس والعشرون، ج١، ص٣٥٩۔

الزهدللامام احمد بن حنبل، الحديث:١٦٢٧، اخبارالحسن بن ابى الحسن، ص٢٩٠۔

2 ......الزهدللامام احمد بن حنبل، الحديث:١٤٥٦-١٤٥٩، اخبارالحسن بن ابى الحسن، ص٢٧٠۔

الْقَوِی نے فرمایا: اے ابن آدم! تو ہر چیز کو ہڑپ کر گیا، خوب مال جمع کیا، بخل وکنجوسی کا مظاہرہ کیا، عمدہ سواریوں پر سوار ہوا اور نرم وملائم لباس زیب تن کیا، پھر کہا گیا فلاں کا انتقال ہو گیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ آخرت کی طرف پہنچ گیا۔ بخدا! مومن رضائے الٰہی کے لئے کچھ دن عمل کرتا ہے تو (آخرت میں) ملنے والی نعمتوں اور آسانیوں پر اسے کسی قسم کی ندامت نہیں اٹھانی پڑتی کیونکہ دنیا اسے پسند آئی لیکن اس نے اسے حقیر جانا اور زادِ راہ لے کر آخرت کے حصول کی خاطر اسے نظر انداز کر دیا کیونکہ اس کے نزدیک دنیا مستقل ٹھکانا نہیں۔ وہ دنیاوی نعمتوں میں نہ تو کوئی دلچسپی لیتا اور نہ ہی ان سے خوش ہوتا ہے۔ اگر کسی آزمائش میں مبتلا ہو تو اسے بڑا نہیں سمجھتا کیونکہ وہ اسے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں باعث اجر وثواب سمجھتا ہے۔ دنیاوی عطیات کی اس کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہوتی حتی کہ (آخرت میں) رغبت رکھتے ہوئے خوشی خوشی دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ اس انداز زندگی کی وجہ سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے خوف سے امن عطا فرماتا، اس کی خامیوں پر پردہ ڈال دیتا اور حساب وکتاب میں آسانی فرماتا ہے۔ گویا عقل مند یہ کہتے ہیں کہ:

اے ابن آدم! صبح وشام کے جانے اور استقامت کے ساتھ رات بھر کی عبادت نے بندے کو نیکی کا موقع دیا اور اس پر قائم رکھا حتی کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے جنت عطا فرما دی تو وہ فلاح پا گیا۔ بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نہ تو کسی حق دار کو جنت سے محروم رکھتا ہے اور نہ ہی امیدوں اور خواہشات پر کسی کو جنت عطا فرماتا ہے جبکہ اب حالت یہ ہے کہ بخل وحرص میں شدت آتی جا رہی ہے۔ خواہشات کا دور دورہ ہے اور خواہشات کا متوالا دھوکے کا شکار ہے۔ (1)

فقیہ کی صفات:

﴿1806﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمران قصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ایک چیز کے متعلق سوال کیا اور کہا کہ فقہا اس کے متعلق یہ فرماتے ہیں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کیا تو نے کسی فقیہ کو دیکھا ہے؟ فقیہ تو وہ ہوتا ہے جو زہد وتقویٰ کا پیکر، دینی معاملات میں کامل بصیرت رکھنے والا اور عبادت کا پابند ہو۔'' (2)

﴿1807﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد کا قول ہے کہ ''اگر کوئی حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، قصر الامل، الحدیث: ۱۷۲، ج۳، ص ۳٤۲، باختصار۔

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام الحسن البصری، الحدیث: ۲، ج۸، ص ۲۵٤۔

الْقَوِی کو دیکھ لیتا تو کہتا کہ میں کبھی کسی فقیہ کی صحبت میں نہیں بیٹھا۔'' (۱)

نسبت سرکار کا شرف:

﴿1808﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عوف بن ابی جمیلہ اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی زوجۂ رسول ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا ام سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی باندی (خادمہ) کے بیٹے تھے۔ ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی باندی کو کسی کام کے لئے بھیجا اس کی غیر موجودگی میں حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی رونے لگے تو ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا ام سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان پر بڑا رحم آیا، انہیں گود میں لیا اور دودھ پلایا۔ اسی وجہ سے کہا جاتا تھا کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو علم وحکمت میں یہ مقام ومرتبہ زوجۂ رسول ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا ام سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا دودھ پینے کی برکت سے حاصل ہوا ہے۔ (۲)

﴿1809﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی خوب جدوجہد سے علم وحکمت سیکھتے رہے حتی کہ حکمت بھری گفتگو کرنے پر قادر ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے سامنے جب حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا تذکرہ کیا جاتا تو فرماتے: ''یہ وہ ہیں جن کا کلام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے کلام کے مشابہ ہے۔'' (۳)

سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی فضیلت:

﴿1810﴾...... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن صفوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حیرہ کے مقام پر امیر مسلمہ بن عبدالملک سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: ''اے خالد! مجھے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے بارے میں بتاؤ۔'' میں نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر کی اصلاح فرمائے! میں آپ کو ان کے بارے میں یقینی خبر دوں گا اور مجھ سے پہلے جنہوں نے آپ کو ان کے بارے میں بتایا میں ان سے زیادہ معلومات رکھتا ہوں کیونکہ میں

---

(1)......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۵۹۰، الحسن البصری، ج۵، ص ۴۷۱۔

(2)......الطبقات الکبری، الرقم: ۳۰۵۵، الحسن بن ابی الحسن، ج۷، ص ۱۱۴، بتغیر۔
تھذیب الکمال، الرقم: ۱۲۱۶، باب الحاء، الحسن بن ابی الحسن، ج۶، ص ۱۱۸۔

(3)......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۵۹۰، الحسن البصری، ج۵، ص ۴۷۱۔

ان کا پڑوسی اور شریک مجلس ہوں۔ (سنیئے!) ان کا ظاہر و باطن یکساں اور قول و عمل میں مطابقت ہے۔ یہ جس کام کی ذمہ داری لیتے ہیں اسے پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ لوگوں کو کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو خود اس پر زیادہ عمل پیرا ہوتے ہیں اور کسی بات سے منع کرتے ہیں تو خود اس سے زیادہ اجتناب کرتے ہیں۔ یہ لوگوں سے بے پروا جبکہ لوگ ان کے محتاج ہیں۔" یہ سن کر امیر مسلمہ بن عبدالملک نے کہا: "اے خالد! بس اتنا کافی ہے۔" پھر کہا: "جس قوم میں ان جیسے لوگ موجود ہوں وہ کیسے گمراہ ہوسکتی ہے۔" (1)

سب سے بڑا ظلم:

﴿1811﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عمرو حَضرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہمارے علاقے میں تشریف لائے میں حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ ان کے پاس جا بیٹھا۔ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! تیرا خالق میں ہوں جبکہ تو عبادت کسی اور کی کرتا ہے۔ میں تجھے یاد رکھتا ہوں جبکہ تو مجھے بھول جاتا ہے۔ میں تجھے (اپنی رحمت کی طرف) بلاتا ہوں جبکہ تو دور بھاگتا ہے بے شک یہ زمین میں بہت بڑا ظلم ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ (پ۲۱، لقمان:۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے بیٹے اللّٰہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔ (2)

نعمتوں میں اضافے کی دعا:

﴿1812﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابوعبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: "جو شخص خود پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں دیکھ کر یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَات یعنی تمام تعریفیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس کی عطا کردہ نعمت سے نیک اعمال پایۂ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔ تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے غنی کر دیتا اور مزید نعمتیں عطا فرماتا ہے۔"

---

1 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۵۹۰، الحسن البصری، ج۵، ص۴۶۵۔

2 ...... الدر المنثور، پ۲۱، سورۃ لقمان، تحت الآیۃ:۱۳، ج۶، ص۵۲۰۔

سب سے بڑا فاسق:

﴿1813﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مبارک بن فضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوفرماتے سنا کہ ''سب سے بڑا فاسق وہ ہے جو ہر گناہ کا مرتکب اور فخر وغرور میں مبتلا ہو اور یہ کہتا پھرے کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اسے جان لینا چاہئے کہ کبھی اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا ہی میں جلد (گناہوں کی) سزا دے دیتا ہے اور کبھی قیامت تک مؤخر فرمادیتا ہے۔'' (۱)

خلیفہ کو نصیحت:

﴿1814﴾...... حضرتِ سیِّدُنا موہب بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز خلیفہ بنے تو حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ان کی طرف خط لکھا جس کا مضمون کچھ اس طرح تھا: ''(جان لو!) دنیا خوف کا گھر ہے اور انسان کو آزمائش کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ اچھی طرح جان لو! دنیا کو پچھاڑنا حقیقی بہادری نہیں ہے۔ جو دنیا کی عزت کرتا ہے یہ اسے رسوا کر دیتی ہے۔ ہر لمحہ دنیا کا کوئی نہ کوئی مقتول ضرور ہوتا ہے۔ اے امیر المؤمنین! آپ دنیا میں اس زخمی مریض کی طرح رہیں جو زخم کے اچھا ہونے کی امید پر دوا کی کڑواہٹ برداشت کرتا ہے تاکہ بیماری میں اضافہ نہ ہو۔'' وَالسَّلَام۔ (۲)

﴿1815﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے! جو پرانا لباس پہنے، خشک روٹی کا ٹکڑا کھائے، بغیر بستر کے زمین پر سوئے، اپنے گناہوں پر آنسو بہائے اور ہر وقت عبادت میں مصروف رہے۔'' (۳)

نافرمانی رسوائی کا باعث ہے:

﴿1816﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حَوشب بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوفرماتے سنا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر لوگوں کو تیز رفتار، تابعدار، عمدہ گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز

---

1 ......الدر المنثور، پ ٤، سورة آل عمران، تحت الآية: ١٥٢، ج٢، ص٣٤٩۔

2 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنيا، كتاب ذمّ الدنيا، الحديث: ٢٩٣، ج٥، ص١٣٨، بتغير قليل۔

3 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنيا، كتاب قصر الامل، الحديث: ١٧٦، ج٣، ص٣٤٣۔

سنائی دے اور لوگ انہیں پاؤں تلے روند ڈالیں تو پھر بھی گناہوں کی رسوائی ان کے دلوں میں سرایت کر کے رہے گی اور جو بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ذلیل ورسوا کر دیتا ہے۔'' (۱)

﴿1817﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مبارک بن فضالہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ ''موت نے دنیا کو رسوا کر دیا اور دنیا میں کسی عقل مند کے لئے کوئی خوشی نہیں چھوڑی۔'' (۲)

عمر بن ہُبَیْرہ کو نصیحت:

﴿1818﴾...... حضرتِ سیِّدُنا علقمہ بن مَرْثَد رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ عراق کے گورنر عمر بن ہُبَیرہ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور حضرت سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو بلوا کر ایک مکان میں ٹھہرایا، دونوں تقریباً ایک ماہ وہاں رہے۔ ایک دن غلام نے آکر کہا: ''امیر تم سے ملنے آرہے ہیں۔'' عمر بن ہُبَیرہ عصا کا سہارا لئے ہوئے آیا، سلام کیا، تعظیم بجالاتے ہوئے بیٹھ کر کہنے لگا: ''خلیفہ یزید بن عبدالملک کچھ احکام نافذ کرنا چاہتا ہے، مجھے معلوم ہے کہ ان کا نفاذ موجبِ ہلاکت ہے۔ اگر میں خلیفہ کی اطاعت میں ان احکام کو نافذ کر دوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا مرتکب ٹھہروں گا اور اگر اطاعتِ الٰہی بجالاؤں تو خلیفہ کی نافرمانی ہوگی، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا خلیفہ کی اطاعت میں میرے لئے کوئی گنجائش ہے؟'' حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرتِ سیِّدُنا ابوعمرو شعبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَلِی سے فرمایا: ''امیر کو جواب دو۔'' چنانچہ، انہوں نے گفتگو کی اور عمر بن ہُبَیرہ کے حق میں قدرے نرمی کا پہلو نکالا۔ پھر امیر نے حضرت سیِّدُنا ابوسعید حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی سے کہا: ''آپ کیا فرماتے ہیں؟'' فرمایا: ''امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی نے جو فرمایا تم نے سن لیا ہے نا۔'' اس نے کہا: ''میں آپ کی رائے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اے عمر بن ہُبَیرہ! میں یہ کہتا ہوں کہ عنقریب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک سخت مزاج فرشتہ (یعنی ملک الموت) جو حکم الٰہی کی ذرہ برابر نافرمانی نہیں کرتا تیرے پاس آئے گا اور تجھے تیرے وسیع محل سے تنگ قبر کی طرف لے جائے گا۔ اے عمر بن ہُبَیرہ! اگر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے یزید بن عبدالملک (کے ظلم) سے بچالے گا لیکن یزید بن عبدالملک تجھے عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکے

---

(1)...... كتاب الافعال، باب الثنائى المكرر، ج ۱، ص ۳۷۶۔

(2)...... الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۱۴۴۸، اخبار الحسن بن ابى الحسن، ص ۲۶۹۔

گا۔ اے عمر بن ہُبَیرہ! اس بات سے امن میں نہ رہنا کہ یزید بن عبدالملک کی اطاعت میں تو جن قباحتوں کا ارتکاب کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ان پر (توبہ کی) مہلت عطا فرمادے گا ہوسکتا ہے کہ ان کی وجہ سے تجھ پر توبہ کا دروازہ ہی بند کردیا جائے۔ اے عمر بن ہُبَیرہ! میں نے اس امت میں ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ دنیا ان کی طرف متوجہ ہوئی لیکن انہوں نے دنیا سے راہِ فرار اختیار کی جبکہ تمہارا معاملہ اس کے برعکس ہے کہ تم دنیا کی طرف متوجہ ہوتے ہو اور دنیا تم سے بھاگتی ہے۔ اے عمر بن ہُبَیرہ! میں تمہیں اس مقام سے ڈراتا ہوں جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ڈرایا ہے۔ چنانچہ، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ (پ ١٣، ابراھیم: ١٤)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔

اے عمر بن ہُبَیرہ! اگر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کر کے حفاظتِ الٰہی کی چادر میں آگیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ یزید بن عبدالملک کی شرارتوں سے تجھے محفوظ رکھے گا لیکن اگر تو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں یزید بن عبدالملک کی فرمانبرداری کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اسی کے سپرد کردے گا۔'' یہ گفتگو سن کر عمر بن ہُبَیرہ روتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ اگلے روز اس نے دونوں کو واپس جانے کی اجازت دی اور تحائف وغیرہ بھی دیئے۔ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو حضرت سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی بنسبت زیادہ انعامات دیئے۔ حضرت سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی مسجد تشریف لے گئے اور فرمایا: ''اے لوگو! جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مخلوق پر ترجیح دینے کی طاقت رکھتا ہو وہ ایسا ہی کرے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جو کچھ جانتے ہیں وہ میں بھی جانتا ہوں لیکن میں نے عمر بن ہُبَیرہ کا چہرہ دیکھ کر نرم رویہ اختیار کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے عمر بن ہُبَیرہ سے دور کردیا۔''

راوی کا بیان ہے کہ ایک دن مغیرہ بن مخادش نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس آکر کہا: ''ہم ایسے لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کریں جو ہمیں (عذابِ آخرت سے) اس قدر ڈراتے ہیں قریب ہے کہ ہمارے دل پھٹ جائیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو دنیا میں خوف زدہ کریں لیکن آخرت میں حقیقی سکون کا باعث ہوں ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا ان لوگوں کی صحبت اختیار کرنے سے بہتر ہے جو دنیا میں

سکون کا باعث بنیں مگر آخرت میں خوف کا سبب ہوں۔'' کسی نے حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عرض کی: ''ہمیں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی صفات بتایئے! آپ نے روتے ہوئے فرمایا: ''ان سے بہت سی علامات خیر ظاہر ہوتی تھیں خاص طور پر ہدایت، سچائی، کفایت شعاری اپناتے ہوئے کھردرا لباس زیب تن کرنا، عاجزی وانکساری سے چلنا پھرنا، قول وفعل میں مطابقت ہونا، رزق حلال ہی کھانا پینا، خشوع وخضوع سے اطاعتِ الٰہی بجالانا، رضائے الٰہی کی خاطر ہی محبت ونفرت کرنا، اسی کی خاطر کسی کو کچھ عطا کرنا، سخت گرمی میں بھی روزہ رکھنا، کثرتِ عبادت کی وجہ جسموں کا کمزور ہو جانا، ہمیشہ خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ ہی کی رضا کے متلاشی رہنا اگرچہ مخلوق ناراض ہو، غیظ وغضب کی حالت میں بھی ظلم وزیادتی میں حد سے تجاوز نہ کرنا، احکاماتِ الٰہی سے منحرف نہ ہونا، زبان کو ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رکھنا، ضرورت پڑنے پر جانوں کا نذرانہ پیش کرنا، قرض مانگنے پر خوش دلی سے مال پیش کرنا، مخلوق کے خوف سے حق بیان کرنے سے نہ رُکنا۔ نیز ان کے اخلاق اچھے، اخراجات قلیل اور آخرت کے معاملے میں دنیا کا قلیل مال ہی ان کے لئے کافی ووافی تھا۔'' (۱)

رحمتِ الٰہی سے دوری کا سبب:

﴿1819﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا فُضَیل بن جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے عمر بن ہُبَیرہ کے دربار سے واپس آتے ہوئے کچھ قراء حضرات کو اس کے دروازے پر کھڑے دیکھا تو فرمایا: تم یہاں کیوں کھڑے ہو؟ کیا ان گھٹیا (دنیادار) لوگوں کے پاس جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ سنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان کے پاس بیٹھنا نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا نہیں ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری روحوں اور جسموں کے درمیان جدائی ڈالے یہاں سے چلے جاؤ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں رسوا کرے تم جوتے چمکا کر، متکبرانہ لباس پہن کر، بال کٹوا کر قراء کو رسوا کرنے آئے ہو۔ سنو! بخدا! اگر تم امرا کے مال ودولت سے کنارہ کشی اختیار کرو گے تو یہ تمہارے پاس موجود چیز (دین) میں رغبت رکھیں گے لیکن اگر تم نے ان کے مال ودولت میں دلچسپی لی تو یہ تمہارے پاس موجود چیز (دین) سے کنارہ کش ہو جائیں گے اور جو دین سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے (اپنی رحمت سے) دور کر دیتا ہے۔ (۲)

1 ......تهذيب الكمال، الرقم: ١٢١٦، باب الحاء، الحسن بن ابى الحسن، ج٦، ص١١٣-١١٤۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٥٢٩١، عمر بن هبيرة، ج٤٥، ص٣٧٧۔

عبادت گزار بندوں کی صفات:

﴿1820﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالحمید بن کردید زیادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ عبادت گزار بندے ایسے ہیں گویا انہوں نے ہمیشہ جنت میں رہنے والوں اور ہمیشہ جہنم میں رہنے والوں کو دیکھ لیا ہے۔ ان کے دل غم زدہ اور وہ شر سے محفوظ ہیں۔ ان کی (دنیاوی) ضروریات کم اور یہ پاکیزہ نفوس کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ (آخرت میں) دائمی راحت وسکون کے حصول کی خاطر دنیا کے چند روزہ حوادث پر صبر کرتے ہیں۔ ان کی رات اس حالت میں گزرتی ہے کہ قدم صف بستہ ہوتے (یعنی رات عبادت میں گزرتی) اور آنسو رخساروں پر بہہ رہے ہوتے ہیں اور رَبَّنَا، رَبَّنَا (یعنی اے ہمارے رب! اے ہمارے رب!) کہہ کر پناہ طلب کر رہے ہوتے ہیں۔ دن کے وقت ان کا شمار متحمل مزاج، نیک سیرت اور متقی علما میں ہوتا ہے۔ جب کسی معاملے میں غور وخوض کرتے ہیں تو اس قدر منہمک ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا انہیں مریض یا گم سم خیال کرتا ہے حالانکہ وہ مریض یا گم سم نہیں ہوتے بلکہ آخرت کے عظیم معاملے کی فکر میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہوتی ہے۔''[1]

تقویٰ ہو تو ایسا:

﴿1821﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید طویل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے ذریعے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو اپنی ایک عزیزہ سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رضامندی کا اظہار فرمایا۔ ایک دن میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے سسرال والوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا: ''اے ابوسعید! آپ کے سسر 50 ہزار درہم کے مالک بھی ہیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کیا انہوں نے یہ مال حلال ذرائع سے جمع کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''آپ تو جانتے ہیں کہ آپ کے سسر متقی و پرہیزگار انسان ہیں۔'' فرمایا: ''اگر انہوں نے یہ 50 ہزار درہم حلال ذرائع سے جمع کئے ہیں تو پھر بھی ان کے حق کے معاملے میں کنجوسی سے کام لیا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے اور ان کے درمیان سسرالی رشتہ کبھی

---

[1] ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ٤٩٥٣، علی بن ابی طالب، ج٤٢، ص٤٩٣، عن علی رضی اللّٰہ عنہ۔
موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الھم والحزن، الحدیث: ٩١، ج٣، ص٢٧٨۔

قائم نہیں ہوسکتا۔‘‘ (۱)

﴿1822﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناابوسفیان طریف عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ اللَّطِیف سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناحسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی یہ دوشعرا کثر پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن کی ابتدا میں اور دوسرا دن کے اختتام پر:

یَسُرُّ الْفَتٰی مَاکَانَ قَدِمَ مَنْ تَقٰی　　اِذَا عَـرَفَ الـدَّاءَ الَّـذِیْ هُـوَقَـاتِـلُـهٗ

وَمَـاالـدُّنْـیَـابِـبَـاقِـیَـةٍلِـحَـیٍ　　وَلَاحَـیٌّ عَـلَـی الـدُّنْـیَـابِـبَـاقٍ

ترجمہ: نوجوان کو(وہ دوائی) جس سے اسے قوت حاصل ہوخوش کرتی ہے بالخصوص اس وقت جب وہ ایسی بیماری کو جان لے جواسے قتل کرنے والی ہو، نہ تو دنیا کسی کے لئے باقی رہی اور نہ ہی کوئی دنیا میں باقی رہے گا۔ (۲)

﴿1823﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناولید مِسْمَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ ناحسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: ’’اے ابن آدم! چھری تیز کرلی گئی ہے۔ مینڈھے کو چارہ کھلایا جاچکا ہے اور تنور میں آگ بھڑکائی جاچکی ہے (پھر بھی تو غافل ہے)۔‘‘ (۳)

ذلت ورسوائی کا باعث:

﴿1824﴾ ...... (الف) حضرتِ سیِّدُ ناہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سیِّدُ ناحسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ ’’اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو شخص بھی درہم (یعنی مال ودولت) کو باعث عزت خیال کرتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے ذلیل ورسوا کردیتا ہے۔‘‘ (۴)

دوسواریاں:

﴿1824﴾ ...... (ب) حضرتِ سیِّدُ ناغالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ ناحسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ’’اے ابن آدم! تو دوایسی سواریوں پر سوار ہے جو کسی جگہ نہیں ٹھہرتیں یعنی تو دن اور رات کی پرخطر راہ پر گا

---

1 ......تهذيب الكمال، الرقم:١٢١٦، باب الحاء، الحسن بن ابى الحسن، ج٦، ص١٢٠۔

2 ......الزهد الكبير للبيهقى، الجزء الثالث، الحديث:٦١٤، ص٢٣٣۔

3 ......الزهدللامام احمد بن حنبل، الحديث:١٥٣٧، اخبارالحسن بن ابى الحسن، ص٢٨٠، بتغير۔

4 ......الزهدللامام احمد بن حنبل، الحديث:١٥٣٦، اخبارالحسن بن ابى الحسن، ص٢٨٠۔

مزن ہے حتی کہ آخرت تک پہنچ جائے گا پھر جنت ٹھکانا ہوگا یا جہنم۔ لہٰذا تجھ سے زیادہ خطرہ اور کس کو ہوسکتا ہے۔''(۱)

نصیحت:

﴿1825﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابوموسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: ''میں سند (ایک علاقے کا نام ہے) جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمایئے!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جہاں بھی رہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو معزز ہی جانو وہ تمہیں عزت عطا فرمائے گا۔'' اس شخص کا بیان ہے: ''میں نے ان کی نصیحت کو اچھی طرح یاد کرلیا۔ چنانچہ، واپس لوٹنے تک مجھ سے زیادہ عزت والا کوئی نہیں تھا۔'' (۲)

دل مردہ ہوجاتا ہے:

﴿1826﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''مومن کا (زیادہ) ہنسنا دل کی غفلت کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا حمید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کردیتا ہے۔'' (۳)

﴿1827﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابوموسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ اسلام، اسلام کیا ہے؟ پوشیدہ وظاہر دونوں اس میں مشتبہ ہیں۔ (اسلام یہ ہے کہ) تو محض رضائے الٰہی کے لئے اسلام قبول کرے اور ہر مسلمان ومعاہد(۴) تجھ سے محفوظ رہے۔'' (۵)

دخول جنت کا سبب:

﴿1828﴾...... حضرت سیِّدُ نا یحییٰ بن مختار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1 ......الزهد الكبير للبيهقي، الجزء الثاني، الحديث:۵۱۲، ص ۲۰۴، باختصار۔

2 ......تهذيب الكمال، الرقم:۱۲۱۶، باب الحاء،الحسن بن ابى الحسن، ج۶، ص ۱۲۰-۱۱۹۔

3 ......المصنف لابن ابى شيبة، كتاب الادب، ما ذكر فى الضحك و كثرته، الحديث:۱، ج۶، ص ۲۶۱۔

4 ......عہد و پیمان والے کافر جن سے ہماری صلح ہو۔ (ماخوذ ازمراۃ المناجیح، ج۵، ص۲۱۷)

5 ......المصنف لابن ابى شيبة، كتاب الزهد، باب ماقالوا فى البكاء من خشية الله، الحديث: ۶۰، ج۸، ص ۳۰۴۔

الْقَوِی نے فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خوفِ خدا کے سبب رونے سے بڑھ کر کوئی چیز ایسی نہیں جس کے ذریعے جنت حاصل کی جاسکے۔'' (۱)

مومن ومنافق:

﴿1829﴾...... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن صبیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''مومن اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ جیسا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے ویسا ہی ہے اور مومن عمل کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر اور سب سے زیادہ خوفِ خدا رکھتا ہے۔ مومن اگر پہاڑ کے برابر بھی مال و دولت راہِ خدا میں خیرات کرے پھر بھی جب تک جنت کا (اپنی آنکھوں سے) مشاہدہ نہ کرلے تب تک بے خوف نہیں ہوتا۔ مومن کی راست روی، نیکی اور عبادت میں اضافہ بھی اس کے خوفِ خدا میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ (ان تمام اعمال کے باوجود) وہ یہی کہتا ہے کہ کیا میں نجات پا جاؤں گا؟ جبکہ منافق کہتا ہے کہ (میرے چاہنے والے) بہت ہیں، میری مغفرت کردی جائے گی، مجھے کوئی پروانہیں، لہٰذا وہ برے عمل کرتا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر جھوٹی امید رکھتا ہے۔'' (۲)

دنیا کے دھوکے سے بچو!

﴿1830﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مبارک بن فضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جب بھی یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کرتے:

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۗ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ (پ۲۲، فاطر:۵)

ترجمۂ کنز الایمان: تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللّٰہ کے حلم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔

تو فرماتے: ''یہ کس کا ارشاد ہے؟ یہ اس ذات باری تعالیٰ کا ارشاد ہے جس نے دنیا کو پیدا کیا اور وہی اس کے متعلق زیادہ بہتر جانتا ہے۔'' پھر فرماتے: ''دنیا کی مشغولیت سے خود کو بچاؤ کیونکہ اس کی مصروفیات بہت زیادہ ہیں۔ بندہ خود پر مصروفیت کا ایک دروازہ کھولتا ہے قریب ہے کہ اس کے ضمن میں اس پر مزید 10 دروازے کھل جائیں۔'' (۳)

---

1 ......الزھدلابن مبارک، باب ھوان الدنیا علی اللّٰہ عزوجل، الحدیث:۵۳۱، ص۱۸۷۔

2 ......الزھدلابن مبارک، باب ھوان الدنیا علی اللّٰہ عزوجل، الحدیث:۵۳۲، ص۱۸۸۔

3 ......الزھدلابن مبارک، باب ھوان الدنیا علی اللّٰہ عزوجل، الحدیث:۵۳۵، ص۱۹۰-۱۸۹۔

جنگلی گدھے:

﴾1831﴿...... حضرتِ سیِّدُنا مسلمہ بن جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب حضرت سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا تو اہلِ عرب چہرۂ انور اور حسب ونسب سے خوب اچھی طرح واقف تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''یہ میرا نبی اور میرا چنا ہوا (خاص بندہ) ہے، لہٰذا ان کے طریقے کو اختیار کرو۔'' (حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:) سنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! صبح یا شام کسی بھی وقت ان کے پاس کھانے کے بڑے بڑے پیالے نہیں لائے جاتے تھے۔ (کسی کے لئے) ان کے دروازے بند نہیں کئے جاتے تھے۔ ان کے دروازے پر کوئی دربان نہیں ہوتا تھا۔ یہ بغیر بستر کے زمین پر تشریف فرما ہوتے تھے اور زمین پر ہی ان کے سامنے کھانا پیش کردیا جاتا تھا۔ موٹا لباس زیبِ تن فرماتے تھے۔ دراز گوش پر سواری فرماتے، دوسروں کو بھی پیچھے بٹھا لیا کرتے تھے اور کھانا تناول فرمانے کے بعد انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔

نیز حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرمایا کرتے تھے کہ حضور نبیٔ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں سے اعراض کرنے والوں اور سنتوں کو ترک کرنے والوں کی تعداد میں (دن بدن) اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ پھر یہ جنگلی گدھے (یعنی سنتوں سے اعراض کرنے والے) فساد انگیزی، سود خوری اور دھوکا بازی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں دیگر امور میں مشغول کرکے ذلیل ورسوا کردیا اور وہ اس گمان میں ہیں کہ جو کچھ وہ کھاتے، پیتے، گھروں کی زیب وزینت اور سجاوٹ کرتے ہیں اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں اور کہتے ہیں کہ کس نے حرام کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق اور اس سے وہ (حکم) مراد لیتے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مراد نہیں لیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تو یہ چیزیں شیطان کے متعلقین کے لئے بنائی ہیں۔ زینت اسے کہتے ہیں جو بدن پر ظاہر ہو اور طیبات وہ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیٹ کے لئے پیدا کی ہیں۔ چنانچہ کوئی نعمتوں کا ارادہ اس لئے کرتا ہے تاکہ انہیں اپنے پیٹ، شرمگاہ اور جسم کے لئے لہو ولعب کا ذریعہ بنائے، لہٰذا اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو جو چیزیں بندوں کو دی ہیں عطا فرمانے کے بعد ان کے لئے مباح کردیتا لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے متصل وہ حکم نازل فرمایا

جسے وہ سنتے ہیں کہ کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ پس جس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت اور اس کی پیدا کی ہوئی خوراک لی تو اس نے اسے رچتا پچتا کھایا اور جس نے نعمت الٰہی کو پیٹ، شرمگاہ اور جسم کے لئے لہو ولعب کا ذریعہ بنایا تو بروزِ قیامت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس نعمت کو اس کے لئے وبال بنا دے گا۔ (۱)

اپنے دل کا علاج کرو!

﴿1832﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا خالد ابوبکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص خوبصورت چادر اوڑھے اتراتا ہوا حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے قریب سے گزرا آپ نے اسے بلا کر فرمایا: ''اے ابنِ آدم! تو اپنی جوانی، حسن و جمال اور کپڑوں پر اترا رہا ہے تجھے تو یوں سمجھنا چاہئے کہ گویا قبر نے تیرے بدن کو چھپا رکھا ہے اور تو نے اپنے عمل (کی جزا) کو پالیا ہے، لہٰذا جاؤ اپنے دل کا علاج کرو کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بندوں سے صرف دلوں کی اصلاح چاہتا ہے۔'' (۲)

تین نصیحتیں:

﴿1833﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا ابان بن مجبر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے وصال کا وقت قریب آیا تو کچھ شاگردوں نے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''حضور ہمیں کچھ کلمات بتائیے جن سے ہم نفع حاصل کر سکیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں تمہیں تین کلمات کی نصیحت کرتا ہوں پھر تم یہاں سے چلے جانا اور مجھے تنہا چھوڑ دینا: (۱)...... جس چیز سے تمہیں باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے سب سے زیادہ اسے چھوڑنے والے بن جاؤ (۲)...... جس چیز کے بجالانے کا حکم دیا گیا ہے سب سے زیادہ اس پر عمل کرنے والے بن جاؤ اور (۳)...... جان لو جو قدم تم اٹھاتے ہو اس کی دو قسمیں ہیں ایک تمہارے لئے نفع مند ہے اور دوسرا نقصان دہ، لہٰذا خوب اچھی طرح غور کر لو کہ تم صبح و شام کہاں گزارتے ہو۔'' (۳)

﴿1834﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا ابو عبداللّٰہ خالد بن شوذب جشمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت

---

1 ......تفسیر الطبری، پ۸، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ:۳۲، الحدیث:۱۴۵۴۳، ج۵، ص۴۷۳، باختصار۔

2 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب التواضع والخمول، الحدیث:۲۴۰، ج۳، ص۵۸۱۔

3 ......الثبات عند الممات، الحسن البصری، ص۱۳۶۔

سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوفرماتے سنا کہ'' جس نے بھی حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی یقیناً اس نے آپ کو صبح وشام دیکھا ہے، لہٰذا اس نے نہ تو اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ ہی بانس پر بانس رکھا (یعنی عمارت تعمیر نہیں کی)۔ اس کے لئے علمِ جہاد بلند کیا گیا تو وہ فوراً تیار ہوگیا۔ اس چیز (یعنی دنیا) سے جس پر تم مرمٹنے کے لئے تیار ہو جلدی جلدی نجات حاصل کرو کیونکہ تمہارے نیک لوگ جلد دنیا سے رخصت ہوگئے اور تمہارے آقا و مولیٰ حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی (بظاہر) دنیا سے رخصت ہوگئے اور تم ہو کہ دن بدن ذلت ورسوائی کے گڑھے میں گرتے جارہے ہو۔ پس ہوشیار ہوجاؤ اور خوب غور وفکر سے کام لو۔'' (۱)

﴿1835﴾...... حضرتِ سیِّدُنا صالح بن رستم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوفرماتے سنا کہ'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جسے اہلِ ثروت حضرات کی شان وشوکت دھوکے میں مبتلا نہ کرے! اے ابن آدم! بے شک تو نے اکیلے ہی موت کا شکار ہونا، اکیلے ہی قبر میں جانا، اکیلے ہی قبر سے اٹھنا اور اکیلے ہی حساب وکتاب کا سامنا کرنا ہے۔ اے ابن آدم! تو ہی مطلوب ومقصود ہے۔'' (۲)

اب گزارہ مشکل ہے:

﴿1836﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوجمیع سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا:'' میں نے ایسے لوگوں کا زمانہ پایا ہے جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے اور خود بھی اس پر عمل کرتے، لوگوں کو برائی سے روکتے اور خود بھی اس سے باز رہتے تھے۔ جبکہ اب ہم ایسے لوگوں کے درمیان ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہیں لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتے، اوروں کو تو برائی سے روکتے ہیں لیکن خود اس میں مبتلا ہیں، لہٰذا ایسے لوگوں کے ساتھ کیسے گزارہ ہوسکتا ہے۔''

بُرے دوست:

﴿1837﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حزم بن ابی حزم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن

---

1 ......شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث:١٠٧٢٥، ج٧، ص ٣٩٥، باختصار۔
المجالسۃ وجواھر العلم، الجزء الخامس، الحدیث:٦١٦، ج١، ص ٢٦١، بتغیر۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:١٥٣٩، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص ٢٨٠۔

بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوفرماتے سنا کہ ''دو دوست یعنی درہم و دینار کتنے بُرے ہیں۔ جب تک یہ تم سے جدا نہ ہو جائیں اس وقت تک تمہیں نفع نہیں پہنچائیں گے۔'' (1)

عنقریب یہ تیری قبر ہوگی:

﴿1838﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوداؤد مبارک بن فضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوفرماتے سنا کہ ''اے ابن آدم! زمین کو اپنے قدموں تلے روند کیونکہ عنقریب یہ تیری قبر ہوگی۔ جب سے تو پیدا ہوا ہے اس وقت سے مسلسل تیری عمر کم ہو رہی ہے۔'' (2)

حکمِ الٰہی کی مخالفت نہ کرو!

﴿1839﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوقیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''(اے لوگو!) کسی بھی حکم میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مخالفت نہ کرو کیونکہ حکم الٰہی کی مخالفت ان گھروں کے تعمیر کرنے میں ہے جن کی ویرانی کا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیصلہ فرما چکا ہے۔''

بیٹے کی اصلاح:

﴿1840﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ضمرہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حجاج کے مرنے کے بعد جب سلیمان گورنر بنا تو اس نے لوگوں میں جاگیریں تقسیم کیں، لوگ جوش وخروش سے جاگیریں لینے لگے۔ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے صاحبزادے نے عرض کی: ''لوگوں کی طرح اگر ہم بھی کچھ جائیداد وغیرہ لے لیں تو کتنا اچھا ہو۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''خاموش! مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرے دو پہلوؤں کے درمیان مٹی کی ایک ٹوکری رکھی ہوئی ہو۔''

﴿1841﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حمید بن رومان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناپسند فرماتا ہے کہ اپنے بندے کو دنیا میں سے کچھ عطا فرمائے مگر یہ کہ (اسے دنیا میں سے جو چیز بھی عطا فرمائے گا وہ) کسی مصیبت و آزمائش کے عوض ہوگی خواہ آزمائش فوراً پیش آئے یا کچھ دیر بعد۔''

1 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۵۹۰، الحسن البصری، ج۵، ص۴٦٦۔

2 ......الزھدلابن مبارك، باب التواضع، الحدیث: ۸۵۲، ص۲۹۲۔

﴿1842﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے بیٹے نے حاضر ہو کر تیر کے جلد ٹوٹ جانے کی شکایت کی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''(آخرت کا معاملہ) اس سے بھی زیادہ جلد پیش آنے والا ہے۔'' (۱)

صبر و سخاوت:

﴿1843﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے پوچھا: ''اے ابوسعید! ایمان کیا ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''صبر اور سخاوت۔'' اس نے عرض کی: ''صبر اور سخاوت کیا ہے؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے باز رہنا صبر اور پابندی کے ساتھ فرائض پر عمل پیرا ہونا سخاوت ہے۔'' (۲)

﴿1844﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا غالب قَطَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''افعال کو اقوال پر فضیلت دینا عزت و بزرگی کا باعث ہے جبکہ اقوال کو افعال پر فضیلت دینا نقصان و خسارے کا باعث ہے۔'' (۳)

دُخولِ جہنم کا ایک سبب:

﴿1845﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور حضرتِ سیِّدُنا فَرْقَد سَبَخِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو ایک ولیمہ میں شرکت کی دعوت دی گئی، جب ان کے سامنے انواع واقسام کے کھانے رکھے گئے تو حضرتِ سیِّدُنا فَرْقَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کھانا نہ کھایا حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اے فَرْقَد! کیا ہوا کھانا کیوں نہیں کھاتے؟ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تمہیں اس فاخرانہ لباس کی وجہ سے اپنے بھائیوں پر فضیلت حاصل ہے۔ (سنو!) مجھے خبر پہنچی ہے کہ جَہَنَّم میں اکثر وہ لوگ ہوں گے جو فاخرانہ لباس زیب

---

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنيا، قصر الامل، الحديث: ٤٠، ج٣، ص ٣١١۔

2 ......المجالسة وجواهر العلم، الجزء الثامن، الحديث: ١١٥٥، ج١، ص ٤٤١۔

تهذيب الكمال، الرقم: ١٢١٦، باب الحاء، الحسن بن ابی الحسن، ج٦، ص ١٢١۔

3 ......شعب الايمان، باب فی حفظ اللسان، الحديث: ٥٠٥٠، ج٤، ص ٢٦٨۔

تن کرتے ہیں۔'' (۱)

مومن کی دوسواریاں:

﴿1846﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ضَمُرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''امید اور خوف مومن کی دوسواریاں ہیں۔'' (۲)

محبتِ دنیا کا وبال:

﴿1847﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بنی اسرائیل نے محبتِ دنیا کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت چھوڑ کر بت پرستی شروع کر دی تھی۔'' (۳)

﴿1848﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا فَرْقَد سَبَخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے ساتھ مسجد میں تشریف لائے اور چند لوگوں کے پاس بیٹھ گئے جو محوِ گفتگو تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کی گفتگو کی طرف توجہ فرمائی پھر حضرت سیِّدُنا فَرْقَد سَبَخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے فرقد! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ لوگ عبادت سے اکتا گئے اور (مباح) کلام کو ہلکا جان کر اس میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ان میں تقویٰ و پرہیز گاری کم ہے اسی وجہ سے عبادت چھوڑ کر گفتگو میں مصروف ہیں۔'' (۴)

رزق تقسیم کیا جا چکا ہے:

﴿1849﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہر بندے کا رزق تقسیم کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ، عاجز اور بے وقوف کے علاوہ ہر شخص

---

1 ......اخبار اصبهان، باب العين، من اسمه علی، الحديث: ۴۰۲۶۵، ج۶، ص۱۶۶۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۱۴۹۷، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص۲۷۵۔

3 ......احياء علوم الدين، كتاب ذم الدنيا، ج۳، ص۲۵۸۔

4 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۱۵۴۶، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص۲۸۱۔

جانتا ہے کہ رزق تک پہنچنے میں اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ ضرور چنا گیا ہے۔“ (۱)

مومن کی شان:

﴿1850﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مختار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”بے شک مومن اپنے نفس کا خود نگہبان ہے، وہ رضائے الٰہی کی خاطر اپنے نفس کی نگہبانی کرتا ہے، لہٰذا جو بغیر محاسبے کے اپنے نفس کی نگہبانی کرے گا بروزِ قیامت اس کے حساب وکتاب میں تخفیف کی جائے گی۔ مومن کو اچانک کوئی چیز ملتی ہے تو وہ متعجب ہو کر کہتا ہے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تیری بہت خواہش تھی اور مجھے تیری حاجت بھی تھی لیکن بخدا! تجھے حاصل کرنا میرے لئے ناممکن تھا کیونکہ میرے اور تیرے درمیان دوریاں حائل تھیں اور جب کوئی چیز اس سے ضائع ہو جاتی ہے تو وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کرتا ہے اور کہتا ہے: میں نے اس (کے حصول) کا ارادہ نہیں کیا تھا مجھے اس سے کیا سروکار؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے پاس اس کا کوئی عذر نہیں ہے اور اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو میں دوبارہ اس کی طرف کبھی نہیں لوٹوں گا۔ بے شک مسلمان قرآن مجید پر بھروسا کرتے ہیں کیونکہ قرآن مجید ان کے اور ان کی ہلاکت کے درمیان حائل ہوتا ہے۔ مومن دنیا میں اس قیدی کی طرح ہوتا ہے جو رہائی کے حصول میں کوشاں رہتا ہے اور جب تک وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات نہ کر لے اس وقت تک کسی چیز سے بے خوف نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہر معاملے میں اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔“ (۲)

مومن، کافر اور منافق:

﴿1851﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیْدَہ ناجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے ابن آدم! جب لوگوں کو بھلائی کرتے دیکھو تو بھلائی میں ان سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو اور جب کسی برائی میں مبتلا دیکھو تو ان سے اور ان کی اختیار کردہ برائی سے بچو کیونکہ میں نے ایسے لوگوں کا زمانہ پایا ہے جنہوں نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی تو انہیں ذلت و رسوائی اور ہلاکت کا سامنا کرنا پڑا۔

---

1 ...... المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام الحسن البصری، الحدیث: ۱۱، ج۸، ص ۲۵۵۔

2 ...... الزھد لابن مبارک، باب الھرب من الخطایا، الحدیث: ۳۰۷، ص ۱۰۳۔

اے ابن آدم! فیصلے کی دو قسمیں ہیں تو جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا وہ عادل حکمران ہے اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے علاوہ فیصلہ کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ ہے۔ بے شک لوگوں کی تین قسمیں ہیں: (۱)......مومن (۲)......کافر اور (۳)......منافق۔ مومن کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ اطاعت گزاروں جیسا معاملہ فرماتا ہے جبکہ کافر کو ذلیل ورسوا کرتا ہے جیسا کہ تم مشاہدہ کر چکے ہو اور منافق ہمارے ساتھ مجلسوں، راستوں اور بازاروں میں بھی ہوگا ہم اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! منافقین کو معرفتِ الٰہی حاصل نہیں ہوئی ان کے بُرے اعمال اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان نہیں رکھتے۔ بے شک مومن ہمیشہ خوف کی حالت میں صبح وشام کرتا ہے اگرچہ نیک ہی ہو اور اسے یہی زیبا ہے کیونکہ اسے دو چیزوں کا خوف ہوتا ہے: ایک ماضی میں کئے گئے گناہ کا کہ جس کے بارے میں اسے نہیں معلوم کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ساتھ کیا معاملہ فرمائے گا۔ دوسرا اس موت کا جس سے عنقریب واسطہ پڑے گا اور وہ نہیں جانتا کہ موت کے وقت اسے کن کن ہلاکت خیزیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مؤمنین زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گواہ ہیں جو بنی آدم کے اعمال کو قرآنِ مجید پر پیش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ، جس کا عمل کتابُ اللہ کے موافق ہو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہیں اور جس کا عمل اس کے مخالف ہو تو وہ جان لیتے ہیں کہ یہ عمل کتابُ اللہ کے مخالف ہے اور مؤمنین مخلوق میں سے راہ راست سے بھٹکنے والوں کی گمراہی کو بھی قرآن پاک کے ذریعے جان لیتے ہیں۔ (1)

﴿1852﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اشعث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ "ہم جب بھی حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ملاقات کر کے واپس لوٹتے تو ہمارے نزدیک دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوتی۔" (2)

مگر دل قحط زدہ ہیں:

﴿1853﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوزُہَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: "میں بہت سے لوگوں کو دیکھتا ہوں لیکن ان میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں پاتا۔ مختلف آوازیں سنتا ہوں لیکن

---

1 ......صفة المنافق، باب ما روی فی صفة المنافق، الحدیث: ۵۱، ص ۶۱، باختصار۔

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام الحسن البصری، الحدیث: ۱۱۷، ج ۸، ص ۲۶۷۔

مانوس کرنے والی کوئی نہیں پاتا۔ (لوگوں کی) زبانیں تو سرسبز و شاداب ہیں مگر دل قحط زدہ (بنجر زمین کی طرح) ہیں۔"[1]

دو خصلتیں:

﴿1854﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: "بندے کی دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ درست ہو جائیں تو باقی تمام خصلتیں درست ہو جائیں: (۱)......ظالموں کی طرف میلان اور (۲)......نعمتوں میں سرکشی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عظمت نشان ہے:

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ (پ۱۲، ھود:۱۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

ایک مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ (پ۱٦، طٰہٰ:۸۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس میں زیادتی نہ کرو کہ تم پر میرا غضب اترے۔

﴿1855﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ "بندۂ مومن سے گناہ سرزد ہو جائے تو وہ ہمیشہ اس پر پشیمان و نادم رہتا ہے۔"[2]

﴿1856﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا جُوَیْرِیَہ بن بشیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے سنا:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۹۰ (پ۱٤، النحل:۹۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔

کچھ دیر توقف کرنے کے بعد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس ایک ہی آیت میں سارے کے سارے خیر و شر کو جمع

1 ......الزھدلابن مبارك، باب الاخلاص والنية، الحديث:۱۹۷، ص٦٥۔

2 ......الزھدللامام احمد بن حنبل، الحديث:۱۵۲۷، اخبارالحسن بن ابی الحسن، ص۲۷۸۔

کردیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! عدل واحسان اطاعتِ الٰہی والے تمام امور کو شامل ہے اور فحش، منکر اور بغی نافرمانی والے تمام امور کو شامل ہے۔" (۱)

﴿1857﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو حجاج کی موت کی خبر دی تو آپ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حجاج تیرے ہی تحت قدرت تھا تو نے ہی اسے موت دی، لہٰذا اس کے طریقہ کار کو بھی ختم فرمادے اور ہمیں اس کے طور طریقے اور برے اعمال کی پیروی سے محفوظ رکھ، پھر حجاج کے خلاف دعا فرمائی۔ (۲)

﴿1858﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ "اگر عبادت گزاروں کو معلوم ہو جائے کہ بروزِ قیامت وہ دیدارِ الٰہی سے محروم رہیں گے تو ضرور (اس صدمے سے) ہلاک ہو جائیں۔" (۳)

سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی احادیث

یٰسٓ شریف کی فضیلت:

﴿1859﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورِ انور، شافعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے رضائے الٰہی کے لئے رات میں یٰسٓ شریف کی تلاوت کی اس کی مغفرت کردی جائے گی۔" (۴)

علم دین سیکھنے سکھانے کی فضیلت:

﴿1860﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت

1 ......شعب الایمان، باب فی الایمان برسل اللّٰہ صلوات اللّٰہ علیھم، الحدیث: ١٤٠، ج١، ص١٦١۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ١٢١٧، الحجاج بن یوسف، ج١٢، ص١٩٦۔

3 ......شرح حدیث لبیک لابن رجب حنبلی، اول الکتاب، ص٨٩۔

4 ......مسند ابی داود الطیالسی، الجزء العاشر، الحسن البصری عن ابی ھریرہ رضی اللّٰہ عنہ، الحدیث: ٢٤٦٧، ص٣٢٣۔

کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض میں سے ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمے سیکھے اور دوسروں کو سکھائے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''جب سے میں نے یہ بات سنی ہے اس وقت سے میں کوئی حدیث نہیں بھولا۔'' (۱)

﴿1861﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (یعنی توحید و رسالت) کا اقرار کرلیں اور نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں جب یہ کرلیں گے تو مجھ سے اپنے خون و مال بچالیں گے سوا اسلامی حق کے ان کا حساب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے (۲)۔'' (۳)

سخاوت اور حُسنِ اخلاق سے دین کو مزین کرو!

﴿1862﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس دین کو اپنے لئے خالص کرلیا ہے اور تمہارے دین کے لئے صرف سخاوت و اچھے اخلاق ہی زیبا ہیں۔

---

(1)......تاریخ مدینہ دمشق، الرقم: ۸۸۹۵، ابو ہریرۃ، الحدیث: ۱۳۶۱۱، ج۶۷، ص ۳۲۹۔

(2)...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 33 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: چونکہ اس وقت تک روزہ جہاد وغیرہ کے احکام نہ آئے تھے اسی لیے ان کا ذکر نہ ہوا اگر کوئی نماز یا روزہ کا انکار کرے تو کافر ہے اس پر کفار کا سا جہاد ہوگا۔ تارکین نماز و زکوٰۃ کی گوشمالی کرنی ہوگی۔ چونکہ اس زمانہ مبارک میں اسلام میں نئے فرقے نہ بنے تھے کلمہ نماز و زکوٰۃ ایمان کی علامت تھی اس لیے فرمایا کہ جو یہ تین کام کرے اس کا جان و مال محفوظ ہے اب بہت مرتد فرقے کلمہ، نماز، زکوٰۃ پر کاربند ہیں مگر مرتد ہیں ان پر ارتداد کا جہاد ہوگا جیسے (امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا) صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مسیلمہ کذاب کے معتقدین پر جہاد کیا اب بھی قادیانیوں وغیرہ مرتدین کا یہی حکم ہے۔ اگر اسلام لاکر قتل زنا یا ڈکیتی وغیرہ کریں تو قتل کے مستحق ہوں گے کہ یہ اسلام کا حق ہے یہ قتل کفر نہ ہوگا۔ اگر کوئی زبانی کلمہ ظاہری نماز و زکوٰۃ ادا کرے تو ہم اس پر جہاد نہ کریں گے اگر منافقت سے یہ کام کرتا ہے تو رب اسے سزا دے گا۔

(3)......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بقتال......الخ، الحدیث: ۳۶۔(۲۲)، ص ۳۳۔

سنو! اپنے دین کو ان دونوں سے مزین وآراستہ کرو۔'' (1)

جانوروں پر آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رحمت:

﴿1863﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پرنور، شافعِ یوم النشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا: (۱)...... چیونٹی (۲)...... شہد کی مکھی (۳)...... ہدہد اور (۴)...... ممولہ (ایک عجیب الخلقت پرندہ) نیز تھوک سے اسم جلالت مٹانے سے بھی منع فرمایا(۲)۔ (۳)

آگ کی دو زبانیں:

﴿1864﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کی دنیا

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۴۷، ج۱۸، ص۱۵۹۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 680** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ یہ جانور حرام بھی ہیں اور بے ضرر بھی۔ ان کے قتل میں کوئی فائدہ بھی نہیں اور بلا فائدہ جانور کو قتل کرنا ممنوع ہے۔ شہد کی مکھی بڑی مبارک ہے کہ اس کے منہ سے شہد اور موم ملتا ہے۔ بے ضرر ہے اس کی پرورش کرنی چاہئے۔ اسے مارنا ممنوع ہے۔ نملہ سے مراد بڑی چیونٹی ہے۔ جس کے پاؤں بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ وہ بالکل ہی بے ضرر ہوتی ہے۔ یوں بھی ہُدہُد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا خاص خادم ہے۔ اس کا کھانا حرام ہے۔ گوشت بدبودار بھی ہوتا ہے۔ صرر (ممولہ) ایک عجیب الخلقت پرندہ ہے اس کا سر بڑا ہوتا ہے۔ چڑیوں کا شکار کرتا ہے۔ اس کے پر بڑے ہوتے ہیں آدھے سفید، آدھے کالے، اہل عرب اس کو منحوس جانتے ہیں۔ اس کی آواز سے یہ فال لیتے ہیں جیسے ہمارے ملک کے جہلا اُلو کو منحوس سمجھتے ہیں۔ چھوٹی چیونٹی کو ذر بڑی چیونٹی کو نمل کہتے ہیں۔ یہاں مرقات نے حضرت ابنِ عباس (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے روایت کی کہ ہُدہُد کے لئے زمین صاف شیشہ کی مثل ہے۔ وہ زمین کی تہ میں پانی دیکھ لیتا ہے۔ اس لئے حضرت سلیمان (عَلَیْہِ السَّلَام) نے ایک سفر میں ہدہد کو یوں فرمایا: مَالِیَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ﱹ (پ۱۹، النمل: ۲۰، ترجمۂ کنزالایمان: مجھے کیا ہوا کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا۔) کیونکہ آپ کو وضو کی ضرورت تھی۔ ہدہد زمین کی تہ کا پانی بتاتا۔ جنات کنواں تیار کرتے آپ وضو فرماتے۔ یہاں ہی مرقات نے اس دعوت کا ذکر فرمایا جو ہدہد نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی تھی۔

3 ......سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی قتل الذره، الحدیث: ۵۲۶۷، ج۴، ص۴۶۸، دون قوله وان یمحی......الخ۔

میں دوزبانیں ہوں گی اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اس کی آگ کی دوزبانیں بنادے گا[1]۔'' [2]

تین چیزوں کا خوف:

﴿1865﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حسن اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''مجھے اپنی امت پر تین ہلاکت خیز چیزوں کا خوف ہے: (۱)......بخل کی اطاعت (۲)......خواہشات کی پیروی (۳)......ہر صاحبِ رائے کا اپنی رائے پر فخر وتکبر کرنا۔'' [3]

دل کا نور اور دل کی سیاہی:

﴿1866﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''میں نے نیکی کو دل کا نور، چہرے کی زینت اور عمل میں قوت کا باعث پایا جبکہ برائی کو دل کی سیاہی، چہرے کا عیب اور عمل میں سستی کا سبب پایا ہے۔'' [4]

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: دوزبانوں والا وہ شخص ہے جو ایسے دو آدمیوں کے درمیان جاتا ہے جو باہم دشمن ہیں اور وہ (منافق) ہر ایک سے اس کے موافق بات کرتا ہے اور ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ یہ دو باہم عداوت رکھنے والوں کے پاس جائے اور ایسا نہ کرے۔ وہ اس صفت سے متصف ہوتا ہے اور یہ حقیقی نفاق ہے۔
(الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثالثۃ والخمسون بعد المائتین، ج۲، ص۴۸، دار المعرفۃ)

2 ......مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالك، الحدیث:۲۷٦٤-۲۷٦۳، ج۳، ص۱۰۔

3 ......کنزالعمال، کتاب المواعظ، الباب الثانی فی الترھیبات، الحدیث:٤۳۸٥٦، ج۱٦، ص۲۰۔

4 ......کنزالعمال، کتاب المواعظ، الباب الثانی فی الترھیبات، الحدیث:٤٤۰۷۷، ج۱٦، ص٤٦۔

طبقۂ اہل مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ مشہور تابعین کے تذکرے کے بعد اب ہم طبقۂ اہل مدینہ کے تابعین کا ذکر خیر کرتے ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں کہ جن پر تَفَقُّہ فی الدین کا غلبہ تھا اور یہی چیز ان کی معرفت کا سبب بنی۔ مشکل مسائل پیش آنے کی صورت میں لوگ ان کے فتاویٰ جات سے مدد لیتے تھے۔ ان حضرات کو عبادت و پرہیز گاری سے وافر حصہ عطا ہوا لیکن انہوں نے اپنی عبادت و ریاضت کا ڈھنڈورا نہ پیٹا بلکہ حتی الامکان اسے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی۔ **حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب، حضرت سیِّدُنا عروہ بن زبیر، حضرت سیِّدُنا قاسم بن محمد بن ابی بکر، حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث، حضرت سیِّدُنا خارجہ بن زید بن ثابت، حضرت سیِّدُنا عبید اللّٰہ بن عبد اللّٰہ بن عتبہ اور حضرت سیِّدُنا سلیمان بن یسار** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن انہی خوش نصیبوں میں سے ہیں اور انہی کو فُقَہائے سَبْعَہ[1] کہا جاتا ہے۔ زُہد و تقویٰ کے اعتبار سے عبادت میں شہرت حاصل کرنے والوں پر انہیں فوقیت حاصل تھی۔ ان کا ذکر خیر ہم اس طرح کریں گے کہ ان کے اقوال و احوال اور ان کی سند سے مروی احادیث بیان کریں گے تاکہ ہدایت و معرفت کا طلبگار شخص عبادت و ریاضت میں ان کے نقش قدم پر چل سکے۔

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...... مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حَیَاتُ الْحَیْوَان کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ امام دُمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی نے بعض اہل خیر سے روایت کیا: اِنَّ اَسْمَاءَ الْفُقَھَاءِ السَّبْعَۃِ الَّذِیْنَ کَانُوْا بِالْمَدِیْنَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اِذَا کُتِبَتْ فِیْ رُقْعَۃٍ وَّجُعِلَتْ فِی الْقَمْحِ فَاِنَّہٗ لَایَسُوْسُ مَادَامَتِ الرُّقْعَۃُ فِیْہِ یعنی مدینہ طیبہ کے ساتوں فقہائے کرام کے اسمائے طیبہ اگر ایک پرچہ میں لکھ کر گیہوں میں رکھ دیا جائے تو جب تک وہ پرچہ رہے گا گیہوں کو گھن نہ لگے گا۔ اسی (یعنی حَیَاتُ الْحَیْوَان) میں بعض اہل تحقیق سے روایت کیا: اِنَّ اَسْمَاءَھُمْ اِذَا کُتِبَتْ وَعُلِّقَتْ عَلَی الرَّاْسِ اَوْ ذُکِرَتْ عَلَیْھِمْ اَزَالَتِ الصُّدَاعَ (یعنی:) ان فقہائے کرام کے نام لکھ کر سر پر رکھے جائیں یا پڑھ کر سر پر دم کیے جائیں تو دردِ سر کھو دیتے ہیں۔ (فتاویٰ افریقہ، ص۱۷۳، نوری کتب خانہ لاہور پاکستان)

حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

پورا نام ابو محمد سعید بن مسیّب بن حزن مخزومی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں مختلف آزمائشوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت گزار، پابندِ جماعت، پارسائی اور قناعت پسندی جیسی عمدہ صفات سے متصف تھے۔ نیز اپنے نام (سعید) کی طرح اطاعت وفرمانبرداری میں بھی سعید (یعنی کامیاب وخوش بخت) تھے اور نافرمانی وجہالت سے کوسوں دور تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں کہ خدمت کو سعادت سمجھنے اور محرمات سے خود کو بچانے کا نام تصوُّف ہے۔

حقیقی عبادت:

﴿1867﴾...... حضرتِ سیِّدُنا بکر بن خنیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ''اے ابو محمد! آپ ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں جو نماز کے پابند اور خوب عبادت گزار ہیں آپ ان کے ساتھ عبادت کیوں نہیں کرتے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے بھتیجے! (جسے تم عبادت سمجھتے ہو) یہ عبادت نہیں ہے۔'' میں نے عرض کی: ''پھر عبادت کیا ہے؟'' فرمایا: ''(حقیقی عبادت) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات میں غور وفکر کرنا، اس کی حرام کردہ اشیاء سے بچنا اور فرائض کو پابندی سے ادا کرنا ہے۔'' [1]

﴿1868﴾...... حضرتِ سیِّدُنا صالح بن محمد بن زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنولیث کے چند نوجوان سخت گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت مسجد آتے اور عصر تک عبادت میں مصروف رہتے۔ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا کہ ''عبادت اسی کو کہتے ہیں۔ کاش! ہم میں بھی ان نوجوانوں جیسی طاقت و قوت ہوتی تو ہم بھی ان کی طرح عبادت کرتے۔'' حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''عبادت یہ نہیں بلکہ عبادت تو دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا اور احکاماتِ خداوندی میں غور وفکر کرنا ہے۔''

﴿1869﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب

---

1 ......الزھد الکبیر للبیھقی، الجزء الرابع، الحدیث: ۸۳۰، ص ۳۱۲، باختصار۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو شخص پانچوں نمازیں باجماعت پابندی کے ساتھ ادا کرتا رہا یقیناً اس نے خشکی و تری کو عبادت سے بھر دیا۔'' (1)

باجماعت نماز کی فکر:

﴿1870﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں میں کچھ تکلیف ہوئی تو ان سے عرض کی گئی: ''اے ابو محمد! اگر آپ عقیق کی جانب تشریف لے جائیں، سبزہ زار کو دیکھیں اور قدرتی ہوا سے لطف اندوز ہوں تو آپ کو ضرور کچھ نہ کچھ فائدہ ہوگا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''(اگر میں چلا گیا تو) عشا و فجر کی نماز میں حاضر کیسے ہو سکوں گا۔'' (2)

نمازی ہو تو ایسا:

﴿1871﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''40 سال سے میرا یہ معمول ہے کہ کبھی میری جماعت فوت نہیں ہوئی۔'' (3)

﴿1872﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''30 سال سے میرا یہ معمول ہے کہ میں اذان سے پہلے ہی مسجد میں ہوتا ہوں۔'' (4)

﴿1873﴾...... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ ''40 سال سے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی لوگوں سے اس حال میں ملاقات نہیں کی کہ لوگ نماز ادا کر کے مسجد سے نکل رہے ہوں (اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز کے لئے جا رہے ہوں بلکہ سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور سب سے آخر میں نکلتے)۔'' (5)

---

1 ......قوت القلوب، الفصل الخامس عشر فی ذکر ورد العبد......الخ، ج۱، ص۸۰۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الصلوات، الحدیث:۲۹۲۸، ج۳، ص۷۸۔

3 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۶۸۳، سعید بن المسیب، ج۵، ص۹۹۔

4 ......الزھدللامام احمد بن حنبل، الحدیث:۲۲۵۶، زھد عبید بن عمیر، ص۳۷۹۔

5 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۶۸۳، سعید بن المسیب، ج۵، ص۹۹۔

شعب الایمان، باب فی الصلوات، الحدیث:۲۹۲۴، ج۳، ص۷۷۔

﴾1874﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا بُرد رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''40 سال سے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اذان کے وقت حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں نہ ہوں۔'' (۱)

﴾1875﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن اُمَیَّہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نماز کا وقت شروع ہوتا ہے تو میں نماز کی تیاری میں مشغول ہو جاتا ہوں اور فرض نماز کی ادائیگی کے وقت سے پہلے ہی میں شدت سے اس کا مشتاق ہوتا ہوں۔''

﴾1876﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے 20 سال سے ایسے لوگوں کی گُدِّی (گردن کے پچھلے حصے) پر نظر نہیں کی جو نماز میں مجھ پر سبقت لے گئے ہوں (یعنی ہمیشہ سب سے پہلے مسجد میں حاضر ہوتا)۔'' (۲)

﴾1877﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو ایک ایسی فضیلت حاصل ہے جو میری معلومات کے مطابق تابعین میں سے کسی کو حاصل نہیں (اور وہ یہ ہے کہ) 40 سال سے آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی کبھی جماعت فوت نہیں ہوئی اور 20 سال سے لوگوں کی گُدی پر نظر نہیں پڑی (یعنی ہمیشہ سب سے پہلے مسجد میں حاضر ہوتے)۔'' (۳)

50 سال عشا کے وضو سے فجر کی نماز:

﴾1878﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الْمُنْعِم بن اِدریس رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے 50 سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔'' آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ خود فرماتے ہیں کہ ''50 سال سے کبھی میری تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ نیز 50 سال سے دوران نماز کبھی کسی شخص کی گُدی پر میری نظر نہیں پڑی (یعنی ہمیشہ پہلی صف میں نماز ادا کی)۔'' (۴)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:۱۵۹، سعيد بن المسيب، ج۲، ص۵۷۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:۲۲۵۵، زهد عبيد بن عمير، ص۳۷۹، بتغير۔ 3 ......المرجع السابق۔

4 ......وفيات الاعيان، الرقم:۲۶۲، ابو محمد سعيد بن المسيب، ج۲، ص۳۱۳۔

﴿1879﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا خالد بن داؤد بن ابی ہند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ''کس چیز سے نماز باطل ہوتی ہے (یعنی مقبول نہیں ہوتی)؟'' فرمایا: ''فسق وفجور سے نماز باطل ہوجاتی ہے جبکہ تقویٰ نماز کو محفوظ رکھتا ہے۔''

﴿1880﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا یزید بن ابی حازم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ'' حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن میسّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پے در پے روزے رکھا کرتے تھے۔'' (۱)

﴿1881﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا سعید بن میسّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ'' میں نے 40 حج کئے ہیں۔'' (۲)

﴿1882﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا عمران بن عبداللّٰہ بن طلحہ خزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ'' حضرت سیِّدُ نا سعید بن میسّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رضائے الٰہی کے لئے خود کو مکھی سے بھی زیادہ حقیر سمجھتے تھے۔'' (۳)

اتنی ہی مدد کافی ہے:

﴿1883﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن میسّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نیک لوگ اطاعت الٰہی کے معاملے میں اپنے نفس کی ذرّہ برابر بھی تکریم نہیں کرتے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کے معاملے میں اپنے نفس کی خوب اہانت کرتے ہیں اور بندۂ مومن کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کا دشمن نافرمانی میں مبتلا ہو۔'' (۴)

﴿1884﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن میسّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تیز بارش، کیچڑ اور تاریک رات میں عشا کی نماز پڑھ کر تشریف لا رہے تھے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل کی ان سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ ایک غلام بھی تھا جو چراغ

---

(1)......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٦٨٣، سعید بن المسیب، ج٥، ص١٠٠۔

(2)......الزھدللامام احمد بن حنبل، الحدیث:٢٢٦١، زھد عبید بن عمیر، ص٣٧٩۔

(3)......الزھدللامام احمد بن حنبل، الحدیث:٢٢٥٧، زھد عبید بن عمیر، ص٣٧٩۔

(4)......صفة الصفوة، الرقم:١٥٩، سعید بن المسیب، ج٢، ص٥٨-٥٧۔

اٹھائے ہوئے تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سلام کیا پھر دونوں باتیں کرتے ہوئے چلتے رہے حتی کہ جب حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے گھر کے قریب پہنچے تو خود گھر کی طرف روانہ ہوگئے اور غلام سے کہا کہ چراغ لے کر حضرت سیِّدُنا ابو محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کے ہمراہ جاؤ (اور انہیں گھر تک چھوڑ آؤ)۔'' حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے تمہاری روشنی کی ضرورت نہیں ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا (عطا کردہ) نور تمہاری روشنی سے بہتر ہے۔'' (1)

﴿1885﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں بھی ہوتے کثرت سے یہ دعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ سلامتی عطا فرما۔'' (2)

درخت کی اِلتجا:

﴿1886﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نماز اور دن کے اعمال کو اچھی طرح یاد کرلیا تھا۔ رات کے اعمال کے متعلق میں نے ان کے غلام سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر رات ''سورۂ ص و القرآن'' تلاوت کرتے تھے۔ میں نے خصوصی طور پر یہ سورت پڑھنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا ''ایک بار کسی انصاری نے ایک درخت کے قریب اس سورت کی تلاوت کی جب آیتِ سجدہ پر پہنچ کر سجدہ کیا تو درخت نے بھی سجدہ کیا۔ انصاری نے درخت سے یہ آواز سنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس سجدے کے عوض اجر عطا فرما، مجھ سے گناہوں کا بوجھ اتار دے، مجھے شکر کی نعمت سے نواز اور میرے اس سجدے کو قبول فرما جیسے تو نے اپنے بندۂ خاص حضرت سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سجدے کو شرفِ قبولیت سے نوازا۔''

تمام خوشبوؤں سے بہتر:

﴿1887﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک جنازہ اٹھائے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قریب سے گزرے جنازے کے ساتھ ایک شخص رجزیہ انداز میں

---

1 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٦٨٣، سعيد بن المسيب، ج٥، ص١٠٤، بتغير۔

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٦٨٣، سعيد بن المسيب، ج٥، ص١٠٣۔

کہہ رہا تھا کہ ''اس کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔'' حضرت سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (اپنے پاس موجود لوگوں سے) فرمایا: ''تم اس بات کے گواہ ہو جاؤ کہ میرے چاہنے والوں پر حرام ہے کہ اس میت پر رجز پڑھنے والے کی طرح میری میت پر رجز پڑھ رہے ہوں اور کہہ رہے ہوں کہ سعید کا انتقال ہو گیا ہے۔ میرے لئے وہی کافی ہے جو مجھے میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں لے جائے گا اور ان پر یہ بھی حرام ہے کہ میرے جنازے کے ساتھ دھونی دار خوشبو لے کر چلیں تاکہ میں معطر ہو جاؤں (مجھے ان کی خوشبو کی کچھ حاجت نہیں) کیونکہ قربِ الٰہی کی خوشبو تمام خوشبوؤں سے بہتر ہے۔'' (1)

حجاج بن یوسف کی اصلاح:

﴿1888﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا علی بن زید بن جدعان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: ''کیا وجہ ہے کہ حجاج بن یوسف نہ تو آپ کی طرف کوئی پیغام بھیجتا ہے، نہ (کسی کام پر) برانگیختہ کرتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی تکلیف دیتا ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے نہیں معلوم۔ ہاں! اتنا ضرور ہے کہ ایک دن وہ اپنے باپ کے ساتھ اس طرح نماز پڑھ رہا تھا کہ نہ رکوع مکمل کرتا نہ سجدہ، میں نے مٹھی بھر کنکریاں لیں اور اسے دے ماریں۔'' حجاج بن یوسف کہتا ہے کہ ''اس کے بعد سے میں عمدگی کے ساتھ نماز پڑھنے لگا۔'' (2)

اوّاب کی تعریف:

﴿1889﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

(پ۱۵، بنی اسرائیل:۲۵)

کی تفسیر میں فرمایا: ''اوّاب اسے کہتے ہیں جو گناہ سرزد ہونے کے بعد توبہ کرلے پھر گناہ کر بیٹھے پھر توبہ کرلے

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۶۸۳، سعید بن المسیب، ج۵، ص۱۰۸-۱۰۷۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۶۸۳، سعید بن المسیب، ج۵، ص۹۷۔

اور پھر کبھی بھی قصداً گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔"[1]

شیطان کے غیظ وغضب کا باعث:

﴿1890﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرت سیِّدُنا نافع بن جبیر رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی عیادت کے لئے گئے ان کی اُمِّ ولد[2] نے بتایا کہ "انہوں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا، آپ ان سے کہیں کہ یہ کچھ کھالیں۔" چنانچہ، حضرت سیِّدُنا نافع بن جبیر رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے کہا: "اے سعید! جب تک آپ زندہ ہیں اہل دنیا میں سے ہیں اور دنیا والوں کے لئے اس چیز کا استعمال ضروری ہے جو انہیں تندرست رکھے، لہٰذا کچھ کھالیں۔" حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: "بھلا وہ شخص کہ جس کی مجھ جیسی حالت ہو اور تھوڑی ہی دیر بعد اسے جنت یا جہنم کی طرف لے جایا جانا ہو وہ کیسے کچھ کھا سکتا ہے۔" حضرتِ سیِّدُنا نافع بن جبیر رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے کہا: "آپ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ سے دعا فرمائیں کہ وہ آپ کو شفا عطا فرمائے کیونکہ آپ کے سجدہ گاہ کا مقام شیطان کے غیظ وغضب کا باعث ہے۔" حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: "اللّٰه عَزَّوَجَلَّ مجھے دنیا سے سلامتی کے ساتھ لے جائے۔"[3]

مال و دولت سے بے رغبتی:

﴿1891﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن عبد اللّٰه بن طلحہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو بلا کر 30 ہزار سے زائد رقم پیش کی گئی کہ اسے قبول فرمالیں۔ لیکن آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: "نہ تو مجھے اس کی کوئی حاجت ہے اور نہ بنی مروان کو یہاں تک کہ میں اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں

---

1 ...... شعب الایمان، باب فی معالجة کل ذنب بالتوبة، الحدیث: ٧٠٩٥، ج٥، ص٤٠٨۔

2 ...... دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد دوم، صفحہ 294 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں کہ اُمِّ ولد اوس لونڈی کو کہتے ہیں جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ (آقا) نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے خواہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اوس نے اقرار کیا یا زمانہ حمل میں اقرار کیا ہو کہ یہ حمل مجھ سے ہے اور اس صورت میں ضروری ہے کہ اقرار کے وقت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو۔

3 ...... الزھد لابی داود، الحدیث: ٤٢٨، زھد سعید بن المسیب، ص٣٤٩، باختصار۔

حاضر ہو جاؤں اور وہ میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دے۔'' (۱)

﴾1892﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے غلام سے دو تہائی درہم کے بارے میں جھگڑ رہے تھے، اسی دوران ان کے چچازاد بھائی نے 4 ہزار درہم ان کی خدمت میں پیش کئے لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔'' (۲)

سب سے بڑا فتنہ:

﴾1893-94-95﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب شیطان کسی چیز سے مایوس ہو جاتا ہے تو پھر عورتوں کے ذریعے حملہ آور ہوتا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر 84 سال، ایک روایت کے مطابق 80 سال تھی۔ ایک آنکھ کی بینائی گُل ہو چکی تھی اور دوسری آنکھ سے بھی کم دکھائی دیتا تھا اس وقت انہوں نے ہمیں بتایا کہ ''مجھے عورتوں سے زیادہ کسی چیز کا خوف نہیں۔'' (۳)

پستی و بلندی کا سبب:

﴾1896﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبیداللّٰہ بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا دستِ قدرت بندوں پر سایہ فگن ہوتا ہے۔ جو شخص تکبر کرتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے پست کر دیتا ہے اور جو عاجزی و انکساری اپناتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ سب لوگ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حفظ و امان میں اپنے اپنے اعمال سرانجام دے رہے ہیں جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو (اس کی

---

❶......الزھدلابی داود، الحدیث: ٤٢٠، زھد سعید بن المسیب، ص٣٤٣۔
الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ٦٨٣، سعید بن المسیب، ج٥، ص٩٧۔
وفیات الاعیان، الرقم: ٢٦٢، ابو محمد سعید بن المسیب، ج٢، ص٣١٣۔

❷......الزھدلابی داود، الحدیث: ٤٢٢، زھد سعید بن المسیب، ص٣٤٥، بتغیر۔

❸......تاریخ بغداد، الرقم: ٥٦٤، محمد بن جعفر بن محمد، ج٢، ص١٤٥۔
شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج......الخ، الحدیث: ٥٤٥٢، ج٤، ص٣٧٤۔

بداعمالیوں کی وجہ سے) رسوا کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنے حفظ وامان سے نکال دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے پوشیدہ عیوب ظاہر ہوجاتے ہیں۔''

﴿1897﴾...... حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''کچھ لوگوں کا گمان ہے آپ نے منت مانی ہے کہ جونہی بیتُ اللّٰہ شریف پر نگاہ پڑے گی تو بنی مروان کے خلاف دعا کریں گے۔ اس بات نے آپ کو حج سے روک رکھا ہے؟'' فرمایا: ''میں نے ایسا تو نہیں کہا، البتہ میں نے جب بھی نماز پڑھی ان کے خلاف دعا کی ہے اور میں نے 20 سے زیادہ حج وعمرے کئے ہیں حالانکہ مجھ پر زندگی میں صرف ایک حج فرض تھا۔'' (1)

﴿1898﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کسی حکمران کو گالی دیتے نہیں سنا صرف اتنا کہتے سنا کہ فلاں پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مار پڑے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیصلے کو تبدیل کیا حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بچہ صاحبِ فراش (یعنی خاوند) کا جب کہ زانی کے لئے پتھر ہیں۔'' (2)

﴿1899﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی بھی شخص سے نہ درہم ودینار قبول فرماتے اور نہ ہی کوئی اور چیز، بعض اوقات آپ کے سامنے مختلف مشروبات پیش کئے جاتے لیکن آپ اعراض فرماتے اور کسی کے مشروب سے کچھ بھی نہ پیتے۔'' (3)

بنتِ ابنِ سعید کا نکاح:

﴿1-1900﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی وداعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں بیٹھا کرتا تھا، ایک بار چند دن غائب رہنے کے بعد جب خدمت میں حاضر ہوا تو

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٦٨٣، سعید بن المسیب، ج٥، ص٩٧، بتغیر قلیل۔

2 ......صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب لعاھر الحجر، الحدیث:٦٨١٨، ج٤، ص٣٤٠، عن ابی ھریرۃ۔
سیر اعلام النبلاء، الرقم:٤٥٥، سعید بن المسیب، ج٥، ص٢٢٩۔

3 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٦٨٣، سعید بن المسیب، ج٥، ص١٠٢، بتغیر۔
سیر اعلام النبلاء، الرقم:٤٥٥، سعید بن المسیب، ج٥، ص٢٢٩، باختصار۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: ''اتنے دن کہاں تھے؟'' میں نے عرض کی: ''میری زوجہ کا انتقال ہو گیا تھا اس وجہ سے چند دن مصروف رہا۔'' فرمایا: ''مجھے اطلاع کر دیتے تا کہ میں بھی جنازے میں شریک ہو جاتا۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی وداعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ان کی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے پوچھا: ''کیا تم نے کسی اور عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے؟'' میں نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! کون سی عورت مجھ سے نکاح کرے گی جبکہ میری ملکیت میں صرف دو یا تین درہم ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں تمہارا نکاح کرا دیتا ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''کیا آپ کرا دیں گے؟'' فرمایا: ''ہاں!'' چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کی اور حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود وسلام کے گجرے نچھاور کئے اور دو یا تین درہم مہر کے عوض اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیا۔ میں وہاں سے اٹھا تو خوشی کے مارے پھولے نہیں سما رہا تھا اور سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں۔ چنانچہ، گھر کی راہ لی اور سوچنے لگا کہ کس سے قرض لوں تا کہ رخصتی کا بندوبست ہو سکے۔ مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد آرام کی غرض سے گھر لوٹا، میں روزے سے بھی تھا، شام کے کھانے کی طرف بڑھا جو روٹی اور زیتون کے تیل پر مشتمل تھا۔ آچانک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: ''کون؟'' کہا: ''سعید۔'' حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ جتنے بھی سعید نام کے افراد کو میں جانتا تھا ان کے متعلق سوچنے لگا (کہ ان میں سے کوئی ہوگا) کیونکہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو 40 سال سے صرف گھر سے مسجد تک تشریف لے جاتے دیکھا تھا (اس کے علاوہ کہیں جاتے نہ دیکھا)۔ چنانچہ،

میں نے دروازہ کھول کر دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے، میں نے سوچا کہ شاید انہیں مجھ سے کوئی کام ہے۔ میں نے عرض کی: ''اے ابو محمد! پیغام بھیج دیتے میں خود حاضر ہو جاتا۔'' فرمایا: ''تم زیادہ حق رکھتے ہو کہ تمہارے پاس آیا جائے۔'' میں نے کہا: ''ارشاد فرمائیے! (کیا حکم ہے؟)'' فرمایا: ''تم تنہا تھے میں نے تمہارا نکاح کرایا تو اس بات کو ناپسند جانا کہ تم تنہا رات گزارو، یہ تمہاری زوجہ ہے۔'' چنانچہ، انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر داخل کیا اور وہیں سے لوٹ گئے، حیا کی وجہ سے میری زوجہ گر پڑیں میں نے دروازہ بند کیا اور زوجہ کو لئے اس پیالے کی طرف بڑھا جس میں زیتون اور روٹی تھی، اسے میں نے چراغ سے بچا کر اندھیرے میں رکھا تھا تا کہ دکھائی نہ دے، پھر میں نے چھت پر چڑھ کر پڑوسیوں کو آواز دی، وہ میرے پاس آئے اور بلانے کا سبب پوچھا تو میں نے

کہا: ”تم ہلاک ہو حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آج اپنی بیٹی کا مجھ سے نکاح کر دیا اور اسے خاموشی سے میرے پاس چھوڑ گئے ہیں۔“ لوگوں نے پوچھا: ”انہوں نے اپنی بیٹی کا تجھ سے نکاح کیا ہے؟“ میں نے کہا: ”ہاں!“ چنانچہ، پڑوسی اسے دیکھنے کے لئے میرے گھر آئے، یہ بات میری والدہ کو معلوم ہوئی تو وہ بھی تشریف لائیں اور کہا: ”تم اسے تین دن تک ہاتھ مت لگانا یہاں تک کہ دستور کے مطابق میں اسے خوب بناؤ سنگار نہ کر دوں۔“ چنانچہ، میں ٹھہرا رہا، تین دن بعد جب اس کے پاس گیا تو اسے تمام لوگوں سے زیادہ حسین وجمیل پایا، وہ حافظِ قرآن اور سنتِ رسول کی عالمہ اور خاوند کے حقوق سے باخوبی واقف تھی۔ پھر تقریباً ایک ماہ تک نہ تو حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس تشریف لائے اور نہ ہی میں ان کی خدمت میں حاضر ہو سکا۔ ایک ماہ گزرنے کے بعد میں ان کے حلقۂ درس میں حاضر ہوا سلام کیا انہوں نے جواب دیا اس کے علاوہ کوئی بات نہ کی، جب اہلِ درس منتشر ہو گئے اور ان کے پاس میرے علاوہ کوئی نہ تھا تو انہوں نے اپنی بیٹی کے بارے میں پوچھا میں نے کہا: ”خیر وعافیت سے ہے اور اس حال میں ہے جسے دوست پسند کرتے اور دشمن رنجیدہ ہوتے ہیں۔“ فرمایا: ”اگر تمہیں کسی قسم کی نافرمانی کا اندیشہ ہو تو یہ عصا ساتھ لیتے جانا۔“ جب میں گھر لوٹا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میری طرف 20 ہزار درہم بھجوائے۔

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ جب عبد الملک بن مروان کو حکمرانی ملی تو اس نے اپنے بیٹے ولید بن عبد الملک کے لئے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صاحبزادی کے نکاح کا پیغام بھجوایا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انکار کر دیا۔ عبد الملک بن مروان مسلسل دباؤ ڈالتا رہا حتی کہ سخت سردی کے دن اس نے آپ کو لنگوٹ پہنا کر 100 کوڑے لگوائے اور آپ پر ٹھنڈا پانی بہایا (لیکن آپ اپنی بات پر قائم رہے)۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ”(حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے داماد) ابن ابی وداعہ سے کثیر بن عبد المطلب بن ابی وداعہ مراد ہیں۔“ (1)

---

(1) ......الطبقات الکبری، الرقم:٦٨٣، سعید بن المسیب، ج٥، ص١٠٤۔

سیر اعلام النبلاء، الرقم:٤٥٥، سعید بن المسیب، ج٥، ص٢٢٦-٢٢٥۔

وفیات الاعیان، الرقم:٢٦٢، ابو محمد سعید بن المسیب، ج٢، ص٣١٤۔

ہر جائز مقصد میں کامیابی:

﴿1902﴾ ...... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں ایک بار چاندنی رات میں مسجد میں داخل ہوا میرا خیال تھا کہ صبح ہو چکی ہے لیکن ابھی رات باقی تھی میں نے نماز ادا کی اور دعا مانگنے میں مصروف ہو گیا کہ اچانک مجھے اپنے پیچھے ایک غیبی آواز سنائی دی، کہنے والے نے کہا: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! کہو۔'' میں نے کہا: ''کیا کہوں؟'' آواز آئی کہو: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْاَلُکَ بِاَنَّکَ مَالِکُ الْمُلْکِ وَاَنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَمَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ یَّکُنْ یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بے شک تو مالک الملک اور ہر چاہے پر قادر ہے اور جو تو چاہے وہ ہو جاتا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے ان کلمات کے ذریعے جب بھی کسی مقصد کے لئے دعا مانگی تو مجھے اس میں کامیابی حاصل ہوئی۔''

حدیث پاک کی تعظیم:

﴿1903﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مطلب بن حنطب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عیادت کے لئے آئے، آپ مرض کی وجہ لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت سیِّدُنا مطلب بن حنطب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کسی حدیث مبارکہ کے متعلق پوچھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے پاس موجود لوگوں سے فرمایا: ''مجھے بیٹھاؤ!'' جب بیٹھ گئے تو فرمایا: ''میں ناپسند کرتا ہوں کہ لیٹے ہوئے حدیث پاک بیان کروں۔'' (1)

خلیفہ کا پیغام اور مردِ حق کا جواب:

﴿1904﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ ایک بار عبدالملک بن مروان مدینہ طیبہ آیا، ایک رات نیند سے بیدار ہوا (اور کوشش کے باوجود دوبارہ نیند نہ آئی) تو اپنے دربان سے کہا کہ جاؤ جا کر مسجد میں دیکھو کہ کوئی قصہ گو مل جائے۔ دربان کو مسجد میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ کوئی نظر نہ آیا دربان نے انگلی سے انہیں اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا لیکن آپ (اوراد و وظائف میں مشغول ہونے کی وجہ) نہ

(1) ......جامع بیان العلم وفضله، باب ذکر بعض من کان لا یحدث عن رسول اللّٰه......الخ، الحدیث: ۱۳۴۸، ص ۴۹۶۔

آئے۔دربان نے پاس آ کر کہا: ''میں نے آپ کو اشارے سے بلایا آپ پھر بھی نہ آئے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اپنی حاجت بیان کرو۔'' دربان نے کہا: ''خلیفہ عبدالملک بن مروان کو نیند نہیں آرہی انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں مسجد میں جا کر کسی قصہ گو کو لے آؤں۔'' حضرتِ سیِّدُ ناسعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں قصہ گو نہیں ہوں۔'' دربان چلا گیا اور خلیفہ کو بتایا کہ مسجد میں صرف ایک بوڑھا شخص ہے میں نے اسے اشارہ کیا لیکن وہ متوجہ نہ ہوا میں نے اس سے کہا کہ خلیفہ کو نیند نہیں آرہی انہوں نے مجھے کسی قصہ گو کو بلانے کے لئے بھیجا ہے، اس نے کہا: ''میں قصہ گو نہیں ہوں۔'' اس پر عبدالملک بن مروان نے کہا: ''وہ حضرتِ سیِّدُ ناسعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں انہیں چھوڑ دو۔'' (۱)

دنیا سے بھی زیادہ حقیر:

﴿1905﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناسفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ ناسعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''دنیا حقیر ہے اور ہر حقیر چیز کی طرف مائل ہونے والی ہے اور اس سے بھی زیادہ حقیر وہ ہے جو ناحق اور بغیر کسی وجہ سے اس کا طالب ہو پھر اسے ناحق راستے میں خرچ کرے۔'' (۲)

﴿1906﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناابوعیسیٰ خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناسعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ظالموں کے مددگار کبھی آنکھوں کو بھا بھی جائیں تو پھر بھی دلی طور پر ان سے نفرت کرنا تاکہ تمہارے نیک اعمال برباد نہ ہوں۔'' (۳)

ثابت قدمی:

﴿1907﴾ ...... حضرت سیِّدُ ناعمران بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے بعد حضرتِ سیِّدُ ناسعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ولید اور سلیمان کی بیعت کی دعوت دی گئی تو آپ نے فرمایا: ''جب تک دن رات باقی ہیں میں کبھی بھی ان دونوں کی بیعت نہیں کروں گا۔'' آپ سے عرض کی گئی: ''(صرف اتنا کریں جس

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۲۶۰، زھد عبید بن عمیر، ص ۳۷۹۔

2 ......البدایۃ والنھایۃ، احداث سنۃ اربع وتسعین، سعید بن المسیب، ج۶، ص ۲۲۶، باختصار۔

3 ......صفۃ الصفوۃ، الرقم: ۱۵۹، سعید بن المسیب، ج۲، ص ۵۷۔

کمرے میں وہ ہوں اس کے) ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل جائیں (یوں مشہور ہو جائے گا کہ آپ نے بیعت کرلی ہے) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بخدا! لوگوں میں سے کوئی بھی میری اقتدا نہیں کرے گا۔'' بیعت نہ کرنے کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لنگوٹ پہنا کر 100 کوڑے لگائے گئے۔ (1)

﴿1908﴾...... مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان کے بعد ولید اور سلیمان کی بیعت کی دعوت دی گئی تو حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عبدالقاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''میں آپ کو تین باتوں کا مشورہ دیتا ہوں۔'' آپ نے کہا: ''کیا مشورہ دیتے ہو؟'' کہا: ''اپنا ٹھکانا بدل لیں کیونکہ آپ گورنر ہشام بن اسماعیل کی نگاہ میں ہیں۔'' آپ نے کہا: ''میں جہاں 40 سال سے قیام پذیر ہوں وہاں سے ہرگز نہ جاؤں گا۔'' کہا: ''پھر عمرہ کی غرض سے یہاں سے چلے جایئے۔'' فرمایا: ''جس کام کی نیت نہیں اس میں اپنا مال کیوں خرچ کروں اور اپنی جان کیوں کھپاؤں؟'' کہا: ''پھر بیعت کرلیں۔'' (حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عبدالقاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی چونکہ نابینا تھے لہٰذا) حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں بصارت سے محروم رکھا اسی طرح بصیرت سے بھی محروم کردیا ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟''

راوی کا بیان ہے کہ گورنر ہشام بن اسماعیل نے حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بیعت کے لئے بلایا تو آپ نے بیعت سے انکار کردیا ہشام نے عبدالملک کو خط لکھ کر معاملے سے آگاہ کیا تو عبدالملک نے جواباً لکھا کہ ''تمہیں سعید سے کیا مطلب ہمیں ان کی طرف سے کسی ناپسندیدہ چیز کا خطرہ نہیں ہے، اب تم انہیں بیعت کی دعوت دو (اور وہ انکار کردیں تو) لوگوں کو سبق سکھانے کے لئے انہیں لنگوٹ پہنا کر 30 کوڑے لگاؤ تاکہ لوگ ان کی اقتدا سے باز رہیں (اور بیعت کرلیں)۔'' چنانچہ، ہشام نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلا کر بیعت کرنے کا کہا تو آپ نے انکار کردیا اور فرمایا: ''میں ان کی بیعت نہیں کروں گا۔'' لہٰذا لنگوٹ پہنا کر آپ کو 30 کوڑے لگائے گئے۔''

راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے ان ایلیوں نے بتایا جو مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں سپاہی تھے کہ ہمیں معلوم تھا حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بخوشی لنگوٹ پہننے پر رضامند نہ ہوں گے، ہم نے کہا: اے ابومحمد!

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ٢٢٥٨، زھد عبید بن عمیر، ص ٣٧٩۔

آپ کو قتل کیا جا رہا ہے لہٰذا آپ لنگوٹ پہن کر شرمگاہ کو ڈھانپ لیں۔ چنانچہ، انہوں نے اسے پہن لیا۔ جب کوڑے مارے گئے تو ہم نے کہا: ''ہم نے آپ سے دھوکا کیا ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے ایلہ کے جلد بازو! اگر مجھے قتل کئے جانے کا گمان نہ ہوتا تو میں کبھی اسے نہ پہنتا۔'' (1)

﴿1909-10﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لنگوٹ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا، میں ان کے پاس آیا تو میں نے اپنے قائد سے کہا: ''مجھے ان کے قریب کردو۔'' اس نے مجھے ان کے قریب کر دیا۔ چنانچہ، اس خوف سے کہ کہیں یہ مجھ سے جدائی اختیار (یعنی سزا کے باعث وصال) نہ کر جائیں میں ان سے سوال کرنے لگا اور آپ تسلی سے مجھے جواب دینے لگے لوگ یہ دیکھ کر متعجب ہو رہے تھے۔ (2)

﴿1911﴾...... مروی ہے کہ والیٔ مدینہ نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کو خط لکھا کہ ''حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ تمام اہل مدینہ نے ولید اور سلیمان کی بیعت پر اتفاق کر لیا ہے۔'' عبدالملک نے جواباً لکھا: ''تلوار کے زور سے ان سے بیعت لو اگر بیعت کرلیں تو ٹھیک ورنہ 50 کوڑے لگواؤ اور مدینہ منورہ کے گلی کوچوں میں چکر لگواؤ۔'' جب عبدالملک کا یہ خط والیٔ مدینہ کے پاس پہنچا تو حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یسار، حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر اور حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے اور کہا: ''خلیفہ عبدالملک بن مروان کا آپ کے متعلق والیٔ مدینہ کے نام پیغام ہے کہ اگر آپ بیعت سے انکار کریں تو آپ کو قتل کر دیا جائے، لہٰذا ہم آپ کے سامنے تین باتیں پیش کرتے ہیں، ان میں سے کوئی ایک مان لیں۔ والیٔ مدینہ نے یہ بات مان لی ہے کہ جب آپ کے سامنے عبدالملک کا خط پڑھ کر سنایا جائے تو آپ خاموش رہیں نہ بیعت سے انکار کریں نہ اقرار۔'' حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''یوں تو لوگوں میں مشہور ہو جائے گا کہ سعید بن مسیَّب نے بیعت کر لی ہے، لہٰذا میں ایسا نہیں کروں گا۔''

راوی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کسی چیز کا انکار کر دیتے تو لوگوں میں

---

1 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ٢٣٠٧، زهد عبيد بن عمير، ص ٣٨٥-٣٨٤۔

2 ...... سير اعلام النبلاء، الرقم: ٤٥٥، سعيد بن المسيب، ج٥، ص ٢٢٤۔

مجال نہ رہتی کہ اقرار کرواسکیں۔ تینوں حضرات نے کہا: ''دوسری بات یہ ہے کہ آپ کچھ دنوں تک گھر میں ہی بیٹھے رہیں نماز کے لئے مسجد کی طرف نہ جائیں کیونکہ جب آپ کو کسی مجلس درس میں تلاش کیا جائے گا اور آپ نہ ہوں گے تو آپ سے اعراض کیا جائے گا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح سنتا ہوں لہٰذا میں ایسا نہیں کرسکتا۔'' انہوں نے کہا: ''تیسری بات یہ ہے کہ آپ کہیں اور منتقل ہوجائیں کیونکہ جب آپ یہاں نہ ہوں گے تو آپ کو تنگ نہیں کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''مخلوق کے ڈر سے میں ایک بالشت بھی اپنی جگہ سے آگے پیچھے نہیں ہوں گا۔'' چنانچہ، سب مل کر نماز ظہر کے لئے مسجد تشریف لے گئے۔ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بعد نماز اپنی مجلس درس میں تشریف فرما ہوگئے۔ نماز ظہر کے بعد والیٔ مدینہ نے آپ کو بلایا، آپ کے آنے پر اس نے کہا: ''خلیفہ نے خط لکھا ہے کہ بیعت سے انکار کی صورت میں آپ کو قتل کر دیا جائے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (بطور حکمران) ہمیں ایک وقت میں دو کی بیعت سے منع فرمایا ہے۔'' والیٔ مدینہ نے جب دیکھا کہ آپ بات نہیں مان رہے تو آپ کو کھلی جگہ لے جایا گیا، گردن کھینچی گئی، تلواریں سونت لی گئیں لیکن آپ اپنے موقف پر قائم رہے، کپڑے اتروا کر لنگوٹ پہنا دیا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر معلوم ہوتا کہ مجھے قتل نہیں کیا جائے گا تو میں اسے ہرگز نہ پہنتا۔'' چنانچہ، آپ کو 50 کوڑے مارے گئے اور مدینہ منورہ کے گلی کوچوں میں پھرایا گیا اور اس وقت چھوڑا گیا جب لوگ عصر کی نماز پڑھ کر لوٹ رہے تھے۔ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''یہ سب کچھ ان چہروں کی وجہ سے ہوا جن کی طرف میں نے 40 سال سے نظر نہیں کی تھی۔''

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن قاسم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ کو حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حدیث کوکئی سندوں کے ساتھ بیان کرتے سنا لیکن میں یاد نہ رکھ سکا۔'' جب کوڑے مارنے کے لئے کپڑے اتروائے گئے تو ایک عورت نے کہا: ''کوڑے مارنے کے لئے کپڑوں کا اتروانا تو رسوائی کا مقام ہے۔'' تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ہم نے تو رسوائی کے مقام ہی سے راہ فرار اختیار کی ہے (یہ ذلت ورسوائی کا مقام نہیں ہے)۔''[1]

---

[1]......وفیات الاعیان، الرقم:۲۶۲، ابو محمد سعید بن المسیب، ج۲، ص ۳۱۵-۳۱۴۔

المحن، ذکر ضرب تمیم الداری، ص ۳۱۳۔

﴿1912-13﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن قاسم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا انہوں نے فرمایا: ''لوگوں کو میرے پاس بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے۔'' میں نے کہا: ''میں ایک اجنبی ومسافر ہوں۔'' تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تب تو مجھے پسند ہے کہ میں تمہیں علم سکھاؤں۔'' (1)

نفس کی ذلت ورسوائی:

﴿1914﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں بیٹھنے کا ارادہ کرتا تو آپ فرماتے: ''حکومتی کارندوں نے مجھے کوڑے لگائے ہیں اور لوگوں کو میرے پاس بیٹھنے سے منع کیا ہے۔'' (2)

نسبت الٰہی کی تعظیم:

﴿1915﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مصحف (یعنی قرآن پاک) کو (اسم تصغیر کے ساتھ) مُصَیْحَف اور مسجد کو مُسَیْجَد نہ کہو کیونکہ جس چیز کی نسبت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ہو جاتی ہے وہ عظیم الشان اور حسین وجمیل ہو جاتی ہے۔'' (3)

سیِّدُ نا ابن مسیّب عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی عظمت وشان:

﴿1916﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''لوگوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو جرأت کر کے حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی چیز کے متعلق سوال کرے جب تک کہ اجازت نہ لے لے جس طرح کسی حاکم وامیر سے اجازت طلب کی جاتی ہے۔'' (4)

---

1 ......المعرفة والتاريخ، اخبار سعيد بن المسيب، ج١، ص٢٥٥۔

2 ......سير اعلام النبلاء، الرقم:٤٥٥، سعيد بن المسيب، ج٥، ص٢٢٥۔

3 ......الطبقات الكبرى، الرقم:٦٨٣، سعيد بن المسيب، ج٥، ص١٠٤۔

4 ......صفة الصفوة، الرقم:١٥٩، سعيد بن المسيب، ج٢، ص٥٧۔

اچھی نیت سے مال جمع کرنا:

﴿1917﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں جو حلال کمائی سے مال جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھے تاکہ اس سے خود پر واجب حقوق ادا کرے اور لوگوں سے اپنی عزت کی حفاظت کرے۔'' (۱)

﴿1918﴾...... انہی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو (اس نیت سے) مال سے محبت نہ کرے کہ اس سے صلہ رحمی کرے گا، امانت ادا کرے گا اور اس کے ذریعے مخلوق سے بے نیاز رہے گا۔'' (۲)

﴿1919﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ترکہ میں دو یا تین ہزار دینار جبکہ ایک روایت کے مطابق 100 دینار چھوڑے اور فرمایا: ''میں نے اتنے دینار اس لئے چھوڑے ہیں تاکہ ان کے ذریعے دین اور حسب و نسب کو محفوظ رکھ سکوں۔'' (۳)

﴿1920﴾...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو شخص **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے بے نیازی کی دعا کرتا ہے لوگ اس کے محتاج ہو جاتے ہیں۔'' (۴)

﴿1921﴾...... حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے اون اور ریشم کا بُنا ہوا جبہ پہنے دیکھ کر فرمایا: ''تم نے تو بڑا عمدہ جبہ پہن رکھا ہے۔'' میں نے کہا: ''اسے میں نے جلدی بیماری کی وجہ سے پہنا ہے اس لئے اسے نہیں اتارتا۔'' فرمایا: ''پہلے اپنے دل کی

---

1 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٤٥٥، سعید بن المسیب، ج٥، ص٢٢٩۔

2 ...... شعب الایمان، باب التوکل باللّٰہ عزوجل والتسلیم، الحدیث: ١٢٥٢، ج٢، ص٩٢۔

3 ...... شعب الایمان، باب التوکل باللّٰہ عزوجل والتسلیم، الحدیث: ١٢٥٣، ج٢، ص٩٢، باختصار۔
سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٤٥٥، سعید بن المسیب، ج٥، ص٢٢٩، بدون "ترك مائة دینا"۔

4 ...... صفة الصفوة، الرقم: ١٥٩، سعید بن المسیب، ج٢، ص٥٨۔

اصلاح کرو پھر جو چاہو پہنو۔'' (۱)

سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

﴿1922﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناسعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسجد نبوی کے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو عنقریب رجم (سنگسار کرنے) کو جھٹلائیں گے اور کہیں گے کہ'' یہ حکم تو قرآن میں نہیں ہے۔'' اگر میں قرآن میں زیادتی کرنے کو ناپسند نہ جانتا تو اس کے آخری ورق پر لکھوا دیتا کہ بے شک رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رجم کے حکم پر عمل کیا، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اس پر عمل کیا اور میں نے بھی اس پر عمل کیا۔'' (۲)

﴿1923﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناسعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: '' تم آیتِ رجم کے متعلق ہلاکت میں پڑنے سے بچو۔'' پھر ماقبل روایت بیان کی۔ (۳)

پہلی اور آخری چیز:

﴿1924﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناسعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: '' امت سے سب میں پہلے امانت اٹھالی جائے گی اور آخر میں صرف نماز باقی رہ جائے گی اور بہت سے نمازی ایسے ہیں جن میں کوئی بھلائی نہیں۔'' (۴)

---

1 ......غذاء الالباب شرح منظومة الآداب، ج۲، ص۲۶۸۔

موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، التواضع والخمول، الحدیث:۱۵۲، ج۳، ص۵۶۵، باختصار۔

2 ......تہذیب التہذیب، حرف السین، الرقم:۲۴۷۰، سعید بن المسیب، ج۳، ص۳۷۵۔

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عمر بن الخطاب، الحدیث:۲۴۹، ج۱، ص۸۵۔

4 ......المعجم الصغیر للطبرانی، الحدیث:۳۸۸، ج۱، ص۱۳۸۔

عزت کب باعث ذلت ہے؟

﴿1925﴾...... حضرتِ سیّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورانور، شافع محشر صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے لوگوں سے عزت چاہی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے ذلیل ورسوا کردیتا ہے۔'' (۱)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا حق:

﴿1926﴾...... حضرتِ سیّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب اذان سنو تو فوراً نماز کی تیاری میں مشغول ہو جاؤ کیونکہ یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق میں سے ہے۔'' (۲)

جگر کا ٹکڑا:

﴿1927﴾...... حضرتِ سیّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے شہزادیٔ کونین حضرتِ سیّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہا سے پوچھا: ''عورتوں کے لئے بھلائی کس میں ہے؟'' جواب دیا: ''عورتیں (غیر محرم) مردوں کو دیکھیں اور نہ ہی (غیر محرم) مرد انہیں دیکھیں۔'' جب یہ بات انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔'' (۳)

خوف خدا کی برکت:

﴿1928﴾...... حضرتِ سیّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہیں کہ آقائے دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

❶......الزھد للامام احمد بن حنبل، الزھد عبید بن عمیر، الحدیث:۲۳۰۸، ص۳۸۵۔

❷......فردوس الاخبار، باب الالف، الحدیث:۱۰۴۰، ج۱، ص۱۵۹۔

❸......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب فاطمۃ، الحدیث:۳۷۶۷، ج۲، ص۵۵۰۔

سے ڈرتا ہے وہ قوت کے ساتھ زندگی گزارتا اور اپنے شہروں میں امن وسلامتی سے چلتا پھرتا ہے۔'' (۱)

گھڑ دوڑ میں شرط کی جائز صورت:

﴿1929﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کرے جبکہ پیچھے رہ جانے سے امن میں نہ ہو تو وہ جوا نہیں (۲)۔'' (۳)

خلق عظیم:

﴿1930﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُ نا عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حسن خلق اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا عظیم خلق ہے۔'' (۴)

---

1 ......الفردوس بماثور الخطاب، الحدیث:۸۷۶۳، ج۳، ص۵۶۲، دارالکتب العلمیہ بیروت۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 475** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: زید اور عمر اپنے گھوڑے مقابلہ میں دوڑا رہے ہیں تو بکر نے بھی ان کے درمیان اپنا گھوڑا کھڑا کر دیا اور شرط یہ ٹھہری کہ اگر بکر کا گھوڑا نصب العین حد پر پہلے پہنچ گیا پھر زید وعمر کے گھوڑے ایک ساتھ یا آگے پیچھے وہاں پہنچے تو بکر ان دونوں سے سو سو روپیہ لے گا اور اگر زید وعمر کے گھوڑے ایک ساتھ وہاں پہلے پہنچ گئے پھر تیسرا گھوڑا بکر کا پہنچا تو کسی کو کچھ نہ ملے گا اور اگر زید وعمر کے گھوڑوں میں سے کسی کا گھوڑا پہلے پہنچ گیا پھر دوسرا گھوڑا بکر کے گھوڑے کے ساتھ یا آگے پیچھے پہنچے تو یہ اگلے گھوڑے والا یہ پوری رقم دوسو روپیہ پر قبضہ کرلے گا اور اگر بکر کا گھوڑا اور اس کے ساتھ پہلے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا ایک ساتھ پہلے پہنچے پھر ایک گھوڑا بعد میں پہنچا تو وہ دونوں اگلے گھوڑے والے اس رقم پر قبضہ کرلیں یہ جائز ہے اب جوا نہ رہا۔ (پیچھے رہ جانے سے امن میں نہ ہو تو وہ جوا نہیں) یعنی اگر تیسرے شخص بکر کو یقین ہے کہ میرا گھوڑا ان دونوں سے آگے نکلے گا کہ یہ تیز ہے وہ دونوں سست تو اس مال کا لینا بکر کو بہتر نہیں اور اگر مشکوک معاملہ ہوا تو مال اسے حلال ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ میں دونوں فریقوں کا مالی شرط لگانا ہار جیت مقرر کرنا جوا اور حرام ہے لیکن جب تیسرا آدمی ان میں اپنا گھوڑا شامل کردے جو مال نہ دے اور اسے اپنے اس گھوڑے کے جیتنے کا یقین بھی نہ ہو شک میں ہو کہ نامعلوم جیتے یا ہارے تو وہ دونوں فریق مالی ہار جیت طے کر سکتے ہیں اور وہ عمل جوا نہ رہے گا اس تیسرے گھوڑے کو شریعت میں محلل کہتے ہیں یعنی اس عمل یا اس مال کو حلال کرنے والا، اب جیت و ہار کی چار پانچ صورتیں ہوگئیں جو ابھی عرض کی گئیں۔

3 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الجہاد، باب السباق و الرھان، الحدیث:۶، ج۷، ص۷۱۴۔

4 ......المعجم الاوسط، الحدیث:۸۳۴۴، ج۶، ص۱۵۵۔

فضیلت عمر:

﴿1931﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُ نا ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے کہا کہ عمر کی موت پر اہل اسلام روئیں گے۔'' (۱)

شرفِ امت:

﴿1932﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دوجہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر شے کے لئے کوئی نہ کوئی چیز عزت وشرف کا باعث ہوتی ہے جس کی وجہ سے لوگ باہم فخر کرتے ہیں میری امت کی رونق وشرف قرآن پاک ہے۔'' (۲)

حضرت سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر بن عوام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ کی عادت کریمہ ایسی تھی کہ جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی انکار نہ فرماتے، مشکل وقت میں بھی علم وعمل کی دعوت دیتے رہے، ساری زندگی اطاعت الٰہی میں گزاری، حصول ثواب کی نیت سے مختلف آزمائشوں پر ثابت قدم رہے۔ الغرض آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجتہد، عبادت گزار اور صوم وصلاۃ کے پابند تھے۔

علمائے تصوف فرماتے ہیں کہ احسانات کو پہچاننے اور مصائب وآلام کو چھپانے کا نام تصوُّف ہے۔

علم پھیلانے کا جذبہ:

﴿1933﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن ابی زناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُ نا مصعب بن زبیر، حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر، حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن زبیر اور حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رِضْوَانُ اللّٰہِ

1 ......المعجم الكبير، الحديث: ٦١، ج ١، ص ٦٨۔

2 ......تفسير روح البيان، پ ٢٥، الزخرف، تحت الاية: ٤٤، ج ٨، ص ٣٧٣، بتغير قليل۔

تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن حجرِ اسود کے پاس جمع ہوکر ایک دوسرے سے کہنے لگے اپنی اپنی خواہش کا اظہار کرو۔ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''میری خواہش ہے کہ مجھے خلافت ملے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''میں چاہتا ہوں کہ مجھ سے علم حاصل کیا جائے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا مصعب بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''میری تمنا ہے کہ عراق کی خوبصورت عورت اور قریش کی دو عورتیں عائشہ بنت طلحہ اور سکینہ بنت حسین میرے عقد میں آجائیں۔'' حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مغفرت فرمادے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ'' ان میں سے ہر ایک کی تمنا پوری ہوئی اور امید ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی تمنا بھی پوری ہوگئی ہوگی (یعنی ان کی بخشش ہوگئی ہوگی)۔'' (۱)

﴿1934﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حدیث سننے کے لئے لوگ جمع ہوتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُ نا عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ''میرے پاس آیا کرو تو علم حاصل کیا کرو۔'' (۲)

﴿1935﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن ابی زناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ہم کہا کرتے تھے کہ ہم کتابُ اللہ (یعنی قرآن پاک) کے ہوتے ہوئے کوئی دوسری کتاب پاس نہیں رکھیں گے۔ چنانچہ، میں نے اپنی تمام تحریرات مٹادیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب میں چاہتا ہوں کہ کاش! وہ تمام کتابیں میرے پاس ہوتیں کیونکہ قرآن مجید کے احکام ذہنوں میں پختہ اور مصاحف میں محفوظ ہوچکے ہیں (اب اس کے خلط ملط ہونے کا خطرہ ٹل گیا ہے)۔'' (۳)

﴿1936﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن ضحاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُ نا مصعب بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹوں کا مال بطورِ امانت حضرتِ سیِّدُ نا طلحہ بن عبیداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس رکھوایا، پھر انہیں خبر ملی کہ وہ اور ام طلحہ عائشہ بنت طلحہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھا ملک شام چلے گئے ہیں اور امانت کے مال سے گھر تعمیر کرنا، غلام، اونٹ اور بکریاں خریدنا شروع کردیا ہے۔ چنانچہ، حضرتِ

(۱)......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۴۶۸۷، عروۃ بن زبیر، ج ۴۰، ص ۲۶۷۔

(۲)......المرجع السابق، ص ۲۵۶۔ (۳)......المرجع السابق، ص ۲۵۸۔

سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ جب ملک شام آئے تو اپنے آنے کی وجہ بیان کرنا اور مال کا تقاضا کرنا مناسب نہ سمجھا۔لہٰذا ان سے ملاقات تو کرتے لیکن مال کا تقاضا کرنے میں حیا برتتے۔ایک دن حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبید اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کہا: ''کیا امانت واپس لینے کا ارادہ نہیں ہے؟'' کہا: ''کیوں نہیں۔'' کہا: ''تو پھر کسی کو بھیج کر منگوالیں۔'' پوچھا: ''کب؟'' کہا: ''جب چاہیں لے جائیں۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے کسی کو ان کے ساتھ بھیج دیا لیکن جس گھر میں مال رکھا تھا اچانک وہ منہدم ہوگیا، لہٰذا جب مال نکال کر آپ کے پاس لایا گیا تو آپ نے بطورِ تمثیل درج ذیل اشعار پڑھے:

فَمَا اسْتَخْبَاْتُ فِیْ رَجُلٍ خَبِیْئًا ۔۔۔ کَمِثْلِ الدِّیْنِ اَوْ حَسَبٍ عَتِیْقٍ

ذَوُوْ الْاَحْسَابِ اَکْرَمُ مَاثُرَاتٍ ۔۔۔ وَاَصْبَرُ عِنْدَ نَائِبَۃِ الْحُقُوْقِ

ترجمہ: میں نے ایک شخص کے متعلق (دل میں) ایک بات پوشیدہ رکھی جیسا کہ دین اور عمدہ حسب ونسب لیکن صاحبِ حسب ونسب عزت ووقار کے اعتبار سے افضل ہوتے اور حقوق کی ادائیگی کے وقت صبر واستقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ (1)

عزت کا سبب:

﴿1937﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عُروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ذلت کا باعث بننے والے بہت سے کلمات سن کر میں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اس کے سبب مجھے طویل عزت سے نوازا گیا۔'' (2)

نیکی اور برائی میں فرق:

﴿1938﴾......انہی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب تم کسی کو نیکی کرتے دیکھو تو جان لو کہ کچھ اور نیکیاں بھی اس کے نامۂ اعمال میں ہیں اور جب کسی کو برائی کرتے دیکھو تو سمجھ لو کہ وہ کچھ اور برائیوں کا بھی مرتکب ہے کیونکہ نیکی دیگر نیکیوں کی طرف اور برائی دوسری برائی کی طرف لے جاتی ہے۔'' (3)

---

1 ......تھذیب التھذیب، حرف الطاء، الرقم: ۲۴۷۰، طلحۃ بن عبد اللّٰہ بن عبد الرحمٰن، ج۴، ص۱۱۱، بتغیر۔

2 ...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۴۶۸۷، عروۃ بن زبیر، ج۴۰، ص۲۷۱۔

3 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۴۶۸۷، عروۃ بن زبیر، ج۴۰، ص۲۶۹۔

بیٹوں کو نصیحت:

﴿1939﴾......انہی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ ناعُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: اے بیٹو! تم میں سے کوئی بھی بارگاہِ الٰہی میں ایسی چیز پیش نہ کرے جو کسی صاحب عزت کے سامنے پیش کرتے ہوئے شرم آتی ہو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے زیادہ عزت والا اور اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اسے ہی ترجیح دی جائے۔ اے بیٹو! علم حاصل کرو کیونکہ اگر تم لوگوں میں کم مرتبہ ہوئے تو امید ہے کہ علم کی بدولت بڑے مرتبہ والے ہو جاؤ۔ ہائے افسوس! بوڑھا جاہل سب سے زیادہ برا ہے۔ اے بیٹو! جب کسی کو شر کا خوشنما لباس پہنے دیکھو تو اس سے بچو اور اگر لوگوں کے پاس کوئی سچا آدمی ہو تو یہ سمجھنا کہ اس صدق کے ضمن میں اس کے پاس اور بھی سچائیاں ہوں گی اور جب کسی کو بھلائی کا خوشنما لباس زیب تن کئے ہوئے دیکھو تو اس سے ناامید نہ ہونا اور اگر لوگوں کے پاس کوئی برا آدمی ہو تو یہ خیال کرنا کہ اس برائی کے ضمن میں یہ اور بھی برائیوں کا مرتکب ہو گا کہ لوگ ماں باپ کے ہی نقش قدم پر ہوتے ہیں۔'' (1)

﴿1940﴾......انہی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ ناعروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (اپنے بیٹوں سے) فرمایا کرتے: ''جس طرح حسن و جمال کے عاشق ہیں ایسے ہی شرف و عزت کے بھی عاشق ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فلاں عورت کے دل میں فلاں قبیلہ کی الفت پیدا فرما دی وہ سب طویل القامت اور خوبصورت تھے مگر اس نے انہیں سیاہ و کوتاہ قامت میں تبدیل کر دیا۔'' (2)

﴿1941﴾......انہی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ ناعروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''حکمت کے موضوع پر لکھی گئیں کتب میں ہے کہ ''تمہاری گفتگو اچھی، پاکیزہ اور تم خوش مزاج ہو تو جنہیں تم عطیات دیتے ہو ان کے نزدیک تم سب سے زیادہ محبوب ہو جاؤ گے۔'' (3)

---

(1)......صفة الصفوة، الرقم:١٦١، عروة بن زبير بن العوام، ج٢، ص٦١۔
شعب الايمان، باب فی الزكاة......الخ، الحديث:٣٤٥٣، ج٣، ص٢٥٠۔
تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٤٦٨٧، عروة بن زبير، ج٤٠، ص٢٦٩، بتغير قليل۔

(2)......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٤٦٨٧، عروة بن زبير، ج٤٠، ص٢٦٩۔

(3)......شعب الايمان، باب فی حسن الخلق، الحديث:٨٠٥٧، ج٦، ص٢٥٤۔

صبر واستقلال کے پیکر:

﴿1942﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُسلمہ بن محارب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بیٹے حضرت سیِّدُنا محمد بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ ولید بن عبدالملک کے پاس تشریف لے گئے، بیٹے اصطبل میں گئے تو کسی گھوڑے کے ٹانگ مارنے کے سبب گر پڑے اور ان کی موت واقع ہوگئی، اسی دوران حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاؤں میں آکِلَہ کا مرض (Cancer سرطان) ہوگیا لیکن آپ نے اس رات بھی اپنے اوراد ووظائف نہ چھوڑے۔ ولید نے کہا: پاؤں کٹوادیں لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ جب یہ پنڈلی کی جانب سرایت کرنے لگا تو ولید نے مشورہ دیا کہ پاؤں کٹوادیں ورنہ آپ کا تمام جسم بیکار ہو جائے گا۔ چنانچہ، پاؤں آری سے کاٹ دیا گیا، اس وقت آپ بوڑھے تھے لیکن پھر بھی کسی کا سہارا نہ لیا۔ جب (ولید بن عبدالملک کے پاس) واپس لوٹے تو فرمایا: ''اس سفر میں ہمیں بہت مشقت کا سامنا کرنا پڑا۔'' (1)

﴿1943﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن محمد بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جس رات مرض آکِلَہ کی وجہ سے حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پاؤں کاٹا گیا اس کے علاوہ کبھی آپ نے اپنے اوراد ووظائف ترک نہ کئے۔ اس وقت آپ معن بن اوس کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

لَعَمْرُكَ مَا اَهْوَيْتُ كَفِّيْ لِرِيْبَةٍ	وَلَا حَمَلَتْنِيْ نَحْوَفَاحِشَةٍ رِجْلِيْ
وَلَاقَادَنِيْ سَمْعِيْ وَلَا بَصَرِيْ لَهٗ	وَلَادَلَّنِيْ رَأْيِيْ عَلَيْهَا وَلَاعَقْلِيْ
وَاَعْلَمُ اِنِّيْ لَمْ تُصِبْنِيْ مُصِيْبَةٌ	مِنَ الدَّهْرِ اِلَّاقَدْاَصَابَتْ فَتًى قَبْلِيْ

ترجمہ: (۱)......تیری عمر کی قسم! میں نے اپنی ہتھیلی کسی بے قراری کی وجہ سے بلند نہیں کی اور نہ ہی اس (یعنی پاؤں میں موجود) جیسے ناسور نے کبھی مجھ پر حملہ کیا ہے۔

(۲)......میرے کانوں اور آنکھوں نے میری راہ نمائی نہیں کی اور نہ ہی اس پر میری رائے یا عقل نے دلالت کی۔

(۳)......مجھے معلوم ہے کہ مجھے سوائے اس مصیبت کے جو مجھ سے پہلے نو جوان کو پہنچ گئی زمانہ میں کوئی مصیبت نہیں پہنچی۔ (2)

---

1 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٤٦٨٧، عروة بن زبير، ج٤٠، ص٢٦٢-٢٦١۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧٥٧٧، معن بن اوس، ج٥٩، ص٤٢٩۔

﴿1944﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلام حضرت سیِّدُنا عبدالواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ ''جب حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پاؤں ٹخنوں سے کاٹا گیا میں وہاں موجود تھا اس وقت آپ روزے سے تھے۔'' (۱)

﴿1945﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر روز چوتھائی قرآن کی تلاوت کرتے اور اتنا ہی رات کو نماز میں پڑھتے اور کبھی اسے ترک نہ کیا سوائے اس کے کہ جس رات آپ کا پاؤں کاٹا گیا لیکن اگلی رات اس کا اعادہ کیا۔'' (۲)

﴿1946﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عُروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ولید بن عبدالملک کے پاس گئے تو ان کے پاؤں میں آکِلَہ کا مرض ہوگیا۔ ولید نے کہا: ''اے ابوعبداللہ! میرا مشورہ ہے کہ پاؤں کٹوا دیں۔'' چنانچہ، جب آپ کا پاؤں کاٹا گیا اس وقت آپ روزے سے تھے، لیکن پھر بھی چہرے پر ذرّہ برابر تکلیف کے اثرات نہیں تھے۔ اسی دوران آپ کا بڑا بیٹا اصطبل کی طرف گیا تو کسی گھوڑے نے ٹانگ ماری جس کی وجہ سے ان کا انتقال ہوگیا۔ چنانچہ، مدینہ منورہ واپسی تک میں نے اپنے والد محترم کے منہ سے کوئی بات نہ سنی، مدینہ طیبہ پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض گزار ہوئے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری چار اطراف تھیں (یعنی دو ہاتھ اور دو پاؤں) ایک تو نے لے لی اور تین باقی رہنے دیں اس پر تیرا شکر ہے اور میرے چار بیٹے تھے ایک تو نے لے لیا تین رہنے دیئے اس پر بھی تیرا شکر ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری قسم! اگر تو نے اسے لے لیا ہے تو باقی بھی رکھا ہے اور اگر تو نے آزمائش میں مبتلا کیا ہے تو بہت عرصہ عافیت و آرام میں بھی رکھا ہے۔'' (۳)

﴿1947﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا مسلمہ بن مُحارب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ولید کے پاس سے مدینہ منورہ لوٹے تو قریش و انصار آپ کے بیٹے اور پاؤں کی تعزیت کے لئے آئے۔ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کہا: ''اے ابوعبداللہ! یقیناً اللہ

---

(1) ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٤٣٥٠، عبدالواحد بن میمون، ج٣٧، ص٢٧٩۔

(2) ......شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، الحدیث: ٢٢٣٠، ج٢، ص٤١٠۔

(3) ......صفة الصفوة، الرقم: ١٦١، عروة بن زبیر بن العوام، ج٢، ص٦٢، بتغیر۔

عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ بھلائی کی، وگرنہ بخدا! آپ کو سفر کی چنداں ضرورت نہ تھی۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر کتنا فضل واحسان ہے کہ مجھے سات بیٹے عطا فرمائے جب تک چاہا ان سے لطف اندوز ہونے دیا پھر ان میں سے ایک کو واپس لے لیا اور چھ کو میرے پاس رہنے دیا، ایک عضو واپس لے لیا اور پانچ اعضاء یعنی دو ہاتھ، ایک پاؤں، کان اور آنکھ میرے پاس رہنے دیئے۔'' (۱)

﴿1948﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاؤں میں آکِلَہ کا مرض ہو گیا تھا اس کا اثر پنڈلی تک تجاوز کرنے لگا تو ولید بن عبدالملک نے اطبا کو ان کے پاس بھیجا، انہوں نے کہا: ''اس عضو کو کاٹنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔'' چنانچہ، پاؤں کاٹ دیا گیا مگر آپ کے چہرے پر ذرہ بھی تکلیف کے آثار ظاہر نہ ہوئے۔'' (۲)

﴿1949﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی دنیا کی زیب وزینت دیکھے تو فوراً اپنے اہل خانہ کے پاس آجائے، انہیں نماز کا حکم دے اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ﳔ لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ

(پ١٦، طٰهٰ:١٣١)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے دی ہے جیتی دنیا کی تازگی کہ ہم انہیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں۔ (۳)

کنارہ کشی ہی میں عافیت ہے:

﴿1950﴾...... انہی سے مروی ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عقیق کے مقام پر مکان تعمیر کروایا تو لوگوں نے کہا: ''آپ نے مسجد نبوی سے دوری اختیار کر لی ہے۔'' فرمایا: ''میں نے لوگوں کی مسجد کو لہو ولعب کا مرکز اور ان کے بازار کو مہنگائی کا گڑھ پایا، ان کے راستے بے حیائی کے بازار ہیں، لہٰذا ان سے کنارہ کشی

❶......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٦٨٧، عروة بن زبیر، ج٤٠، ص٢٦٥، بتغیر قلیل۔

❷......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٦٨٧، عروة بن زبیر، ج٤٠، ص٢٦٠۔

❸......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام الحسن البصری، الحدیث:١٤٩، ج٩، ص٢٧١۔

اختیار کرنے ہی میں عافیت ہے۔'' [1]

سیِّدُنا عُروہ بن زبیر عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی سخاوت:

﴿1951﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب پکی ہوئی تازہ کھجوروں کا موسم آتا تو حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے باغ کی دیوار میں شگاف بنا دیتے اور لوگوں کو داخلے کی اجازت دے دیتے۔ چنانچہ، لوگ جوق در جوق داخل ہوتے، کھاتے پیتے اور ساتھ بھی لے جاتے۔ آس پاس کے دیہات کے لوگ بھی آتے، کھاتے پیتے اور ساتھ بھی لے جاتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بھی باغ میں داخل ہوتے تو بار بار اس آیت مقدسہ کی تلاوت کرتے:

وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ (پ۱۵، الکھف:۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللّٰہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللّٰہ کی مدد کا۔

یہاں تک کہ گھر تشریف لے جاتے۔ [2]

سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابونُعَیم احمد بن عبداللّٰہ اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبار صحابۂ کرام و صحابیات رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے بے شمار احادیث روایت کی ہیں جو احاطۂ شمار سے باہر ہیں۔ ان کی اپنے والد و دیگر حضرات سے روایت کردہ چند احادیث:

﴿1952﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حُضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بڑھاپے کی نشانی بدلو [3] اور

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٦٨٧، عروة بن زبیر، ج٤٠، ص٢٨٠۔

2 ......شعب الایمان، باب فی ان یحب الرجل لاخیه المسلم، الحدیث:١١٢٢٦، ج٧، ص٥٢٨۔

3 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 167 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ حکم مجاہدین کے لئے ہے کہ وہ سفید بال لیکر جہاد میں نہ جائیں یا ان کے لئے جو سفید بالوں کی حالت میں مسلمان ہوں دوسرے......

یہود سے مشابہت نہ کرو۔'' (۱)

جنت میں افضل گھر:

﴿1953﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا(۲)۔'' (۳)

سات زمینوں کا طوق:

﴿1954﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو بالشت بھر زمین ظلماً لے لے تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق (ہار) پہنایا جائے گا(۴)۔'' (۵)

﴿1955﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

......مسلمانوں کے لئے اختیار ہے کہ بال سفید رکھیں یا سیاہ کے علاوہ کوئی اور خضاب لگائیں۔

❶......سنن النسائی، کتاب الزینة، باب الاذن بالخضاب، الحدیث: ۵۰۸۳، ص ۲۴۱۴۔

❷...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 433** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی مسجد بنانے والے کے لیے جنت میں ایسا گھر بنایا جائے گا جو وہاں دوسرے مکانوں سے ایسا افضل ہوگا جیسے مسجد دنیا کے دوسروں گھروں سے ورنہ جنت کے گھروں کو یہاں کی عمارات سے کیا نسبت، خیال رہے کہ پوری مسجد بنانا اور تعمیر مسجد میں چندہ دینا دونوں کے لیے یہی بشارت ہے بشرطیکہ ریاء کے لیے نہ ہو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے ہو اسی لیے علماء مسجد پر اپنا نام لکھنے کو منع کرتے ہیں کہ اس میں ریاء کا شائبہ ہے ہاں اگر طلب دعا کے لیے ہو تو حرج نہیں (مرقاۃ) اسی حدیث کی بناء پر صحابۂ کرام اور اسلامی بادشاہوں نے اپنی یادگاروں میں مسجدیں چھوڑیں، مسجد بڑی ہو یا چھوٹی کچی ہو یا پکی ثواب بقدر اخلاص ہے۔

❸......سنن ابن ماجه، ابواب المساجد، باب من بنی مسجدا، الحدیث: ۷۳۷، ص ۲۵۲۱۔

❹...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 4، صفحہ 313** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: پہلے تو اس غاصب کو زمین کے سات طبق کا طوق پہنایا جائے گا پھر اسے زمین میں دھنسایا جائے گا۔ لہذا جن احادیث میں ہے کہ اسے زمین میں دھنسایا جائے گا وہ احادیث اس حدیث کے خلاف نہیں۔

❺......صحیح مسلم، کتاب المساقات، باب تحریم الظلم......الخ، الحدیث: ۱۶۱۰، ص ۸۷۰۔

سے روایت کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے استفسار فرمایا: ''اے ابو محمد! تم نے حجرِ اسود کا استلام کس طرح کیا؟'' میں نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اس کا بوسہ لیا اور ہٹ گیا۔'' ارشاد فرمایا: ''تم نے درست کیا۔'' (1)

گمراہ اور گمراہ کن پیشوا:

﴿1956﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حُضُور انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علم کھینچ کر نہ اٹھائے گا کہ بندوں سے کھینچ لے بلکہ عُلَما کی وفات سے علم اٹھائے گا حتی کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے جن سے مسائل پوچھے جائیں گے وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔'' (2)

بہترین صدقہ:

﴿1957﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرورِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو قوتِ غنا سے ہو اور ان سے ابتدا کرو جن کی تم پرورش کرتے ہو۔'' (3) (4)

---

1 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر وفاة عبدالرحمن بن عوف، الحديث: ٥٣٨٨، ج٤، ص٣٦٢۔

2 ......صحيح مسلم، كتاب العلم، باب رفع العلم......الخ، الحديث: ٢٦٧٣، ص١٤٣٧۔

3 ......تاريخ بغداد، الرقم: ٤٥٩٦، زيادبن خليل، ج٨، ص٤٨٣۔

صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب بيان، ان اليدالعليا......الخ، الحديث: ٢٣٨٦، ص٨٤١۔

4 ...... مفسرِ شہیر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 116** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: صدقہ بہتر وہ ہے کہ صدقہ دینے والا صدقہ دے کر خود بھی خوب غنی رہے یا تو مال کا غنی رہے یعنی سب خیرات نہ کردے کہ کل کو خود اور اس کے بال بچے بھیک مانگتے پھریں، غرض کہ صدقہ دے کر خود فقیر بھکاری نہ بن جاؤ یا دل کا غنی کہ سب کچھ دے کر بھی لوگوں سے بے نیاز رہے، جیسے حضرت ابو بکر صدیق نے سب کچھ راہِ خدا میں دے دیا کہ گھر میں کچھ نہ رکھا لہٰذا یہ حدیث صدیق اکبر کے اس عمل کے خلاف نہیں، خلاصہ یہ ہے کہ عوام مسلمین اصلی ضرورت سے زیادہ مال خیرات کریں رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَیَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ (پ٢، البقرۃ: ٢١٩، ترجمۂ کنز الایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو فاضل بچے) عَفْو سے مراد ضرورت سے بچا مال......

بُرا ساتھی:

﴿1958﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ جب سردارِ دوجہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دُعا پڑھتے: ''اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَعَقْلِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی عُدُوِّیْ وَاَرِنِیْ فِیْہِ ثَارِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے میرے کانوں، آنکھوں اور عقل سے فائدہ پہنچا، انہیں میرا وارث بنا، دشمن کے خلاف میری مدد فرما اور مجھے اس سے بدلہ دکھا۔''

ایک روایت میں اتنا زائد ہے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں قرض کے غلبے اور بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ یہ بُرا ساتھی ہے۔'' (1)

بیت الخلا جاتے وقت کی سنت:

﴿1959﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بیت الخلا تشریف لے جاتے تو سرانور کو ڈھانپ لیتے۔'' (2)

جہنم سے مومن کا حصہ:

﴿1960﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہ بنو غفار کے ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، وہ شدت بخار کی وجہ سے چیخ و پکار کر رہا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

......اور خاص متوکلین کل مال بھی لٹا سکتے ہیں، یہ حدیث دونوں کو شامل ہے۔ یعنی اپنا مال پہلے اپنے پر پھر اپنے بال بچوں پر پھر غریب قرابت والوں پر پھر دوسروں پر خرچ کرو چونکہ مومن کو ان سب خرچوں میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے، اسی لیے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان خرچوں کو صدقہ میں شامل فرمایا، سُبْحَانَ اللّٰہ کیسی پیاری ترتیب ہے اور کیسی نفیس تعلیم، اہل قرابت کو صدقہ دینے میں صدقہ کا بھی ثواب ہے اور قرابت ادا کرنے کا بھی۔

1 ......شعب الایمان، باب فی تعدید......الخ، فصل فی فضل العقل، الحدیث: ۴۷۰۱، ج ۴، ص ۱۷۰۔

2 ......السنن الکبری للبیقھی، کتاب الطھارۃ، باب تغطیۃ الرأس عند دخول الخلاء، الحدیث: ۴۵۵، ج ۱، ص ۱۵۵۔

ارشادفرمایا: ''بخار جہنم کی تپش سے ہے اور یہ جہنم سے مؤمن کا حصہ ہے۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے دعا سے نوازا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی تمنا پوری فرما۔'' اس نے ایک دردناک آہ بھری اور اس کا انتقال ہوگیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اگر (کسی معاملے میں) وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم ضرور پوری فرمادے۔'' (1)

اولیا وعلما کی زیارت عبادت ہے:

﴿1961﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''علی کو دیکھنا عبادت ہے (2)۔'' (3)

بدترین لوگ:

﴿1962﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''میرے صحابہ پر جرأت کرنے والے میری امت کے بدترین لوگ ہیں۔'' (4)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب فی الحمّی، الحدیث:۳۸۲۸، ج۳، ص۳۸، دون قوله اللهم اعطه......الخ۔

2 ......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دیکھنا کلمۂ توحید کہنے پر ابھارتا ہے جو افضل عبادات میں سے ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابن الاعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم لوگوں کے سامنے تشریف لاتے تو لوگ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہوئے ان کی تعریف میں یوں رطبُ اللِّسان ہوتے کہ اس نوجوان سے زیادہ حسین وجمیل، صاحبِ علم وعزت، بردبار اور بہادر کوئی نہیں۔ گویا ان کی زیارت کرنا عبادت لسانی پر ابھارتا ہے جو بہت بڑی سعادت مندی ہے۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف النون، تحت الحدیث:۹۳۱۹، ج۶، ص۳۸۸)

3 ......المستدرك، کتاب معرفة الصحابة، باب النظر الی علیّ عبادة، الحدیث:۴۷۳۶، ج۴، ص۱۱۸، عن عمران بن حصین۔

4 ......الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم: ۲۲۰۰، ابوبکر بن عبداللّٰہ، ج۹، ص۱۹۹۔

حضرت سیِّدُنا قاسم بن محمد بن ابوبکر

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ فقیہ، متقی و پرہیز گار، مہربان و شفیق، عاجزی وانکساری کے پیکر، اعلیٰ حسب ونسب کے مالک امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پوتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دین کے احکامات کی باریکیوں پر فوقیت اور عمدہ اخلاق کی طرف سبقت لے جانے والوں میں سے تھے۔

علمائے تصوف فرماتے ہیں کہ لوگوں میں اٹھنے بیٹھنے والے کا زیب وزینت اختیار کرنے اور طالب کا بلندیٔ درجات کے حصول میں لگے رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

﴿1963﴾...... حضرتِ سیِّدُنا فلیح بن حمید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب عبدالملک بن مروان کا انتقال ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو بہت زیادہ رنج ہوا، زندگی کی نعمتوں کو خود سے دور کر دیا حالانکہ آپ ناز ونعم میں پلے بڑھے تھے، 70 دن تک کھر درا لباس پہنے رہے۔ حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد نے ان سے کہا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے اسلاف مصائب کا بڑی جواں مردی سے استقبال کیا کرتے اور نعمتیں ملنے پر عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے تھے۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے اسی دن یمنی لباس خریدا جس کی مالیت آٹھ ہزار دینار تھی، اسے پہن کر غم کی کیفیت کو ختم کر دیا۔ [1]

﴿1964﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد فرمایا کرتے تھے: ''گناہ اہل گناہ ہی سے سرزد ہوتے ہیں۔'' [2]

سب سے بڑا فقیہ:

﴿1965﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوزناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں کہ ''میں نے حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے افضل کوئی فقیہ نہیں دیکھا۔'' [3]

---

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۵۲۴۰، عمر بن عبد الرحمن، ج۴۵، ص۱۳۸۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۵۲۴۰، القاسم بن محمد، ج۴۹، ص۱۷۳۔

3 ......المرجع السابق، بتغير قليل۔ المرجع السابق، ص۱۶۷، بتغير قليل۔

﴿1966﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں کہ ''تابعین مدینہ منورہ میں ہمیں کوئی ایسا شخص نہیں ملا جسے ہم حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد پر فضیلت دے سکیں۔''[1]

﴿1967﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد بیان کرتے ہیں کہ منیٰ میں لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے کچھ سوالات کئے تو آپ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا، مجھے علم نہیں ہے۔'' کثیر سوالات ہوئے تو فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو کچھ تم پوچھتے ہو اس کا مجھے علم نہیں، اگر مجھے علم ہوتا تو تم سے کبھی نہ چھپاتا اور میرے لئے جائز بھی نہیں کہ تم سے کوئی علم کی بات چھپاؤں۔'' حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کو فرماتے سنا: ''جو کچھ تم پوچھتے ہو وہ سب میں بیان نہیں کرسکتا۔ اگر حقوقُ اللّٰہ کو جاننے کے بعد بھی بندہ جاہل رہے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی بات کہے جس کا اسے علم نہیں۔''[2]

عالم کی ایک نشانی:

﴿1968﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو زناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں کہ ''میں نے حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے بڑھ کر سنت رسول کا عالم کسی کو نہیں پایا، اُس زمانے میں کسی کو اس وقت تک عالم نہیں سمجھا جاتا تھا جب تک وہ سنت کی معرفت حاصل نہ کر لیتا۔''[3]

﴿1969﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابی سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد حج یا عمرہ کے ارادے سے نکلے تو مکہ و مدینہ کے درمیان ان کا وصال ہوا۔ بوقت وصال بیٹے سے فرمایا: قبر میں رکھنے کے بعد آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا اور قبر کو برابر کر دینا، پھر گھر لوٹ جانا اور یوں نہ کہنا کہ ''میرا باپ ایسا تھا، میرا باپ ایسا تھا۔''[4]

﴿1970﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ایک اعرابی نے حضرتِ

---

1 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٥٢٤٠، القاسم بن محمد، ج٤٩، ص١٦٧۔

2 ......المرجع السابق، ص١٧٥۔ 3 ......المرجع السابق، ص١٦٨۔

4 ......المرجع السابق، ص١٨٨۔

سیِّدُ نا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے پوچھا: ''آپ بڑے عالم ہیں یا حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم ؟'' فرمایا: ''یہ مقام ومرتبہ تو حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم کو حاصل ہے۔'' اس کے علاوہ آپ نے کچھ نہ کہا حتی کہ اعرابی لوٹ گیا۔ (1)

حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد نے یہ کہنا ناپسند جانا کہ ''حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم مجھ سے بڑے عالم ہیں۔'' کیونکہ یہ جھوٹ ہوتا (اس لئے کہ آپ زیادہ علم رکھتے تھے) نیز اگر یہ کہتے کہ ''میں بڑا عالم ہوں'' تو یہ اپنی تعریف خود کرنا ہے جو ناپسندیدہ ہے۔ (2)

متقی و پرہیز گار:

﴿1971﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے حضرتِ سیِّدُ نا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کو سبز رنگ کی ٹوپی اور زعفران سے رنگی ہوئی سابری چادر پہنے دیکھا، جبکہ تقویٰ و پرہیز گاری کا عالم یہ تھا کہ ایک لاکھ درہم صرف اس لئے نہ لئے کہ ان کے لینے میں دل مطمئن نہ تھا۔'' (3)

---

(1) ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٥٢٤٠، القاسم بن محمد، ج٤٩، ص١٧٢۔

(2) ......المرجع السابق۔ (3) ......المرجع السابق، ص١٨٤۔

سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کی سند سے کثیر احادیث مروی ہیں، زیادہ تر مرویات احکام ومناسکِ حج کے بارے میں ہیں۔

﴿1972﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ حُضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ﳘ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ﳕ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَاۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ۝۷ (پ۳، اٰل عمرٰن:۷)

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔

اور ارشاد فرمایا: ”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہات کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو سمجھ لو کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اہلِ زَیغ کا نام دیا ہے، لہٰذا ان سے دور رہو۔“ (۱)

خلافت صدیق اکبر:

﴿1973﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے (دردِ سر کی وجہ سے) کہا: ”ہائے میرا سر!“ تو پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اگر یہ ہوگیا اور میں زندہ ہوا تو تمہارے لئے دعائے مغفرت کروں گا۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا:

(۱)......صحیح مسلم، کتاب العلم، باب النھی عن اتباع......الخ، الحدیث:٦٧٧٥، ص ١٤٤، بتغیر قلیل۔

”ہائے ہلاکت! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرا خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں، اگر ایسا ہو گیا تو آج دن کے آخر میں آپ کسی اور زوجہ کے پاس آرام فرمائیں گے۔“ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بلکہ ہائے میرا سر! میں نے قصد یا ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر اور ان کے بیٹے کو بلاؤں اور ولی عہد کروں اس خطرے سے کہ کہنے والے کہیں یا تمنا کرنے والے تمنا کریں، پھر سوچا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انکار کرے گا اور مسلمان دفع کریں گے یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دفع کرے گا اور مسلمان انکار کریں گے (۱)۔“ (۲)

بادل دیکھو تو یہ دعا پڑھو!

﴿1974﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بادل دیکھتے تو یہ دعا کرتے: ”اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا ھَنِیْئًا یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! موسلا دھار اور سکون کی بارش نازل فرما۔“ (۳)

احد پہاڑ کے برابر ثواب:

﴿1975﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

(1)...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 8، صفحہ 305** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: میرا دل چاہتا ہے کہ ابوبکر صدیق کو ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کے ساتھ بلا کر باقاعدہ ابوبکر کو اپنا خلیفہ جانشین کر دوں اور ان کے ولی عہد ہونے کا عبدالرحمٰن کے گواہ ہونے کا اعلان کر دوں۔ (پھر سوچا کہ) ابوبکر صدیق کی خلافت کا ارادہ الٰہی ہو چکا ہے وہ میری خلافت کے لئے منتخب ہو چکے ہیں۔ نیز مسلمانوں کے دل کہیں گے کہ میرے بعد خلیفہ وہی ہوں اس لئے میں ان کی خلافت کا اعلان نہیں کرتا۔ خیال رہے کہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے عملی طور پر حضرت صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو اپنا ولی عہد کر دیا تھا کہ اپنے سامنے آپ کو اپنے مصلے پر کھڑا کر دیا، مسلمانوں کا امام بنا دیا یہ امامت گویا آپ کی دستار خلافت تھی۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے دستار بندی خود کر دی تھی، صراحۃً اعلان نہیں کیا تا کہ ولی عہد بنانے کا یہ بھی ایک طریقہ رہے بلکہ حجۃ الوداع سے ایک سال پہلے حج میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے حضرت صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو ہی اپنا نائب بنا کر سورۂ توبہ کے احکام کا اعلان کرنے بھیجا کہ آئندہ سے کوئی مشرک حج نہ کرے کوئی ننگا طواف نہ کرے۔ ان امور سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا خلافت کے لئے انتخاب اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے تھا۔ مسلمانوں کا اس پر اجماع ہوا حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اس کی عملی وضاحت فرما دی۔ لہٰذا اس خلافت کا انکار کفر ہے۔

(2)...... صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب مارخّص للمریض......الخ، الحدیث: ۵۶۶۶، ج۴، ص ۱۱۔

(3)...... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند سیدۃ عائشۃ، الحدیث: ۲۴۹۳۱، ج۹، ص ۴۳۲۔

عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم میں سے کسی ایک کے لقمہ (کا ثواب) اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح کوئی اپنی اونٹنی کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتی کہ اس ایک لقمہ کا ثواب احد پہاڑ کے برابر عطا فرماتا ہے۔''(1)

بہترین نکاح:

﴿1976﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ ''بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بوجھ کم ہو(2)۔''(3)

بہترین عورت:

﴿1977﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ حُضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بڑی برکت والی عورت وہ ہے جس کا بوجھ (نفقہ) کم ہو۔''(4)

سایۂ عرش کی طرف سبقت لے جانے والے:

﴿1978﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے (عرش کے) سائے کی طرف سبقت لے جانے والے کون ہیں؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی

---

1 ......صحیح ابن خزیمہ، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ......الخ، الحدیث:٢٤٢٦، ج٤، ص٩٣۔

صحیح ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ التطوع، الحدیث:٣٣٠٦-٣٣٠٧، ج٥، ص١٣٤، بتغیر قلیل۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 11 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ کلمہ نہایت جامع ہے یعنی جس نکاح میں فریقین کا خرچ کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے، کسی طرف سے شرط سخت نہ ہو اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے توکل پر لڑکی دی جائے وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے ایسی شادی خانہ آبادی ہے آج ہم حرام رسموں بیہودہ رواجوں کی وجہ سے شادی کو خانہ بربادی بلکہ خاہنا بربادی بنالیتے ہیں اللّٰہ تعالٰی اس حدیث پر عمل کی توفیق دے۔

3 ......شعب الایمان، باب الاقتصاد فی النفقۃ......الخ، الحدیث:٦٥٦٦، ج٥، ص٢٥٤۔

4 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند سیدۃ عائشۃ، الحدیث:٢٥١٧٣، ج٩، ص٤٧٨۔

عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن نے عرض کی: ''یارَسُوۡلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم (یعنی اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوب جانتے ہیں)(1)۔'' ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ کہ جب حق دیئے جائیں تو قبول کرلیں اور جب ان سے حق مانگا جائے تو دے دیں اور لوگوں کے لئے ایسے ہی فیصلے کریں جیسے اپنی ذات کے لئے کرتے ہیں۔'' (2)

﴿1979﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قدرت ہونے کے باوجود کسی عورت کے محاسن کو دیکھنے سے بچے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل میں عبادت (کا ایسا شوق) ڈال دیتا ہے جس کی وہ لذت پاتا ہے۔'' (3)

حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن عبدالرحمن عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام مخزومی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ عالی مرتبت فقیہ، عبادت گزار اور قبیلۂ قریش کے عابد و زاہد مشہور تھے۔ ان سے زیادہ تر قضا و احکام کے متعلق احادیث مروی ہیں۔

﴿1980﴾...... حضرتِ سیِّدُنا زبیر بن بکار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفَّار فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَارِث کو راہبِ مدینہ کہا جاتا تھا۔''

﴿1981﴾...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق ثقفی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: ''میں نے ابوحسان کی کتاب میں لکھا دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن عبدالرحمٰن عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن کو بکثرت نماز پڑھنے کی وجہ سے قریش کا راہب کہا جاتا تھا۔''

1...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 5، صفحہ 365** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: صحابۂ کرام (رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن) کا ادب یہ تھا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے ایسے سوال کے جواب میں یہ ہی عرض کرتے تھے کہ اللہ رسول جانیں، حج کے دن سوال فرمایا کہ آج کیا دن ہے یہ کون سی جگہ ہے سب کے جواب میں یہ ہی عرض کیا گیا کہ اللہ رسول جانیں معلوم ہوا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو رب سے ملا کر ذکر کرنا بالکل جائز ہے۔

2......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند سیدۃ عائشۃ، الحدیث: ۲۴۴۳۳، ج۹، ص۳۳۶۔

3......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم: ۱۵۳۵، عصمۃ بن محمد، ج۴، ص۸۸۔

تین خوبیوں کے مالک:

﴿1982﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن عبد الرحمٰن مخزومی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث نے فرمایا: ''علم تین میں سے کسی ایک کے لئے (نفع مند) ہوتا ہے: (۱)......صاحب حسب ونسب کے لئے کہ اس کے ذریعے وہ اپنے نسب کو زینت بخشتا ہے (۲)......دین دار کے لئے کہ اس کے ذریعے وہ اپنے دین کو مزین کرتا ہے (۳)......یا سلطان کے لئے کہ وہ اس سے نفع حاصل کرتا ہے۔ میں حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر اور حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے سوا کسی کو نہیں جانتا کہ جس میں یہ تینوں خوبیاں جمع ہوں۔ یہ دونوں حضرات دین دار، اعلیٰ حسب ونسب اور سلطنت کے مالک تھے۔''

سیِّدُنا ابوبکر بن عبد الرحمن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی حدیث

﴿1983﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں دن میں 70 سے زیادہ مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔'' [1]

حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُاللّٰہ بن عُتْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عبید اللّٰہ بن عبد اللّٰہ بن عتبہ بن مسعود ہزلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین مدینہ منورہ اور چار بڑے علما میں سے ایک ہیں۔ سحری کے وقت بیدار ہو کر کثرت سے ذکر الٰہی کرتے اور ہلاکت و دھوکے کے خوف سے دنیا سے کنارہ کش رہتے تھے۔

علم کے سمندر:

﴿1984﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ''میں نے قریش کے چار ایسے اشخاص کا زمانہ پایا جو علم کے سمندر تھے: (۱)......حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب (۲)......حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث

---

[1] ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی هريرة، الحديث:۷۷۹۸، ج۳، ص۱۲۳۔

(۳)......حضرتِ سیِّدُ ناعبید اللہ بن عتبہ اور (۴)......حضرتِ سیِّدُ ناعروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔'' (۱)

﴿1985﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناعمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں کہ'' جس وقت خلافت کا بوجھ مجھ پر ڈالا گیا اس وقت اگر حضرتِ سیِّدُ ناعبید اللہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زندہ ہوتے تو اس کی وجہ سے مجھے حقیر جانتے۔'' (۲)

﴿1986﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناابوزناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں کہ'' کئی بار میں نے دیکھا کہ والیٔ مدینہ حضرتِ سیِّدُ ناعمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز حضرتِ سیِّدُ ناعبید اللہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہتے تو آپ انہیں اکثر اجازت نہ دیتے، کبھی دے بھی دیتے۔'' (۳)

﴿1987﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناابوزناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ ناعبید اللہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُ ناعمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو یہ اشعار لکھ کر بھیجے:

بِاسْمِ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ مِنْ عِنْدِہِ السُّوَر وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَمَّا بَعْدُ یَا عُمَرُ

اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ مَا تَاْتِیْ وَمَا تَذَرُ فَکُنْ عَلٰی حِذْرٍ قَدْ یَنْفَعُ الْحَذَرُ

وَاصْبِرْ عَلَی الْقَدْرِ الْمَحْتُوْمِ وَارْضَ بِہٖ وَاِنْ اَتَاکَ بِمَا لَا تَشْتَھِی الْقَدَرُ

فَمَا صَفَا لِامْرِیٍٔ عَیْشٌ یُسَرُّ بِہٖ اِلَّا سَیَتْبَعُ یَوْمًا صَفْوَہٗ کَدِرُ

ترجمہ: (۱)...... اس ذات کے نام سے شروع جس کی پاک بارگاہ سے سورتوں کا نزول ہوا، تمام خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔

(۲)......اے عمر بن عبد العزیز! اگر سرانجام دینے اور چھوڑنے والے اعمال کو تم جانتے ہو تو محتاط رہو کیونکہ محتاط رہنا انسان کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

(۳)......جو مقدر میں ہے اس پر صبر کرو اور راضی رہو اگرچہ تقدیر تمہاری خواہش کے خلاف ہو۔

(۴)......صاف شفاف زندگی آدمی کو بھلی لگتی ہے مگر ایک نہ ایک دن اس کے ضمن میں اسے تکلیف دہ ایام کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (۴)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۳۳٦٤، عبداللہ بن عبد الرحمٰن، ج۲۹، ص۲۹۹۔

2 ...... صفة الصفوة، الرقم: ۱٦۱، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبة، ج۲، ص۷۲۔

3 ...... صفة الصفوة، الرقم: ۱٦۱، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبة، ج۲، ص۷۲۔

4 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۲۳۵۸، سابق بن عبد اللہ، ج۲۰، ص۹، عن سابق بن عبداللہ البربری۔

سیِّدُنا عُبَیدُاللّٰہ بن عُتْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کثیر احادیث مروی ہیں۔ زیادہ تر مرویات حقارت دنیا اور زُہد اختیار کرنے کے متعلق مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو دی جانے والی تعلیمات پر مشتمل ہیں۔

مردہ بکری سے بھی زیادہ حقیر:

﴿1988﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبیدُاللّٰہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سردارِ دوجہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ''دنیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اس مردہ بکری سے بھی زیادہ حقیر ہے۔'' (۱)

﴿1989﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبیدُاللّٰہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر میرے پاس اُحد پہاڑ برابر سونا ہو تو مجھے یہ پسند ہے کہ تین راتیں ایسی نہ گزریں کہ اس میں سے کچھ میرے پاس ہو سوائے اتنے کے کہ جس سے قرض ادا کیا جا سکے۔'' (۲)

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مقام ومرتبہ:

﴿1990﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبیدُاللّٰہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک کسی نبی کی روح قبض کرنے سے پہلے اسے اختیار دیا جاتا ہے (۳)۔'' اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

❶......المسند للامام احمد حنبل، مسند عبداللّٰہ ابن عباس، الحدیث: ٣٠٤٨، ج١، ص٧٠٥۔

❷......السنن الکبری للبیھقی، کتاب النکاح، باب ماأمرہ اللّٰہ تعالی......الخ، الحدیث: ١٣٣٠٦، ج٧، ص٧٤۔

❸...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 289** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ساری مخلوق کی موت اضطراری ہوتی ہے مگر حضرات انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی وفات اختیاری کہ پہلے انہیں رب کی طرف ......

عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ کے آخری کلمات جو میں نے سنے یہ تھے: ''(یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!) بلکہ جنت میں رفیق اعلیٰ کا ساتھ (اختیار کیا)۔'' میں نے کہا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اختیار دیا گیا ہے تو آپ ہمیں ترجیح نہیں دیں گے اور میں جان گئی کہ یہ وہی ہے جو آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''بے شک کسی نبی کی روح قبض کرنے سے پہلے اسے اختیار دیا جاتا ہے۔''(1)

حضرت سیِّدُنا خارِجہ بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

فقیہ ابن فقیہ حضرت سیِّدُنا خارِجہ بن زید بن ثابت انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ ان مقبول بارگاہِ حق میں سے ہیں کہ جنہوں نے فقہ میں مہارت حاصل کی لیکن پھر بھی تنہائی اختیار کرنے کو ترجیح دی، ان کا کلام زیادہ عام نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان سے زیادہ تر احادیث قضا و احکام کے بارے میں مروی ہیں۔

سیِّدُنا خارِجہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

﴿1991﴾...... حضرتِ سیِّدُنا خارِجہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک یہ مال خوش نما خوش ذائقہ ہے۔''(2)

زمین کی فریاد:

﴿1992﴾...... حضرتِ سیِّدُنا خارِجہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں وعظ و نصیحت کرتے

......سے اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہیں تو دنیا ہی میں رہیں چاہیں تو ہمارے پاس آجاویں جو کہتے ہیں کہ نبی ہماری طرح ہوتے ہیں وہ اس حدیث میں غور کریں۔ وہ حضرات زندگی و موت اور ان کے ہر شعبہ میں دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں۔ (رفیق اعلیٰ) سے مراد یا تو جماعت ملائکہ ہے یا جماعت انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) یا رب تعالیٰ کی ذات۔ حدیث شریف میں ہے: اَللّٰہُ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ یا اس سے مراد ہے جنت کیونکہ وہ رفق یعنی نرمی کی جگہ ہے۔

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند سيدة عائشة، الحديث:٢٦٤٠٦، ج١٠، ص١٤٣۔

2 ......المعجم الكبير، الحديث:٤٨٧٢، ج٥، ص١٣٧۔

ہوئے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک روئے زمین پر شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ناحق قتل کرنا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک زمین اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں فریاد کرتی اور اجازت طلب کرتی ہے تاکہ قتل جیسا گھناؤنا عمل کرنے والے کو اپنے اندر دھنسا دے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار

حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت گزار اور ہر قسم کے فتنہ فساد اور فسق و فجور سے کنارہ کش تھے۔

گناہ سے باز رہے:

﴿1993﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مصعب بن عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بہت خوبصورت تھے۔ ایک بار کسی عورت نے انہیں بدکاری پر اکسانا چاہا لیکن آپ نے انکار کر دیا، عورت نے کہا: ''تھوڑے میرے قریب ہو جایئے۔'' لیکن آپ وہاں سے بھاگ گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں خواب میں حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زیارت سے مشرف ہوا تو ان سے عرض کی: ''کیا آپ ہی حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام ہیں؟'' فرمایا: ''ہاں! میں ہی یوسف ہوں جس کا عورت نے ارادہ کیا اور تو وہ ہی سلیمان ہے جو ارادے سے محفوظ رہا۔'' (2)

﴿1994﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی جانب سفر کے ارادے سے نکلے، ایک رفیق بھی ساتھ تھا۔ جب مقام ابواء پر پڑاؤ کیا، تو ساتھی کھانا لینے کے لئے بازار کی طرف چل دیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خیمہ میں ہی تشریف فرما رہے۔ آپ بہت خوبصورت اور متقی و پرہیزگار تھے۔ کچھ فاصلے پر پہاڑ پر موجود خیمہ میں سے ایک

---

1 ......التذكرة باحوال الموتى وامور الآخرة، باب ماجاء فى قتل المؤمن والاعانة على ذلك، ص٤٩٨۔

2 ...... صفة الصفوة، الرقم: ١٦٠، سليمان بن يسار، ج٢، ص٥٨۔

اعرابیہ کی آپ پر نظر پڑی آپ کا حسن جمال دیکھا تو برقع و دستانے پہنے نیچے اتر آئی اور آپ کے سامنے آ کر چہرے سے پردہ ہٹایا تو یوں لگا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو، اس نے کہا: ''آپ مجھے کچھ ہبہ کریں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سمجھا شاید کھانا وغیرہ مانگ رہی۔ چنانچہ، آپ دستر خوان کی طرف بڑھے تا کہ اسے کچھ دیں۔ اعرابیہ نے کہا: ''مجھے کھانا وغیرہ نہیں چاہئے میں تو چاہتی ہوں کہ اپنا نفس مجھے ہبہ کر دیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تجھے شیطان نے تیار کر کے میری طرف بھیجا ہے۔'' یہ کہا اور سر آستینوں میں چھپا کر گریہ وزاری شروع کر دی، جب عورت نے یہ دیکھا تو برقع چہرے پر ڈالا اور خاموشی سے جلدی جلدی اپنے خیمہ کی طرف لوٹ گئی۔ اتنے میں رفیق بھی مطلوبہ سامان خرید کر واپس آ گیا، رونے کے سبب اس نے آپ کی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھیں تو رونے کی وجہ پوچھی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کچھ نہیں بس بچے یاد آ گئے تھے۔'' رفیق نے کہا: ''نہیں ضرور آپ کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آیا ہے کیونکہ بچوں سے جدا ہوئے آپ کو تقریباً تین دن ہی ہوئے ہیں۔ دوست کے زیادہ اصرار کرنے پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اعرابیہ کا واقعہ بیان کر دیا۔ رفیق نے دستر خوان لگایا اور زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ حضرت سیِّدُنا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے پوچھا: ''تم کیوں رو رہے ہو؟'' کہا: ''آپ کی بنسبت رونے کا میں زیادہ حقدار ہوں کیونکہ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو شاید صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا۔''

راوی بیان کرتے ہیں کہ دونوں مسلسل روتے رہے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً پہنچے، طواف و سعی وغیرہ سے فارغ ہو کر حجر اسود کے پاس آئے اور احتبا کر کے بیٹھ گئے، اسی اثنا میں آنکھ لگ گئی، خواب میں ایک انتہائی خوبصورت، حسین و جمیل، قد آور اور خوشبو سے مہکتے شخص کی زیارت ہوئی۔ پوچھا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟'' فرمایا: ''میں یوسف بن یعقوب ہوں۔'' عرض کی: ''کیا حضرت سیِّدُنا یوسف صدیق عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام؟'' فرمایا: ''ہاں!'' عرض کی: ''آپ اور عزیز مصر کی بیوی کے معاملہ کی بھی عجیب شان ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ''تمہارا اور مقام ابواء کی اعرابیہ کا معاملہ اس سے بھی عجیب ہے۔'' (1)

---

(1) ......احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشھوتین، ج۳، ص ۱۳۰۔

سیِّدُنا سُلَیمان بن یَسار عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَفّار سے مَروِی اَحادیث

ریاکار شہید، قاری اور سخی کا انجام:

﴿1995﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفّار بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے علیحدہ ہوگئے تو آپ نے فرمایا: ''شامیوں کا ہم قوم سبقت لے گیا۔'' لوگوں نے عرض کی: ''اے ابو ہریرہ! ہمیں کوئی حدیث سنایئے!'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے تین آدمیوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا: (۱)...... پہلے ایک شہید کا فیصلہ ہوگا جب اسے بارگاہِ الٰہی میں لایا جائے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ ان کا اقرار کرے گا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تونے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کرے گا: ''میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تو جھوٹا ہے تونے جہاد اس لئے کیا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے اور وہ تجھے کہہ لیا گیا، پھر اس کے متعلق جہنم میں جانے کا حکم فرمائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (۲)...... پھر ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے علم سیکھا، سکھایا اور قرآن کریم پڑھا ہوگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بھی اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ بھی ان کا اقرار کرے گا، پھر اس سے دریافت فرمائے گا: ''تونے ان کے بدلے میں کیا کیا؟'' وہ عرض کرے گا: ''میں نے علم سیکھا، سکھایا اور تیرے لئے قرآن پڑھا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تو جھوٹا ہے تونے علم اس لئے سیکھا تاکہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن کریم اس لئے پڑھا تاکہ تجھے قاری کہا جائے اور وہ تجھے کہہ لیا گیا۔'' پھر اسے بھی جہنم میں ڈالنے کا حکم ہوگا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (۳)...... پھر ایک مالدار شخص کو لایا جائے گا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کثرت سے مال عطا فرمایا تھا، اسے بھی نعمتیں یاد دلائی جائیں گی وہ بھی اقرار کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تونے ان کے بدلے میں کیا کیا؟'' وہ عرض کرے گا: ''میں نے تیری راہ میں جہاں ضرورت پڑی وہاں خرچ کیا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرئے گا: ''تو جھوٹا ہے تونے ایسا اس لئے کیا تھا تاکہ تجھے سخی کہا جائے اور وہ کہہ لیا گیا۔'' پھر اس کے بارے میں

جہنم کا حکم ہوگا۔ چنانچہ، اسے بھی منہ کے بل گھسیٹ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا[1]۔'' [2]

افضل عبادت:

﴿1996﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا سلیمان بن یَسَار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حُضُورانور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں ہے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا مجھے رات بھر کی عبادت سے زیادہ پسند ہے۔ یقیناً ایک فَقِیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔ ہر چیز کا ایک سُتُون ہوتا ہے اور دین کا ستون فِقہ ہے۔'' [3]

ایمان اور امانت:

﴿1997﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تین چیزیں ایمان ہیں اور تین چیزیں امانت۔ (۱)...... اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا (۲)...... تمام رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تصدیق کرنا اور (۳)...... اس بات کا یقین رکھنا کہ دوبارہ زندہ کیا جائے گا، یہ ایمان ہیں اور امانت یہ ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندے کو (۱)...... نماز (۲)...... وضو اور (۳)...... روزے پر امین بنایا ہے۔ بندے کی مرضی ہے عمل نہ کرے اور بیان کرتا پھرے کہ عمل کیا ہے (البتہ نہ کرنے پر پکڑ ہے)۔'' [4]

---

1 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مِرْاٰۃُ المناجیح، جلد 1، صفحہ 191** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ جیسے اخلاص والی نیکی جنت ملنے کا ذریعہ ہے ایسے ہی ریا والی نیکی جہنم اور ذلت حاصل ہونے کا سبب۔ یہاں ریا کار شہید، عالم اور سخی ہی کا ذکر ہوا، اس لئے کہ انہوں نے بہترین عمل کئے تھے جب یہ عمل ریا سے برباد ہوگئے تو دیگر اعمال کا کیا پوچھنا! ریا کے حج و زکوٰۃ اور نماز کا بھی یہی حال ہے۔

2 ......سنن النسائی، کتاب الجهاد، باب من قاتل لیقال......الخ، الحدیث:۳۱۳٤، ص ۵۱۰، بتغیر۔
السنن الکبری للبیهقی، کتاب السیر، باب بیان نیة التی......الخ، الحدیث:۱۸۵٤۹، ج۹، ص ۲۸۳۔

3 ......سنن الدار القطنی، کتاب البیوع، الحدیث:۳۰٦٦، ج۳، ص۹۷، بتقدم و تاخر۔

4 ......اللباب فی علوم الکتاب، پ ۳۰، الطارق، تحت الآیة:۹، ج۲۰، ص۲٦۷-۲٦٦، بتغیر قلیل۔

حضرت سیِّدُنا سالِم بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُ نا ابوعمر سالم بن عبد اللّٰہ بن عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ بہت بڑے فَقِیہ، خوف خدا رکھنے والے، خشوع وخضوع کے پیکر اور قناعت پسند تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: خشوع وخضوع اور قناعت پسندی اختیار کرنے اور جزع وفزع اور بے صبری سے خودکو بچائے رکھنے کا نام تصوُّف ہے۔

کیک اور زیتوں کا تیل:

﴿1998﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا حَکَم بن عبد اللّٰہ اَیْلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ جب سلیمان بن عبد الملک مدینہ طیبہ آیا تو حضرتِ سیِّدُ نا قاسم اور حضرتِ سیِّدُ نا سالم بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اس کے پاس آئے۔ حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم خوبرو اور قدرے صحت مند تھے۔ سلیمان نے ان سے پوچھا: ''اے ابن عمر! آپ کیا کھاتے ہیں؟'' فرمایا: ''روٹی اور زیتون کا تیل۔'' پوچھا: ''کیا پسند کرتے ہیں؟'' فرمایا: ''جب تک کسی چیز کی خواہش پیدا نہیں ہوتی تب تک اسے چھوڑے رکھتا ہوں۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر سلیمان بن عبد الملک نے ان کے لئے خوشبو منگوائی۔ ایک خوبصورت، قد آور لونڈی خوشبو لائی اور انہیں لگانے لگی۔ حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم نے فرمایا: ''ہم سے دور ہو جا۔'' پھر دونوں حضرات نے تیل لیا، تھوڑا سا تناول کیا اور باقی سر پر لگا لیا پھر فرمایا: ''بیشک جب بارگاہِ رسالت میں پاکیزہ (یعنی زیتون کا) تیل پیش کیا جاتا تو کچھ تناول فرماتے اور بقیہ سر انور پر لگا لیتے۔'' (1)

﴿1999﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُ نا سالم بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میں ولید بن عبد الملک کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے کہا: ''آپ کتنے خوبرو ہیں، کیا تناول فرماتے ہیں؟'' میں نے کہا: ''کیک اور زیتون کا تیل۔'' پوچھا: ''کیا پسند کرتے ہیں؟'' میں نے کہا: ''جب تک کسی چیز کی خواہش پیدا نہیں ہوتی تب تک اسے چھوڑے رکھتا ہوں، جب خواہش پیدا ہوتی ہے تو کھا لیتا ہوں۔'' (2)

---

1 ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٢٣٦٧، سالم بن عبداللّٰہ بن عمر، ج٢٠، ص٦٧۔

2 ...... وفیات الاعیان، الرقم:٢٥٢، سالم بن عبداللّٰہ، ج٢، ص٢٩٠۔

گوشت اور شراب:

﴿2000﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا کہ ''گوشت کا سالن استعمال کرنے سے بچو کہ جس طرح شراب کی عادت پڑ جاتی ہے اسی طرح اس کی بھی پڑ جاتی ہے۔'' (۱)

﴿2001﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حنظلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ میں اس قدر عاجزی وانکساری تھی کہ اپنی ضرورت کی اشیاء خریدنے خود بازار جاتے۔ (۲)

﴿2002﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا اَشْعب بن اُمِّ حمید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کا صدقہ تقسیم کررہے تھے۔ میں نے ان سے سوال کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے کھڑکی سے جھانک کرفرمایا: ''اے اشعب! توہلاک ہو، سوال مت کر۔'' (۳)

﴿2003﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا اشعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے سوال مت کرو۔'' (۴)

بدبودار مردار:

﴿2004﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حنظلہ بن ابی سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو خط لکھا کہ ''امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی کچھ نصیحتیں لکھ کر بھیجئے۔'' چنانچہ، آپ نے لکھا: ''اے عمر! ان بادشاہوں کو یاد کرو جن کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں، جن کی لذّت کبھی ختم نہیں ہوتی تھی، ان کے پیٹ کبھی بھرتے نہیں تھے پھٹ

---

1 ......وفيات الاعيان، الرقم:۲۵۲، سالم بن عبدالله، ج۲، ص۲۹۰۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:۱۶۳، سالم بن عبدالله بن عمر، ج۲، ص۶۵۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۷۷۵، اشعب بن جبير، ج۹، ص۱۴۸۔

4 ......سير اعلام النبلاء، الرقم:۵۴۳، سالم بن عبدالله، ج۵، ص۳۸۶۔

گئے، اب وہ زمین میں مَنوں مٹی تلے بدبودار مردار کی طرح ہیں کہ اگر کسی مسکین کے پہلو میں ہوتے تو اسے ان کی بدبو سے سخت اذیت پہنچتی۔'' (۱)

﴿2005﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سالِم بن عبداللہ بن عمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن یا رات کے وقت جب بھی کسی قبر کے پاس سے گزرتے تو سلام ضرور کرتے (۲)، یوں کہتے: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ!'' میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اسی طرح کہتے تھے۔'' (۳)

سیِّدُنا سالِم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَاکِم سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا سالِم بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والدِ ماجد اور جلیل القدر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے کثیر احادیث روایت کی ہیں، چند درج ذیل ہیں:

قابلِ رشک لوگ:

﴿2006﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا سالِم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَاکِم اپنے والد حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حسد نہیں مگر دو پر: (۱)...... وہ شخص جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید کا علم عطا فرمایا اور وہ رات دن اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ (۲)...... وہ شخص جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال عطا فرمایا اور وہ رات دن اس سے صدقہ کرتا ہے۔'' (۴) (۵)

---

1 ...... وفیات الاعیان، الرقم: ۲۵۲، سالم بن عبداللہ، ج۲، ص ۲۹۰ تا ۲۹۱۔

2 ...... **قبرستان میں سلام کرنے کا طریقہ:** اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ یعنی اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔
(سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب مایقول الرجل اذا دخل المقابر، الحدیث: ۱۰۵۵، ج۲، ص۳۲۹)

3 ...... المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الجنائز، ماذکر فی التسلیم علی القبور ...... الخ، الحدیث: ۵، ج۳، ص ۲۲۱۔

4 ...... صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقران ...... الخ، الحدیث: ۸۱۵، ص ۴۰۷۔

5 ...... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد سوم، صفحہ 541 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حسد سے مراد غبطہ ہے جس کو لوگ ......

﴿2007﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے[1]، نہ تو اس پر ظلم کرے نہ اسے رسوا کرے، جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت میں رہے گا۔ جو مسلمان سے کوئی تکلیف دور کرے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سے قیامت کے دن کی تکالیف دور کرے گا۔ جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا قیامت کے دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔'' [2]

﴿2008﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مومن کا پیپ سے بھرا ہوا پیٹ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھرا ہو[3]۔'' [4]

......رشک کہتے ہیں، جس کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کو جو نعمت ملی ویسی مجھے بھی مل جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ اسے نہ ملتی یا اس سے جاتی رہے اور حسد میں یہ آرزو ہوتی ہے، اسی وجہ سے حسد مذموم ہے اور غبطہ مذموم نہیں۔ (ایک سطر بعد لکھتے ہیں:) یہی دو چیزیں غبطہ کرنے کی ہیں، کہ یہ دونوں خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی بہت بڑی نعمتیں ہیں غبطہ ان پر کرنا چاہئے نہ کہ دوسری نعمتوں پر۔

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 551** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ''مسلمان مسلمان کا دینی و اسلامی بھائی ہے یا مسلمان مسلمان کے لئے سگے بھائی کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی اہم کہ نسبی بھائی کو ماں باپ نے بھائی بنایا اور مسلمان کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بھائی بنایا۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) سے رشتہ غلامی قوی ہے ماں باپ سے رشتہ نسبی ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) مسلمانوں کے بھائی نہیں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) تو مثل والد کے ہیں اس لئے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں بھاوج نہیں۔'' کچھ آگے فرماتے ہیں: ''خیال رہے یہاں بھائی ہونا رحمت و شفقت کے لحاظ سے ہے نہ کہ احکام کے اعتبار سے۔''

2 ......صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب لا یظلم المسلم......الخ، الحدیث: ۲۴۴۲، ص ۱۲۶۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 433** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ''بعض شارحین نے فرمایا کہ اس سے مراد برے اشعار ہیں، بعض نے فرمایا کہ اس سے مراد کوئی خاص شخص ہے ورنہ اچھے اشعار عام مسلمانوں کے لئے برے نہیں مگر قوی یہ ہے کہ اس سے ہر اچھے برے شعر مراد ہیں مطلب یہ ہے کہ اشعار میں بہت مشغولیت کہ ہر وقت ایں ایں کرتا رہے نہ نماز کا خیال ہو نہ کسی اور عبادت کا یہ ہر حال برا ہے خواہ اچھے اشعار ہوں ایسی مشغولیت ہو یا برے اشعار ہیں دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ ہر وقت ہی روں روں کرتے رہتے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے گاتے رہتے ہیں یہ برا ہے۔'' اور **صفحہ 444** پر فرماتے ہیں: ''یا برے اشعار مراد ہیں یا اشعار کا طبیعت پر غلبہ کہ اسے گانے کے سواء کچھ سوجھے ہی نہیں۔''

4 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللّٰہ بن عمر، الحدیث: ۵۷۰۸، ج ۲، ص ۴۱۱۔

﴿2009﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم حضرت سیِّدُ نا عبدُاللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص محض رضائے الٰہی کے لئے کسی چیز کو چھوڑتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بطورِ عوض اس سے بہتر چیز عطا فرماتا ہے جو اس کے لئے دین و دنیا میں بہتر ہوتی ہے۔'' (۱)

نسیان کے بادل:

﴿2010﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم حضرت سیِّدُ نا عبدُاللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: ''کبھی آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے ہیں اور ہم غائب اور کبھی ہم حاضر ہوتے ہیں اور آپ غائب۔ کیا آپ ایسے شخص کے متعلق کچھ جانتے ہیں جو حدیث بیان کرتا ہو کبھی اسے بھول جاتا ہو اور کبھی یاد آجاتی ہو؟'' امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے کہا: میں نے حضور نبیٔ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''ہر دل پر بادل چھا جاتے ہیں جس طرح چاند پر کہ جب وہ چمک رہا ہو جب اس پر بادل چھا جاتے ہیں تو تاریک ہو جاتا ہے جب چھٹ جائیں تو روشن و مُنور ہو جاتا ہے، اسی طرح ایک شخص حدیث بیان کرتا ہے کہ اچانک اس پر (نسیان) کے بادل چھا جاتے ہیں تو وہ بھول جاتا ہے پھر اچانک بادل چھٹ جاتے ہیں تو اسے یاد آجاتی ہے۔'' (۲)

رونے والی آنکھیں مانگو!

﴿2011﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم بن عبدُاللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا مانگا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عَیْنَیْنِ ھَطَّالَتَیْنِ تَشْفِیَانِ الْقَلْبَ بِذَرْفِ الدَّمْعِ مِنْ خَشْیَتِکَ قَبْلَ اَنْ یَّکُوْنَ الدَّمْعُ دَمًا وَّالْاَضْرَاسُ جَمْرًا یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خوف سے رونے والی آنکھیں عطا فرما جو خوب رو رو کر دل کو شفا بخشیں قبل اس کے کہ آنسو خون اور داڑھیں انگارا بن جائیں۔'' (۳)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۹٤٥، بکار بن محمد، ج۱۰، ص۳۷٤۔

2 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ۵۲۲۰، ج٤، ص٦۳، بتغیر قلیل۔

3 ......تاریخ مدینه دمشق، الرقم:۱۰۲٤، ثابت بن سرج، الحدیث: ۲۷۳۰، ج۱۱، ص۱۲۰۔

﴾2012﴿ ...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر تھا کہ ایک شخص قریب سے گزرا، کسی نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! میں محض رضائے الٰہی کے لئے اس شخص سے محبت کرتا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''کیا اس کا نام جانتے ہو؟'' عرض کی: ''نہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''اس سے نام پوچھو۔'' چنانچہ، پوچھنے پر اس نے اپنا نام بتایا اور کہا: ''تم رضائے الٰہی کے لئے مجھ سے محبت کرتے ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے محبت کرے۔'' اس نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر ساری گفتگو عرض کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(جنت) واجب ہوگئی۔'' (۱)

سب سے بُرے لوگ:

﴾2013﴿ ...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم بن عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار مکہ مکرمہ، سردار مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں میں سب سے بُرے مُجاہِرین ہیں۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! مجاہرین کون ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''جو رات میں گناہوں کا اِرتکاب کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی پردہ پوشی فرمائے لیکن صبح کے وقت لوگوں سے بیان کرتے پھریں کہ گُزشتہ رات ہم نے فلاں فلاں گناہ کیا۔'' چنانچہ، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پردہ (ستاری) کو پھاڑ دیتے ہیں۔'' (۲)

جنّتی پودے:

﴾2014﴿ ...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم بن عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم حضرتِ سیِّدُ نا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام مجھے حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس سے لے کر گزرے تو انہوں نے پوچھا: ''اے جبرائیل! تمہارے ساتھ کون ہے؟'' عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔'' آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے

---

1 ......سنن ابی داود، کتاب الادب، باب اخبار الرجل......الخ، الحدیث:۵۱۲۵، ج۴، ص۴۲۹، بتغیر۔

2 ......المعجم الصغیر، الحدیث:۶۳۳، ج۱، ص۲۲۷، بتغیر۔

مجھ سے کہا: ''اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنی امت کو حکم دیجئے کہ جنت میں کثرت سے پودے لگائیں کیونکہ جنّت کی زمین وسیع اور مٹی پاکیزہ ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: ''جنت کے پودے کیا ہیں؟'' کہا: ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہ (پڑھنا جنت کے پودے ہیں)۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُ نا مُطَرِّف بن عبداللّٰہ بن شِخِّیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ نہایت عبادت گزار، صابروشاکر، نفس کو ذلیل ورسوا کرنے اور عَلَی الْاِعْلَان ذِکْرُاللّٰہ کرنے والے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: اطاعت واعمال پر ہمیشگی اختیار کرنے اور کم و بے وُقعت چیز بھی ایثار کر دینے کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2015﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُ نا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے بیٹے سے فرمایا: ''جب بھی کسی نے میری تعریف کی تو میرا نفس میری نظر میں مزید حقیر ہو گیا۔'' (2)

اہل جنّت کی صفات:

﴿2016﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب میں رات کو اپنے بستر پر لیٹتا ہوں تو قرآن مجید میں غور وفکر کرتا اور اپنے عمل کا اہل جنت کے عمل سے تقابل کرتا ہوں تو ان کے اعمال مجھے بڑے نظر آتے ہیں (ان کی صفات یوں بیان کی گئی ہیں) کہ وہ رات میں کم سویا کرتے، رات اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں گزارتے، وہ فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں سجود اور قیام میں گزارتے ہیں۔ میں خود کو ان میں نہ پا کر اپنے نفس کو اس آیت مقدسہ پر پیش کرتا ہوں:

مَاسَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ (پ۲۹، المدثر:۴۲) ترجمۂ کنز الایمان: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی۔

تو خود کو جھوٹوں میں سے پاتا ہوں۔'' پھر لوگوں کو درج ذیل آیتِ مبارکہ تلاوت کرنے کی نصیحت کرتے:

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی ایوب الانصاری، الحدیث: ۲۳۶۱۱، ج۹، ص ۱۴۱۔

2 ...... کتاب الزھد لابن مبارک فی نسخته زائدا، باب فی الذب عن عرض المومن، الحدیث: ۲۱۳، ص ۶۱۔

وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا ؕ (پ۱۱، التوبۃ:۱۰۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے مقر (اقراری) ہوئے اور ملایا ایک کام اچھا اور دوسرا برا۔

پھر فرماتے: ''اے دوستو! مجھے امید ہے کہ میں اور تم انہیں میں سے ہوں۔'' (1)

﴿2017﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غُیلان بن جریر علَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کریں کہ اپنے خوف سے ہمیں ہلاک کردے تو ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں اور مجھے یقین ہے کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ اس کے علاوہ (یعنی ہم کوتاہی وزیادتی کرنے والے ہیں پھر) بھی ہم سے راضی ہوجاتا ہے۔'' (2)

میں مٹی ہوجاؤں:

﴿2018﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غُیلان بن میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُطرِّف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''اگر رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کوئی میرے پاس آئے اور مجھے جنت یا جہنَّم میں داخل ہونے یا مٹی ہوجانے کا اختیار دے تو میں مٹی ہوجانے کو اختیار کروں گا۔'' (3)

اگر دو نفس ہوتے:

﴿2019﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر میرے دو نفس ہوتے تو ایک دوسرے سے مقدَّم ہوتا، اگر ایک بھلائی پر آمادہ ہوتا تو میں دوسرے کو پیچ دیتا وگرنہ روکے رکھتا لیکن میرا ایک ہی نفس ہے نہیں معلوم کہ وہ کس چیز پر آمادہ ہے، بھلائی پر یا برائی پر؟'' (4)

دل، عمل اور نیت کی اصلاح:

﴿2020﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غیلان بن جریر علَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ

---

1 ......شعب الایمان، باب فی معالجۃ......الخ، الحدیث:۷۶۶، ج۵، ص۴۳۲۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخیر، الحدیث:۱۳۲۹، ص۲۵۱، بتغیر قلیل۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخیر، الحدیث:۱۳۲۰، ص۲۵۰۔

4 ......المنصف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب مطرف بن الشخیر، الحدیث:۷، ج۸، ص۲۴۵۔

رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''دل کی اصلاح عمل کی اصلاح پر اور عمل کی اصلاح نیت کی اصلاح پر موقوف ہے۔'' (۱)

پانی کے ایک گھونٹ کے برابر بھی نہیں:

﴿2021﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابومحمد باہلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زہیر بابی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو کہتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ اپنے بیٹے کے انتقال پر زلفوں میں کنگھی اور عمدہ جوڑا زیب تن کئے ہوئے محلے میں نکلے، کسی نے عرض کی: ''آپ کو یہ حالت زیبا نہیں کیونکہ آپ کا بیٹا فوت ہوا ہے۔'' فرمایا: ''کیا تم مجھے یہ حکم دیتے ہو کہ میں محض مصیبت کا ہو کر رہ جاؤں، بخدا! اگر دنیا و مَافِیْھَا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) میری ملک ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ سب ایک گھونٹ پانی کے وعدے پر مجھ سے لے لے تو میں اس تمام کو پانی کے ایک گھونٹ کے ہم پلہ بھی نہیں سمجھتا چہ جائیکہ نمازوں، ہدایت اور رحمت کا اس سے تقابل کیا جائے۔'' (۲)

﴿2022﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر ساری دنیا میری ملک ہو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت پلائے جانے والے ایک گھونٹ کے عوض مجھ سے لے لے تو میں سمجھوں گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ساری دنیا کی اچھی قیمت عطا فرما دی۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب:

﴿2023﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بندوں میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب ترین وہ صابر و شاکر بندہ ہے کہ اگر مصیبت میں مبتلا ہو تو صبر کرے اور نعمت مُیَسَّر ہو تو شکر کرے۔'' (۳)

﴿2024﴾...... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن ابی حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوسلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو کہتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ اُون کا لباس پہن کر مساکین کی صحبت میں بیٹھتے، اس کے متعلق ان سے پوچھا گیا تو فرمایا: ''میرے والد بڑے سخت تھے، میں یہ پسند کرتا ہوں کہ

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث:۱۳۲۳، ص۲۵۱۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبدالله، ج۵۸، ص۳۱۹۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبدالله، ج۵۸، ص۳۱۶۔

اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی وانکساری کروں تاکہ میرا مہربان رب عَزَّوَجَلَّ میرے والد کے ساتھ مہربانی والا معاملہ فرمائے۔'' (۱)

﴿2025﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حمید بن ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''میں اس چیز میں غور وفکر کرتا ہوں جس میں سراسر بھلائی ہو نہ تو اس میں کوئی شر ہو اور نہ ہی آفت کیونکہ میں نے آفت میں مبتلا کسی شخص کو چھٹکارا ملنے کے بعد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر گزار نہیں پایا۔'' (۲)

اس سے زیادہ پسند یہ ہے......!

﴿2026﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے کسی مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ پسند یہ ہے کہ عافیت میں ہوں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاؤں۔'' (۳)

﴿2027﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابواَشْعَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے رات بھر عبادت کرنے اور صبح غرور میں مبتلا ہونے سے زیادہ پسند ہے کہ میں رات سو کر گزاروں اور صبح اس پر شرمندہ ہوں۔'' (۴)

﴿2028﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر قیامت کے دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے یوں سوال کرے کہ ''اے مطرف! کیا تو نے یہ عمل نہیں کیا؟'' تو اس کا مجھے نام لے کر پکارنا زیادہ پسند ہے۔'' (۵)

﴿2029﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر میں کسی معاملے میں قسم اٹھالوں تو امید ہے کہ اس میں پورا اتروں گا حالانکہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جو اپنے اور رب عَزَّوَجَلَّ کے درمیان معاملات میں کوتاہی کا مُرتکب نہ ہوتا ہو۔''

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٧٤٥٦، مطرف بن عبداللّٰه، ج٥٨، ص٢٩٦۔

2 ......المرجع السابق، ص٣١٧، بتغیر قلیل۔ 3 ......المرجع السابق۔

4 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخیر، الحدیث:١٣٤٢، ص٢٥٣۔

5 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٧٤٥٦، مطرف بن عبداللّٰه، ج٥٨، ص٣١٥، بتغیر۔

﴿2030﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیتِ طیبہ:

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ﴿۵۵﴾ (پ۲۳، الصفت:۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جھانکا تو اسے بیچ بھڑکتی آگ میں دیکھا۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''جہنمیوں کو دیکھا کہ ان کی کھوپڑیاں اُبل رہی ہیں اور آگ نے ان کی رونق وہیئت تبدیل کردی ہے۔'' (1)

پتھر کی مانند:

﴿2031﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''انسان پتھر کی مانند ہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں بھلائی رکھ دے تو وہ اس میں پائی جاتی ہے۔'' پھر یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی:

وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴿۴۰﴾ (پ۱۸، النور:۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جسے اللہ نور نہ دے اس کے لئے کہیں نور نہیں۔

پھر فرمایا: ''یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو جنّت میں داخل ہو جائیں اور چاہیں تو جہنّم میں داخل ہو جائیں پھر تین بار قسم اٹھائی اور فرمایا: کوئی بندہ رضائے الٰہی کے بغیر کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔'' (2)

اللہ عَزَّوَجَلَّ، بندہ اور شیطان:

﴿2032﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حمید بن ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور شیطان کے درمیان پڑا پاتا ہوں اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے شیطان سے بچالے تو وہ نَجات پاجاتا ہے اور اگر چھوڑ دے تو شیطان اسے لے جاتا ہے۔'' (3)

---

1 ...... تفسیر الطبری، پ۲۳، سورة الصفت، تحت الآية:۵۵، الحديث:۲۹۳۹۲، ج۱۰، ص۴۹۲، باختصار۔

2 ...... تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبدالله، ج۵۸، ص۳۰۸۔

3 ...... الزهد لابن مبارك، باب الاعتبار والتفكر، الحديث:۲۹۸، ص۱۰۰۔

﴿2033﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر میرا دل نکال کر بائیں ہاتھ میں رکھ دیا جائے اور نیکی دائیں ہاتھ میں رکھ دی جائے تو میں اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ رضائے الٰہی کے بغیر نیکی میں سے کچھ اپنے دل میں داخل کرلوں۔'' (۱)

''تقدیر میں یوں ہی لکھا تھا'' نہ کہو!

﴿2034﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابی ہند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کسی شخص کو یہ زیبا نہیں کہ خود کو کنوئیں میں گرا دے اور کہے میری تقدیر میں یوں ہی لکھا تھا بلکہ اسے چاہئے کہ ڈرے، کوشش کرے اور بچے پھر بھی اگر کوئی مصیبت پہنچے تو یقین رکھے کہ تقدیر میں ہونے کی وجہ سے لاحق ہوئی ہے۔'' (۲)

﴿2035﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ اور حضرتِ سیِّدُنا بُدَیل عقیلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کو تقدیر کے سپرد نہیں کیا البتہ لوگ تقدیر ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔'' (۳)

نفس کا عیب:

﴿2036﴾ ...... (الف) حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر نَہْشَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نفس کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ لوگوں کے سامنے اس کی تعریف میں مبالغہ کیا جائے گویا کہ تو لوگوں کے سامنے اس کی تعریف وزینت چاہتا ہے جبکہ یہ چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں نفس کا عیب ہے۔'' (۴)

﴿2036﴾ ...... (ب) حضرتِ سیِّدُنا معلّٰی بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس کچھ لوگ جنتی نعمتوں کے متعلق گفتگو کر رہے تھے آپ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا

---

(1) ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۴۵٦، مطرف بن عبداللّٰه، ج۵۸، ص ۳۱۰۔

(2) ...... تذكرة الحفاظ للذهبی، الطبقة الثانية، مطرف بن عبداللّٰه، ج ۱، ص ۵۲۔

(3) ...... الجامع لمعمر بن راشد على هامش المصنف لعبد الرزاق، باب القدر، الحديث:۲۰۲۵۸، ج ۱۰، ص ۱۵۲۔

(4) ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۴۵٦، مطرف بن عبداللّٰه، ج۵۸، ص ۳۰۱۔

کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیونکہ میرے اور جنت کے درمیان جہنم کا تذکرہ حائل ہے۔'' (۱)

﴿2037﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غَیْلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''(غفلت کا یہ عالم ہے کہ) گویا دلوں کا ہمارے ساتھ کوئی تعلُّق نہیں اور گویا اس حدیث (کہ کتنی وعیدیں ایسی ہیں جو کانوں کو پھاڑ دیتی ہیں) میں ہمارے علاوہ کوئی اور مراد لیا جا رہا ہے۔'' (۲)

شکاری اور شکار:

﴿2038﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: ''اگر کوئی شخص شکار کو دیکھے جبکہ شکار اسے نہ دیکھ رہا ہو اور شکاری آہستہ آہستہ اسے پکڑنے کے لئے آگے بڑھے تو کیا وہ اسے پکڑ نہ لے گا؟'' لوگوں نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''بے شک شیطان ہمیں دیکھ رہا ہے جبکہ ہم اسے نہیں دیکھ رہے، اس وجہ سے وہ ہمیں اپنے جال میں پھنسا لیتا ہے۔'' (۳)

ایمان کے بعد افضل چیز:

﴿2039﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوعلاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بندے کو ایمان کی دولت کے بعد عقل سے افضل کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔'' (۴)

﴿2040﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''لوگوں کی عقلیں ان کے زمانے کے مطابق ہوتی ہیں۔'' (۵)

ناس اور نَسناس:

﴿2041﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث: ۱۳۲۱، ص ۲۵۱۔

2 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب مطرف بن الشخير، الحديث: ۲، ج۸، ص ۲۴۵۔

3 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب مطرف بن الشخير، الحديث: ۱۹، ج۸، ص ۲۴۶۔

4 ......صفة الصفوة، الرقم: ۴۹۲، مطرف بن عبدالله، ج۳، ص ۱۴۹۔

5 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب مطرف بن الشخير، الحديث: ۱۱، ج۸، ص ۲۴۶۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ”علما ہی ناس (انسان) کہلانے کے حق دار ہیں بقیہ سب نسناس (یعنی روایت کرنے والے اور جن سے روایت کی جاتی ہے) ہیں اور کچھ لوگوں کو میں دیکھتا ہوں جو دوسروں کے پانی (علم) میں غوطہ زَن ہیں (جیسا کہ ہم اور ہماری مثل لوگ)۔“ (۱)

﴿2042﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا غیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”یہ نہ کہو: اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ بلکہ یہ کہو: قَالَ اللّٰہُ۔“ ایک مرتبہ فرمایا: ”بندہ دو مرتبہ جھوٹ بولتا ہے یوں کہ بعض اوقات اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا ہے یہ کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: کچھ نہیں، کچھ نہیں۔ کیا کچھ بھی نہیں ہے؟“ (۲)

﴿2043﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا اسحاق بن سُوَید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ نگاہِ قدرت تیری وجہ سے ٹھنڈی ہو کیونکہ نگاہِ قدرت کسی کی وجہ سے ٹھنڈی نہیں ہوتی بلکہ یوں کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ سے تیرے چاہنے والوں کی آنکھیں ٹھنڈی کرے۔“ (۳)

﴿2044-45﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت مبارکہ:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾

(پ۲۲، فاطر: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ لوگ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے: یہ قُرّاء کے حق میں نازل ہوئی ہے۔“ (۴)

---

(۱) ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب مطرف بن الشخیر، الحدیث: ۱۰، ج۸، ص۲۴۶۔

(۲) ......الموسوعة للامام ابن ابی دنیا، کتاب الصف، باب مانھی ان یتکلم به، الحدیث: ۳۷۲، ج۷، ص۲۲۶۔

(۳) ......النھایة فی غریب الحدیث والاثر، باب النون مع العین، ج۵، ص۱۸۶۔

(۴) ......الزھد لابن مبارک، باب ماجاء فی ذم التنعم، الحدیث: ۷۹۴، ص۲۷۴۔

﴿2046﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بے شک موت نے اہل نعمت کی نعمتوں میں فساد برپا کر دیا ہے، لہٰذا تم ایسی نعمتوں کے طالب بنو جن میں موت نہ ہو۔'' (1)

خوف اور امید:

﴿2047﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہم اکثر حضرت سیِّدُ نا زید بن صُوحان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے پاس جاتے، وہ کہا کرتے تھے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! (ایک دوسرے کی) تکریم کرو اور اچھے سلوک سے پیش آؤ کیونکہ بارگاہ الٰہی تک رسائی کا ذریعہ دو خصلتیں یعنی خوف اور امید ہیں۔'' ایک دن میں ان کے پاس آیا تو لوگوں کو ایک معاہدہ لکھتے دیکھا، اس کا مضمون کچھ یوں تھا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا رب، حضرت سیِّدُ نا محمد مصطفےٰ، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے نبی اور قرآن ہمارا امام وراہ نما ہے تو جس نے ہمارا ساتھ دیا ہم بھی اس کا ساتھ دیں گے لیکن جس نے ہماری مخالفت کی تو ہمارا ہاتھ اس کی گردن پر ہوگا اور ہم اس کے مخالف ہوں گے۔'' حضرت سیِّدُ نا زید بن صُوحان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن یہ معاہدہ لوگوں میں سے ایک ایک کے سامنے پیش کرتے، لوگ کہتے: ''اے فلاں! کیا تو نے اقرار کیا۔'' حتی کہ مجھ تک پہنچے۔ پوچھا: ''اے لڑکے! کیا تم نے بھی اقرار کیا؟'' میں نے کہا: ''نہیں۔'' حضرت سیِّدُ نا زید بن صُوحان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے کہا: ''لڑکے کے معاملہ میں جلد بازی سے کام نہ لو۔'' پھر کہا: ''تم کیا کہتے ہو؟'' میں نے کہا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید میں مجھ سے وعدہ لیا ہے، لہٰذا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کئے ہوئے عہد کے علاوہ کوئی نیا عہد ہرگز نہیں کرسکتا۔'' چنانچہ، لوگوں نے معاہدے سے رجوع کرلیا یہاں تک کہ ایک بھی اقرار کرنے والا باقی نہ رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ''آپ کتنے لوگ تھے؟'' فرمایا: ''تقریباً 30 تھے۔''

حضرتِ سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی فتنہ برپا ہوتا تو حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کو اس سے دور رہنے کی تلقین کرتے اور خود بھی دور رہتے جبکہ حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری

(1)......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث: ۱۳۳۹، ص۲۵۳۔

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لوگوں کو تو فتنہ سے دور رہنے کی تلقین کرتے لیکن خود دور نہ ہوتے۔ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: ''حضرتِ حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مثال اس شخص کی سی ہے جو لوگوں کو تو سیلاب سے ڈراتا ہے لیکن خود اس کی راہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔'' (1)

﴾2048-49﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''فتنہ لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے نہیں بلکہ یہ مومن کو اس کے دین سے برگشتہ کرنے کے لئے وقوع پذیر ہوتا ہے۔'' مزید فرماتے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ فرمائے کہ تو نے فلاں کو کیوں قتل کیا اس سے زیادہ محبوب مجھے یہ ہے کہ وہ کہے: تو نے فلاں کو کیوں قتل نہ کیا۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ:

﴾2050﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللہ بن شخّیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب بندے کا ظاہر و باطن یکساں ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے یہ میرا حقیقی بندہ ہے۔ بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ مخلوق کے درمیان ضرور عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائے گا حتی کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کو بھی بدلہ دلوائے گا۔'' (2)

﴾2051﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو تیاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر جُمُعہ کی رات دیہات کی طرف جاتے، رات کی تاریکی میں کبھی کبھار ان کے کوڑے سے نور کی روشنی ظاہر ہوتی۔ چنانچہ، ایک بار رات کے وقت نکلے قبرستان پہنچے تو گھوڑا کھڑا کر کے آرام کی غرض سے کچھ دیر کے لئے سر جھکا لیا۔ فرماتے ہیں: میں نے ہر صاحبِ قبر کو اپنی قبر پر بیٹھے دیکھا جب انہوں نے مجھے دیکھا تو بولے: ''یہ مطرف ہیں جو جمعہ کو تشریف لاتے ہیں۔'' فرماتے ہیں: ''میں نے کہا کیا عالَمِ بَرزَخ میں بھی جمعہ کا دن پہچانا جاتا ہے؟'' کہا: ''ہاں! بلکہ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ پرندے اس دن کیا کہتے ہیں؟'' میں نے پوچھا: ''پرند کیا کہتے ہیں؟'' کہا: ''کہتے ہیں:

---

(1) ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبداللّٰہ، ج۵۸، ص۳۱۳تا۳۱۴۔

(2) ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخیر، الحدیث:۱۳۲۷، ص۲۵۱، باختصار۔

الزھد للامام وکیع بن الجراح، باب کتاب اھل الخیر......الخ، الحدیث:۵۲۶، الجزء الاول(ب)، ص۸۴۸۔

اچھے دن کا سلام ہو، سلام ہو۔'' (۱)

جھٹلانے والا زیادہ جھوٹا ہوتا ہے:

﴿2052﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور ان کا ایک رفیق اندھیری رات میں سفر پر نکلے اچانک ان کے کوڑے سے روشنی نمودار ہوئی۔ رفیق نے کہا: ''اگر ہم یہ بات لوگوں کو بتائیں تو وہ ہمیں جھٹلائیں گے۔'' حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جھٹلانے والا زیادہ جھوٹا ہوتا ہے کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو جھٹلاتا ہے۔'' (۲)

﴿2053﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا غُیلان بن جریر علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر دیہات کی طرف جایا کرتے تھے، ایک بار اپنے بھتیجے کے ہمراہ واپس لوٹ رہے تھے کہ اچانک ان کے کوڑے سے تسبیح کی آواز سنائی دی، بھتیجے نے عرض کی: ''اگر ہم نے لوگوں کو یہ بات بتائی تو وہ ہمیں جھٹلائیں گے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جھٹلانے والا لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹا ہوتا ہے۔'' (۳)

﴿2054﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ''ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی عبادت گاہ سے لوٹ رہے تھے کہ رات کے اندھیرے میں آپ کا کوڑا روشن ہو گیا۔'' (۴)

برتن بھی تسبیح کرتے:

﴿2055﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن مُغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب گھر میں داخل ہوتے تو گھر کے برتن بھی ان کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کرتے۔'' (۵)

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث:۱۳۷۷، ص۲۵۷۔

2 ......الجامع لمعمر بن راشد على هامش المصنف لعبد الرزاق، باب مايعجل لاهل اليقين من الآيات، الحديث:۲۰۷۱۰، ج۱۰، ص۲۵۵۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبدالله، ج۵۸، ص۳۲۱۔

4 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب مطرف بن الشخير، الحديث:۱۴، ج۸، ص۲۴۶۔

5 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث:۱۳۴۷، ص۲۵۳۔

نیک شخص کی دعا:

﴿2056﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حُمَید بن ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ اوران کی قوم کے ایک شخص کے درمیان کچھ ناچاقی تھی۔ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے کہا: ''اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے موت دے دے۔'' وہ اسی وقت گرا اور فوت ہوگیا۔ چنانچہ، اس کے اہل خانہ بصرہ کے گورنر زیاد کے پاس شکایت لے کر گئے، زیاد نے پوچھا: ''کیا انہوں نے اسے کوئی چیز ماری ہے؟ کیا اسے چھوا ہے؟'' کہا: ''نہیں۔'' زیاد نے کہا: ''یہ نیک شخص کی دعا ہے جو تقدیر الٰہی کے موافق ہوگئی۔'' (۱)

﴿2057﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا بشر بن کثیر اُسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے جنگل و بیابان میں پڑاؤ کیا اور عبادت کے لئے خط کھینچ کر عصا چہرے کے سامنے نَصْب کرکے مصروفِ عبادت ہوگئے، میں نے دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا کُتا بار بار سامنے سے گزرتا آپ پھر بھی نماز میں مصروف رہے، آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے شکار سے محروم کردے۔'' حضرتِ سیِّدُنا بشر بن کثیر اسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''میں اس کتے کے بارے میں اتنا جانتا ہوں کہ شکار اس کی دَسترس میں ہوتا ہے لیکن وہ پھر بھی اسے پکڑ نہ پاتا۔'' (۲)

سورۂ حم السَّجدہ کی برکت:

﴿2058﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن عمرو فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اور ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوئے اس وقت ان پر بے ہوشی طاری تھی، انہوں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے نور کی تین شعائیں بلند ہو رہی ہیں، ایک سر، دوسری درمیان اور تیسری پاؤں کی جانب سے۔ یہ دیکھ کر ہم گھبرا گئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو جب کچھ افاقہ ہوا تو ہم

---

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبد اللّٰہ، ج۵۸، ص۳۲۳۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبد اللّٰہ، ج۵۸، ص۳۲۵۔

نے پوچھا: ''کیسے ہیں؟'' فرمایا: ''اچھا ہوں۔'' ہم نے عرض کی: ''ہم نے ایک چیز دیکھی ہے جس نے ہمیں خوفزدہ کردیا ہے۔'' پوچھا: ''کیا دیکھا؟'' عرض کی: ''ہم نے آپ کے سر، درمیان اور پاؤں سے نور کی شعائیں بلند ہوتی دیکھی ہیں۔'' پوچھا: ''کیا واقعی تم نے دیکھی ہیں؟'' عرض کی: ''جی ہاں!'' حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''یہ سورۂ حٰمٓ السَّجدہ کی تلاوت کی بَرَکت ہے۔ اس کی 30 آیتیں ہیں۔ ابتدائی 10 آیتیں سر کی جانب سے، درمیانی درمیان سے اور آخری پاؤں کی جانب سے بلند ہوتی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ یہ میری شفاعت بھی کرے گی، یہ اس سورت کا ثواب ہے جو میری حفاظت کرتا ہے۔'' (1)

دعا کی بَرَکت سے رہائی:

﴿2059﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غَیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے حضرت سیِّدُنا مُوَرِّق عِجْلی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَلِی کو قید کردیا، حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے کہا: ''میں دعا کرتا ہوں تم اس پر آمین کہنا۔'' چنانچہ، ہم نے آپ کی دعا پر آمین کہا۔ عشا کے وقت جب حجاج کا دربار لگا تو لوگ داخل ہوئے حضرت سیِّدُنا مُوَرِّق عِجْلی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَلِی کے والد بھی داخل ہونے والوں میں تھے۔ حجاج نے چوکیدار سے کہا: ''جیل جاؤ اور اس بوڑھے شخص کا بیٹا اس کے حوالے کردو۔'' حضرتِ سیِّدُنا خالد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ ''حجاج نے اس کے علاوہ کسی سے کوئی بات نہ کی۔'' (2)

سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دعائیں:

﴿61-2060﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوغیلان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر یہ دعا مانگتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ السُّلْطَانِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَجْرِیْ بِهٖ اَقْلَامُھُمْ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَقُوْلَ بِحَقٍّ اَطْلُبُ بِهٖ غَیْرَ طَاعَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَتَزَیَّنَ لِلنَّاسِ بِشَیْءٍ یَّشِیْنُنِیْ عَنْكَ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْتَعِیْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ مَعَاصِیْكَ عَلٰی ضُرٍّ نَزَلَ بِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ تَجْعَلَنِیْ عِبْرَةً لِّاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ تَجْعَلَ اَحَدًا اَسْعَدُ بِمَا عَمَّلْتَهٗ مِنِّیْ، اَللّٰھُمَّ لَاتُخْزِنِیْ فَاِنَّكَ بِیْ عَالِمٌ اَللّٰھُمَّ لَاتُعَذِّبْنِیْ فَاِنَّكَ عَلَیَّ قَادِرٌ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں بادشاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا

---

(1) ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبداللّٰہ، ج۵۸، ص۳۳۴۔

(2) ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبداللّٰہ، ج۵۸، ص۳۲۴۔

ہوں اور اس شر سے جس پر بادشاہوں کے قلم چلیں اور ایسی بات سے جس کی وجہ سے تیرے علاوہ کسی کی اطاعت کروں اور پناہ مانگتا ہوں کہ لوگوں کے سامنے ایسی چیز سے مزین ہوں جو مجھے تیری بارگاہ میں عیب دار بنادے اور آنے والی مصیبت میں کسی چیز سے مدد لے کر تیری نافرمانی میں مبتلا ہونے سے بھی پناہ مانگتا ہوں، نیز میں پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے مخلوق کے لئے نشانِ عبرت بنادے اور اس سے کہ تو کسی کو مجھ سے زیادہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے رسوامت کرنا بے شک تو میرے بارے میں خوب جانتا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے عذاب نہ دینا بے شک تو مجھ پر قادر ہے۔" (۱)

﴿2062﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں دعا مانگا کرتے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تُبْتُ اِلَیْکَ مِنْہُ ثُمَّ عُدْتُّ اِلَیْہِ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا جَعَلْتُہٗ لَکَ عَلٰی نَفْسِیْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ بِھَا وَاَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا زَعَمْتُ اِنِّیْ اَرَدْتُ بِہٖ وَجْھَکَ فَخَالَطَ قَلْبِیْ فِیْہِ مَا قَدْ عَلِمْتَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں ہر اس خطا سے جس سے توبہ کرنے کے بعد پھر اس کا مرتکب ہوا اور اس بات سے جسے تیری رضا کی خاطر خود پر لازم کیا پھر اسے پورا نہ کرسکا اور اس کام سے جسے صرف تیری رضا کی نیت سے کیا پھر اس میں کوئی اور نیت شامل ہوگئی۔" (۲)

﴿2063﴾...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں دعا مانگتے: "اَللّٰھُمَّ ارْضِ عَنَّا فَاِنْ لَمْ تَرْضِ عَنَّا فَاعْفُ عَنَّا فَاِنَّ الْمَوْلٰی قَدْ یَعْفُوْ عَنْ عَبْدِہٖ وَھُوَ عَنْہُ غَیْرُ رَاضٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم سے راضی ہوجا، اگر راضی نہیں تو ہمیں معاف فرمادے کیونکہ بعض اوقات آقا غلام کو معاف کردیتا ہے حالانکہ وہ اس سے راضی نہیں ہوتا۔" (۳)

﴿2064﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں دعا کرتے: "اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ صَلَاۃً، اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ صِیَامًا، اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ حَسَنَۃً یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری نمازیں اور روزے قبول فرما اور میرے لئے نیکیاں لکھ دے۔" پھر فرماتے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے۔" (۴)

---

❶......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٧٤٥٦، مطرف بن عبداللّٰه، ج٥٨، ص٣٢٦، "عملته" بدله "علمته"۔

❷......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٧٤٥٦، مطرف بن عبداللّٰه، ج٥٨، ص٣٢٧۔

❸......صفة الصفوة، الرقم:٤٩٢، مطرف بن عبداللّٰه، ج٣، ص١٥٠۔

❹......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٧٤٥٦، مطرف بن عبداللّٰه، ج٥٨، ص٣٢٦۔

دین کا اہم جُز:

﴿2065﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے اس عظیم الشان اَمْر (یعنی دین) میں غور وفکر کیا کہ یہ کس ذات کی طرف سے ہے؟ تو مجھ پر عیاں ہوا کہ یہ مِنْ جانبِ اللہ ہے، پھر سوچا اس کا خاتمہ کس پر ہوگا؟ تو ظاہر ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر، پھر اس کے اہم جز پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ اس کا اہم جز دعا ہے۔'' (۱)

﴿2066﴾...... حضرتِ سیِّدُنا شکیر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب تم کسی مریض کی تیمارداری کے لئے جاؤ تو ہو سکے تو اس سے اپنے لئے دعا کرواؤ کیونکہ مریض کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔'' (۲)

﴿2067﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر مومن کے خوف اور امید کا وزن کیا جائے تو دونوں ہم وزن ہوں گے، کوئی ایک دوسرے سے زیادہ نہیں ہوگا۔'' (۳)

خیرخواہ اور دھوکے باز:

﴿2068﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ہم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سے فِرِشتوں کو بندوں کا سب سے زیادہ خیرخواہ جبکہ بندوں کے لئے سب سے زیادہ دھوکے باز شیاطین کو پایا۔'' (۴)

سب سے بُرا عمل:

﴿2069﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب مطرف بن الشخیر، الحدیث: ۲۰، ج۸، ص۲٤۷۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم: ٤۹۲، مطرف بن عبداللہ، ج۳، ص۱۵۰۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخیر، الحدیث: ۱۳۲۵، ص۲۵۱۔

4 ......تفسیر عبد الرزاق، پ۲٤، سورة المؤمن، الآیة: ۷، الحدیث: ۲٦۵۷، ج۳، ص۱٤۰۔

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''سب سے برا عمل وہ ہے جو آخرت سے متعلق ہو لیکن اس سے دنیا طلب کی جائے۔'' (۱)

﴿2070﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ''میں بوڑھی بیوہ سے بھی زیادہ جماعت کا محتاج ہوں کیونکہ میں جماعت میں تو اپنا قبلہ اور جہت پہچان لیتا ہوں لیکن جماعت سے علیحدگی میں معاملہ مجھ پر مُشْتَبَہ ہو جاتا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم جب تک ڈرتے رہو گے اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں کفایت کرتا رہے گا۔'' (۲)

﴿2071﴾...... حضرت سیِّدُنا غیلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بوڑھی بیوہ جتنا اپنے دامن پر بیٹھنے (یعنی اسے داغ دار ہونے سے بچانے) کی محتاج ہے میں اس سے بھی زیادہ جماعت کا محتاج ہوں۔'' (۳)

شانِ الٰہی کی تعظیم کا درس:

﴿2072﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان اس سے بلند ہے کہ اس کا ذکر کسی کتے یا گدھے کے پاس کیا جائے، تم میں کوئی اپنے کتے یا بکری کو کہتا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے رسوا کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے ساتھ بُرا معاملہ کرے۔'' (۴)

علم عمل سے افضل ہے:

﴿2073﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اسحاق بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مطرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے عبادت میں مشغول ہوئے تو ان کے والد حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے بیٹے! علم حاصل کرنا عمل (یعنی عبادت) سے افضل ہے۔ برائی دو نیکیوں کے درمیان ہوتی ہے۔ دو

(۱)......صفة الصفوة، الرقم:٤٩٢، مطرف بن عبدالله، ج٣، ص١٥٠۔

(۲)......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٣٠٢٧، مطرف بن عبدالله بن الشخير، ج٧، ص١٠٤، باختصار۔

(۳)......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب مطرف بن الشخير، الحديث:٢٣، ج٨، ص٢٤٧۔

(۴)......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب مطرف بن الشخير، الحديث:٢١، ج٨، ص٢٤٧۔

چیزوں میں سے بُری حَقْحَقَہ[1] ہے۔'' [2]

حضرت سیِّدُ نا شیخ حافظ ابو نُعَیْم احمد بن عبد اللّٰہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''درست ہے کہ برائی دو نیکیوں کے درمیان ہوتی ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ نیکی دو برائیوں کے درمیان ہے یعنی حد سے نہ بڑھنے اور کوتاہی کو ترک کرنے میں۔''

﴿2074﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ابو تیاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا مُطَرِّف بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ان میں افضل جلد باز ہوگا جبکہ آج کل افضل وہ ہے جو بردبار اور اچھی طرح غور و فکر کرنے والا ہے۔'' [3]

﴿2075﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا اَیُّوب سَخْتِیَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''اگر دین میں مجھ پر سختی آئے تو یہ اس سے زیادہ ہے کہ میں کسی ایسے شخص کے پاس جاؤں جس کے پاس ایک لاکھ تلواریں ہوں اور اس سے ایسی بات کہوں جس پر وہ مجھے قتل کردے۔''

﴿2076﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے مروی ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیٹا کہیں گم ہو گیا آپ نے جبہ پہنا اور ہاتھ میں عصا لے کر فرمایا: ''میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے مِسْکِیْنِی اپناتا ہوں تاکہ وہ مجھ پر رحم فرمائے اور میرا بیٹا مجھے واپس لوٹا دے۔'' [4]

تقسیمِ الٰہی پر راضی رہو!

﴿2077﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بخدا! اگر ہماری یہ مجلس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی سابق تقدیر کے مطابق ہے تو جو گزرا وہ ہمارے لئے

---

1 ...... حَقْحَقَہ: کا معنی ہے کہ چلنے کی مزید استطاعت نہ رہنا یا جانور پر اس کی استطاعت سے زیادہ بوجھ لاد دینا۔ مراد یہ ہے کہ عبادت میں میانہ روی اختیار کی جائے اور نفس کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالا جائے۔ (فیض القدیر، تحت الحدیث:۵۷۰۸، ج۴، ص۵۰۷، ملخصًا)

2 ...... شعب الایمان، باب فی الصیام، الحدیث:۳۸۸۸، ج۳، ص۴۰۲۔

3 ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبداللّٰہ، ج۵۸، ص۳۱۱۔

4 ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبداللّٰہ، ج۵۸، ص۳۲۵۔

بہت اچھا ہے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی تقسیم کے مطابق ہمیں عطا فرمایا ہے تو ہمارے لئے بہت اچھی تقسیم کی۔'' (۱)

﴿2078﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غُیلان بن جریر علیہ رحمۃ اللہ القدیر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی تعریف کروں تو یقیناً مجھے لوگوں سے بغض رکھنا پڑے گا۔'' (۲)

﴿2079﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غیلان بن جریر علیہ رحمۃ اللہ القدیر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرمایا کرتے تھے: ''لوگوں کے مُتعلّق بدگمانی سے بچو۔'' (۳)

جانوروں پر رَحم باعثِ رحمت ہے:

﴿2080﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''بے شک (بروز قیامت) اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک چڑیا پر رحم کرنے کے سبب بندۂ مومن پر رحم فرمائے گا۔'' ایک مرتبہ ایک سرخ رنگ کا پرندہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہاتھ لگا تو فرمایا: ''آج میں تجھے تیرے بچوں پر صدقہ کروں گا۔'' چنانچہ، اسے آزاد کر دیا۔ (۴)

حقیقی موت:

﴿2081﴾...... حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے ایک بھائی سے فرمایا: ''اے ابوفلاں! اگر تمہیں مجھ سے کوئی حاجت ہو تو اس کے متعلق بات نہ کرنا بلکہ کسی رُقعہ میں لکھ کر میری طرف بھیج دینا کیونکہ میں تیرے چہرے پر سُوال کی ذلت دیکھنا ناپسند کرتا ہوں۔ پھر کسی شاعر کے یہ اشعار پڑھے:

لَاتَحْسَبَنَّ الْمَوْتَ مَوْتَ الْبَلٰی ۔۔۔ اِنَّمَا الْمَوْتُ سُوَالُ الرِّجَال

كِلَاهُمَا مَوْتٌ وَلٰكِنْ ذَا ۔۔۔ اَشَدُّ مِنْ ذَاكَ لِذُلِّ السُّوَال

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث:١٣٢٢، ص ٢٥١۔

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٣٠٢٧، مطرف بن عبدالله بن الشخير، ج٧، ص ١٠٥۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث:١٣٥٤، ص ٢٥٤۔

4 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧٤٥٦، مطرف بن عبدالله، ج٥٨، ص ٣٢٨۔

ترجمہ: (۱)......آزمائش کی موت کو موت ہرگز نہ سمجھو بلکہ موت حقیقت میں مردوں کا سوال کرنا ہے۔

(۲)......دونوں ایک ہی طرح کی موتیں ہیں لیکن سوال کی ذلت کی وجہ سے موت آزمائش کی موت سے زیادہ شدید ہے۔

اسی طرح ایک اور شاعر کا قول ہے:

مَا اعْتَاضَ بَاذِلُ وَجْهِهٖ بِسُوَالِهٖ　　عِوَضًا وَاِنْ نَالَ الْغِنٰى بِسُوَال

وَاِذَا السُّوَالُ مَعَ النَّوَالِ وَزَنْتَهٗ　　رَجَحَ السُّوَالُ وَخَفَّ كُلُّ نَوَال

فَاِذَا ابْتُلِيْتَ بِبَذْلِ وَجْهِكَ سَائِلًا　　فَابْذِلْهُ لِلْمُكْرِمِ الْمُفْضَال

ترجمہ: (۱)......وہ سوال کے ذریعے خود کو رسوا کر کے عوض نہیں چاہتا اگرچہ سوال کر کے وہ مالدار ہو جائے۔

(۲)......اور اگر تو سوال وعطا کا وزن کرے گا تو سوال بھاری ہوگا جبکہ عطا ہلکی۔

(۳)......اگر مجبوراً کبھی تجھے سوال کی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے تو خود کو کسی بڑے بخشش وفضل کرنے والے کے سامنے ہی پیش کرنا۔ (1)

﴿2082﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ''میں نے اس غفلت کو جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مخلوق میں سے صدِّیقین کے دلوں میں ڈالا ہے رحمت پایا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی کے سبب مخلوق پر رحم فرماتا ہے اور اگر ان کے دلوں میں ان کی معْرِفت کے مطابق خوف ڈال دیتا تو مخلوق کی زندگی خوش گوار نہ ہوتی۔'' (2)

سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَرْوی اَحادیث

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابونُعَیم احمد بن عبداللّٰہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کی اپنے والد حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن شِخِّیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کردہ چند احادیث:

﴿2083﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن شخیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز ادا فرما

(1) ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبداللّٰه، ج۵۸، ص۳۲۹تا۳۳۰۔

(2) ......شعب الایمان، باب فی الرجاء من اللّٰه، الحدیث:۱۰۶۱، ج۲، ص۲۴۔

رہے تھے اور رونے کی وجہ سے سینۂ مبارکہ سے ہانڈی کے جوش مارنے کی طرح آواز آرہی تھی۔" (۱)

ابنِ آدم کا حقیقی مال:

﴿2084﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن شِخِّیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سورۂ تکاثر تلاوت فرما رہے تھے۔ پھر ارشاد فرمایا: "ابن آدم کہتا ہے میرا مال۔ اے ابن آدم حقیقتاً تیرا مال تو وہ ہے جو تو کھا کر فنا کردے یا صدقہ کرکے آگے بڑھا دے یا پہن کر گلا دے۔" (۲)

﴿2085﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ رسالت میں ایک شخص کے متعلق ذکر کیا گیا کہ وہ ہمیشہ روزے رکھتا ہے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا(۳)۔" (۴)

ننانوے بلائیں:

﴿2086﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن شِخِّیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "انسان اس طرح بنایا گیا ہے کہ اس کے آس پاس 99 بلائیں ہیں اگر ان سب بلاؤں سے بچ گیا تو بڑھاپے میں پڑے گا حتی کہ مر جائے۔" (۵)

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث مطرف بن عبداللہ، الحدیث:۱۶۳۱۲، ج۵، ص۴۹۹۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث مطرف بن عبداللہ، الحدیث:۱۶۳۰۳۶، ج۵، ص۴۹۸۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 183** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ایسا شخص ہمیشہ دن میں کھانے سے محروم رہا اور روزوں کا ثواب بھی نہ پا سکا، کیونکہ سال میں پانچ دن روزے منع تھے، اور وہ ان دنوں میں بھی روزے رکھ گیا، گنہگار رہوا، یا یہ حکم اس کے متعلق ہے جو ہمیشہ روزوں پر قادر نہ ہو، بہت مشقت اٹھا کر اور نفس کو ہلاکت میں ڈال کر روزے رکھے اور ان روزوں کی وجہ سے حق والوں کے حقوق ادا نہ کرسکے۔

4 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث مطرف بن عبداللہ، الحدیث ۱۶۳۲۰، ج۵، ص۵۰۰۔

5 ......سنن الترمذی، کتاب القدر، الحدیث:۲۱۵۷، ج۴، ص۶۰۔

﴿2087﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''علم کو عبادت پر فضیلت دینا مجھے زیادہ محبوب ہے اور تمہارا بہترین عمل پرہیز گاری ہے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا یزید بن عبداللہ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھائی ابو العلاء حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللہ بن شِخِّیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو کثرتِ عبادت میں مشہور تھے۔ ان کا کلام اگرچہ کم ہے لیکن پھر بھی مذکور ہے۔ آپ سے منقول بعض باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کی: ''کیا ہم اپنی مسجد کی چھت دُرُست نہ کرلیں؟'' فرمایا: ''اپنے دلوں کی اصلاح کرو یہ تمہیں مسجد کی درستی سے کفایت کرے گا۔''

جہنّمی وہ ہے......!

حضرت سیِّدُنا یزید بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''بے شک جہنمی وہ ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف کسی مُخْفِی گناہ سے باز نہ رکھے۔''

﴿2088﴾...... حضرتِ سیِّدُنا بدیل بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''مجھے کسی مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ پسند یہ ہے کہ عافیت میں ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاؤں۔'' جبکہ ان کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا ابو العلاء یزید بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان (یعنی عافیت ومصیبت) میں سے جو بھی میرے حق میں بہتر ہو اس کا میرے لئے جلد فیصلہ فرمادے۔'' (2)

1 ......المستدرك، كتاب العلم، باب فضل العلم احب......الخ، الحديث: ۳۲۰، ج۱، ص۲۸۳۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم: ۴۹۹، يزيد بن عبدالله، ج۳، ص۱۵۵۔

عافیت کے ساتھ شکر اور مصیبت پر صبر:

﴿2089﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن سکن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھا کہ اہلِ بغداد میں سے ایک شخص نے کھڑے ہوکر ان سے کہا: اے ابو محمد! مجھے بتائیے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمان کہ''مجھے کسی مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ پسند یہ ہے کہ عافیت میں ہوں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاؤں۔'' آپ کو زیادہ پسند ہے یا ان کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا ابو العلاء یزید بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ فرمان کہ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جو تو میرے لئے پسند فرماتا ہے میں بھی اپنے نفس کے لئے وہی پسند کرتا ہوں۔'' حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ دیر خاموش ہوگئے۔ پھر فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا مطرف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول مجھے زیادہ پسند ہے۔'' اس شخص نے کہا: ''وہ کیوں حالانکہ ان کے بھائی نے اپنے لئے وہی پسند کیا جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے پسند کیا؟'' فرمایا: ''میں نے قرآن مجید کی تلاوت کی تو حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عافیت سے موصوف پایا۔ چنانچہ، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی صِفَت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ (پ۲۳، ص:۳۰) ترجمۂ کنز الایمان: کیا اچھا بندہ بے شک وہ بہت رجوع لانے والا۔

اور حضرتِ سیِّدُنا اَیُّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آزمائش سے موصوف پایا ان کی صفت بیان کرتے ہوئے بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ (پ۲۳، ص:۴۴) ترجمۂ کنز الایمان: کیا اچھا بندہ بے شک وہ بہت رجوع لانے والا ہے۔

چنانچہ، دونوں صِفَتیں برابر ہوئیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو عافیت نصیب ہوئی جبکہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کو آزمائش و تکالیف کا سامنا کرنا پڑا لہٰذا میں نے شکر کو صبر کے قائم مقام پایا۔ جب دونوں حالتیں برابر ہوئیں تو عافیت کے ساتھ شکر ادا کرنا مجھے مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ پسند ہے۔''[1]

﴿2090﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ایک مجلس میں حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی موجودگی میں حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: ''کچھ ارشاد

---

[1] ......تهذيب الكمال، الرقم:۲۴۱۳، سفيان بن عيينة، ج۱۱، ص۱۹۳۔

فرمایئے۔'' فرمایا:''میں یہاں کلام کروں؟ (یہ امتحان گاہ ہے یہاں زیادہ گفتگو نقصان کا باعث ہے)۔'' پھر کلام کی احتیاط اور اس کے انجام کے بارے میں کچھ بیان فرمایا۔ حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں:''مجھے اس بات سے بڑا تعجب ہوا۔'' (۱)

سیِّدُنا یزید بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

موت کے وقت سورۂ اِخلاص پڑھنے کی فضیلت:

﴿2091﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''جس شخص نے مرضُ الموت میں سورۂ اِخلاص کی تلاوت کی وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ اور قبر کے دبانے سے امن میں رہے گا۔ نیز قیامت کے دن فرشتے اسے اپنے پروں پر اٹھا کر پُلِ صراط عُبُور کروا کر جنت کی طرف جائیں گے۔'' (۲)

﴿2092﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو رزق کے معاملے میں آزماتا ہے تاکہ دیکھے کہ وہ کیا عمل کرتا ہے اگر تقسیمِ الٰہی پر راضی رہے تو اس کے رزق میں بَرَکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر راضی نہ ہو تو برکت سے محروم رہتا ہے۔'' (۳)

حضرت سیِّدُنا صفوان بن مُحَرِّز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز مازنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ کا شمار بھی کثرت سے عبادت کرنے، خوب گریہ وزاری کرنے، تنہائی پسند اور کثرت سے دعا کرنے والوں میں ہوتا ہے۔

(1)......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٥٦٠، یزید بن عبداللّٰہ بن الشخیر، ج٥، ص٤٠٧۔

(2)......المعجم الاوسط، الحدیث: ٥٧٨٥، ج٤، ص٢٢٢۔

(3)......المعجم الاوسط، الحدیث: ٨٣٦٢، ج٦، ص١٦١، دون قولہ الرزق۔

﴿2093﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب میں اپنے اہل خانہ کے پاس جاتا ہوں تو وہ میرے سامنے روٹی رکھتے ہیں، میں کھا کر بھوک ختم کر لیتا ہوں۔ (پھر فرمایا:) اللہ عَزَّوَجَلَّ اہل دنیا کی طرف سے دنیا کو بُرا بدلہ دے۔'' (۱)

﴿2094﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن رباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُ نا صفوان بن محرز مازنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب یہ آیت مبارکہ تلاوت کرتے:

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ (پ۱۹، الشعراء:۲۲۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

تو اس قدر روتے میں سمجھتا کہ ان کا سینہ پھٹ گیا ہے۔'' (۲)

پُرتاثیر گفتگو:

﴿2095﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا غُیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُ نا صفوان بن مُحرِز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجمع میں بیٹھ کر باہم گفتگو کرتے اور رِقت کی طرف ان کا کوئی دھیان نہ ہوتا۔ پھر لوگ ان کی خدمت میں عرض کرتے: اے صفوان! اپنے اصحاب کے سامنے حدیث بیان کرو۔ چنانچہ، آپ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے تو لوگوں پر اس قدر رِقت طاری ہو جاتی کہ ان کی آنکھوں سے ایسے آنسو بہنا شروع ہو جاتے گویا مشکیزوں کے منہ کھول دیئے گئے ہوں۔'' (۳)

عبادت کی برکت:

﴿2096﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبیداللہ بن زیاد نے حضرت سیِّدُ نا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے کو گرفتار کر لیا۔ آپ نے لوگوں سے اس کی رہائی کے بارے میں بات کی لیکن عبیداللہ بن زیاد نے کسی کی بات نہ مانی، جب کوئی صورت نظر نہ آئی تو آپ مصلے پر کھڑے ہوئے اور عبادت میں مصروف ہو گئے، اسی دوران کچھ دیر کے لئے آنکھ لگ گئی، خواب میں ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ ''اے صفوان! اٹھ اور

(۱) ......صفة الصفوة، الرقم:۴۹۳، صفوان بن محرز المازنی، ج۳، ص۱۵۱۔

(۲) ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب ماقالوا فی البکاء من خشیة اللّٰہ، الحدیث:۱۷، ج۸، ص۲۹۸۔

(۳) ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام صفوان بن محرز، الحدیث:۲، ج۸، ص۲۴۹۔

قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنی حاجت طلب کر۔'' چنانچہ، آپ نے اٹھ کر وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا مانگی۔ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ رات کے کسی حصے میں عبیدُاللہ بن زیاد حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حاجت سے آگاہ ہوا تو کہا: ''حضرت سیِّدُنا صفوان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے کو میرے پاس لاؤ۔'' چنانچہ، کارندوں نے اسے ابن زیاد کے سامنے پیش کر دیا، اس نے پوچھا: ''کیا تم ہی حضرت سیِّدُنا صفوان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے ہو؟'' کہا: ''ہاں!'' چنانچہ، ابن زیاد نے اسے رہا کر دیا۔ حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ذرا برابر بھی خبر نہ ہوئی حتی کہ دروازے پر دستک ہوئی، آپ نے پوچھا: ''کون؟'' جواب دیا: ''میں فلاں ہوں، رات کے کسی حصہ میں ابن زیاد میرے معاملہ سے آگاہ ہوا تو اس کے کارندے روشنی لے کر میرے پاس آئے قید خانے کا دروازہ کھولا اور مجھے اس کے پاس لے گئے۔ لہٰذا اس نے بغیر کسی ضمانت کے مجھے رہا کر دیا۔'' (۱)

سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کا خوفِ خدا:

﴿2097﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے توبہ واِستِغفار کے لئے ایک دن خاص طور پر مُقرّر کر رکھا تھا، اس دن آپ خوب آہ وزاری کرتے اور بار بار کہتے: ''آہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب (میں اس سے پناہ مانگتا ہوں) قبل اس کے کہ پناہ کا دروازہ بند کر دیا جائے۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دن اپنے حلقۂ درس میں اس کا تذکرہ کیا اور اس قدر روئے کہ حالت غیر ہوگئی پھر وہاں سے تشریف لے گئے۔ (۲)

﴿2098﴾...... حضرت سیِّدُنا ربیع بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ نفس وخواہش کا پیروکار ایک شخص آیا، اس نے کوئی بات کی تو آپ نے فرمایا: ''اے نوجوان! کیا میں تمہاری ایک خاص آیت کی طرف راہ نمائی نہ کروں جس کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو خاص کیا ہے۔'' پھر یہ آیتِ مُقَدَّسہ تلاوت فرمائی:

---

(1)......الزهد للامام احمد بن حنبل، حديث العلاء بن زياد، الحديث:۱۴۳۷، ص۲٦۷۔

(2)......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام داود عليه السلام، الحديث:۱۲، ج۸، ص۱۱٦۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔ (1)

(پ۷، المائدۃ:۱۰۵)

﴿2099﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دیگر لوگوں کو مسجد میں قریب قریب بیٹھے محوِ گفتگو دیکھا، اچانک لوگ باہم جھگڑنے لگے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھے اور فرمایا: ''تم سب تو لڑائی کے عیب میں مبتلا ہو۔'' (2)

﴿2100﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جھونپڑا بانس سے بنا ہوا تھا، اس میں لگا ایک شہتیر ٹوٹ گیا۔ عرض کی گئی: ''اسے صحیح کیوں نہیں کر لیتے؟'' فرمایا: ''اسے یونہی رہنے دو کیونکہ عنقریب مجھے بھی موت سے ہمکنار ہونا ہے۔'' (3)

سیِّدُنا صفوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی احادیث

حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں جن میں سے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر، حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری، حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَیْن اور حضرت سیِّدُنا حکیم بن حزام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں۔

بندۂ مومن کی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سرگوشی:

﴿2101﴾...... حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیتُ اللہ کا طواف کر رہے تھے، کچھ لوگ آپ کے گرد جمع ہو کر عرض گزار ہوئے: ''اے ابوعبدالرحمٰن! آپ نے (اللہ عَزَّوَجَلَّ اور بندے کی) سرگوشی کے متعلق پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا ارشاد فرماتے سنا؟'' فرمایا: میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ بندۂ مومن کو

1 ......تفسیر الطبری، پ۷، سورۃ المائدۃ، تحت الآیۃ:۱۰۵، الحدیث:۱۲۸۷۰، ج۵، ص۹۸۔

2 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، الحدیث:۱۲۶، ج۷، ص۹٤۔

3 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام صفوان بن محرز، الحدیث:٤، ج۸، ص۲٤۹۔

اپنا قُرب عطا فرمائے گا گویا وہ بکری کا بچہ ہے۔ اسے اپنے سایۂ رحمت سے ڈھانپ لے گا (پھر اس کے گناہ اسے بتائے گا) بندہ اِقرار کرتے ہوئے عرض گزار ہوگا: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں جانتا ہوں۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کی اور آج تجھے بخشش و مغفِرت سے نوازتا ہوں۔'' اسے نیکیوں سے پر نامۂ اعمال عطا کیا جائے گا جبکہ کفار و منافقین کو تمام مخلوق کے سامنے آواز دی جائے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رب عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ باندھا۔ سنو! ظالموں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہے۔

حضرت سیِّدُنا سعید و حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ''(بروز قیامت) تم مخلوق میں سے کسی کو ایسا نہیں پاؤ گے کہ جس کی رسوائی دوسروں سے پوشیدہ ہو (سوائے اس کے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہو)۔'' (1)

﴿2102﴾ ...... حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے بنو تمیم! خوشخبری قبول کرو۔'' عرض کی: ''ہم نے قبول کی، ہم نے قبول کی، ہمیں اس چیز (یعنی دنیا) کی ابتدا کے بارے میں بتایئے کہ وہ کیا تھی؟'' ارشاد فرمایا: ''ہر چیز سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بابرکت ذات تھی، اس کا عرش پانی پر تھا، اس نے لوحِ محفوظ میں ہر چیز لکھی۔'' حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''پھر میرے پاس ایک شخص آیا اور بولا اے عمران اپنی اونٹنی پکڑو وہ بھاگ گئی ہے۔ چنانچہ، میں وہاں سے نکلا دیکھا تو وہ بہت دور نکل چکی تھی، میں اس کے پیچھے پیچھے چل دیا پھر مجھے معلوم نہیں کہ میرے بعد کیا ہوا؟'' (2)

﴿2103﴾ ...... حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں ہر اس چیز سے بری الذمہ ہوں جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بری ہیں۔ بے شک رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر اس شخص سے بری ہیں جو (مصیبت کے وقت) سر منڈائے، چیخ و پکار کرے اور کپڑے پھاڑے۔'' (3)

---

1 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ۵۸۲۹، ج۲، ص۴۳۲۔

2 ...... صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی قول اللّٰہ......الخ، الحدیث: ۳۱۹۱، ج۲، ص۳۷۴۔
صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب و کان عرشہ علی الماء، الحدیث: ۷۴۱۸، ج۴، ص۵۴۵۔

3 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی موسیٰ الاشعری، الحدیث: ۱۹۷۵۰، ج۷، ص۱۷۱۔

دور ونزدیک کے سننے والے وہ کان:

﴿2104﴾...... حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حکیم بن حزام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جاں نثار صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے، اچانک ارشاد فرمایا: ''جو کچھ میں سنتا ہوں کیا تم بھی سنتے ہو؟'' عرض کی: ''ہم تو کچھ نہیں سن رہے۔'' ارشاد فرمایا: ''میں آسمان کے چرچرانے کی آواز سن رہا ہوں اور اس کا چرچرانا بجا ہے کیونکہ آسمان میں بالشت بھر جگہ بھی خالی نہیں کہ جہاں کوئی فِرِشتہ سجدہ یا قیام کی حالت میں نہ ہو۔'' (۱)

حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رفیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ عظیمُ الشّان احوال کے مالک اور پوشیدہ طور پر کثرت سے نیک اعمال کرنے والے تھے۔ آپ کی وصیتوں میں سے ہے کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت واتباع کرنے اور بدعت وغیرہ سے دور رہنے کی تاکید فرماتے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: تقسیمِ الٰہی پر راضی رہنے اور نعمتوں کے معاملے میں سخاوت سے کام لینے کا نام تصوُّف ہے۔

گھر والوں کو بھی خبر نہ ہوئی:

﴿2105﴾...... حضرت سیِّدُنا خالد بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے کتابت سیکھی اور قرآن مجید پڑھا جبکہ میرے گھر والوں کو محسوس تک نہ ہوا اور نہ ہی کبھی میرے کپڑوں پر سیاہی کے اثرات دیکھے گئے۔'' (۲)

مسلمانوں کا اندازِ ملاقات:

﴿2106﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوخالدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......المعجم الكبير، الحديث:٣١٢٢، ج٣، ص٢٠١۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٢١٨٩، رفيع بن مهران، ج١٨، ص١٧٤۔

تعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا کہ ''سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو بندہ اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح دے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔'' نیز یہ بھی فرماتے سنا کہ ''ایک مرتبہ عبدالکریم ابواُمَیَّہ اُون کا لباس پہنے مجھ سے ملاقات کے لئے آیا میں نے کہا: تو راہبوں کی سی حالت میں ہے جبکہ مسلمان جب ایک دوسرے سے ملاقات کے لئے جاتے ہیں تو خوب آراستہ ہوکر اچھی حالت میں جاتے ہیں۔'' (۱)

﴾2107﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُ نا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبت میں جب چار سے زیادہ آدمی بیٹھ جاتے تو آپ (شُہرت کے خوف سے) فوراً اٹھ کھڑے ہوتے۔'' (۲)

محبوب اور ناپسندیدہ:

﴾2108﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں اطاعتِ الٰہی والے کام کرتا ہوں اس لئے اس سے محبت کرتا ہوں جو اطاعت بجالائے اور میں گناہوں سے بچتا ہوں اس لئے گناہوں کے مرتکِب کو ناپسند رکھتا ہوں، اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو گنہگاروں کو عذاب دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔'' (۳)

﴾2109﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ دونعمتوں میں سے کونسی افضل ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھے قبول اسلام کی توفیق عطا فرمانا یا نفس وخواہش کے پیروکاروں سے عافیت بخشنا۔'' (۴)

بغض وعداوت کا باعث:

﴾11-2110﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''دین اسلام کو اچھی طرح سیکھو، جب اسے اچھی طرح سیکھ لو تو اس سے اعراض نہ کرنا۔ صراطِ مستقیم پر چلنا تم پر

---

1 ......الزهد للامام وكيع بن الجراح، باب فضل عمل السر، الحديث:۲۴۷، الجزء الاول(ب)، ص۵۱۳، باختصار۔
الادب المفرد، باب من زار قوما فطعم عندهم، الحديث:۲۵۱، ص۱۰۸۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۲۱۸۹، رفيع بن مهران، ج۱۸، ص۱۸۳۔

3 ......المرجع السابق، ص۱۸۵۔ 4 ......المرجع السابق، ص۱۷۹۔

لازم ہے کہ بے شک وہی اسلام ہے اس راہ سے دائیں بائیں نہ ہونا، نیز اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے طریقے کو مضبوطی سے تھام لو قبل اس کے کہ لوگ اپنے صاحب کو قتل کریں اور وہ کام کریں جو انہوں نے 15 سال پہلے (امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کر کے) کیا تھا۔ نیز خواہشات و تفرقہ سے بچو کہ یہ بُغض وعداوت کا باعث ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایت حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے سامنے بیان کی تو آپ نے فرمایا: ''یقیناً انہوں نے تمہیں اچھی نصیحت کی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! انہوں نے سچ فرمایا۔'' (۱)

﴿2112﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو خُلْدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے 60 یا 70 سال سے اپنا سیدھا ہاتھ شرمگاہ پر نہیں لگایا۔'' (۲)

﴿2113﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو خلدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مابین جنگ جیسا عظیم سانحہ رونما ہوا میں اس وقت جوان تھا۔ چنانچہ، میں نے تیاری کی اور اسلحہ اٹھا کر لوگوں کے پاس آیا تو دیکھا کہ دو صفیں باہم مقابلہ کے لئے کھڑی ہیں، حدِ نگاہ تک لوگ ہی لوگ نظر آ رہے تھے، لہٰذا میں نے یہ آیت طیبہ تلاوت کی:

وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا (پ۵، النساء:۹۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے۔

اور لوگوں کو وہیں چھوڑ کر فوراً لوٹ آیا۔'' (۳)

شکر واستغفار کی نعمت:

﴿2114﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

❶......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۲۱۸۹، رفیع بن مهران، ج۱۸، ص ۱۷۰۔

❷......المرجع السابق، ص۱۸۳۔ ❸......المرجع السابق، ص۱۸۲۔

نے فرمایا: ”مجھے امید ہے کہ بندہ دو نعمتوں کے درمیان ہلاک نہیں ہوگا ایک وہ نعمت کہ جس کے ملنے پر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتا ہے دوسرا وہ گناہ کہ جس سے وہ توبہ کر لیتا ہے۔“ (۱)

اٹھارہ ہزار عالَم:

﴾2115﴿ ...... حضرت سیِّدُنا انس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اس فرمان باری تعالیٰ:

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾ (پ ۲۵، الجاثیة: ۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور سارے جہان کا رب۔

کی تفسیر میں فرمایا: ”عالَم جن و اِنس کے علاوہ زمین پر فِرِشتوں کے 18 ہزار عالَم ہیں۔ زمین کے چار کنارے ہیں اور ہر کنارہ چار ہزار عالَموں پر مشتمل ہے اور 500 عالَم ایسے ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محض اپنی عبادت کے لئے تخلیق فرمایا ہے۔“ (۲)

خوش نصیب مریض:

﴾2116﴿ ...... حضرت سیِّدُنا عاصم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ہم 50 سال سے بیان کرتے آئے ہیں کہ جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ (فرشتوں) سے ارشاد فرماتا ہے: ”میرے بندے کے وہ اعمال لکھتے رہو جنہیں وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا حتی کہ میں اس کی روح قبض کر لوں یا اسے صحت عطا کروں۔“ پھر فرمایا: ہم 50 سال سے بیان کرتے آئے ہیں کہ اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ پس ہر وہ عمل جو رضائے الٰہی کی نیت سے ہو اس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے: ”یہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔“ اور جو غیر کے لئے ہو اس کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے: ”اس کا ثواب اسی سے لو جس کے لئے یہ عمل کیا ہے۔“ (۳)

---

(۱) ......شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللّٰه، الحدیث: ۴۵۱۳، ج ۴، ص ۱۲۲۔

(۲) ......الدر المنثور، پ ۱، سورة الفاتحة، تحت الآیة: ۱، ج ۱، ص ۳۴، بتغیر قلیل۔

(۳) ......شعب الایمان، باب فی اخلاص العمل للّٰه عزوجل، الحدیث: ۶۸۳۸، ج ۵، ص ۳۳۶، بتقدم و تاخر۔

حفظِ قرآن کا آسان طریقہ:

﴿2117﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوخلدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''قرآن مجید کو پانچ، پانچ آیات کر کے سیکھو کیونکہ یہ حفظ کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ بے شک حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام پانچ، پانچ آیات لے کر تشریف لاتے تھے۔'' (۱)

علم پر اجرت نہ لو!

﴿2118﴾...... حضرت سیِّدُنا ربیع بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا (پ۱، البقرۃ:۴۱) ترجمۂ کنز الایمان: اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''اپنے علم پر اُجرت مت لو کیونکہ علما، حکماء اور حلماء کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمۂ کرم پر ہے، وہ اپنا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس پائیں گے۔ تورات میں لکھا ہے کہ اے ابن آدم! جس طرح تو نے بغیر کسی معاوضہ کے علم حاصل کیا اسی طرح لوگوں کو بھی بغیر معاوضہ کے علم سکھا۔'' (۲)

نماز ایک پیمانہ ہے:

﴿2119﴾...... حضرت سیِّدُنا ربیع بن اُنس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں کئی دن کا سفر طے کر کے کسی کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے جاتا ہوں تو سب سے پہلی چیز جو اس کے امور میں سے جانچتا ہوں وہ نماز ہے اگر وہ نماز کا پابند ہوتا ہے تو اس کے ہاں ٹھہر جاتا اور حدیث کی سماعت کرتا ہوں اور اگر وہ نماز کا پابند نہ ہو تو حدیث سماعت کئے بغیر لوٹ آتا ہوں کہ نماز کے علاوہ دیگر امور کو تو یہ بطریقِ اولیٰ ضائع کرتا ہوگا۔'' (۳)

---

1 ......تاریخ بغداد، الرقم:۷۲۵۴، نصر بن مالک، ج۱۳، ص۲۸۸، بدون فانه احفظ لکم۔

2 ......الدرالمنثور، پ۱، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ:۴۱، ج۱، ص۱۵۵۔

3 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۲۱۸۹، رفیع بن مهران، ج۱۸، ص۱۷۶۔

علم سے محروم رہنے والے:

﴿2120﴾...... حضرت سیِّدُ نا جریر علیہ رحمۃ اللہ القدیر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو العالیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ" دوقسم کے لوگ علم سے محروم رہتے ہیں: (۱)...... حُصُولِ علم میں حیا کرنے والا اور (۲)...... متکبر۔" (۱)

میرا ہر عمل بس تیرے واسطے ہو:

﴿2121﴾...... حضرت سیِّدُ نا عثمان علیہ رحمۃ المنّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو العالیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "کبھی بھی غیرُ اللہ کے لئے عمل نہ کرنا ورنہ اللہ عزَّوَجَلَّ تمہیں اسی کے سپرد کردے گا جس کے لئے تم نے عمل کیا ہے۔" (۲)

﴿2122﴾...... حضرت سیِّدُ نا تیمی علیہ رحمۃ اللہ الولی سے مروی ہے کہ "حضرت سیِّدُ نا ابو العالیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جب دن کے آخری حصہ میں ختمِ قرآن کا ارادہ کرتے تو آخری لمحات میں ختم کرتے اور جب رات کے آخری حصہ میں ختم کا ارادہ کرتے تو بھی آخری لمحات میں ختم کرتے۔" (۳)

﴿2123﴾...... حضرت سیِّدُ نا مغیرہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیان کرتے ہیں کہ "وراءُ النّہر کے مقام پر سب سے پہلے اذان دینے والے حضرت سیِّدُ نا ابو العالیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہیں۔" (۴)

﴿2124﴾...... بنُوثُقیف کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُ نا ابو خالد علیہ رحمۃ اللہ الواحد بیان کرتے ہیں کہ میرے پڑوسی حضرت سیِّدُ نا ابو العالیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مجھ سے فرمایا کرتے تھے: "مجھ سے پوچھ پوچھ کر علم کو لکھ لیا کرو قبل اس کے کہ تم کسی اور کے پاس جاؤ تو وہاں علم نہ پاؤ۔" (۴)

﴿2125﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو خلدہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو العالیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

---

1 ......بغية الطلب في تاريخ حلب، رفيع ابو العالية، ج٤، ص٨۔

2 ......المصنف لابن ابي شيبة، كتاب الزهد، ابو العالية، الحديث:٥، ج٨، ص٢٧٨۔

3 ......المصنف لابن ابي شيبة، كتاب الزهد، ابو العالية، الحديث:٤، ج٨، ص٢٧٧۔

4 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٢١٨٩، رفيع بن مهران، ج١٨، ص١٨٤۔

5 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٢١٨٩، رفيع بن مهران، ج١٨، ص١٧٨۔

کے شاگرد جب ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ انہیں مرحبا کہتے پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے:

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ (پ۷، الانعام:۵٤)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے۔ (۱)

﴿2126﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''دورانِ کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنے میں سبقت لے جایا کرو۔''

﴿2127﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو خُلدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم سے ارشاد فرمایا: ''خوش الحانی کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح وتقدیس بیان کیا کرو کیونکہ اس طرح کی تقدیس کی طرف زیادہ توجہ کی جاتی ہے۔''

﴿2128﴾ ...... حضرت سیِّدُنا معمر بن ابی عالیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب آسمانوں پر اٹھایا گیا تو ان کی ملکیت میں صرف اون کا جبہ، دو موزے اور منجنیق نما کوئی چیز تھی جس سے پرندوں کا شکار کرتے تھے۔'' (۲)

قرآنی تائیدات:

﴿2129﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ربیع بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھا ہے کہ جو ایمان لائے گا وہ اسے ہدایت دے گا، اس کی تصدیق کتابُ اللہ سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ، ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ (پ۲۸، التغابن:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت فرما دے گا۔

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۲۱۸۹، رفیع بن مهران، ج۱۸، ص۱۸۵۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۵۵۱۸، عیسی بن المثنی الکلبی، ج۴۷، ص۴۲۱۔

جواللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرے وہ اسے کفایت فرمائے گا، اس بات کی تائید کتابُ اللہ سے بھی ہوتی ہے۔

چنانچہ، ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (پ۲۸، الطلاق:۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

جواللہ عَزَّوَجَلَّ کو قرض دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بہتر بدل عطا فرمائے گا، اس کی تصدیق کتابُ اللہ سے ہوتی ہے۔

چنانچہ، ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً (پ۲، البقرۃ:۲۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گنا بڑھا دے۔

جو عذابِ الٰہی سے پناہ چاہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے پناہ عطا فرماتا ہے۔ اس کی تائید کتابُ اللہ سے بھی ہوتی ہے۔

چنانچہ، ارشاد ہوتا ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (پ۴، ال عمرٰن:۱۰۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر۔

مضبوط تھامنے سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسا کرنا ہے۔ جو دعا کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ اس کی تصدیق کتابُ اللہ سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ، ارشاد ہوتا ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (پ۲، البقرۃ:۱۸۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ [1]

﴿2130﴾...... حضرت سیِّدُنا سیار ابومِنْہال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَلَال بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابُو الْعالیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وضو کرتے دیکھ کر یہ آیت مقدسہ تلاوت کی:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ (پ۲، البقرۃ:۲۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

---

[1] ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۲۱۸۹، رفیع بن مهران، ج۱۸، ص۱۸۵۔

تو فرمایا: ”پانی سے پاکی حاصل کرنے والوں کو نہیں بلکہ گناہوں سے پاک ہونے والوں کو پسند فرماتا ہے۔“(1)

سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی، حضرت سیِّدُنا سُہَیل بن حَنْظَلہ، حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کعب اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿2131﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”(چار رکعتی نماز) مسافر دو رکعتیں جبکہ مقیم چار رکعتیں پڑھے گا۔ میری جائے پیدائش مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ منورہ ہے۔ جب میں سفر کی نیت سے ذُوالْحُلَیفہ کی چڑھائی سے نکل جاتا ہوں تو واپس لوٹنے تک دو رکعت ہی پڑھتا ہوں(2)۔“ (3)

حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (پ٤، اٰل عمرٰن:١٠٦) ترجمۂ کنز الایمان: کیا تم ایمان لا کر کافر ہوئے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”کیا تم حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پشت میں پہلے اقرار کرنے کے بعد پھر کافر ہوئے۔“ (4)

(1)...... تفسیر ابن ابی حاتم، پ١، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ١٢١، الحدیث: ٢١٢٧، ج٢، ص٤٠٣۔

(2)...... نمازِ مسافر کے تفصیلی احکام جاننے کے لئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ 739 تا 752 کا مطالعہ کیجئے!

(3)...... الکامل فی ضعفاء الرجال، رفیع بن مهران، ج٤، ص٩٩۔

(4)...... تفسیر ابن ابی حاتم، پ١، سورۃ آل عمرٰن، تحت الآیۃ: ١٠٦، الحدیث: ٣٩٥٧، ج٣، ص٧٣٠۔

نیک اعمال کا وسیلہ کام آگیا:

﴿2132﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تین آدمی سفر پر نکلے اچانک انہیں بارش نے آلیا تو انہوں نے ایک غار میں پناہ لی۔ ایک چٹان گری جس سے غار کا دہانہ بند ہو گیا[1] ﴿تب انہوں نے آپس میں کہا کہ اپنے ان نیک اعمال کو سوچو جو رضائے الٰہی کے لئے کئے ہوں اور ان کے وسیلے سے دعا کرو کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے کھول دے۔ چنانچہ، ایک نے عرض کی: الٰہی میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میرے بچے چھوٹے تھے، میں ان کے لئے جانور چراتا تھا، جب شام کو ان کے پاس آتا اور دودھ دوہتا تو اپنے ماں باپ سے ابتدا کرتا کہ انہیں بچوں سے پہلے پلاتا، مجھے ایک درخت دور لے گیا (یعنی بکریاں چرانے کے لئے دور جانا پڑا) تو لوٹنے میں دیر ہو گئی، والدین سو چکے تھے، میں نے دودھ دوہا اور دودھ سے بھرا برتن لئے ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا، انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور یہ بھی نہ چاہا کہ ان سے پہلے بچوں سے ابتدا کروں حالانکہ بچے میرے قدموں کے پاس بھوک سے رو رہے تھے حتی کہ صبح ہو گئی، اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا ہے تو اتنی کشادگی کر دے جس سے ہم آسمان دیکھ لیں۔ چنانچہ، اتنی کشادگی ہو گئی کہ آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرا بولا: میری چچازاد بہن تھی، جس سے میں بہت محبت کرتا تھا، میں نے اس سے خواہش کی تکمیل کا اظہار کیا تو وہ 100 دینار اجرت پر رضامند ہو گئی۔ چنانچہ، میں نے محنت کی اور 100 دینار جمع کر کے اس کے پاس لے آیا جب اس کے دونوں پاؤں کے بیچ میں بیٹھا تو وہ بولی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر مہر نہ کھول (یعنی زنا نہ کر)۔ پس میں اپنے ارادے سے باز رہا، الٰہی اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کی خاطر کیا ہے تو مزید کشادگی فرما دے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اور کشادگی فرما دی۔ تیسرے نے عرض کی: الٰہی میں نے چاول کے ایک پیمانے کے عوض ایک مزدور رکھا تھا، جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا تو کہا: مجھے میرا حق دے دو۔ میں نے اس پر اس کا حق پیش کیا۔ وہ اسے چھوڑ گیا، اس سے بے رغبتی کی، میں اس چاول کو بوتا رہا حتی کہ میں نے اس سے بیل اور چرواہے جمع کر لئے، پھر وہ میرے پاس آیا۔ بولا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر اور مجھ پر ظلم نہ کر مجھے میرا حق دے دے۔ میں نے کہا: بیلوں اور چرواہوں کی طرف جا (یہ تیرا حق ہے)۔ بولا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر مجھ سے دل لگی نہ کر۔ میں نے کہا: میں تجھ سے دل لگی نہیں کرتا تو یہ بیل اور چرواہے لے لے۔ اس نے قبضہ کر لیا اور لے گیا۔ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں نے یہ عمل محض تیری رضا کے لئے کیا ہے تو باقی ماندہ بھی کھول دے (تاکہ ہم باہر نکل سکیں) تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے نکلنے کا راستہ بنا دیا﴾۔''[2]

---

[1]...... یہ طویل روایت ہے جبکہ حلیۃ الاولیاء میں اتنی ہی مذکورہ ہے، لہٰذا ہم نے پوری روایت ذکر کر دی ہے۔

[2]...... المعجم الاوسط، الحدیث: ۴۵۹۷، ج۳، ص۲۸۲۔

سابقہ اُمتوں کی ہلاکت کا ایک سبب:

﴿2133﴾...... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں : اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کنکریاں مارنے کی صبح سواری پر سوار تھے کہ مجھ سے ارشاد فرمایا: ''میرے لئے کنکریاں چنو!'' میں نے چھوٹی چھوٹی کنکریاں لیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ مبارک میں رکھ دیں۔ آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''ہاں اسی طرح کی کنکریاں مارو اور غلو سے بچو کہ تم سے پہلی اُمتیں دین میں غُلو کرنے کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئیں۔'' [1]

سخت تکلیف کے وقت کی دعا:

﴿2134﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سخت تکلیف کے وقت یہ کہتے: ''لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا رَبُّ الْعَالَمِیْنَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ، لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ عظمت والا حلم والا ہے۔ کوئی معبود نہیں سوا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جو عالمین کا رب اور عرش کریم کا رب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں، زمین اور عرش عظیم کا رب ہے۔'' [2]

حیاتِ انبیا:

﴿2135﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وادیٔ ارزق سے گزرے تو اِستفسار فرمایا: ''یہ کون سی وادی ہے؟'' عرض کی گئی: ''وادیٔ اَزْرق۔'' ارشاد فرمایا: ''گویا میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ کہہ رہے ہیں۔'' پھر ایک اور گھاٹی سے گزرے تو استفسار فرمایا: ''یہ کون سی گھاٹی ہے؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یہ فلاں فلاں (ھَرْشٰی) گھاٹی ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''گویا میں

---

[1] ......سنن النسائی، کتاب مناسك الحج، باب التقاط الحصی، الحدیث: ۳۰۵۴، ص ۴۹۶۔

[2] ......صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عندالکرب، الحدیث: ۶۳۴۶-۶۳۴۵، ج ۴، ص ۲۰۲۔

حضرت یونس بن متی عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں، اس کی مہار کھجور کی چھال کی ہے اور آپ اونی جبہ زیب تن کئے ہوئے ہیں(۱)۔'' (۲)

حضرت سیِّدُنا بَکْر بن عبداللہ مُزَنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی

حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔آپ خیر خواہِ اُمت، پاکیزہ صفات کے حامل، ذات باری تعالیٰ پر کامل بھروسا رکھنے والے اور مخلوق سے بے پرواتھے۔

بہترین اور شریر ہونے کی علامت:

﴿2136﴾...... حضرت سیِّدُنا معاویہ بن عبدالکریم ثقفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو جمعہ کے دن لوگوں کے مجمع میں فرماتے سنا: ''اگر مجھ سے کہا جائے کہ اہل مسجد میں سب سے بہتر شخص کو پکڑو۔تو میں کہوں گا کہ اس آدمی کی طرف میری راہ نمائی کرو جو عوام الناس کے لئے سب سے زیادہ خیر خواہ ہو۔جب کہا جائے کہ وہ یہ شخص ہے۔تو میں اسی کا ہاتھ پکڑلوں گا اور اگر کہا جائے کہ اہل مسجد میں سب سے شریر آدمی کا ہاتھ پکڑو۔تو میں کہوں گا کہ مجھے ایسے شخص کے متعلق بتاؤ جو عوام الناس کو سب سے زیادہ دھوکا دینے والا ہو۔اگر آسمان سے کوئی منادی ندا دے کہ تم میں سے جنّت میں صرف ایک شخص داخل نہیں ہوگا تو ہر شخص کو چاہئے کہ ڈرے کہیں وہ میں ہی نہ ہوں۔'' (۳)

---

(1)...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرأۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 589** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: چونکہ یہ حج حضور سیِّدُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا آخری حج تھا۔اس لیے آسمانوں اور زمین سے حضرات انبیاء کرام برکت حاصل کرنے کے لیے شریک ہوئے۔حضور انور نے انہیں ملاحظہ فرمایا۔اس واقعہ سے چند مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ حضرات انبیاء کرام بہ حیات کامل زندہ ہیں۔ان کی موت ان کی زندگی کو فنا نہیں کرتی جیسے شہداء کا قتل ان کی زندگی فنا نہیں کرتا۔دوسرے یہ کہ وہ حضرات جہاں چاہیں جاتے آتے ہیں۔تیسرے یہ کہ ان کی صرف روح نہیں جاتی بلکہ جسم شریف بھی سیر کرتا ہے۔چوتھے یہ کہ انہیں اس دنیا کی خبر رہتی ہے کہ آج کہاں کیا ہو رہا ہے۔دیکھو حضور انور کا حج اس دنیا میں ہوا اور ان حضرات کو اس جہاں میں خبر ہوئی۔پانچویں یہ کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور بعض حضور کے غلام ان بزرگوں کو دیکھتے ان کی آواز سنتے ہیں۔

(2)...... المعجم الکبیر، الحدیث:۱۲۷۵۶، ج۱۲، ص۱۲۳۔

(3)...... سیر اعلام النبلاء، الرقم:۵۸۲، بکر بن عبداللہ، ج۵، ص۴۳۷تا۴۳۸۔

﴿2137﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: جمعہ کے دن مسجد لوگوں سے بھری ہو اور کوئی مجھ سے کہے کہ ''ان میں سب سے برا شخص کون ہے؟'' تو میں کہنے والے سے پوچھوں گا: ''ان میں لوگوں کو سب سے زیادہ دھوکا دینے والا کون ہے؟'' جب وہ کسی ایسے شخص کی نشاندہی کرے گا تو میں کہوں گا: ''یہی ان میں سب سے بُرا ہے۔'' پھر فرمایا: ''میں ان میں سب سے بہتر کی گواہی نہیں دیتا کہ یہ کامِلُ الْاِیمان مومن ہے۔ کیونکہ پھر تو میں یہ گواہی بھی دے سکتا ہوں کہ وہ جنّتی ہے اور نہ ہی ان میں سب سے برے کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ منافق اور ایمان سے بری ہے۔ کیونکہ تب تو میں اس کے جہنّمی ہونے کی گواہی دینے والا ہوں گا۔ البتہ، مجھے ان کے نیکوکار کے گناہ میں مبتلا ہو جانے کا خوف اور گنہگار کے بارے میں توبہ کی امید ہے۔ جب مجھے ان کے نیکوکار کے بارے میں خوف ہے تو گنہگار کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اور جب میں ان کے گنہگار کے بارے میں اتنا پر امید ہوں تو نیکوکار کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے؟'' (۱)

متقی و پرہیزگار شخص کی ایک علامت:

﴿2138﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''کوئی شخص متقی نہیں ہو سکتا جب تک نفسانی خواہش اور غصہ کو ختم نہ کر دے۔'' (۲)

﴿2139﴾...... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن بکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''مجھے میری بہن حضرت سیِّدَتُنا ام عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے بتایا، والد ماجد کا یہ معمول تھا کہ جونہی مسئلۂ تقدیر میں جھگڑنے والوں کی بات سنتے تو فوراً کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کرتے۔'' (۳)

﴿2140﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو حُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے مرضِ وصال میں ہم ان کی عیادت کے لئے آئے تو آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جسے اس نے تندرستی و قوت عطا فرمائی تو اس نے طاعتِ الٰہی میں زندگی گزاری اور اس پر بھی رحم فرمائے

---

1 ......المتفق والمتفرق للخطیب البغدادی، الحدیث: ۱۶۹، ج ۲، ص ۶۲۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم: ۵۰۵، بکر بن عبداللّٰه، ج ۳، ص ۱۶۶۔

3 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۵۸۲، بکر بن عبداللّٰه، ج ۵، ص ۴۳۵۔

جو کمزوری کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے باز رہا۔“ (۱)

﴿2141﴾ ...... حضرت سیِّدُنا کَہْمَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کوفرماتے سنا کہ ”دنیا میں سے تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے جس پر تمہیں قناعت کی توفیق ملے اگرچہ مٹھی بھر کھجور، ایک گھونٹ پانی اور خیمہ کا سایہ ہو اور جب بھی دنیا کی کوئی چیز تیرے پاس آئے گی تو تیرے غم وغصہ میں اضافہ ہی ہوگا۔“

بہترین دعا:

﴿2142﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مبارک بن فَضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اکثر یہ دعا مانگا کرتے: ”اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً لَّاتُعَذِّبُ بَعْدَهَا اَبَدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا لَّا تُفْقِرُنَا بَعْدَهٗ اِلٰى اَحَدٍ سِوَاكَ اَبَدًا، تُزِيْدُنَا لَكَ بِهِمَا شُكْرًا وَّاِلَيْكَ فَاقَةً وَّفَقْرًا وَّبِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ غِنًى وَّتَعَفُّفًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے جس کے بعد تو ہمیں نہ تو دنیا میں کبھی عذاب دے اور نہ آخرت میں، ہمیں اپنے وسیع فضل سے ایسا پاکیزہ حلال رزق عطا فرما کہ جس کے بعد ہمیں اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرے ہم تیرے سوا کسی کے محتاج نہ ہوں، ہمیں شکر کی توفیق عطا فرما تاکہ فقر وفاقہ کی حالت میں ہم تجھی سے اِلتجا کریں اور تیری عنایت سے ہم تیرے سوا ہر ایک سے بے نیاز اور سوال کرنے سے بچتے رہیں۔“ (۲)

اجروثواب کچھ نہیں گناہ ضرور ہوگا:

﴿2143﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سُہَیل بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی جب کسی بوڑھے کو دیکھتے تو فرماتے: ”یہ مجھ سے بہتر ہے اور مجھ سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ ہونے کا شرف رکھتا ہے اور جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے یہ مجھ سے بہتر ہے کیونکہ میں اس سے زیادہ گناہوں کا مرتکب ہوا ہوں۔“ نیز یہ بھی فرمایا کرتے کہ ”خود پر ایسا کام لازم کرلو کہ اگر اسے بجالاؤ تو اجروثواب کے حقدار ٹھہرو اور اگر عمل نہ کرسکو تو گنہگار نہ ٹھہرو اور ایسے کاموں سے بچو کہ اگر بجالاؤ تو اجر نہ پاؤ اور رہ جائے تو گنہگار رہو۔“ پوچھا گیا: ”وہ کیا

---

1 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:۱۸۳۳، ص۳۱۹۔

2 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:۱۸۳۶، ص۳۱۹۔

ہے؟'' فرمایا: ''لوگوں سے بدگمانی رکھنا کیونکہ اگر تمہارا گمان درست ثابت ہوا تمہیں اس پر اجر وثواب نہیں ملے گا لیکن اگر گمان غلط ثابت ہوا تو گنہگار ٹھہرو گے۔'' (۱)

بڑا ہو یا چھوٹا مجھ سے بہتر ہے:

﴿2144﴾...... حضرت سیِّدُنا سَہل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللّٰہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''اگر شیطان سے تمہارا آمنا سامنا ہو اور وہ کہے کہ تجھے فلاں مسلمان پر فضیلت حاصل ہے تو غور کرو اگر وہ عمر میں تم سے بڑا ہو تو کہو: یہ ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے میں مجھ سے سبقت لے گیا، لہٰذا یہ مجھ سے بہتر ہے۔ اگر چھوٹا ہو تو کہو: میرے گناہ اور خطائیں زیادہ ہیں اور میں سزا کا حق دار ہوں، لہٰذا یہ مجھ سے بہتر ہے۔ چنانچہ، مسلمانوں میں سے جسے بھی تم دیکھو گے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اسے خود سے بہتر سمجھو گے۔'' مزید فرمایا: ''اگر دیکھو کہ مسلمان تمہاری تعظیم کرتے، ادب واحترام سے پیش آتے اور اچھا سلوک کرتے ہیں تو کہو: یہ ایسی فضیلت ہے جو ان کے حصہ میں آئی۔ اگر انہیں جفا کرتے اور خود سے متنفر ہوتے دیکھو تو کہو: یہ کسی گناہ کی وجہ سے ہے جو مجھ سے صادر ہوا ہے۔'' (۲)

﴿2145﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوسلمہ ثقفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''کسی کا اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے عاجزی وانکساری کرنا ان کے ہاں اس کی عظمت کی علامت ہے۔''

کسی کو حقیر نہ جانو ورنہ......!

﴿2146﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن عبدالکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیْم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک صاحب کرامت شخص تھا، جب وہ کسی منزل پر پہنچتا اور لوگوں میں چلتا تو بادل اس پر سایہ کرتا۔ ایک مرتبہ یہ صاحب کرامت کسی کے پاس سے گزرا تو اس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فضل وکرم کی وجہ سے اس کی بہت عزت کی لیکن صاحب کرامت نے اسے حقیر جانا یا اس کے بارے میں کوئی

---

(۱)......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۵۸۲، بکر بن عبداللّٰہ، ج۵، ص۴۳۷، باختصار۔
محاسبة النفس للامام ابن ابی الدنیا، الحدیث: ۸۰، ص۸۴، باختصار۔
(۲)......صفة الصفوة، الرقم: ۵۰۵، بکر بن عبداللّٰہ، ج۳، ص۱۶۶، باختصار۔

حقیر بات کہی تو بادل کو حکم ہوا کہ اس صاحب کرامت کے سر سے ہٹ کر اس شخص کے سر پر سایہ فگن ہوجائے جس نے امرِ الٰہی کو عظیم سمجھا۔'' (1)

﴿2147-48﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حمید الطّویل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی چار ہزار درہم کا لباس زیب تن کئے فقرا کے پاس بیٹھتے، ان سے گفتگو کرتے اور فرماتے: ''میرا ان کے ساتھ بیٹھنا انہیں خوش کرتا ہے۔'' (2)

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ایک صفت:

﴿2149﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن ابی وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''جو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن عمدہ لباس زیب تن فرماتے وہ کم قیمت کا لباس پہننے والوں کو طعنہ نہ دیتے اور نہ ہی کم قیمت کا لباس پہننے والے عمدہ لباس پہننے والوں پر طعنہ زنی کرتے۔'' (3)

﴿2150﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مبارک بن فَضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''میں مالداروں جیسی زندگی بسر کرتا ہوں اور فقرا کی موت مرنا چاہتا ہوں۔'' راوی کا بیان ہے کہ ''جب حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کا وصال ہوا تو آپ پر کچھ قرض تھا۔'' (4)

﴿2151﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی بیماری میں ہم ان کی تیمارداری کے لئے گئے، لوگ ان کی خدمت میں آنے جانے لگے تو آپ متعجب ہوئے اور فرمایا: ''مریض کی عیادت کی جاتی ہے ملاقات نہیں کی جاتی۔'' حضرت سیِّدُنا عَفّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کہتے: ''مریض کی عیادت کی جاتی جبکہ تندرست سے ملاقات کی جاتی ہے۔'' (5)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:۵۰۵، بكر بن عبدالله، ج۳، ص۱۶۶۔

2 ......سير اعلام النبلاء، الرقم:۵۸۲، بكر بن عبدالله، ج۵، ص۴۳۶۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:۱۸۳۷، ص۳۱۹۔

4 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:۱۸۳۱، ص۳۱۸۔

5 ......الكامل فى ضعفاء الرجال، الرقم:۱۶۸۵، ابو هلال محمد بن سليم الراسبى، ج۷، ص۴۳۶۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے......!

﴿2152﴾...... حضرت سیِّدُنا حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ”ما قبل امتوں میں ایک سرکش بادشاہ تھا۔ مسلمانوں نے اس کے ساتھ جہاد کیا اور بالآخر اسے گرفتار کرلیا پھر مشورہ کرنے لگے کہ اسے کیسے ماریں؟ سب اس بات پر متفق ہوئے کہ ایک بڑی دیگ کے نیچے آگ بھڑکاتے ہیں اور اسے اس وقت تک نہ ماریں گے جب تک یہ عذاب کا ذائقہ نہ چکھ لے، انہوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ چنانچہ، وہ ایک ایک کرکے اپنے معبودوں کو پکارنے لگا اور واسطے دینے لگا کہ میں تجھے پوجا تا تھا، تیرے سامنے سجدہ کرتا اور تیرا چہرہ صاف کرتا تھا، لہٰذا مجھے اس مصیبت سے بچا۔ جب اس نے دیکھا کہ یہ لاچار و بے بس معبود مجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا رہے تو اس نے سر آسمان کی طرف اٹھا کر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور خلوص نیت سے بارگاہ الٰہی میں التجا کی تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فوراً آسمان سے بارش نازل فرمائی جس سے آگ بجھ گئی اور اس زور کی ہوا چلی کہ وہ دیگ سمیت زمین وآسمان کے درمیان اڑنے لگا، وہ مسلسل لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کرتا رہا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی قوم میں لے گیا جو ایمان نہیں رکھتی تھی، انہوں نے اسے دیگ سے نکالا اور پوچھا: تیرا برا ہو تجھے کیا ہوا؟ کہا: میں فلاں قوم کا بادشاہ ہوں۔ پھر انہیں سارا واقعہ سنایا اور کہا: یہ میرا واقعہ اور میرا معاملہ ہے۔ چنانچہ، وہ سب ایمان لے آئے۔“ (1)

مصائب وآلام کا آنا بھی باعث عافیت ہے:

﴿2153﴾...... حضرت سیِّدُنا حمید الطَّوِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللّٰہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بندۂ مومن کو مصائب وآلام سے دوچار کرتا ہے تاکہ اس کی عاقبت درست ہوجائے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ عورت کو بچے کی ولادت پر صبر کرنے کی وجہ سے اجر وثواب سے نوازا جاتا ہے۔“ یا فرمایا: ”عورت کا حیض کی مشقت سے گزرنا اس کے لئے عافیت کا باعث ہے۔“ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

(1) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ١٨٢٩، ص ٣١٨۔

(2) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ١٨٣٢، ص ٣١٨ تا ٣١٩، باختصار۔

حاسد اور چغلخور کا انجام:

﴿2154﴾...... حضرت سیِّدُنا حمید الطّویل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ماقبل امتوں میں ایک بادشاہ تھا، وہ اپنے ایک دربان کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ دربان بادشاہ سے کہتا: ''بادشاہ سلامت! نیکوکار کے ساتھ اچھائی سے پیش آئیں اور برے کو چھوڑ دیں کہ اسے اس کی برائی کا بدلہ خود ہی مل جائے گا۔'' بادشاہ سے اس قدر قرب کی وجہ سے ایک شخص دربان سے حسد کرنے لگا۔ چنانچہ، اس نے بادشاہ سے دربان کی چغلی کھائی اور کہا: ''بادشاہ سلامت! اس دربان نے لوگوں میں یہ بات پھیلا دی ہے کہ آپ کے منہ سے بو آتی ہے۔'' بادشاہ نے کہا: ''مجھے اس کی حرکت کا کیسے علم ہوسکتا ہے؟'' اس نے کہا: ''اب وہ آپ کے پاس آئے اور آپ سے گفتگو کرے تو دیکھئے گا کہ اس نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھا ہوگا۔'' پھر چغلخور چلا گیا اور دربان کو دعوت پر بلایا اور سالن میں لہسن زیادہ ڈال دیا (جس سے دربان کے منہ سے بو آنے لگی)، اگلے دن جب دربان بادشاہ کے پاس گیا اور بادشاہ نے اسے گفتگو کے لئے قریب بلایا تو اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا (تاکہ لہسن کی بو بادشاہ کو نہ پہنچے) بادشاہ نے کہا: ''دور ہو جاؤ۔'' فوراً قلم دوات منگوائی اور مہر زدہ خط لکھ کر کہا: ''اسے فلاں کے پاس لے جاؤ اور بطور انعام ایک لاکھ وصول کرلو۔'' دربان جونہی دربار سے نکلا تو چغلخور نے اس کا استقبال کیا اور پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' کہا: ''یہ خط بادشاہ نے دیا ہے کہ فلاں کو دے آؤں (اور ایک لاکھ انعام کا وعدہ کیا ہے)۔'' چغلخور نے خط مانگا تو اس نے خط دے دیا۔ چغلخور خط لے کر مطلوبہ شخص کی طرف روانہ ہوگیا، جب مکتوب الیہ (جس کی طرف خط لکھا گیا اس) نے خط کھول کر پڑھا تو جلادوں کو بلایا، چغلخور نے کہا: ''اے قوم! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو یہ غلط حکم ہے جو مجھ پر وقوع پذیر ہو رہا ہے، تم بادشاہ سے رجوع کرو۔'' بولے: ''ہمیں زیبا نہیں کہ حکم نامہ ملنے کے بعد بادشاہ سے پوچھیں کیونکہ اس میں ہے کہ جب خط لانے والا تمہارے پاس آئے تو اسے ذبح کر کے اس کی کھال میں بھوسہ بھر کر میری طرف روانہ کرو۔'' چنانچہ،

انہوں نے اسے ذبح کیا اور کھال میں بھوسہ بھر کر بادشاہ کے پاس پہنچ گئے۔ یہ دیکھ کر بادشاہ بڑا متعجب ہوا اور دربان کو بلا کر کہا: ''مجھے سچ سچ بتاؤ کہ اس دن جب میں نے تمہیں اپنے قریب بلایا تو تم نے اپنی ناک پر ہاتھ کیوں رکھا تھا؟'' دربان نے کہا: ''بادشاہ سلامت! اس چغلخور نے مجھے اپنے ہاں دعوت پر بلایا اور سالن میں بہت زیادہ لہسن ڈال

کر مجھے کھلا دیا جب آپ نے مجھے بلایا تو میں نے سوچا کہ آپ کو لہسن کی بو محسوس نہ ہو اس لئے میں نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔" بادشاہ نے کہا: "اپنی جگہ پر لوٹ جاؤ اور وہی کہو جو کہا کرتے تھے۔" پھر اسے بہت زیادہ انعام واکرام سے نوازا۔ (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم فرمائے!

﴿2155﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو حُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی عیادت کے لئے گئے، آپ قضائے حاجت کے لئے جا رہے تھے، ہم گھر میں بیٹھ گئے، قضائے حاجت کے بعد دو آدمیوں کا سہارا لئے واپس لوٹے۔ ہمیں سلام کیا پھر ہماری طرف دیکھ کر فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بندے پر رحم فرمائے جسے اس نے قوت وطاقت عطا فرمائی تو اس نے اطاعت الٰہی میں زندگی بسر کی اور اس پر بھی رحم فرمائے جو اپنی کمزوری کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ اشیاء سے بچتا رہا۔" (2)

﴿2156﴾...... حضرت سیِّدُنا غالب قطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: "جو ہنستے ہوئے گناہ کرے گا وہ روتا ہوا جہنّم میں جائے گا۔" (3)

مومن کی خوشبو:

﴿2157﴾...... حضرت سیِّدُنا ابراہیم یشکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: "اے ابن آدم! تیری مِثْل کون ہوسکتا ہے؟ تیرے اور محراب کے درمیان راستہ خالی چھوڑ دیا گیا ہے تو جب چاہے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوسکتا ہے، تیرے اور اس کے درمیان کوئی پردہ وترجمان حائل نہیں ہے، بے شک یہ نمکین پانی (آنسو) مومن کی خوشبو ہیں۔" (4)

میزان کا دایاں پلڑا:

﴿2158﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیب سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، ج۳، ص۲۳۳۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار ابی العالیۃ، الحدیث:۱۷۵۹، ص۳۰۹۔

3 ......شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، الحدیث:۷۱۵۷، ج۵، ص۴۲۹۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار ابی العالیۃ، الحدیث:۱۷۵۲، ص۳۰۸، باختصار۔

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''آدمی کا وہ مال جو وہ اپنے اہلِ خانہ کی ضروریات میں صرف کرتا ہے بروزِ قیامت میزان کے دائیں پلڑے میں ہوگا اور میزان کا دایاں پلڑا جنت ہے۔''

﴿2159﴾...... حضرت سیِّدُنا حمید الطَّوِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی مستجاب الدعوات تھے۔'' (1)

گوشت فروش کی توبہ:

﴿2160﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن نشیط ہلالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ایک قصاب (گوشت فروش) اپنے کسی پڑوسی کی باندی پر عاشق ہو گیا، ایک بار آقا نے اپنی باندی کو کسی کام کے لئے قریبی بستی کی طرف بھیجا تو قصاب بھی اس کے پیچھے ہولیا اور اس سے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ باندی نے کہا: ''ایسا نہ کر میں بھی تجھ سے بہت محبت کرتی ہوں لیکن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتی ہوں۔'' گوشت فروش نے کہا: ''تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتی ہے تو مجھے تو اس کا زیادہ خوف رکھنا چاہئے۔'' چنانچہ، اپنے ارادے سے باز آیا، فوراً توبہ کر کے لوٹ آیا۔ اسی دوران اسے پیاس نے آلیا قریب تھا کہ ہلاک ہو جاتا اچانک بنی اسرائیل کے کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا قاصد اس کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' کہا: ''سخت پیاس لگی ہے۔'' قاصد نے کہا: ''آؤ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں کہ بادل ہم پر سایہ فگن ہو جائیں یہاں تک کہ ہم بستی میں داخل ہو جائیں۔'' قصاب نے کہا: ''میرا کوئی ایسا نیک عمل نہیں ہے جس کے وسیلے سے دعا کروں۔'' قاصد نے کہا: ''میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔'' چنانچہ، گوشت فروش نے اس کی دعا پر آمین کہی تو بادل کا ایک ٹکڑا ان پر سایہ فگن ہو گیا یہاں تک کہ وہ بستی میں پہنچ گئے، وہاں پہنچ کر قصاب اپنے گھر کی طرف چل دیا، بادل کا ٹکڑا بھی اس کے ہمراہ ہولیا۔ قاصد نے کہا: ''تم تو کہتے تھے کہ میرا کوئی نیک عمل نہیں ہے، اس لئے میں نے دعا کی اور تم نے آمین کہی، پس بادل نے ہم پر سایہ کیا اب وہ تیرے ساتھ ہو لیا، لہٰذا مجھے اپنے مُعاملہ کے بارے میں بتاؤ'' قصاب نے سارا واقعہ سنا دیا۔ قاصد نے کہا: ''بے شک توبہ کرنے والا بارگاہِ الٰہی میں اس مرتبہ پر فائز ہوتا ہے جس پر لوگوں میں سے کوئی بھی فائز نہیں ہوتا۔'' (2)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٠٥، بكر بن عبدالله، ج٣، ص١٦٦۔

2 ......شعب الايمان، باب فی معالجة كل ذنب بالتوبة، الحديث:٧١٦٣، ج٥، ص٤٣١۔

﴿2161﴾...... حضرت سیِّدُ نا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا بکر بن عبداللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کوفرماتے سنا کہ ”تم بکثرت گناہوں کا ارتکاب کرتے ہو،لہٰذا توبہ بھی کثرت سے کیا کرو کیونکہ جب بندہ نامۂ اعمال میں استغفار کی کثرت پائے گا تو اسے خوشی ہوگی۔“ (1)

سیِّدُنا بکر بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُ نا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک،حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر،حضرت سیِّدُ ناجابر اور حضرت سیِّدُ نا مَعْقِل بن یسار رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ چندمرویات درج ذیل ہیں:

﴿2162﴾...... حضرت سیِّدُ نا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے دو بچوں کے ساتھ ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اسے تین کھجوریں دیں۔اس نے دو کھجوریں دونوں بچوں کو دے دیں۔بچے کھجور کھا کر للچائی نظروں سے ماں کی جانب دیکھنے لگے۔عورت نے تیسری کھجور بھی دونوں میں تقسیم کردی۔جب جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں سارا واقعہ عرض کردیا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:”اس واقعہ سے اتنا متعجب ہورہی ہو؟ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بچوں پر رحم کی وجہ سے اس عورت پر رحم فرماتا ہے۔“ (2)

رحمتِ الٰہی کی وسعت:

﴿2163﴾...... حضرت سیِّدُ نا بکر بن عبداللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:”اے ابن آدم! تیرے گناہ آسمان کے کنارے تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مُعافی مانگے

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب التوبة،الحدیث:۱۷۹، ج۳، ص ۴۲۱۔

2 ......الادب المفرد، باب الولدات رحیمات، الحدیث:۸۹، ص ۳۴۔

تو میں تجھے بخش دوں گا کچھ پروانہ کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر خطاؤں کے ساتھ مجھ سے ملے مگر ایسے ملے کہ کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر بخشش کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا[1]۔'' [2]

﴿2164﴾...... حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللّٰہ مُزَنی اور حضرت سیِّدُنا بسر بن عائذ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دنیا میں ریشم وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔'' [3]

امت محمدیہ کی مثال:

﴿2165﴾...... حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کی مثال اس بارش کی سی ہے کہ خبر نہیں اگلی خیر ہے یا پچھلی۔'' [4]

﴿2166﴾...... حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے واجب کرنے والی دو چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: ''جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملا کہ کسی کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک نہیں مانتا وہ جنت میں جائے گا اور جو اس حال میں ملا کہ کسی کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک مانتا ہو وہ آگ میں جائے گا۔'' [5]

1...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مرآۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 363 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جیسے رازق ہر مرزوق (رزق دیے گئے) کو بقدر حاجت روٹی دیتا ہے، ہاتھی کو من اور چیونٹی کو کن (ذرہ) دیتا ہے، ایسے ہی وہ غفار بقدر گناہ مغفرت عطا فرمائے گا، مگر شرط یہ ہے کہ گنہگار ہو غدار نہ ہو، اسی لیے شرط لگائی گئی کہ میرا شریک نہ ٹھہراتا ہو، خیال رہے کہ ایسے مقامات پر شرک بمعنی کفر ہوتا ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ (پ۵، النساء:۴۸، ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللّٰہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے) اور نبی یا کتاب یا اسلامی احکام میں سے کسی کا انکار در حقیقت رب تعالیٰ کا ہی انکار ہے لہٰذا حدیث بالکل واضح ہے اور اس میں کفار کی مغفرت کا وعدہ نہیں، کفر و مغفرت میں تضاد ہے۔

2......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، الحدیث:۳۵۵۱، ج۵، ص۳۱۹۔

3......صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم استعمال اناء الذهب......الخ، الحدیث:۲۰۶۹، ص۱۱۴۷۔

4......سنن الترمذی، کتاب الامثال، الحدیث:۲۸۷۸، ج۴، ص۳۹۷۔

5......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب من مات لا یشرك باللّٰه......الخ، الحدیث:۹۲، ص۶۱۔

حضرت سیِّدُنا خُلَید بن عبداللّٰہ عَصَری

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرت سیِّدُ نا خُلَید بن عبد اللّٰہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ تخلیق کائنات میں غور وخوض کرنے والے، کثرت سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے اور مشاہدۂ حق کے لئے شب بیداری کرنے والے تھے۔

﴿2167-68﴾...... حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا خُلَید بن عبد اللّٰہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جمعہ کے دن تشریف لائے اور دروازے کی چوکھٹ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ''اے بھائیو! تم میں سے ہر ایک اپنے محبوب سے ملاقات کا مشتاق ہے تو سنو! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے حد درجہ محبت کرو اور اچھے طریقہ سے اسی کی طرف متوجہ رہو۔'' (۱)

مومن کی تین حالتیں:

﴿2169﴾...... حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا خُلَید بن عبد اللّٰہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''مومن سے ہمیشہ تم تین حالتوں میں ملاقات کرو گے: (۱)......وہ مسجد کی آبادکاری کا سبب بن رہا ہوگا (۲)...... یا گھر میں محو استراحت ہوگا (۳)...... یا کسی دنیاوی ضرورت کی تگ ودو میں ہوگا جس میں کوئی حرج نہیں۔'' (۲)

﴿2170﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُ نا خُلَید بن عبد اللّٰہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی گھر کی صفائی وغیرہ کا حکم دیتے پھر دو تکیے منگواتے اور دروازہ بند کر کے بستر پر بیٹھ جاتے اور فرماتے: میرے رب عَزَّوَجَلَّ کے فرشتوں کو خوش آمدید! بخدا! میں ضرور آج تمہیں بھلائی پر گواہ بناؤں گا پھر کثرت سے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھتے رہتے، روزانہ آپ کا یہی معمول تھا۔'' حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

---

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار خلید العصری، الحدیث: ۱۳۱۴، ص ۲۴۹۔

(2)......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار خلید العصری، الحدیث: ۱۳۱۳، ص ۲۴۹۔

عَلَیْہ سے مروی روایت میں اتنا زائد ہے کہ ''آپ مسلسل اس کا ورد کرتے رہتے حتی کہ نیند کا غلبہ ہو جاتا یا نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔'' (۱)

﴿2171﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا خُلَید بن عبداللہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔'' (۲)

مومن کے اخلاق:

﴿2172-73﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا خُلَید بن عبداللہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''تم مومن سے اس حال میں ملو گے کہ وہ پاک دامن، سوالی اور بے نیاز و محتاج ہوگا کہ لوگوں سے اپنا دامن بچانے والا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے در کا سوالی اور عاجزی وانکساری کا پیکر، فی نفسہ عزات دار، لوگوں سے بے نیاز اور بارگاہِ الٰہی کا محتاج ہوگا۔'' حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''اچھے اخلاق سے پیش آنا اور آسانی پیدا کرنا مومن کے اخلاق میں سے ہے۔'' (۳)

مساجد کی زیب وزینت:

﴿2174-75﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوسلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا خُلَید بن عبداللہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرمایا کرتے تھے: ''ہر گھر کی زیب وزینت ہوتی ہے اور مساجد کی زیب وزینت وہ لوگ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔'' (۴)

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار خلید العصری، الحدیث: ۱۳۱۵، ص ۲۵۰، بتغیر قلیل۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم: ۴۹۷، خلید بن عبداللہ العصری، ج۳، ص ۱۵۴۔

3 ...... کتاب الجامع لمعمر بن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، باب مسالة الناس، الحدیث: ۲۰۱۹۴، ج ۱۰، ص ۱۳۴۔
الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار خلید العصری، الحدیث: ۱۳۱۸، ص ۲۵۰، بتغیر قلیل۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار خلید العصری، الحدیث: ۱۳۱۷، ص ۲۵۰۔

سیِّدُنا خُلَیْد عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی اَحادیث

کم زیادہ سے بہتر ہے:

﴿2176﴾...... حضرت سیِّدُ ناخُلَید بن عبداللہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجتا ہے جو ندا دیتے ہیں، ان کی آواز جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے، وہ کہتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! خرچ (صدقہ) کرنے والے کو جلد بدلہ عطا فرما اور روکنے والے (بخیل) کے مال کو ضائع فرما اور جب سورج غروب ہوتا ہے تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دونوں پہلوؤں میں فرشتے بھیجتا ہے، وہ آواز لگاتے ہیں جسے جن وانس کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے، کہتے ہیں: تھوڑا اگر کفایت کرنے والا اس زیادہ سے بہتر ہے جو غفلت کا باعث ہو۔'' (1)

جنت میں داخلہ:

﴿2177-78﴾...... حضرت سیِّدُ ناخُلَید بن عبداللہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پانچ احکام ایسے ہیں جو ایمان کے ساتھ انہیں بجالائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا: (۱)...... جس نے اچھی طرح وضو کیا، اطمینان سے رکوع و سجود کئے اور وقت کا خیال رکھتے ہوئے پانچوں نمازیں پابندی سے ادا کیں (۲)...... رمضان المبارک کے روزے رکھے (۳)...... فرض ہونے کی صورت میں حج کیا (۴)...... خوش دلی سے زکوٰۃ دی (۵)...... امانت ادا کی۔'' حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا: ''امانت سے کیا مراد ہے؟'' فرمایا: ''غسلِ جنابت کرنا، بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابن آدم کو دین میں سے غسل کے علاوہ کسی چیز کا امین نہیں بنایا۔'' (2)

(1)...... مسند ابی داود الطیالسی، مسند ابی الدرداء، الحدیث: ۹۷۹، ص ۱۳۱۔

(2)...... سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب المحافظة علی وقت الصلوات، الحدیث: ۴۲۹، ج ۱، ص ۱۷۸۔
مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فیمابنی علیه الاسلام، الحدیث: ۱۳۹، ج ۱، ص ۲۰۵۔

حضرت سیِّدُنا مُورِّق عِجْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرت سیِّدُ نا مورق بن مُشَمْرِج عِجْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔آپ فرمانبردار اور بھول چوک سے محفوظ و مامون تھے۔مخلوق کی بجائے حق تعالٰی کے ذکر سے تسلی پاتے اور اس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ہر چیز کو بھلا دیتے۔

اجروثواب کے متلاشی:

﴿2179﴾...... حضرت سیِّدُ نا معلّٰی بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مُورِّق عِجْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''جو صدمہ بھی مجھے پہنچا ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ مجھے اپنے اہل خانہ کی موت ہے (جس پر میں صبر کی صورت میں اجر عظیم کا مستحق ٹھہرا)۔'' (1)

﴿2180﴾...... حضرت سیِّدَتُنا حفصہ بنت سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا مُورِّق عِجْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے میں ان سے ان کے اہل وعیال کے بارے میں پوچھتی تو جواب دیتے بخدا! وہ تو بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔'' میں کہتی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟'' فرماتے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے ہلاکت میں نہ ڈال دیں۔'' نیز یہ بھی فرمایا کرتے: ''زمین میں کوئی جان ایسی نہیں جس کی موت میں میرے لئے اجر و ثواب ہو مگر میں نے اس کی موت نہ چاہی ہو۔'' (2)

﴿2181﴾...... حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مُورِّق عِجْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''میں مومن کے لئے دنیا میں کوئی مثال نہیں پاتا سوائے اس شخص کے جو سمندر میں لکڑی پر بیٹھا بہتا جا رہا ہو اور پکار رہا ہو: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! (میری مدد فرما) امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس مصیبت سے نجات عطا فرما دے۔'' (3)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٠٦، مورق بن المشمرج العجلی، ج٣، ص١٦٧۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٣٠٩٤، مورق بن المشمرج العجلی، ج٧، ص١٦١-١٦٠۔
صفة الصفوة، الرقم:٥٠٦، مورق بن المشمرج العجلی، ج٣، ص١٦٧۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مورق العجلی، الحدیث:١٧٦٠، ص٣١٠۔

پلٹ کر دوبارہ حملہ کرنے والے کی مثل:

﴾2182﴿ ...... حضرت سیِّدُنا ابو تیاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''جب لوگ طاعت الٰہی سے اعراض کر رہے ہوں اس وقت اطاعت پر قائم رہنے والا جہاد سے بھاگ کر پلٹ کر دوبارہ حملہ کرنے والے کی طرح ہے۔'' (١)

دل کی سختی کا سبب:

﴾2183﴿ ...... حضرت سیِّدُنا یزید شَنِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''مجھے بہت کم غصہ آتا ہے اور جب بھی غصہ آتا ہے تو پرسکون ہونے کے بعد غصہ کی حالت میں کی ہوئی باتوں پر مجھے سخت شرمندگی ہوتی ہے۔'' کسی نے عرض کی: ''میں آپ سے قساوتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) کی شکایت کرتا ہوں کہ میں (نفل) روزے اور نماز کی طاقت نہیں رکھتا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر تمہیں نیکی میں کمی و کمزوری کا سامنا ہے تو برائی میں کمی کرو (اس سے بچو) کہ بے شک جب نیند میں مجھے سکون میسر ہو تو میں سو جاتا ہوں۔'' (٢)

﴾2184-85﴿ ...... حضرت سیِّدُنا علی بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''میں نے 10 سال میں خاموشی سیکھی اور جب بھی مجھے غصہ آتا ہے تو پرسکون ہونے کے بعد غصہ میں کی ہوئی باتوں پر نادم ہوتا ہوں۔'' (٣)

میں مایوس بھی نہیں ہوا:

﴾2186﴿ ...... حضرت سیِّدُنا معلّٰی بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''20 سال ہو گئے ہیں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے فلاں فلاں حاجت کے بارے میں سوال کر رہا ہوں لیکن وہ پوری نہیں ہوئی اور میں مایوس بھی نہیں ہوا۔'' اہل خانہ میں سے کسی نے اس حاجت کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ''(میری

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مورق العجلی، الحدیث: ١٧٦٣، ص ٣١٠۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ٣٠٩٤، مورق بن المشمرج العجلی، ج٧، ص ١٦١-١٦٠۔

3 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ٣٠٩٤، مورق بن المشمرج العجلی، ج٧، ص ١٦٠۔

الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مورق العجلی، الحدیث: ١٧٦١، ص ٣١٠۔

حاجت یہ تھی کہ) میں فضول باتیں کرنا چھوڑ دوں۔“ (1)

﴿2187﴾...... حضرت سیِّدُنا ابواشہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُورِّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ”میرے پاس زکوٰۃ کا مال کبھی بھی نہیں پایا گیا۔“ (2)

مال جمع نہ فرماتے:

﴿2188﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُورِّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی تجارت کرتے تھے جس سے انہیں کافی مال حاصل ہوتا لیکن ہفتہ بھر بھی آپ کے پاس نہ رہتا یوں کہ جب اپنے بھائی سے ملتے تو اسے تین، چار یا پانچ سو (درہم) دے دیتے اور فرماتے: ”انہیں اپنے پاس رکھ لو شاید تمہیں ان کی ضرورت پیش آئے۔“ کچھ عرصہ بعد جب دوبارہ اس سے ملاقات ہوتی تو فرماتے: ”(مزید رقم لے لو) شاید تمہیں اس کی حاجت پڑے۔“ وہ کہتا: ”مجھے اس کی بالکل ضرورت نہیں۔“ فرماتے: ”بخدا! میں اسے کبھی واپس نہیں لوں گا۔ تمہیں اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے (اس لئے اسے اپنے پاس ہی رکھو)۔“ مروی ہے کہ ”حضرت سیِّدُنا مُورِّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کوئی چیز کسی کو بطور صدقہ دینا ناپسند کرتے تھے۔“ (3)

﴿2189﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید جریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُورِّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ”اگر لوگ ہمارے متعلق وہ باتیں جان لیں جو ہماری قوم جانتی ہے تو ہمارے پاس بیٹھنا بھی گوارہ نہ کریں۔“

﴿2190﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ ”حضرت سیِّدُنا مُورِّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی اپنا نفقہ اپنے سر کے نیچے پا لیتے تھے۔“ (4)

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبارمورق العجلی، الحدیث:١٧٦٢، ص ٣٠١، بتغیرقلیل۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبارابی العالیة، الحدیث:١٧٥٦، ص٣٠٩۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٠٦، مورق بن المشمرج العجلی، ج٣، ص١٦٨۔

4 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٠٦، مورق بن المشمرج العجلی، ج٣، ص١٦٨۔

سیِّدُنا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُ ناشیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدُ نا ابوذر، حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے بہت سی مرسل احادیث روایت کی ہیں۔ چند مرویات درج ذیل ہیں:

جنگلوں کی طرف نکل جاتے:

﴿2191﴾...... حضرت سیِّدُ نا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی حضرت سیِّدُ نا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے (1)، آسمان چرچرا رہا ہے اور اس کا حق ہے کہ چرچرائے، اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! آسمانوں میں چار انگل برابر جگہ بھی نہیں کہ جہاں کوئی فرشتہ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز نہ ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے اور بیویوں سے بستروں پر لذت حاصل نہ کرتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتے ہوئے جنگلوں کی طرف نکل جاتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تو یہ پسند ہے کہ میں جنت کا ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔'' (2)

جتنا کہ مسافر کا زادِراہ:

﴿2192﴾...... حضرت سیِّدُ نا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُ نا سلیمان فارسی رَضِیَ

(1)...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 154 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نگاہ غیبی چیزیں دیکھتی ہے اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے کان غیبی آوازیں سنتے ہیں جس نگاہ سے اللہ تعالیٰ ہی نہ چھپا اس سے اور کیا چیز چھپے گی۔

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود   اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

مالاترون میں ماعام ہے ہر غیبی چیز حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) پر ظاہر ہے۔

(2)......سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب فی قول النبی: لو تعلمون ما اعلم ......الخ، الحدیث: ۲۳۱۹، ج ٤، ص ١٤٠۔

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رو دیئے، عرض کی گئی: ''کیوں رو رہے ہیں؟'' فرمایا: ''(مجھے یہ بات رلا رہی ہے کہ) حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے عہد لیا تھا کہ دنیا میں تمہارا ساز و سامان اتنا ہو جتنا کہ مسافر کا زادِ راہ ہوتا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا مُورّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا سلیمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے بعد لوگوں نے ان کے گھر کو دیکھا تو صرف ایک پالان، بستر اور تھوڑا سا سامان پایا جس کی قیمت تقریباً 20 درہم ہوگی۔'' (۱)

باجماعت نماز کی فضیلت:

﴿2193﴾...... حضرت سیِّدُنا مُورّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی کا باجماعت نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے 25 درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔'' (۲)

حضرت سیِّدُنا صِلَہ بن اَشْیَم عَدَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حضرت سیِّدُنا ابو الصہباء صِلَہ بن اَشْیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ کتابُ اللّٰہ کی لوگوں کو نصیحت کرنے والے، بندگانِ خدا سے محبت کرنے والے، حصولِ ثواب کی نیت سے مصائب پر صبر کرنے والے اور رات کی تاریکی میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا خوب ذکر کرنے والے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: اپنے مُعاملات کی نگرانی کرتے اور احتساب کا یقین رکھتے ہوئے نیک اعمال کی بجا آوری میں خوب کوشش کرنے اور کمر بستہ ہونے کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2194﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو سلیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلِیْل بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت سیِّدُنا صِلَہ عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ علم سے مجھے بھی کچھ سکھایئے!'' فرمایا: آج تم نے میری مثل سوال کیا ہے کہ جب میں حصولِ علم کے لئے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی خدمت میں

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۱۶۰، ج۶، ص ۲۶۱، باختصار۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۳۵۶۷-۳۵۶۴، ج۲، ص ۱۰-۹۔

حاضر ہوا تو عرض کی: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ علم سے مجھے بھی کچھ سکھایئے!'' تو انہوں نے فرمایا: ''قرآن مجید کی نصیحت قبول کرلو، مسلمانوں کے لئے مخلص ہوجاؤ، کثرت سے دعا مانگا کرو اور فتنوں میں مبتلا ہوکر مقتول نہ بننا کہ کہا جائے: اے آلِ فلاں کے گمراہ مقتول! بے شک اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ زمانہ فلاں کو مہلت دے یا خنزیرا سے ہلاک کردے۔ نیز ان لوگوں سے بچنا جو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں بلکہ وہ تو خوارج ہیں۔'' (۱)

مُبلِّغ کو ایسا ہونا چاہئے:

﴿2195﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے، ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا صِلہ بن اَشیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اور آپ کے تلامذہ کے پاس سے ایک نوجوان کپڑے گھسیٹتے ہوئے گزرا، تلامذہ نے ارادہ کیا کہ زبانی کلامی اس کی خوب خبر لی جائے۔ حضرت سیِّدُنا صِلہ عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اس شخص سے مخاطب ہوکر فرمایا: ''اے بھتیجے (ٹھہرو)! مجھے تم سے کام ہے۔'' پوچھا: ''کیا کام ہے؟'' فرمایا: ''میں پسند کرتا ہوں کہ تم اپنا تہبند اوپر کرلو۔'' اس نے کہا: ''جی ہاں!'' چنانچہ، اس نے تہبند اوپر کرلیا۔ حضرت سیِّدُنا صِلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے تلامذہ سے فرمایا: ''یہ طرزِ عمل اس سے بہتر ہے جس کا تم نے ارادہ کیا تھا اگر تم اسے برا بھلا کہتے تو جواباً وہ بھی تمہیں برا بھلا کہتا۔'' (۲)

﴿2196﴾...... حضرت سیِّدَتُنا مُعاذہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا صِلہ عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے شاگرد جب ایک دوسرے سے ملتے تو معانقہ کرتے (یعنی گلے ملتے) تھے۔'' (۳)

﴿2197﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صِلہ بن اَشیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اکثر عبادت کے لئے جنگل و بیابان کی طرف جایا کرتے تھے، جب بھی راستے میں لہو و لعب میں مشغول چند نوجوانوں کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: ''مجھے ایسے لوگوں کے بارے میں بتاؤ جو سفر کے ارادے سے نکلے ہوں، دن کے وقت منزل کی طرف جانے والے راستے سے کنارہ کش ہوجائیں اور رات میں نیند کے مزے لوٹیں تو

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۳۰۲۲، صلۃ بن اشیم العدوی، ج۷، ص۹۶تا۹۷۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۳۰۲۲، صلۃ بن اشیم العدوی، ج۷، ص۹۷۔

3 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:۳۳۵، صلۃ بن اشیم العدوی، ج۵، ص۲۰۔

کیا وہ اپنا سفر طے کر سکیں گے؟'' چنانچہ، ایک دن ان کے پاس سے گزرتے ہوئے یہی بات دہرائی تو ان میں سے ایک نوجوان غفلت سے بیدار ہو گیا اور کہا: ''اے لوگو! ان کے اس قول کا مصداق ہم ہی ہیں کیونکہ ہم دن میں لہو ولعب میں مشغول رہتے اور رات کو نیند کے مزے لیتے ہیں۔'' چنانچہ، وہ شخص حضرت سیِّدُنا صِلہ عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی پیروی میں لگ گیا، ان کے ساتھ بیابان کی طرف جاتا اور عبادت کرتا حتی کہ موت سے ہم آغوش ہو گیا۔ (۱)

﴿2198-99﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صِلہ بن اَشیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: ''آپ کا فلاں بھائی قتل کر دیا گیا یا فوت ہو گیا۔'' آپ نے اس سے فرمایا: ''قریب آؤ کھانا کھاؤ، اس کی موت کی خبر ہمیں دے دی گئی ہے۔'' اس نے عرض کی: ''مجھ سے پہلے آپ کے پاس کوئی نہیں آیا پھر آپ کو کس نے خبر دی؟'' آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ (۲)

(پ۲۳، الزمر: ۳۰)

سیِّدَتُنا عدویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھَا کا صبر:

﴿2200﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا صِلہ بن اَشیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک غزوہ میں شریک تھے، بیٹا بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے بیٹے سے فرمایا: ''آگے بڑھو! اور خوب قتال کرو حتی کہ میں تمہیں باعث اجر و ثواب پاؤں۔'' چنانچہ بیٹا قتال کرتے کرتے شہید ہو گیا۔ عورتیں تعزیت کے لئے آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سیِّدَتُنا مُعاذہ عدویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا کے پاس آئیں تو آپ نے انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا: ''اگر تم مجھے بیٹے کی شہادت کی مبارک باد دینے آئی ہو تو مرحبا لیکن اگر کسی اور مقصد کے لئے آئی ہو تو واپس لوٹ جاؤ۔'' (۳)

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبدالله بن عمر رضی الله عنه، الحديث: ۱۱۵۸، ص ۲۲۳۔

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم: ۳۰۲۲، صلة بن اشيم العدوی، ج۷، ص ۹۸۔

3 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم: ۳۰۲۲، صلة بن اشيم العدوی، ج۷، ص ۹۹۔

غیبی امداد:

﴿2201﴾...... حضرت سیِّدُنا حمید بن ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صِلہ بن اَشْیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''سیلاب کے موسم میں ایک مرتبہ میں نہرِ تیری کی ایک بستی کی جانب گیا، اپنی سواری پر سوار نہر کے کنارے سارا دن چلتا رہا مجھے کھانے کی کوئی چیز میسر نہ آئی، سخت بھوک کے عالم میں ایک تندرست وتوانا شخص سے میری ملاقات ہوئی جو کاندھے پر کچھ اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے وہ چیز اسے نیچے رکھنے کے لئے کہا تو اس نے رکھ دی، دیکھا تو روٹیاں تھیں، میں نے کہا: ''مجھے اس میں سے کچھ کھلاؤ۔'' اس نے کہا: ''اس میں خنزیر کی چربی ملی ہوئی ہے اگر آپ کھانا چاہیں تو کھالیں۔'' چنانچہ، میں اسے چھوڑ کر چل دیا۔ پھر ایک اور شخص ملا جو کاندھے پر کھانا اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے کہا: ''اس میں سے مجھے کچھ کھلاؤ۔'' اس نے کہا: ''یہ فلاں فلاں کا زادِراہ ہے اگر آپ نے اس میں سے کچھ لے لیا تو میرے لئے باعث ضرر ہوگا۔'' چنانچہ، اسے بھی چھوڑ کر میں آگے چل دیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ابھی تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ اچانک میں نے اپنے پیچھے پرندے کے پھڑ پھڑانے کی آواز سنی مڑ کر دیکھا تو خوبصورت باریک کپڑے میں کوئی چیز لپٹی ہوئی تھی، قریب جا کر دیکھا تو کھجور کے پتوں سے بنی ٹوکری میں تازہ کھجوریں تھیں حالانکہ اس موسم میں روئے زمین پر کہیں تازہ کھجوریں دستیاب نہ تھیں، میں نے کھائیں تو اتنی لذیذ تھیں کہ اس سے زیادہ لذیذ کھجوریں میں نے کبھی نہ کھائی تھیں، پھر پانی پیا اور باقی ماندہ کھجوریں لپیٹ کر رکھ لیں، گٹھلیاں بھی اٹھالیں اور گھوڑے پر سوار ہوگیا۔ حضرت سیِّدُنا اوفی بن دلہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں: ''میں نے کپڑا ان کی زوجہ کے پاس دیکھا جس میں وہ قرآن پاک لپیٹتی تھیں، پھر وہ کپڑا گم ہوگیا۔'' راوی کا بیان ہے کہ ''معلوم نہیں اس کپڑے کا کیا ہوا چوری ہوگیا یا گم گیا۔'' (1)

اے درندے! اپنا رزق کہیں اور تلاش کر!

﴿3-2202﴾...... حضرت سیِّدُنا حماد بن جعفر بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے میرے والد محترم نے

(1)...... الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، الحدیث: ۱۱۵۹، ص ۲۲۳۔

الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ۳۰۲۲، صلۃ بن اشیم العدوی، ج۷، ص۹۷تا۹۸۔

بتایا کہ ہم ایک لشکر کے ساتھ کابل کی طرف جہاد کے لئے نکلے حضرت سیِّدُ ناصِلہ بن اشیم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہمارے ساتھ تھے۔ان کا یہ معمول تھا کہ رات ہوتے ہی لوگوں سے جدا ہو جاتے۔ میں نے کہا: ''لوگوں میں ان کی عبادت کا چرچا ہے دیکھوں تو سہی یہ کیا عمل کرتے ہیں۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُ ناصِلہ بن اشیم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نمازِ عشا ادا کر کے لیٹ گئے اور لوگوں کے غافل ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ جب سب سو گئے تو آپ اٹھے اور میرے قریب سے ایک جھاڑی کی طرف نکل گئے، میں ان کے پیچھے ہولیا، انہوں نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، جونہی نماز شروع کی تو اچانک ایک شیر نمودار ہوا اور ان کے قریب آ گیا، میں درخت پر چڑھ گیا تا کہ دیکھوں کہ وہ شیر کی طرف متوجہ ہو کر اسے بھگاتے ہیں یا نہیں لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں مشغول رہے، جب سجدے میں گئے تو میں نے دل میں کہا کہ شیر اب ان پر حملہ کر دے گا لیکن کچھ نہ ہوا۔ آپ نے نماز مکمل کی اور شیر سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اے درندے! کسی اور جگہ جا کر اپنا رزق تلاش کر۔'' چنانچہ، شیر چنگھاڑتا ہوا چلا گیا۔ پھر آپ صبح تک نماز میں مشغول رہے، پھر بیٹھ گئے اور یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کی کہ اس کی مثل میں نے کبھی نہ سنی تھی۔ پھر دعا کی: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ اَوْ مِثْلِیْ یَجْتَرِیءُ اَنْ یَّسْاَلُکَ الْجَنَّۃَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم کی آگ سے پناہ عطا فرما، کیا میرے جیسا شخص جرأت کر سکتا ہے کہ تجھ سے جنت کا سوال کرے۔'' پھر لوٹ آئے اور صبح اس حال میں کی کہ گویا ساری رات پہلو کے بل لیٹے رہے اور سو کر گزاری جبکہ رات بھر جاگنے کی وجہ سے صبح میری جو حالت تھی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے۔ (۱)

﴿2204﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناصِلہ بن اشیم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرمایا کرتے تھے: ''میں نہیں جانتا کہ مجھے کس دن زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے اس دن کہ جس دن صبح سویرے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول ہو جاتا ہوں یا وہ کہ جس دن اپنے کسی کام کے لئے نکلوں لیکن ذکرِ الٰہی کے باعث پورا نہ کر سکوں۔'' (۲)

---

1 ......الزهد لابن مبارك، باب ماجاء فى ذكر عامر بن عبد قيس......الخ، الحديث:٨٦٣، ص ٢٩٥۔

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٣٠٢٢، صلة بن اشيم العدوى، ج٧، ص٩٧۔

کم عقل اور عاجز:

﴿2205﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صِلہ بن اَشیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''میں نے جب بھی مال کو مال ہونے کی حیثیت سے حاصل کرنے کی کوشش کی تو اس نے مجھے تھکا دیا سوائے روز کا رزق روز ملنے کے۔ پس میں نے جان لیا کہ یہی میرے لئے بہتر ہے۔'' حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس بندے کو روز کا رزق روز ملے اور وہ اسے بہتر نہ سمجھتا ہو تو وہ کم عقل اور عاجز ہے۔'' (1)

﴿2206﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صِلہ بن اَشیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''میں نے دنیا کو حلال جگہوں سے طلب کیا تو مجھے گزارے کے مطابق رزق حاصل ہوا۔ بہر حال میں رزق کے مُعاملے میں خود کو تھکاتا نہیں ہوں اور نہ ہی وہ مجھ سے تجاوز کرسکتا ہے۔ میں نے جب یہ مُعاملہ دیکھا تو اپنے نفس سے کہا: تیرے لئے بقدرِ کفایت رزق مقرر کیا گیا ہے، لہٰذا اسی پر راضی رہ۔ چنانچہ، وہ راضی ہو گیا حالانکہ وہ راضی ہونے والا نہ تھا۔'' (2)

بڑی مصیبت سے نجات:

﴿2207﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک بھائی کا انتقال ہو گیا، ہم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی، جب اسے قبر میں رکھ کر کپڑا کھینچ لیا گیا تو حضرت سیِّدُنا صِلہ بن اَشیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تشریف لائے اور کپڑے کا ایک کنارہ پکڑ کر پکارا: اے فلاں بن فلاں! (پھر یہ شعر پڑھا:)

فَاِنْ تَنْجُ مِنْهَا تَنْجُ مِنْ ذِیْ عَظِیْمَةٍ   وَاِلَّا فَاِنِّیْ لَا اَخَالُكَ نَاجِیًا

ترجمہ: اگر تو قبر کے امتحان میں کامیاب ہو گیا تو بڑی مصیبت سے نجات پا گیا ورنہ میں تجھے نجات پانے والا نہیں سمجھتا۔

پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود بھی روئے اور لوگوں کو بھی رلایا۔ (3)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام عکرمة، الحدیث:۲۸، ج۸، ص۲۹۲۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۳۰۲۲، صلة بن اشیم العدوی، ج۷، ص۹۸۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم:۴۸۹، صلة بن اشیم العدوی، ج۳، ص۱۴۵۔

غیب کی خبر بزبانِ مصطفٰے:

﴿2208﴾...... حضرت سیِّدُ ناعبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں ایک صلہ نامی شخص ہوگا اس کی شفاعت سے کثیر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔'' (1)

﴿2209﴾...... حضرت سیِّدُ ناابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُ ناصِلہ بن اشیم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عرض کی: ''میرے لئے دعا کیجئے!'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے باقی ماندہ زندگی میں نیکی میں رغبت اور جس چیز سے بے نیازی برتی جاتی ہے اس سے کنارہ کشی کی توفیق عطا فرمائے اور ایسا یقین عطا فرمائے جس کا مسکن صرف اسی کی ذات ہو اور دین میں صرف اسی کی طرف رجوع کرے۔'' (2)

سیِّدُنا صِلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرت سیِّدُ ناشیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ ناصِلہ بن اشیم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُ ناعبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، ان سے علم سیکھا اور اکتسابِ فیض کیا۔

کوئی سامنے سے گزرے تو نماز نہیں ٹوٹتی:

﴿2210﴾...... حضرت سیِّدُ ناابو صہباء صِلہ بن اشیم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں اور بنو عبد المطلب کا ایک شخص دراز گوش (یعنی گدھے) پر سوار ایک مقام سے گزرے، ہم نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کھلی فضا میں نماز ادا فرماتے دیکھا تو سواری سے اترے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے جبکہ دراز گوش کو چرنے کے لئے سامنے کی جانب چھوڑ دیا اور کسی نے کچھ پروا نہ کی، یوں ہی ایک بار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ بنو عبد المطلب کی دو بچیاں ایک

---

1 ......دلائل النبوة للبیهقی، جماع ابواب اخبارالنبی، باب ماروی فی اخباره بانه......الخ، ج٦، ص٣٧٨۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:٤٨٩، صلة بن اشیم العدوی، ج٣، ص١٤٥۔

دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئی آئیں اور سامنے سے گزر گئیں لیکن کسی نے کچھ پروانہ کی (یعنی عورت اور گدھا وغیرہ نمازی کے سامنے سے گزر جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی البتہ بالغ جان بوجھ کر گزرے تو گنہگار رہوگا)۔‘‘ (۱)

حضرت سیِّدُنا علاء بن زِیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد

حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ خوشخبری سنانے والے، غمزدہ، عبادت کے مُعاملے میں نمود ونمائش سے بچنے والے، دنیا سے کنارہ کش، آخرت کے لئے ہمہ وقت تیار رہنے والے، اعمالِ صالحہ کا ذخیرہ کرنے والے اور تنہائی پسند تھے۔

علمائے تصوف فرماتے ہیں: بارگاہِ الٰہی میں مقام ومرتبہ کے حصول کی خاطر اطاعت کی ذلت کو برداشت کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

غم پر غم:

﴿2211﴾...... حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَلَال بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ہمراہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی عیادت کے لئے گیا، آپ غمزدہ رہنے کی وجہ سے مرضِ سل (پھیپڑوں کی بیماری) میں مبتلا ہوگئے تھے، ان کے نیچے بچھانے کے لئے ان کی بہن صبح وشام روئی دھنتی تھیں تاکہ آرام وسکون پائیں۔ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے پوچھا: ’’اے علاء! کیا حال ہے؟‘‘ فرمایا: ’’غم پر غم ہے (یعنی کم غمزدہ ہونے کی وجہ سے غمگین ہوں)۔‘‘ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے لوگوں سے فرمایا: ’’چلو، بخدا! ان پر غم کی انتہا ہوچکی ہے۔‘‘ (۲)

ریاکار پر فضلِ الٰہی:

﴿2212﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ’’ایک شخص ہر عمل میں ریاکاری کرتا تھا حتی کہ چلتا تو تکبرانہ انداز میں کپڑوں کو گرد وغبار سے بچانے کے لئے

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۱۲۸۹۲، ج۱۲، ص۲۰۱۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث:۱۴۳۳، ص۲۶۶۔

سمیٹ لیتا، تلاوت کرتا تو بلند آواز سے کرتا اور جس سے بھی ملتا لعن طعن کرتا۔ (پھر اسے توبہ کی توفیق ملی تو) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اخلاص و یقین کی دولت سے مالا مال کر دیا اس کے بعد وہ تلاوت کے دوران آواز دھیمی کر لیتا، رضائے الٰہی کے لئے نماز پڑھتا اور جس سے بھی ملتا اس کے لئے دعائے خیر کرتا اور اچھے کلمات سے یاد کرتا۔'' (۱)

رحمت الٰہی کے امیدوار:

﴿2213﴾...... حضرت سیِّدُنا اوفی بن دلہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد کے پاس کافی مال و دولت اور غلام تھے۔ آپ نے کچھ غلام آزاد کر دیئے، کچھ رشتہ داروں کو دیئے، کچھ بیچے اور ایک یا دو اپنے لئے رکھ لئے جن کی کمائی سے گزارہ چلاتے۔ خود عبادت میں مصروف رہتے، روزانہ صرف دو روٹیاں تناول فرماتے، لوگوں سے الگ تھلگ رہتے، باجماعت نماز، جمعہ، نمازِ جنازہ اور مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو فراغت کے بعد فوراً گھر لوٹ جاتے، مجاہدات کے باعث جب کافی کمزور ہو گئے تو خبر ملنے پر دوست تیمارداری کے لئے آئے۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا انس بن مالک، حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور دیگر حضرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کہنے لگے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ نے تو خود کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے، اب آپ میں مجاہدات کی سکت باقی نہیں رہی۔'' جب تک وہ گفتگو کرتے رہے آپ خاموش رہے۔ پھر فرمایا: ''میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی و انکساری اختیار کرتا ہوں تاکہ وہ مجھ پر رحم فرمائے۔'' (۲)

﴿2214﴾...... حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد ہر روز صرف ایک روٹی تناول فرماتے، مسلسل روزے رکھنے کے باعث جسم سبز پڑ جاتا، اتنا طویل قیام کرتے کہ تھک کر گر جاتے۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا انس بن مالک اور حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ان کے پاس آئے اور فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اس قدر شدت سے ان معاملات پر عمل کا پابند نہیں بنایا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کہا: ''میں مملوک بندہ ہوں، لہٰذا جس چیز سے عاجزی و انکساری حاصل ہو میں اسے بجا لانے میں کوتاہی نہیں کرتا۔'' (۳)

---

1 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث: ۱٤۲٦، ص ۲٦٥۔

2 ...... صفۃ الصفوۃ، الرقم: ٥۰۹، العلاء بن زیاد بن مطر العدوی، ج۳، ص ۱٦۹۔

3 ...... کتاب الزھد لابن مبارک، باب فضل ذکر اللہ، الجزء الثامن، الحدیث: ۹٦٥، ص ۳٤۳۔

کانی بوڑھیا:

﴿2215﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں لوگوں کو کسی چیز کے پیچھے جاتے دیکھا تو میں بھی اس کے پیچھے چل دیا، جب دیکھا تو وہ ٹوٹے ہوئے دانتوں والی ایک کانی بوڑھیا تھی جو ہر قسم کے زیور سے آراستہ اور خوب زیب و زینت اختیار کیے ہوئے تھی، میں نے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' کہا: ''میں دنیا ہوں۔'' میں نے کہا: ''میں بارگاہ الٰہی میں التجا کرتا ہوں کہ وہ میرے دل میں تیرے لئے بغض و نفرت ڈال دے۔'' اس نے کہا: ''جی ہاں! اگر آپ مال و دولت سے نفرت کریں گے تو مجھ سے خود بخود نفرت پیدا ہو جائے گی۔'' (1)

﴿2216﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہارون بن ریاب اسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ''ایک مرتبہ میں نے خواب میں ایک بدصورت عورت کو دیکھا جو ہر قسم کی زیب و زینت سے آراستہ تھی۔ میں نے کہا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دشمن! تو کون ہے؟ میں تجھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں۔'' اس نے کہا: ''میں دنیا ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں مجھ سے پناہ عطا فرمائے تو تم مال و دولت سے بغض و نفرت رکھو۔'' (2)

﴿2217﴾ ...... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن سوید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ''عورت کی چادر پر بھی نظر نہ ڈالو کیونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کر دیتی ہے۔'' (3)

اٹھو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرو!

﴿2218﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہِشام بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد خاص طور پر شب جمعہ ساری رات عبادت میں گزارتے تھے۔ ایک رات خود پر سستی طاری پائی تو اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا: ''اے اسماء! آج میں کچھ سستی و کمزوری محسوس کر رہا ہوں جب اتنا اتنا وقت گزر جائے تو مجھے جگا دینا۔'' زوجہ نے عرض کی: ''ٹھیک ہے۔'' آپ سو گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ کسی نے خواب میں آکر ان

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث:۱٤۲۹، ص ۲٦٥ ۔

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، ج۳، ص ۲٦٥ ۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث:۱٤۲۸، ص ۲٦٥ ۔

کی پیشانی پکڑ کر کہا: ''اے ابن زیاد! اٹھو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرو وہ تمہارا چرچا کرے گا۔'' آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور پیشانی کے وہ بال جس سے اٹھانے والے نے پکڑا تھا مرتے دم تک باقی رکھے۔ (1)

﴿2219﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرمایا کرتے تھے: ''تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے نفس کو یہ باور کروائے کہ اس پر موت طاری ہو چکی ہے اور اس سے ہونے والی لغزش پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے معافی چاہے اللہ عَزَّوَجَلَّ خطائیں مُعاف فرما دے گا، پھر اطاعت الٰہی میں زندگی بسر کرے۔'' (2)

گناہوں کا دلدل:

﴿2220﴾...... حضرت سیِّدُنا ہِشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد کے پیچھے پیچھے کیچڑ سے بچ کر چل رہا تھا کہ کسی نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دھکا دیا تو آپ کا پاؤں کیچڑ میں جا پڑا اور پھنستا چلا گیا، جب گھر کے دروازے پر پہنچے تو ٹھہر گئے اور فرمایا: ''اے ہِشام! دیکھا؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں!'' فرمایا: ''اسی طرح مسلمان گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہتا ہے لیکن جب پڑتا ہے تو گناہوں کے دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے۔'' (3)

﴿2221﴾...... حضرت سیِّدُنا مَخلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے کسی نے کہا: ''میں نے خواب میں آپ کو جنت میں دیکھا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''تو ہلاک ہو! کیا شیطان کو تمسخر کے لئے میرے اور تیرے علاوہ کوئی اور نہیں ملا۔'' (4)

﴿2222﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ''ہم ایسے لوگ ہیں جنہوں نے خود کو آگ میں ڈال رکھا ہے اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس سے نکالنا

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، حديث العلاء بن زياد، الحديث:١٤٢٧، ص٢٦٥۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، حديث العلاء بن زياد، الحديث:١٤٣٠، ص٢٦٥۔

3 ......تهذيب الكمال، الرقم:٤٥٦٨، العلاء بن زياد بن مطر العدوى، ج٢٢، ص٥٠١ شامله۔

4 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، حديث العلاء بن زياد، الحديث:١٤٢٥، ص٢٦٥۔

چاہے تو نکال سکتا ہے۔'' (1)

یہ خیر کی نشانی ہے:

﴾2223﴿ ...... حضرت سیِّدُنا جریر بن عبید عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے عرض کی: ''جب میں تنہا نماز پڑھتا ہوں تو مجھے اپنی نماز کی سمجھ نہیں آتی۔'' انہوں نے فرمایا: ''خوشخبری ہو بے شک یہ خیر کی نشانی ہے، کیا تم نے چوروں کو نہیں دیکھا جب وہ کسی ویران مکان کے پاس سے گزرتے ہیں تو اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے لیکن جب کسی ایسے گھر کے قریب سے گزرتے ہیں جو آباد اور مال ومتاع سے بھرا ہو تو تلاش وجستجو میں لگ جاتے ہیں حتی کہ اس میں سے کوئی نہ کوئی چیز لے اڑتے ہیں۔'' (2)

جنت کی خوشخبری:

﴾2224﴿ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے حضرت سیِّدُنا ہشام بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے ایک واقعے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: اہل شام میں سے ایک شخص حج کے ارادے سے سامان سفر تیار کئے ہوئے تھا۔ ایک رات اس نے خواب میں کسی کو کہتے سنا کہ ''عراق سے ہوتے ہوئے بصرہ جاؤ اور قبیلہ بنو عدی سے تعلق رکھنے والے حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے ملاقات کرو (ان کی نشانی یہ ہے کہ) ان کا قد درمیانہ اور سامنے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے ہیں، ہونٹوں پر مسکراہٹ رہتی ہے، انہیں جنت کی خوشخبری سنانا۔'' اس نے خواب کو اہمیت نہ دی حتی کہ دوسری اور تیسری رات پھر وہی خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: ''عراق کیوں نہیں جاتے؟'' پھر پہلی رات والی بات دہرائی۔ چنانچہ، صبح ہوتے ہی اس نے عراق کی طرف رخت سفر باندھا، جب اپنی بستی سے نکلا تو خواب میں آنے والے شخص کو اپنے آگے چلتے دیکھا، جب یہ سواری سے اترتا تو چلنے والا غائب ہو جاتا۔ چنانچہ، کوفہ میں داخل ہونے تک نظر آتا رہا پھر غائب ہو گیا، جب کوفہ سے روانہ ہوا تو اسے پھر اپنے آگے چلتے دیکھا حتی کہ بصرہ میں قبیلہ بنو عدی پہنچ گئے اور وہ دکھائی دینے والا شخص علاء بن زیاد کے گھر میں داخل ہو گیا۔ مسافر نے کچھ دیر دروازے پر کھڑے رہنے کے بعد سلام کیا۔

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث: ۱۴۳۱، ص ۲۶۵۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث: ۱۴۳۳، ص ۲۶۶۔

حضرت سیِّدُنا ہِشام بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں کہ میں باہر نکلا تو اس نے مجھ سے پوچھا: ''آپ علاء بن زیاد ہیں؟'' میں نے کہا: ''نہیں۔'' میں نے اس سے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! سواری سے اترو اور اپنا سامان بھی رکھ دو۔'' اس نے کہا: ''نہیں! پہلے علاء بن زیاد کے بارے میں بتاؤ وہ کہاں ہیں؟'' میں نے کہا: ''وہ مسجد میں ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد مسجد میں بیٹھ کر کثرت سے دعائیں مانگتے اور احادیث بیان کرتے تھے۔ جب میں نے انہیں مسافر کے آنے کی خبر دی تو آپ نے حدیث کو مختصر کیا، دو رکعت نماز ادا کی اور مسکراتے ہوئے اس کے پاس تشریف لائے تو سامنے کے ٹوٹے ہوئے دانت ظاہر ہوگئے، اس نے نشانی دیکھ کر کہا: ''بخدا! یہی میرا مطلوب ہے۔'' حضرت سیِّدُنا ہِشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرت سیِّدُنا علاء بن زیادہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے مجھ سے فرمایا: ''تم نے اس کی سواری کو بٹھا کر اس کا سامان کیوں نہیں اتارا؟'' عرض کی: ''میں نے اس سے بیٹھنے اور سامان اتارنے کے لئے کہا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! سواری سے اتر آؤ۔'' اس نے کہا: ''مجھے تنہائی میں آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔'' چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر گئے اور اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا: ''اے اسماء! دوسرے کمرے میں چلی جاؤ۔'' ان کے جانے کے بعد وہ شخص کمرے میں داخل ہوا اور انہیں اپنا خواب سنایا اور جنت کی خوشخبری دی، پھر نکل کر سوار ہوا اور رخصت ہوگیا۔ اس کے جانے کے بعد حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد اٹھے، دروازہ بند کیا اور تین دن یا سات دن تک روتے رہے، نہ تو کھانا کھایا، نہ پانی پیا اور نہ ہی دروازہ کھولا۔

حضرت سیِّدُنا ہِشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: آپ روتے ہوئے کہتے: ''کیا میں! کیا میں! (اس لائق ہوں!)'' ہم ڈر گئے کہ کہیں انتقال نہ فرما جائیں۔ چنانچہ، میں حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ کہہ سنایا اور عرض کی: ''میرا خیال ہے وہ انتقال فرما جائیں گے کہ نہ تو کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں مسلسل روئے چلے جا رہے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تشریف لائے، دروازہ کھٹکھٹا کر کہا: ''اے بھائی! دروازہ کھولو۔'' جب انہوں نے ان کی آواز سنی تو دروازہ کھول دیا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپ کس قدر سخت تکلیف میں تھے۔ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو آپ ضرور اہلِ جنت سے ہوں گے۔ کیا آپ اپنے آپ کو قتل کر دیں گے؟'' حضرت سیِّدُنا

ہشام بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: انہوں نے مجھے اور حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب والا واقعہ سنا کر فرمایا: ''میرے جیتے جی اس بارے میں کسی کو کچھ مت بتانا۔''(1)

﴿2225﴾...... حضرت سیِّدُنا اسید بن عبد الرحمٰن فلسطینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ''تم ایسے زمانہ میں ہو کہ عزت و مرتبہ کے اعتبار سے تم میں کمتر وہ ہے جس کے دین کا دسواں حصہ چلا جائے اور عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کمتر وہ ہو گا جس کے دین کا دسواں حصہ باقی ہو گا۔''(2)

سب سے زیادہ نقصان دہ چیز:

﴿2226﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ''تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ چیز یہ ہے کہ تم کسی مسلمان کے کافر ہونے کی گواہی دو یا اسے قتل کر دو۔''(3)

سیِّدُنا عَلاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیْم احمد بن عبد اللّٰہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین، حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ، حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرت سیِّدُنا عبادہ بن صامت اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مسنداً و مرسلاً احادیث روایت کی ہیں۔ چند مرویات درج ذیل ہیں:

انسانوں کا بھیڑیا:

﴿2227﴾...... حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''شیطان آدمی کا

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث: ۱۴۱۹، ص ۲۶۳۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۶۹، اسید بن عبدالرحمن الخثعمی، ج ۹، ص ۱۰۱ تا ۱۰۲۔

3 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۴۴۹، العلاء بن زیاد، ج ۵، ص ۲۰۶۔

بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے کہ وہ الگ، دور اور کنارے والی بکری کو پکڑتا ہے[1]، لہٰذا تم گھاٹیوں سے بچو جماعت مسلمین اور عوام کو لازم پکڑو۔'' [2]

افضل دعا:

﴿2228﴾ ...... حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو اس سے زیادہ پسند کوئی دعا نہیں کہ بندہ یوں دعا مانگے: اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْمُعَافَاۃَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ یعنی میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے دنیا وآخرت میں بخشش اور امن وچین مانگتا ہوں[3]۔'' [4]

خدا چاہتا ہے رضائے محمد:

﴿2229﴾ ...... حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین اور حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک رات ہم بارگاہ رسالت میں بیٹھے کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے (پھر اپنے اپنے گھر لوٹ گئے) صبح جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر تمام انبیا مع اپنے متبعین کے پیش کئے گئے، کسی نبی کے ساتھ تین امتی تھے اور کسی کے ساتھ کوئی بھی نہیں، یقیناً **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں قومِ لوط کے بارے میں خبر دی ہے کہ حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم سے فرمایا: ''کیا تم میں عقل مند کوئی نہیں؟'' حتی کہ حضرت موسیٰ بن عمران عَلَیْہِ السَّلَام اور بنی اسرائیل میں سے ان کے پیروکاروں کا گزر ہوا، میں نے عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! میری امت کہاں ہے؟'' ارشاد فرمایا:

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 177** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: دنیا ایک جنگل ہے جس میں ہم لوگ مثل بکریوں کے ہیں شیطان بھیڑیا ہے جو ہر وقت ہماری تاک میں ہے جو جماعت مسلمین سے الگ رہا شیطان کے شکار میں آ گیا۔

2 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، الحدیث: ۲۲۱۶۹، ج۸، ص۲۵۸۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 4، صفحہ 74** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: دین وبدن میں امن اور مخلوق کی شر سے چین کہ کوئی جن وانس ہمیں بے چین نہ کر سکے۔ نہ دنیا میں نہ آخرت میں۔

4 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۴۶، ج۲۰، ص۱۶۵۔

''اپنی دائیں طرف دیکھئے!'' دیکھا تو مکہ کے میدانوں کی طرح ایک میدان تھا جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ راضی ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔'' پھر ارشاد ہوا: ''اپنی بائیں جانب دیکھئے!'' دیکھا تو لوگوں سے آسمان بھرا ہوا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ راضی ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''ان کے ساتھ 70 ہزار لوگ بلا حساب وکتاب جنت میں جائیں گے۔''

حضرتِ سیِّدُنا عُکاشہ بن مِحْصَن اسدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمادے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے اس گروہ میں شامل فرما!'' پھر ایک اور شخص عرض گزار ہوا: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دعا فرمائیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی ان میں شامل فرمادے۔'' ارشاد فرمایا: ''اس دعا میں عُکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔'' پھر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پر کمال شفقت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں! اگر تم ان 70 ہزار میں شامل ہونے کی استطاعت رکھو تو ضرور کوشش کرنا اور اگر عاجز آجاؤ یا کوتاہی برتو تو پھر ٹیلے والوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنا، اگر اس سے بھی عاجز آؤ اور کوتاہی کا ارتکاب کرو تو اُفق والوں میں سے ہونے کی کوشش کرنا بے شک میں نے بہت سے لوگوں کو ایک دوسرے میں گھسے دیکھا۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ ایک چوتھائی اہل جنت میرے متبعین ہوں گے۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے اس پر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ اہل جنت کا نصف حصہ تم ہو گے۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مقدسہ تلاوت کی:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۴۰﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ۔

(پ۲۷، الواقعۃ: ۳۹، ۴۰)

پھر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن 70 ہزار کے بارے میں آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ وہ خوش نصیب لوگ کون ہیں؟ بعض نے کہا: ''یہ وہ خوش نصیب ہیں جو مسلمانوں کے ہاں پیدا ہوئے اور مسلمان ہی دنیا سے رخصت

ہوئے۔'' جب یہ بات پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچی تو ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو داغ نہیں لگاتے، منتر جنتر نہیں کرتے، فال کے لئے چڑیاں نہیں اڑاتے اور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرتے ہیں۔'' (1)

سونے، چاندی کی اینٹ:

﴿2230﴾...... حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جنت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے۔'' حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی روایت میں اتنا زائد ہے کہ ''جنت کی مٹی زعفران اور گارا مشک کا ہے (2)۔'' (3)

﴿2231﴾...... حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جنت کی ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی کی ہے۔ مٹی زعفران اور گارا مشک کا ہے۔'' جبکہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ ''جنت کے درجات یاقوت اور موتیوں کے ہیں، نہروں کے کنارے موتیوں کے اور مٹی زعفران ہے۔'' (4)

افضل جہاد:

﴿2232﴾...... حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سا جہاد افضل

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۹۷۶۶-۹۷۶۵، ج۱۰، ص۵۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 492** پر فرماتے ہیں: دیکھو یہ ہے اس غیب داں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا علم کہ جنت کی ساری حقیقت بیان فرمادی جس کی نگاہ سے جنت کی حقیقت نہیں چھپی انہیں سب کی حقیقت معلوم ہے۔

3 ......المعجم الاوسط، الحدیث:۲۵۳۲، ج۲، ص۶۵۔

4 ......المعجم الاوسط، الحدیث:۳۷۰۱، ج۳، ص۷، عن ابی سعید الخدری۔

کتاب الجامع لمعمر بن راشد مع المصنف لعبد الرزاق، باب الجنۃ وصفتھا، الحدیث:۲۱۰۳۹، ج۱۰، ص۳۴۔

ہے؟''ارشاد فرمایا:''تومحض رضائے الٰہی کے لئے اپنے نفس اور خواہشات سے جہاد کرے۔''(1)

﴿2233﴾...... حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا:''کون سا مجاہد افضل ہے؟''فرمایا:''جو محض رضائے الٰہی کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرے۔''اس نے عرض کی:''یہ آپ کہہ رہے ہیں یا پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے؟''فرمایا:''یہ مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے۔''(2)

حضرت سیِّدُنا ابوسوّار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرت سیِّدُنا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔آپ خوش دلی سے ملاقات کرنے والے، نرم طبیعت کے مالک، اچھے تعلقات و ملاپ پر فخر کرنے والے اور نفس کو (عبادت کی) مشقت میں ڈالنے والے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں:اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بے حد محبت کرنے اور اس کی محبت میں بے چین رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2234﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو تیاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖؕ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۱۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگادی ہے۔

پھر فرمایا:''دونوں نوشتے لپیٹے ہوئے ہیں۔اے ابن آدم! جب تک تو زندہ ہے تیرا صحیفہ کھلا ہوا ہے تو اس میں جو چاہے سوچ و بچار (یعنی عمل) کر جب تو فوت ہوگا تو اسے لپیٹ دیا جائے گا پھر جب تجھے دوبارہ اٹھایا جائے گا تو اسے کھول دیا جائے گا اور فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ، آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔''(3)

1 ......جمع الجوامع، حرف الهمزه، الحديث:۳۶۵۶، ج۲، ص۱۳۔

2 ......تعظيم قدر الصلاة للمروزی، الحديث:۶۳۹، ج۲، ص۶۰۰۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:۱۸۴۱، ص۳۲۰۔

مغرور و متکبر شخص اور مردِ قلندر:

﴿2235﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک مغرور و متکبر شخص نے حضرت سیِّدُنا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو بلا کر اپنے کسی دینی مُعاملے کے بارے میں سوال کیا، آپ نے اپنے علم کے مطابق اسے جواب دیا اور کہا: ''اگر تم ایسا کرو تو ٹھیک ہے ورنہ تم دین اسلام سے بری ہو۔'' اس پر اس شخص نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پے در پے 40 کوڑے لگوائے۔ حضرت سیِّدُنا ابوجعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل کو کوڑے مارے گئے اور قید کیا گیا تو مجھ پر مصیبت وغم کی کیفیت طاری ہوگئی۔ ایک رات کسی نے خواب میں مجھ سے کہا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ بارگاہ الٰہی میں احمد بن حنبل کا مرتبہ ابوسوار عدوی کے برابر ہو۔'' چنانچہ، میں نے حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل کی خدمت میں حاضر ہوکر جب اس بات کی اطلاع دی تو انہوں نے: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ [1] پڑھا۔ [2]

﴿2236﴾...... حضرت سیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو برا بھلا کہہ رہا تھا مگر آپ خاموش تھے، جب گھر کے قریب پہنچے یا گھر میں داخل ہونے لگے تو فرمایا: ''بس اتنا ہی یا اور بھی کچھ کہنا ہے۔'' [3]

کاش! دسواں حصہ ہی درست ہو جائے:

﴿2237﴾...... حضرت سیِّدُنا سالم بن نوح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن حضرت سیِّدُنا عوف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں جا رہے تھے، حضرت سیِّدُنا یونس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کا حال دریافت کیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت سیِّدُنا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے ایک بار پوچھا گیا: ''کیا آپ کا ہر حال اچھا ہے؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''کاش! دسواں حصہ ہی درست ہو جائے۔'' [4]

---

1 ...... یعنی: ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔

2 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۱۸۷٦، احمد بن حنبل، ج۹، ص ۵٤۳، باختصار۔

3 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث: ۱۸٤۵، ص ۳۲۰۔

4 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث: ۱۸٤۳، ص ۳۲۰۔

﴿2238﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوخَلدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بنوعدی کی مسجد میں حضرت سیِّدُنا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدَتُنا معاذہ عدویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے فرمایا: ''تم میں سے کوئی عورت مسجد میں آکر[1] اپنا سر نیچے کر لیتی اور سرین اوپر اٹھا لیتی ہے۔'' عرض کی: ''آپ کیوں دیکھتے ہیں؟ اپنی آنکھوں کو مٹی پر جمائے رکھیں ہمیں نہ دیکھا کریں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بخدا! میں پوری کوشش کرتا ہوں کہ نہ دیکھوں مگر پھر بھی نگاہ پڑ جاتی ہے۔'' حضرت سیِّدَتُنا مُعاذہ عدویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے معذرت چاہی اور عرض کی: ''اے ابوسوار! جب میں گھر میں ہوتی ہوں تو بچے مجھے مصروف رکھتے ہیں اور جب مسجد میں ہوتی ہوں تو نشاط محسوس کرتی ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا ابوسوار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''اسی نشاط کا مجھے تم پر خوف ہے۔''[2]

[1] ......اب تو عورتوں کی عریانیت اور ان کی آزادی بہت بڑھ چکی ہے۔ حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے زمانہ کی عورتوں کا بھی مسجد میں آنا پسند نہیں فرمایا جیسا کہ بخاری اور مسلم میں ان کا ارشاد مروی ہے: لَوْ اَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِد (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس قیام الامام العالم، الحدیث:٨٦٩، ج١، ص٣٠٠) یعنی جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں اگر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ان باتوں کو ملاحظہ فرماتے تو مسجد میں آنے سے انہیں ضرور منع فرما دیتے یہاں تک کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عورتوں کا حال دیکھ کر انہیں مسجد میں آنے سے منع فرما دیا حالانکہ اِس زمانہ میں اگر ایک عورت نیک ہے تو ان کے زمانۂ مبارکہ میں ہزاروں عورتیں نیک تھیں اور ان کے زمانہ میں اگر ایک عورت فاسقہ تھی تو اب ہزاروں عورتیں فاسقہ ہیں اور حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے تھے کہ عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ خدائے تعالیٰ کے قریب اپنے گھر کی تہ میں ہوتی ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے اور حضرت عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار مار کر عورتوں کو مسجد سے باہر نکالتے اور حضرت امام ابراہیم نخعی تابعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی مستورات کو جمعہ اور جماعت میں نہیں جانے دیتے تھے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دیگر متقدمین نے اگرچہ بوڑھی عورتوں کو فجر، مغرب اور عشاء کی جماعتوں میں شرکت کو جائز ٹھہرایا تھا لیکن متاخرین نے بوڑھی ہو یا جوان ہر عمر کی عورتوں کو سب نمازوں کی جماعت میں دن کی ہو یا رات کی شرکت سے منع فرما دیا اور ممانعت کی وجہ فتنہ کا خوف ہے جو حرام کا سبب ہے اور جو چیز حرام کا سبب ہوتی ہے وہ بھی حرام ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب فسادِ زمانہ کے سبب اب سے سیکڑوں برس پہلے مسجدوں میں حاضر ہونے اور جماعتوں میں شرکت کرنے سے عورتیں روک دی گئیں حالانکہ ان دونوں باتوں کی شریعت میں بہت سخت تاکید ہے تو اس زمانہ میں جب کہ فتنہ وفساد بہت بڑھ چکا ہے بھلا عورتوں کا بے پردگی کے ساتھ سڑکوں، پارکوں اور بازاروں میں گھومنا پھرنا اور نامحرموں کو اپنا بناؤ سنگار دکھانا کیونکر جائز و درست ہو سکتا ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ فیض الرسول، ج٢، ص٦٣٥تا٦٣٦)

[2] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:١٨٥٣، ص٣٢١۔

سیِّدُنا ابوسَوَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے مروی احادیث

حضرت سیِّدُ ناشیخ حافظ ابو نُعَیْم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدُ نا عمران بن حصین اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند مرویات درج ذیل ہیں:

بھلائی ہی بھلائی:

﴿2239-40﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حضرت سیِّدُ نا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حیا ساری خیر (یعنی بھلائی) ہے[۱]۔'' [۲]

﴿2241﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حضرت سیِّدُ نا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حیا بھلائی ہی لاتی ہے۔'' [۳]

نیچی آنکھوں کی شرم وحیا پر درود:

﴿2242﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ''مصطفٰے جان رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کنواری، پردہ نشین لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے اور جب کوئی ناپسند چیز دیکھتے تو اظہارِ ناپسندیدگی چہرہ انور سے پہچانا جاتا تھا۔'' [۴]

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 637** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: حضرت جنید بغدادی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی) فرماتے ہیں کہ شرعی حیاء کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی نعمتوں اور اپنی کوتاہیوں میں غور کر کے شرمندہ و نادم ہو اس شرمندگی کی بنا پر آیندہ گناہوں سے بچنے نیکیاں کرنے کی کوشش کرے، جو غیرت نیکیوں سے روک دے وہ عجز ہے حیا نہیں۔

2 ......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب......الخ، الحدیث:۳۷، ص ۴۰۔ 3 ......المرجع السابق۔

4 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۵۰۸، ج۱۸، ص۲۰۶۔

حضرت سیِّدُنا حُمَید بن ہِلال عَدَوِی عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عدوی عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ علم فقہ سیکھ کر لوگوں سے کنارہ کش ہوگئے، علم دین حاصل کر کے عمل میں مشغول ہوگئے، علمی میدان میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه نمایاں اور میدان تحقیق میں اچھی سمت کے مالک تھے۔

﴿2243﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال کا شمار فقہا علمائے کرام میں ہوتا ہے، آپ نہ تو کسی سے تکرار کرتے اور نہ ہی ان سے سوال کیا جاتا کیونکہ آپ لوگوں سے کنارہ کش رہتے تھے۔'' (۱)

سب سے بڑے عالم:

﴿2244﴾...... حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن اسماعیل عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرمایا کرتے: ''اہلِ مصر میں حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں ہے۔'' یہاں تک کہ وہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْهِمَا کا بھی استثناء نہیں کرتے تھے (یعنی ان سے بھی بڑا عالم کہتے تھے)۔ (۲)

بازار میں ذکر اللہ کرنے والے کی مثال:

﴿2245﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوہِلال خالد بن ایوب عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال نے فرمایا: ''بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے کی مثال سوکھے درختوں میں سرسبز و شاداب درخت کی مانند ہے۔''

ہمیشہ باقی رہنے والی خوشی:

﴿2246﴾...... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مُغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال نے ہمیں بتایا کہ جب کوئی شخص جنت میں داخل ہوگا تو اسے جنتیوں کی صورت میں ڈھالا جائے گا، جنتی

---

1 ...... صفة الصفوة، الرقم: ٥١٤، حمید بن ھلال العدوی، ج٣، ص ١٧٥۔
2 ...... المرجع السابق۔

لباس اور زیورات سے آراستہ کیا جائے گا، وہ جنت میں اپنی بیویاں، خدام اور مکانات دیکھے گا تو اسے اس قدر خوشی حاصل ہوگی کہ اگر خوشی کی وجہ سے مرنا چاہے تو مرسکتا ہے۔ اسے کہا جائے گا: ''کیا تو نے اپنی فرحت ومسرت دیکھ لی؟ یہ خوشی کے لمحات تیرے لئے ہمیشہ باقی رہیں گے۔'' (۱)

﴿2247﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال نے فرمایا: ''کسی کا قول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جو یہ آیتِ طیّبہ تلاوت کرے:

وَ یَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۲۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

پھر کریم و باقی رہنے والے رب عَزَّوَجَلَّ کی ذات کے وسیلے سے سوال کرے۔'' (۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ اور حقیقی دشمن:

﴿2248﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کتابُ اللہ میں تین چیزیں ایسی ہیں جو بڑی عظمت والی ہیں جس نے ان کی حفاظت کی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ ہے اور جس نے انہیں ضائع کیا وہ اس کا حقیقی دشمن ہے: (۱)......نماز (۲)......روزہ اور (۳)......غسلِ جنابت۔'' (۳)

﴿2249﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حمید بن ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوئے، رات دن سفر کرتے رہے حتی کہ نیند نے انہیں نڈھال کردیا۔ چنانچہ، انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سفر کی سختی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''ابھی تو اتنا فاصلہ بھی طے نہیں ہوا جتنی جگہ میں جہنّمی بیٹھے گا۔''

---

1 ......الزهد لابن مبارك فى نسخته زائدا، باب صفة النار، الحديث: ۴۲۹، ص۱۲۹۔

2 ......الدر المنثور، پ۲۷، سورة الرحمٰن، تحت الآية: ۲۷، ج۷، ص۶۹۹۔

3 ......شعب الايمان، باب فى الطهارات، الحديث: ۲۷۴۹، ج۳، ص۱۹۔

جہنمی تنور:

﴿2250﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا یونس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال نے فرمایا: ''مجھے بتایا گیا ہے کہ جہنم میں بہت سے تنور ہیں جن کی تنگی زمین میں تم میں سے کسی کے نیزے کے نچلے حصے میں لگے لوہے کی مانند ہے وہ لوگوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے تنگ ہوں گے۔'' (۱)

سیِّدُنا حُمَید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُ نا حمید بن ہِلال عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مُغفَّل، حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک، حضرت سیِّدُ نا ہشام بن عامر، حضرت سیِّدُ نا ابو رفاعہ عدوی اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند مرویات درج ذیل ہیں:

﴿52-2251﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مُغفَّل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں نے چربی کی ایک تھیلی لٹکی دیکھی، میں اس کے پاس آیا اور اسے قبضہ میں کرلیا اور کہا: ''آج میں اس میں سے کسی کو کوئی چیز نہیں دوں گا۔ مڑ کر دیکھا تو رسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے، مجھے بڑی حیا آئی۔'' (۲)

دوربین نبوت:

﴿2253﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُ نا جعفر، حضرت سیِّدُ نا زید بن حارثہ اور حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ہی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین کو ان کی شہادت کی خبر دے دی تھی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب ذکر النار، الحدیث:۲۳، ج۸، ص۹۵۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند البصریین، الحدیث: ۲۰۵۹۰، ج۷، ص۳۴۴، باختصار۔

آنکھیں اشکبار تھیں (۱)۔'' (۲)

بڑا فتنہ:

﴿2254﴾...... حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ہشام بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق اور قیامت کے درمیان دجال کا بڑا فتنہ برپا ہوگا۔'' (۳)

حضرت سیِّدُنا اسود بن کُلثوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا اسود بن کلثوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔آپ وہ خوش نصیب ہیں جو نقاب باندھے ہوئے راہ خدا میں شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔آپ خلوص نیت کے ساتھ (شہادت کی) دعائیں کرتے تھے، پس آپ کی کرامت سبقت لے گئی۔

انوکھی دعا:

﴿2255﴾...... حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال بیان کرتے ہیں کہ ہم میں ایک صاحب تھے جنہیں اسود بن کلثوم کے نام سے پکارا جاتا تھا۔اتنے باحیا تھے کہ چلتے وقت نظریں جھکی رہتی تھیں۔اس زمانہ میں گھروں کی دیواریں چھوٹی ہوتی تھیں۔ایک بار آپ کسی مکان کے قریب سے گزر رہے تھے، ایک عورت دوپٹا اتارے ہوئے

---

(1)...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 187** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ واقعہ غزوۂ موتہ میں ہوا جو ۸ آٹھ ہجری میں ہوا اس غزوہ میں مسلمان تین ہزار تھے اور ہرقل کی رومی فوج ایک لاکھ تھی۔حضور انور نے لشکر اسلام روانہ فرماتے وقت سپہ سالار مقرر فرمادیئے تھے کہ اوّلاً زید ابن حارثہ سپہ سالار رہوں گے پھر جعفر ابن طالب طیار پھر ان کی شہادت کے بعد عبداللّٰہ ابن رواحہ ہوں گے۔موتہ میں یہ حضرات یکے بعد دیگرے شہید ہو رہے تھے اور یکے بعد دیگرے جھنڈا لے رہے تھے اور یہاں حضور مسجد نبوی شریف میں ان تمام واقعات کی خبر دے رہے تھے۔یہ ہے حضورِ انور کا علمِ غیب بلکہ حاضر و ناظر ہونا، آج دوربین کے ذریعہ انسان دور کی چیز دیکھ لیتا ہے تو نبوت کی دوربین کا کیا کہنا اس زمانہ میں جھنڈا لشکر کے سردار کے ہاتھ میں ہوتا تھا حضور انور کا یہ فرمان کہ جھنڈا فلاں نے لے لیا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ امیر لشکر بن گئے۔

(2)......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ موتۃ من ارض الشام، الحدیث:۴۲۶۲، ج۳، ص۹۶۔

(3)......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ہشام بن عامر، الحدیث:۱۶۲۶۵، ج۵، ص۴۸۸۔

تھی۔ عورتوں نے آپ کو آتے دیکھا تو کہا دوپٹا اوڑھ لو کوئی آ رہا ہے۔ پھر کہا: یہ تو حضرت سیِّدُ نا اسود بن کلثوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ ایک مرتبہ آپ جہاد کے لئے روانہ ہوئے تو چلتے وقت اس طرح دعا کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرا نفس راحت و آرام میں یہ گمان کرتا ہے کہ اسے تیری ملاقات عزیز ہے اگر یہ سچا ہے تو اس کی خواہش پوری فرما اگر جھوٹا ہے تو اسے سچا ہونے کی توفیق عطا فرما اگرچہ اسے ناپسند ہو اور میرا گوشت درندوں، پرندوں کی خوراک بنے۔'' چنانچہ، لشکر کے ہمراہ چل دیئے، لشکر ایک باغ کے قریب پہنچا تو دشمنوں نے انہیں ڈرایا دھمکایا لیکن لشکرِ اسلام آگے بڑھتا رہا حتی کہ ایک سوراخ پا کر باغ میں داخل ہو گیا، حضرت سیِّدُ نا اسود بن کلثوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گرد آلود چہرہ لئے گھوڑے سے اترے اور زوردار حملہ کر کے واپس لوٹے۔ ایک تالاب کے پاس آئے وضو کیا اور نماز ادا کی، پھر کہا: ''عجمی کہتے ہیں: جب اہلِ عرب کسی کو زیر کرنے پر آتے ہیں تو اس طرح زیر کرتے ہیں۔'' پھر آگے بڑھے اور لڑتے لڑتے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ (فتح و نصرت کے بعد) عظیم لشکر کا اس دیوار کے قریب سے گزر ہوا تو آپ کے بھائی سے کہا گیا: ''باغ میں داخل ہو کر دیکھیں شاید حضرت سیِّدُ نا اسود بن کلثوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کچھ گوشت اور ہڈیاں باقی ہوں۔'' بھائی نے کہا: ''نہیں! میرے بھائی نے بہت سی دعائیں کی تھیں جو قبول ہوئیں میں نہیں چاہتا کہ ان کا اظہار کروں۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا شُوَیس بن حَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُ نا ابو رقاد شُوَیس بن حیّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بنی عدی کے شیوخ میں سے ہیں۔ ہجرت کے سال پیدا ہوئے اور زمانۂ رسالت کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوئے اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عطیات وصول کئے۔

﴿2256﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو خُلدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا: ''بنو عدی کے شیوخ میں سے کون باقی ہے؟'' میں نے کہا: ''حضرت سیِّدُ نا ابو سوار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار۔'' فرمایا: ''وہ تو نوجوان ہیں۔'' میں نے کہا: ''ان کی داڑھی اور سر کے بال سفید ہو چکے ہیں۔'' فرمایا: ''وہ تو نوجوان ہیں میں نے تم سے شیوخ کے متعلق پوچھا ہے۔'' میں نے کہا: ''حضرت سیِّدُ نا شُوَیس بن حیّاش عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی باقی ہیں۔'' فرمایا: ''ہاں! یہ وہی ہیں جو زمانۂ فاروقی میں دو درہم وصول کیا کرتے تھے۔''

---

(1) ......الزہد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، الحدیث: ۱۱۵۳، ص ۲۲۲۔

جلدی نہ کر شاید نیکی کر لے:

﴿2257﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو مسعود جریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا شُوَیس بن حیّاش عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی دو درہم وظیفہ لینے والوں میں سے تھے۔آپ فرماتے ہیں: ”دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے پر امین یا فرمایا: امیر ہے کہ جب ابن آدم کسی برائی کا ارتکاب کرتا ہے اور بائیں جانب والا فرشتہ اسے لکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو دائیں جانب والا فرشتہ کہتا ہے جلدی نہ کر شاید یہ نیکی کر لے۔ جب وہ نیکی کرتا ہے تو فرشتہ ایک کے ساتھ ایک اور نیکی لکھ دیتا ہے حتی کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا بڑھا کر لکھا جاتا ہے۔ پس شیطان کہتا ہے: ہائے افسوس! کون ہے جو ابن آدم کے دگنے ثواب کو پا سکے۔“ (1)

﴿2258﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ”میں نے بنو عدی کے ایسے مردوں کو دیکھا ہے کہ ان میں سے کوئی اس قدر نماز پڑھتا کہ تھک ہار کر سرین کے بل گھسٹ کر بستر پر پہنچتا۔“ (2)

سیِّدُنا شُوَیس بن حَیّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرت سیِّدُنا شُوَیس بن حیّاش عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدُنا عتبہ بن غزوان مازِنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

درسِ زہد:

﴿2259﴾...... حضرت سیِّدُنا خالد بن عمیر اور حضرت سیِّدُنا شُوَیس بن حیّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عتبہ بن غزوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”سنو! بے شک دنیا نے ختم ہونے کا اعلان کر دیا اور پیٹھ پھیر کر جانے والی ہے۔ دنیا سے صرف اتنا باقی رہ گیا ہے جتنا کہ برتن کا تلچھٹ۔ تم ایسے گھر میں ہو جہاں سے تمہیں منتقل ہونا ہے، لہٰذا جو کچھ تمہارے سامنے ہے اس میں سے اچھائی لے کر منتقل ہو۔ میں

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، ج٤، ص١٨٢تا١٨٣، بتغیر۔

2 ......الزهد لابن مبارك فی نسخته زائدا، باب فی الذب عن عرض المؤمن، الحدیث:٢١٧، ص٦٢۔

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سات میں سے ساتواں تھا ہمارے پاس درختوں کے پتوں کے سوا کھانے کو کچھ نہ تھا حتی کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں۔'' (۱)

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابوفراس عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ عبادت گزار، صاف گو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے رونے والے، دیدارِ الٰہی کے مشتاق اور آخرت کے سچے طالب تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے اس سے دور بھاگنے اور آخرت میں رغبت رکھتے ہوئے اس کی طلب میں کوشش کرتے رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2260﴾...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ'' حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دو گھر تھے۔ ایک عبادت کے لئے اور دوسرا رہائش کے لئے۔ آپ کچھ اوراد دن میں اور کچھ رات میں پڑھتے تھے۔'' (۲)

مقصدِ تخلیق:

﴿2261﴾...... حضرت سیِّدُنا عون بن ابی شداد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاشت کے وقت 100 رکعت نفل ادا کرتے اور فرماتے: ''ہمیں عبادت کے لئے ہی پیدا کیا گیا اور اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ قریب ہے کہ مقربین بارگاہِ الٰہی دیگر کاموں سے رک جائیں اور عبادت ہی میں مصروف رہیں۔'' (۳)

﴿2262﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامع مسجد میں وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ان کے پاس سے

(1)...... صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، الحدیث:۲۹۶۷، ص۱۵۸۶۔

(2)...... تھذیب الکمال، الرقم:۳۴۷۶، عبداللہ بن غالب، ج۱۵، ص۴۲۱، باختصار۔

(3)...... شعب الایمان، باب فی الصلوات، الحدیث:۳۲۴۲، ج۳، ص۱۶۹۔

گزرے اور فرمایا: ''اے عبداللّٰہ! تم نے اپنے اصحاب کو مشقت میں ڈال دیا ہے۔'' آپ نے فرمایا: میں نہ تو خوف خدا میں رونے کی وجہ سے ان کی آنکھیں پھٹی دیکھتا ہوں اور نہ ہی ان کی کمریں جھکی ہوئی ہیں۔ اے حسن! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم کثرت سے اس کا ذکر کریں اور آپ مشورہ دے رہے ہیں کہ تھوڑا ذکر کریں (ہرگز نہیں، فرمان باری تعالیٰ ہے:)

كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩﴿۱۹﴾ (پ ٣٠، العلق: ١٩)

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ[1]۔

پھر حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن غالب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سجدہ کیا۔ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''بخدا! مجھے آج سمجھ نہیں آیا کہ میں سجدہ کرسکوں گا یا نہیں۔'' [2]

﴿2263﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن غالب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یوں دعا مانگتے سنا: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَشْكُوْ اِلَیْكَ سَفَهَ اَحْلَامِنَا وَنَقْصَ عَمَلِنَا وَاقْتِرَابَ اٰجَالِنَا وَذَهَابَ الصَّالِحِیْنَ مِنَّا یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم اپنی کم عقلی، اعمال کی کمی، موت کا وقت قریب آنے اور نیک لوگوں کے رخصت ہونے کی شکایت تجھی سے کرتے ہیں۔'' [3]

---

[1]...... یہ آیت سجدہ ہے اور آیت سجدہ یا اس کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ، دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 728 پر صَدْرُالشَّرِیْعَہ، بَدْرُالطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: ''آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔'' اور صفحہ 730 پر فرماتے ہیں: ''فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نامعلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔''

نوٹ: مزید تفصیل کے لئے بہارِ شریعت کے مذکورہ مقام کا صفحہ 726 تا 739 کا یا دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 49 صفحات پر مشتمل رسالے ''تلاوت کی فضیلت'' کا مطالعہ کیجئے۔

[2]...... تهذيب الكمال، الرقم: ٣٤٧٦، عبدالله بن غالب، ج١٥، ص ٤٢٠۔

[3]...... الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث: ١٣٨١، ص ٢٥٨۔

نعمتِ الٰہی کا چرچا کرو!

﴿2264﴾...... حضرت سیِّدُ نا نصر بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں کہتے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے گزشتہ رات بھلائی کی توفیق بخشی میں نے اتنا قرآن پڑھا، اتنی رکعات ادا کیں، اتنا ذکر کیا اور فلاں فلاں نیک عمل سرانجام دیا۔'' عرض کی جاتی: ''اے ابوفراس! آپ جیسے لوگ اس طرح نہیں کہتے (یعنی اپنے اعمال شمار نہیں کرتے) حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کرتے:

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ (پ ۳۰، الضحٰی: ۱۱) ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اور فرماتے: ''تم کہتے ہو کہ میں اپنے رب کی نعمت کا چرچا نہ کروں۔'' [1]

اِک سجدہ کروں ایسا:

﴿2265﴾...... حضرت سیِّدُ نا سعید بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز تھے، قریب سے ایک شخص چارہ خریدنے کے لئے پل کی جانب گیا اپنی حاجت پوری کر کے واپس لوٹا تو دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی تک سجدے میں تھے۔'' [2]

مشکبار قبر:

﴿2266﴾...... حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ معرکہ زاویہ [3] کے دن حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں ایک ایسا معاملہ دیکھ رہا ہوں جس پر مجھ سے صبر نہیں ہو رہا، آؤ! میرے ساتھ جنت کی طرف چلو۔'' چنانچہ، تلوار لئے آگے بڑھے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ ''ان کی قبر مبارک سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔'' [4]

---

1 ......تفسیر القرطبی، پ ۳۰، سورۃ الضحی، تحت الآیۃ: ۱۱، ج ۲۰، ص ۷۲۔

2 ......تہذیب الکمال، الرقم: ۳۴۷۶، عبداللّٰہ بن غالب، ج ۱۵، ص ۴۲۰۔

3 ......**زاویہ**: بصرہ کے قریب ایک مقام ہے۔ یہاں حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حجاج بن یوسف کے مابین ۸۲ ہجری میں جنگ ہوئی تھی۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، الجزء السادس، باب احداث سنۃ اثنتین و ثمانین، ص ۸، شاملہ)

4 ......شعب الایمان، باب فی الثبات للعدو......الخ، الحدیث: ۴۳۲۳، ج ۴، ص ۵۶۔

﴿2267﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو عیسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ زاویہ کے دن بڑی گرمی تھی، حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس دن بھی روزے سے تھے۔ آپ اپنے اصحاب کے درمیان تھے کہ پانی منگوایا اور سر پر انڈیل دیا، پھر تلوار ہاتھ میں لئے ساتھیوں سے فرمایا: ''آؤ! میرے ساتھ جنت کی طرف چلو۔'' عبدالملک بن مہلب نے آواز دی: ''اے ابوفراس! آپ تو ایمان والے ہیں۔'' لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی طرف توجہ نہ دی بلکہ آگے بڑھتے چلے گئے اور لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔ جب آپ کو دفن کیا گیا تو قبر مبارک سے مشک کی خوشبو آنے لگی اور لوگ قبر کی مٹی اٹھا کر اپنے کپڑوں پر لگانے لگے۔ (1)

سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں:

کامل مومن کی علامت:

﴿2268﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب حدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مومن میں دو خصلتیں کبھی جمع نہیں ہوتیں کنجوسی اور بدخُلقی۔'' (2) (3)

---

1 ......تهذيب الكمال، الرقم:٣٤٧٦، عبدالله بن غالب، ج١٥، ص ٤٢٠ تا ٤٢١۔

2 ......سنن الترمذی، كتاب البر والصلة، باب ماجاء فی البخل، الحديث:١٩٦٩، ج٣، ص٣٨٧۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 75** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی کامل مومن بھی ہو اور ہمیشہ کا بخیل اور بدخُلق بھی، اگر اتفاقاً کبھی اس سے بخل یا بدخُلقی صادر ہو جائے تو فوراً وہ پشیمان بھی ہو جاتا ہے اس کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ مومن نہ بخیل ہوتا ہے نہ بدخُلق، جس دل میں ایمان کامل جاگزیں ہو تو اس دل سے یہ دونوں عیب نکل جاتے ہیں (لمعات) خیال رہے کہ بدخُلقی اور ہے غصہ کچھ اور، اللہ تعالیٰ کے لئے غصہ کرنا عبادت ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے: اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (پ ٢٦، الفتح: ٢٩، ترجمۂ کنزالایمان: کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل) ہماری اس شرح......

حضرت سیِّدُنا زُرارَہ بن اَوفٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ نرم مزاج اور خوف خدا سے اس قدر لرزاں وترساں رہتے کہ ملائے اعلیٰ سے جا ملے۔

علمائے تصوّف فرماتے ہیں: دنیا سے رخصت ہونے تک (خوف خدا سے) خوب گریہ وزاری کرنے اور اپنے تمام اعمال پر گواہ بنانے کا نام تصوّف ہے۔

کاش! موت یوں آئے:

﴿2269-70﴾...... حضرت سیِّدُنا بہز بن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں بنوقشیر کی مسجد میں نماز پڑھا رہے تھے، جب اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے:

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾ (پ۲۹، المدثر:۸) ترجمۂ کنز الایمان: پھر جب صور پھونکا جائے گا۔

تو غش کھا کر گرے اور انتقال فرما گئے۔ میں انہیں اٹھا کر گھر تک لے جانے والوں میں شامل تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے گھر میں بیٹھ کر احادیث بیان کیا کرتے تھے۔ جب حجاج بن یوسف بصرہ آیا تو اس وقت بھی گھر میں بیٹھے احادیث بیان کررہے تھے۔'' (1)

سیِّدُنا زُرارَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند درج ذیل ہیں:

امت محمدی کی ایک خصوصیت:

﴿2271﴾...... حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت

......سے حدیث پر نہ یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ بعض مومن بخیل بھی ہوتے ہیں اور بد خلق بھی، کیونکہ وہ یا تو مومن کامل نہیں ہوتے یا ان کے یہ عیب عارضی ہوتے ہیں، اور نہ یہ اعتراض رہا کہ یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے کہ قرآن کریم نے بعض غصوں کی تعریف فرمائی ہے۔

1 ......سنن الترمذی، ابواب الصلاۃ، باب اذا نام عن صلاتہ......الخ، الحدیث:۴۴۵، ج۱، ص۴۴۴، باختصار۔
الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخیر، الحدیث:۱۳۸۳، ص۲۵۸۔

کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میری امت کے دلی خطرات سے درگزر فرماتا ہے جب تک وہ اس پر عمل یا اس کے بارے میں کلام نہ کریں(1)۔'' (2)

﴿2272﴾...... حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکۂ مکرمہ، سردارِ مدینۂ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(نفسانی) خواہش کے خواہاں کو خواہشِ نفس معاف ہے جب تک کہ اس پر عمل یا اس کے متعلق کلام نہ کرے۔'' (3)

ملعونہ:

﴿2273﴾...... حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو عورت اپنے شوہر کے بستر کو چھوڑ دے ملائکہ اس پر لعنت کرتے ہیں۔'' (4)

﴿2274﴾...... حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرورِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن میں مجھے مبعوث کیا گیا پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں پھر ان کے

1...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 81** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: برے خیالات پر پکڑ نہیں یہ اس امت کی خصوصیت ہے۔ پچھلی امتوں میں اس پر بھی پکڑ تھی۔ خیال رہے کہ برے خیالات اور ہیں برا ارادہ کچھ اور برے ارادے پر پکڑ ہے حتی کہ ارادۂ کفر کفر ہے۔ شیخ عبد الحق (محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) فرماتے ہیں کہ جو برا خیال دل میں بے اختیار اچانک آجاتا ہے اسے ''ھاجس'' کہتے ہیں یہ آنی فانی ہوتا ہے آیا اور گیا یہ پچھلی امتوں پر بھی مُعاف تھا ہم کو بھی مُعاف۔ لیکن جو دل میں باقی رہ جائے وہ ہم پر مُعاف ہے ان پر نہ تھا اور اگر اس کے ساتھ دل میں لذت اور خوشی پیدا ہو اسے ''ھم'' کہا جاتا ہے اس پر بھی پکڑ نہیں اور اگر اس کے ساتھ کر گزرنے کا ارادہ بھی ہو تو وہ عزم ہے اس کی پکڑ ہے۔ خیال رہے کہ ارادۂ گناہ اگرچہ گناہ ہے مگر اس پر حد نہیں۔ ارادۂ زنا گناہ ہے مگر زنا نہیں۔

2......صحیح البخاری، کتاب العتق، باب الخطاو النسیان......الخ، الحدیث:۲۵۲۸، ج۲، ص۱۵۳۔
صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذر، باب اذا حنث ناسیا، الحدیث:٦٦٦٤، ج٤، ص۲۹۲۔

3......فردوس الاخبار، باب الھاء، الحدیث:۷۲۵۲، ج۲، ص۳۸۷۔

4......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث:۸۵۸۷، ج۳، ص۲۵۸۔

بعد ایسی قوم ہوگی جو نذر ماننے گی اور پوری نہ کرے گی، خیانت کرے گی امانت دار نہ ہوگی، گواہی دے گی حالانکہ گواہ بنائی نہ جائے گی اور ان میں موٹاپا خوب پھیل جائے گا[1]۔'' [2]

فرشتوں کا ساتھ اور دو اجر:

﴿2275﴾...... حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا روایت کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وہ شخص جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اور وہ اس میں مہارت رکھتا (یعنی بغیر کسی دشواری ومشقت کے پڑھ لیتا)

1...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 8، صفحہ 339** پر **(پھر وہ جوان سے قریب ہوں)** کے تحت فرماتے ہیں: ''یہاں پہلے قرن (زمانہ) سے مراد صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) ہیں، دوسرے سے مراد تابعین، تیسرے سے مراد تبع تابعین ہیں۔ خیال رہے کہ زمانہ صحابہ حضور کی ظہور نبوت سے ایک سو بیس (120) سال تک رہا یعنی قریباً ۱۰۰ھ سو ہجری تک اور زمانہ تابعین ۱۰۰ھ سے ۱۷۰ھ ایک سو ستر تک اور زمانہ تبع تابعین ۱۷۰ھ سے ۲۲۰ھ دو سو بیس تک۔ اس کے بعد مسلمانوں پر بڑے فتنے، تفرقہ بازیاں شروع ہوگئیں۔ معتزلہ، فلاسفہ، جہمیہ وغیرہ فرقے بعد ہی کی پیداوار ہیں بدعات کا زور بعد ہی میں ہوا۔'' **(نذر پوری نہ کرے گی)** کے تحت فرماتے ہیں: ''مانی ہوئی نذریں پوری نہ کریں گے۔ معلوم ہوا کہ نذر پوری کرنا بڑا ضروری ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے: یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا(۷) (پ۲۹، الدھر: ۷، ترجمۂ کنز الایمان: اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی پھیلی ہوئی ہے) خیال رہے کہ زیادہ نذریں ماننا اچھا نہیں مگر مانی ہوئی نذر کا پورا کرنا بہت ضروری ہے یہ شرعی نذر کا حکم ہے لغوی نذر جو اولیاء اللہ کے نام کی ہو اس کا پورا کرنا بہتر ہے۔ فرض نہیں، جیسے میلاد شریف یا گیارہویں شریف کی نذریں ماننا۔'' **(حالانکہ گواہ بنائی نہ جائے گی)** کے تحت فرماتے ہیں: ''وہ لوگ واردات کے موقعہ پر موجود نہ کئے گئے ہوں گے بلائے نہ گئے ہوں گے مگر قاضی کے ہاں گواہی دیں گے یعنی جھوٹی گواہی جیسا کہ آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ کچہریوں میں لوگ مقدمہ والوں سے پوچھتے پھرتے ہیں کہ کیا تمہیں گواہ چاہئیں تو ہم حاضر ہیں اتنے روپیہ دو جو بتاؤ اس کی گواہی دے دیں لہٰذا یہ فرمان عالی اوس حدیث کے خلاف نہیں کہ اچھے گواہ وہ ہیں جو بغیر بلائے گواہی دیں۔ وہاں سچی گواہی مراد ہے۔'' **(موٹاپا خوب پھیل جائے گا)** کے تحت فرماتے ہیں: ''وہ لوگ بہت عیش و آرام میں رہیں گے کام کاج کریں گے نہیں۔ جس سے موٹے ہو جائیں گے۔ انہیں موٹا ہونا بہت پسند ہوگا۔ قدرتی موٹاپے کا یہاں ذکر نہیں یا یہ مطلب ہے کہ جھوٹی شیخی مارا کریں گے۔ یا یہ مطلب ہے کہ بہت مال دار ہونا پسند کریں گے تاکہ موٹے تازے رہیں وہ جو حدیث شریف میں ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ موٹے عالم کو ناپسند کرتا ہے وہاں بھی موٹاپے سے یہ ہی احتمالات ہیں۔''

2......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضائل اصحاب النبی......الخ، الحدیث: ۳۶۵۰، ج۲، ص ۵۱۵۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ۵۲۷، ج۱۸، ص ۲۱۳۔

ہے تو وہ عزت دار، پیغام رساں نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور وہ جو (بدِقّت) قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔'' (۱)

اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِل سے مراد:

﴿2276﴾...... حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بارگاہِ الٰہی میں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِل (یعنی منزل پر پہنچ کر پھر سفر پر روانہ ہو جانا)۔'' صحابی نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِل سے کیا مراد ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ صاحبِ قرآن (یعنی تلاوت کرنے والا) جو ابتدا سے آخر تک پڑھے پھر ابتدا سے شروع کر دے۔'' (۲)

دنیا و مافیہا سے بہتر:

﴿2277﴾...... حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے، ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا روایت کرتی ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اسے (اس کے اہل کے لئے) چھوڑ دو۔'' (۳)

حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فجر کی دو سنتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔''

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......السنن الکبری للنسائی، کتاب فضائل القرآن، باب المتتمتع فی القرآن، الحدیث:۸۰۴۷، ج۵، ص۲۱۔
سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل قاریء القرآن، الحدیث:۲۹۱۳، ج۴، ص۴۱۴۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۱۲۷۸۳، ج۱۲، ص۱۳۱۔

3 ......الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث:۹۵۷۸، ص۵۶۹۔

حضرت سیِّدُنا عُقْبَہ بن عبدالغافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر

حضرت سیِّدُ نا عُقبہ بن عبد الغافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ بھلائی کی دعوت دینے اور شکر کرنے والے تھے۔ مصیبت وتکلیف میں کثرت سے ذکر کرتے اور کشادگی وخوشحالی میں شکر بجالاتے۔

70 درجے افضل:

﴿2278﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عُقبہ بن عبد الغافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر نے فرمایا: خفیہ طور پر دعا کرنا علانیہ دعا کرنے سے 70 درجے افضل ہے۔ جب کوئی بندہ علانیہ نیک عمل کرتا ہے پھر پوشیدگی میں بھی ایسا عمل بجالاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ملائکہ سے ارشاد فرماتا ہے: ''یہ میرا سچا بندہ ہے۔'' (۱)

حج وعمرہ کی مثل:

﴿2279﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عُقبہ بن عبد الغافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر نے فرمایا: ''عشا کی نماز باجماعت ادا کرنا حج کرنے کی مثل ہے اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا عمرہ کرنے کی طرح ہے۔'' (۲)

فرشتوں کی دعا وبددعا:

﴿2280﴾...... حضرت سیِّدُ نا وائل بن داود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا عُقبہ بن عبد الغافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر کو فرماتے سنا کہ جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی دونوں جانب دو فرشتے ندا دیتے ہیں جسے جن وانس کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے۔ وہ کہتے ہیں: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ عطا فرما اور بخیل کو بربادی دے (۳)۔''

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ۱۸۰۳، ص ۳۱۵۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ۱۸۰۴، ص ۳۱۵۔

3 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 69** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: سخی کے لئے دعا اور کنجوس کے لئے بددعا روزانہ فرشتوں کے منہ سے نکلتی ہے جو یقیناً قبول ہے۔ خیال رہے کہ خلف مطلقاً عوض کو کہتے ہیں دنیاوی ہو یا اخروی، حسی ہو یا معنوی مگر تلف دنیوی اور حسی کو کہا جاتا ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ......

سیِّدُنا عُقْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرت سیِّدُ نا عُقبہ بن عبد الغافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے حضرت سیِّدُ نا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند مرویات درج ذیل ہیں:

خوف خدا نے عذاب سے بچالیا:

﴿2281﴾...... حضرت سیِّدُ نا عُقبہ بن عبد الغافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حدیث بیان کرتے سنا کہ حضور نبی کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے زمانے میں یا پہلی امتوں میں ایک شخص تھا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شمار مال و دولت اور اولاد کی نعمت سے نوازا۔ حضرت سیِّدُ نا ابو عوانہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اسے بے شمار مال و دولت سے نوازا گیا، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا: ''میں کیسا باپ ہوں؟'' عرض کی: ''اچھے۔'' اس نے کہا: ''میں نے تو بارگاہِ الٰہی میں کوئی نیکی نہیں بھیجی۔'' اس روایت کے ایک راوی حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ ''میں نے بارگاہ الٰہی میں کوئی نیکی جمع نہیں کروائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر قادر ہے وہ مجھے عذاب دے گا، جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، جب کوئلہ ہو جاؤں تو پیس لینا اور جس دن ہوا تیز ہو (میری راکھ) اس میں اڑا دینا۔'' جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ''میری راکھ سمندر میں ڈال دینا۔'' حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس پر اس شخص نے بیٹوں سے عہد لے لیا۔ چنانچہ، اس کے مرنے کے بعد انہوں نے ایسا ہی کیا۔ انتقال کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (اس کی راکھ سے) کُنْ فرمایا تو وہ انسانی صورت میں کھڑا ہو گیا، ارشاد فرمایا: ''تجھے ایسا کرنے پر کس نے امادہ کیا؟'' عرض کی: ''تیرے خوف نے یا کہا: تجھ سے ڈرتے ہوئے میں نے ایسا کیا۔'' پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر رحم فرمایا اور یوں اسے چھٹکارا حاصل ہو گیا۔ [1]

......(پ ٢٢، سبا: ٣٩، ترجمۂ کنز الایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا) (اس) کا تجربہ دن رات ہو رہا ہے کہ کنجوس کا مال حکیم، ڈاکٹر، وکیل یا نالائق اولاد برباد کرتی ہے۔

[1]......صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالی یریدون......الخ، الحدیث: ٧٥٠٨، ج ٤، ص ٥٧٥۔

لازوال نعمتیں:

﴿2282﴾...... حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن عبد الغافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔'' (1)

﴿2283﴾...... حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن عبد الغافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جہنّم سے اس شخص کو نکال لیا جائے گا جس نے خلوصِ دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا ہو اور اس کے دل میں جَو برابر بھی ایمان ہو اور اسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے خلوصِ دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا ہو اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو۔ نیز جس شخص میں بھی بھلائی ہوگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنّم سے نکال لے گا۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا ابوبکر محمد بن سِیرِین

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن

حضرت سیِّدُنا ابوبکر محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ پختہ عقل کے مالک، متقی پرہیزگار، بھائیوں اور ملاقات کے لئے آنے والوں کی خیر خواہی کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کا اقرار کرنے والوں اور گنہگاروں کی ڈھارس بندھانے والے، بہت محتاط، امانت دار، پاکدامن، نفس کی حفاظت کرنے والے تھے۔ راتوں کو اٹھ کر خوب گریہ وزاری کرتے، دن کے وقت چہرے پر مسکراہٹ سجائے مسجد میں بیٹھے رہتے اور ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔

علمائے تصوف فرماتے ہیں: راہِ خدا میں خرچ کرنے، مخلوق کی خیر خواہی کرنے اور لوگوں پر انعام واکرام کی

1 ......المعجم الصغیر للطبرانی، الجزء الاول، ص٢٦، عن ابی ھریرۃ۔

2 ......صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب زیادۃ الایمان ونقصانہ، الحدیث: ٤٤، ج١، ص٢٨، بتغیر قلیل، عن انس۔

بارش کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

حرمتِ الٰہی کا پاس:

﴿2284﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے عرض کی گئی: ''اے ابوبکر! فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے تو (مخالفت میں) آپ کا بھی اس کی غیبت کرنا جائز ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے یہ بات زیبا نہیں کہ میں اسے حلال سمجھوں جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حرام قرار دیا ہے۔'' (1)

﴿2285﴾...... حضرت سیِّدُنا ضَمرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سری بن یحییٰ یا کسی اور نے حضرت سیِّدُنا امام ابن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے کہا: ''میں نے آپ کی غیبت کی ہے لہٰذا آپ مجھے اپنے لئے حلال سمجھیں (یعنی بدلے میں میری غیبت کرلیں)۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حرام قرار دیا ہے میں اسے حلال سمجھوں۔'' (2)

﴿2286﴾...... حضرت سیِّدُنا عبیداللّٰہ بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ ایک شیخ کا بیان ہے، ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مسئلہ پوچھا گیا آپ نے اس کا بہترین جواب دیا، ایک شخص نے کہا: ''اے ابوبکر! بخدا! آپ نے بہت اچھا جواب دیا یا بات کی۔'' راوی کا بیان ہے گویا اس نے یوں کہا کہ ''صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی اس سے اچھا فتویٰ نہ دے سکتے۔'' حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''اگر ہم صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سمجھ بوجھ کا ارادہ کریں تو ہماری عقلیں اس کے ادراک سے قاصر رہیں۔''

رزقِ حلال بقدرِ کفایت حاصل کرو!

﴿2287﴾...... حضرت سیِّدُنا ہِشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص تجارت کے ارادے سے سفر پر روانہ ہوتا تو حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن اسے نصیحت کرتے ہوئے فرماتے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ......شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس......الخ، الحدیث: ٦٧٩٠، ج٥، ص٣١٨۔

2 ......تاریخ مدینہ دمشق، الرقم: ٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢١٢۔

سے ڈرتے رہو اور جتنا حلال رزق تمہارے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے اس کے حصول کی کوشش کرو اگر زیادہ کی کوشش کرو گے تو بھی اتنا ہی حاصل ہوگا جتنا تمہارے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے۔" (۱)

﴿2288﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی چیز کے بارے میں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سرین عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللهِ الْمُبِیْن سے بات کی، آپ نے فرمایا: "میں یہ نہیں کہتا کہ اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ میں کہہ رہا ہوں کہ اس کے متعلق میں کچھ نہیں جانتا۔" (۲)

زندہ اور مردہ کے ساتھ خیر خواہی کا اجر:

﴿2289﴾...... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عتیق رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللهِ الْمُبِیْن سے پوچھا: "ایک شخص جنازے کے ساتھ ثواب کی نیت سے نہیں بلکہ میت کے اہل خانہ سے حیا کی وجہ سے جاتا ہے کیا اس صورت میں اسے کوئی اجر وثواب ملے گا؟" فرمایا: "ایک نہیں بلکہ اس کے لئے دو اجر ہیں۔ ایک تو اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھنے کا اور دوسرا زندوں کے ساتھ صلہ رحمی کا۔" (۳)

واعظ:

﴿2290﴾...... حضرت سیِّدُنا حبیب عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللهِ الْحَسِیْب سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللهِ الْمُبِیْن نے فرمایا: "جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں ایک واعظ پیدا فرما دیتا ہے جو اسے نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا ہے۔" (۴)

﴿2291﴾...... حضرت سیِّدُنا اشعث رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ "حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللهِ الْمُبِیْن سے جب حلال وحرام کے متعلق کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا (بہت محتاط ہو جاتے) اور یوں محسوس ہوتا کہ آپ وہ ابن سرین نہیں جو سوال پوچھنے سے پہلے تھے۔" (۵)

---

1 ......الورع للامام احمد بن حنبل، باب الرجل يعطى الشيء فيتبين انه يكره، ص ۷۰۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:۵۰٤، محمد بن سيرين، ج۳، ص۱٦۱۔

3 ......الترغيب فی فضائل الاعمال لابن شاهين، باب فضل من تبع الجنازة مختصرا، الحديث:۴۰۹، ج۱، ص۴٦۳۔

4 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:۱۷٦۸، ص۳۱۰۔

5 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سيرين، ج۵۳، ص۱۹۹۔

﴿2292﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرمایا کرتے تھے: ''اپنے بھائی کا ایسا احترام نہ کروجو تم پر گراں گزرے۔'' (1)

﴿2293﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ عمر بن ھُبَیْرَہ نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی طرف پیغام بھیجا، آپ اس کے پاس گئے تو اس نے پوچھا: ''آپ نے اپنے شہر کے لوگوں کو کس حال میں چھوڑا؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اس حال میں کہ ان میں ظلم پھیلا ہوا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا امام ابن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سمجھتے تھے کہ یہ ایک شہادت (گواہی) ہے جس کے بارے میں ان سے پوچھا گیا ہے، لہٰذا اس کا چھپانا انہوں نے ناپسند جانا۔'' (2)

﴿2294﴾...... حضرت سیِّدُنا شبیب بن شَیْبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو فرماتے سنا: ''کلام اس بات سے وسیع ہے کہ کوئی ظَرِیفُ الطَّبع شخص اس میں صریح جھوٹ سے کام لے (یعنی ضرورتاً جہاں شریعت اجازت دے وہاں جب توریہ سے کام چل جاتا ہو تو جھوٹ نہیں بولنا چاہئے)۔'' (3)

وہ تو خود کو عالم سمجھتا ہے:

﴿2295﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے ایک شخص کے متعلق بات کرتے ہوئے کہا: ''وہ اہل علم میں سے ہے۔'' اگلے روز میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو پوچھا: ''اے ابوبکر! آپ نے ہمارے ساتھی کو کیسا پایا؟'' فرمایا: ''جیسا تم نے کہا اس سے کوسوں دور ہے اس کا خیال ہے کہ وہ سارے علم پر حاوی ہے اور جو بات اس نے نہیں سنی اس کے بارے میں یہ نہیں کہتا کہ میں نے یہ بات نہیں سنی۔''

﴿2296﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوجرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٧٧٢، ص ٣١١، بتغير قليل۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٥٢٩١، عمر بن هبيرة، ج٤٥، ص٣٧٧تا٣٧٨۔

3 ......شعب الايمان، باب فى حفظ اللسان، الحديث:٤٨٩٨، ج٤، ص٢٣٢۔

اللّٰہِ الْمُبِیْن ناپسند فرماتے تھے کہ کسی عورت کے لئے طَمَثَت[1] کا لفظ استعمال کریں بلکہ فرمان باری تعالیٰ کے مطابق حَاضَت کا لفظ استعمال فرماتے تھے۔'' [2]

تب تو وہ سچے ہیں:

﴿2297﴾...... حضرت سیِّدُنا عمران بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے ایسے لوگوں کے بارے میں پوچھا گیا جو قرآن سنتے اور غش کھا کر گر جاتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''ہمارے اور ان کے درمیان ایک جگہ مقرر کرلو وہ دیوار پر بیٹھ جائیں اور ان کے سامنے اوّل تا آخر قرآن مجید کی تلاوت کی جائے اگر وہ دیوار پر سے گر جائیں تو پھر تو اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔'' [3]

﴿2298﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلم بن قتیبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں عمدہ ترکی گھوڑے پر آیا کرتے تھے، پھر پیدل آنے لگے، آپ نے پوچھا: ''تمہارا ترکی گھوڑا کہاں گیا؟'' کہا: ''بیچ دیا۔'' پوچھا: ''کیوں؟'' کہا: ''اس کا خرچہ زیادہ ہونے کی وجہ سے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے اس کے اخراجات کے بغیر اسے اپنے پاس رکھ سکتے ہو۔''

﴿2299﴾...... حضرت سیِّدُنا قُرّہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

اِنَّکَ اِنْ کَلَّفْتَنِیْ مَا لَمْ اَطِقْ   سَائَکَ مَا سَرَّکَ مِنِّیْ مِنْ خُلُقِ

ترجمہ: بے شک اگر تو نے مجھے اس چیز کا پابند کیا جس کی میں طاقت نہیں رکھتا تو میرا وہ خلق جو تیری خوشی کا باعث ہے تیرے لئے برائی کا سبب بن جائے گا۔ [4]

---

1 ...... طمث: کا معنی ہے حیض کا خون، جماع کرنا، گندگی، میل کچیل۔

2 ......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم:١٤١١، عکرمة مولی ابن عباس، ج٦، ص٤٧٧، بتغیر، عن عکرمة۔

3 ......فضائل القرآن للقاسم بن سلام، باب القاری یصعق عندقراء ۃ القرآن......الخ، الحدیث:٣٠٩، ج١، ص٣٤٣۔

4 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٢٢۔

ایسی عورت سے نکاح کرو!

﴿2300﴾...... حضرت سیّدُنا اصمعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدُنا ابن ابی عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی اس وقت وہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ چکے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: ''آپ نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت سیّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے کیا کچھ یاد کیا ہے؟'' فرمایا: میرے والد نے مجھے بتایا کہ حضرت سیّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے مجھ سے کہا: ''ایسی عورت سے نکاح کرو جو تمہارے ہاتھ کی طرف دیکھتی ہو نہ کہ تم اس کے ہاتھ کی طرف (یعنی عورت تمہاری محتاج ہو تم عورت کے محتاج نہ ہو)۔''

نیک اولاد ذریعۂ نجات ہے:

﴿2301﴾...... حضرت سیّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا: ''بیٹے! میری طرف سے قرض ادا کر دینا اور میرے وعدے پورے کرنا۔'' بیٹے نے پوچھا: ''ابا جان! کیا آپ کی طرف سے غلام بھی آزاد کروں؟'' فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ قادر ہے کہ تو جو بھی نیکی و بھلائی کرے گا وہ مجھے اور تجھے اس کا اجر عطا فرمائے گا۔'' (1)

ان جیسا کوئی متقی و پرہیزگار نہیں:

﴿2302﴾...... حضرت سیّدُنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ ''جو اہل زمانہ میں سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار کو دیکھنا چاہے وہ حضرت سیّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو دیکھ لے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے ان سے زیادہ متقی و پرہیزگار کوئی نہیں دیکھا۔'' (2)

﴿2303﴾...... حضرت سیّدُنا عاصم احول عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیّدُنا مُوَرِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ''میں نے حضرت سیّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے علاوہ کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو تقویٰ و پرہیزگاری میں سب سے بڑا فقیہ اور فقہ میں سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہو۔'' (3)

---

(1)......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٧٧٨، ص٣١١۔

(2)......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٧٨٧، ص٣١٣۔

(3)......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سيرين، ج٥٣، ص١٩٥۔

﴿2304﴾ ...... حضرت سیِّدُنا محمد بن عمرو باہلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''کوفہ یا بصرہ کا رہنے والا کوئی بھی شخص حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن جیسا متقی و پرہیز گار نہیں۔'' (1)

﴿2305﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہِشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے ایک سودا کیا جس میں انہیں 80 ہزار کا منافع ہوا لیکن آپ کے دل میں اس کے متعلق معمولی سا کھٹکا پیدا ہوا تو آپ نے بیع فسخ کر دی۔'' راوی کا بیان ہے کہ اس میں سود کا ذرہ برابر بھی شائبہ نہ تھا۔ (2)

﴿2306﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے ایک سودے میں 40 ہزار منافع محض اس وجہ سے چھوڑ دیا کہ ان کے دل میں اس کے متعلق کچھ شبہ پیدا ہو گیا تھا۔'' راوی کا بیان ہے، میں نے حضرت سیِّدُنا سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو کہتے سنا کہ ''انہوں نے وہ بیع معمولی سے شبہ کی وجہ سے ترک کر دی حالانکہ انہیں ایسی چیز میں شبہ پیدا ہوا تھا جس میں علما کا بھی اختلاف نہیں تھا۔'' (3)

﴿2307﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے جب کسی دعوتِ ولیمہ میں شرکت کی درخواست کی جاتی تو اپنے گھر جاتے اور فرماتے: ''مجھے کچھ ستو پلاؤ۔'' عرض کی جاتی: ''آپ نے تو فلاں کے ولیمہ میں شرکت کرنی ہے اور آپ ستو پی رہے ہیں؟'' فرماتے: ''میں اس بات کو ناپسند سمجھتا ہوں کہ اپنی بھوک کی گرمی لوگوں کے کھانے پر نکالوں۔'' (4)

حقوق کی رعایت:

﴿2308﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہِشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وصیت کی کہ مجھے غسل حضرت محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن دیں۔ آپ ان دنوں قید میں تھے، جب وصیت

1 ......سير اعلام النبلاء، الرقم: ٦١٣، محمد بن سيرين، ج٥، ص٤٨٩۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٦٤٤٤، محمد بن سيرين، ج٥٣، ص٢٢٩ تا ٢٣٠۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم: ٥٠٤، محمد بن سيرين، ج٣، ص١٦٣۔

4 ......صفة الصفوة، الرقم: ٥٠٤، محمد بن سيرين، ج٣، ص١٦٣۔

پوری کرنے کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: ''میں تو قیدی ہوں۔'' لوگوں نے کہا: ''ہم نے امیر سے اجازت لے لی ہے۔'' حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''مجھے امیر نے نہیں بلکہ صاحب حق نے قید کیا ہے۔'' چنانچہ، صاحب حق کے اجازت دینے پر قید خانہ سے باہر آئے اور حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو غسل دیا۔'' (۱)

﴿2309﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کسی کے ہاں جاکر کھانا تناول نہیں کرتے تھے، جب آپ کو ولیمہ کی دعوت دی جاتی تو قبول فرمالیتے لیکن کھانا تناول نہ فرماتے نیز اپنے مال میں سے کھوٹے درہم نکال دیا کرتے تھے۔''

درہم و دینار کا غلام:

﴿2310﴾...... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو فرماتے سنا: ''(آج کا) مسلمان درہم و دینار کا غلام ہے۔'' (۲)

﴿2311﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن رائج الوقت درہم و دینار کے ساتھ کہ جن پر اسم جلالت کندہ ہوتا تھا خرید و فروخت کرنا نامناسب سمجھتے تھے اور فرماتے: ''(آج کا) مسلمان درہم کا غلام ہے۔'' (۳)

﴿2312﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابو قِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کا ذکر خیر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''ہم میں سے کون محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی سی طاقت رکھتا ہے، وہ تو نیزوں کی دھار کی مثل چیز پر بھی سوار ہو جاتے تھے۔'' (۴)

﴿2313﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم: ۵۰۴، محمد بن سيرين، ج۳، ص۱۶۲ تا ۱۶۳۔

2 ......كنز العمال، كتاب الاخلاق، الباب الاول فى الاخلاق المحمودة، الحديث: ۸۵۹۵، ج۳، ص۲۹۲۔

3 ......الورع للامام احمد بن حنبل، باب الرجل يعطى الشىء فيتبين انه يكره، ص۱۷۰، باختصار قليل۔

4 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ۶۴۴۴، محمد بن سيرين، ج۵۳، ص۲۰۲۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن اپنے ہمراہ چلنے والے ہر شخص کی حاجت پوری کر دیتے۔'' (۱)

عالِم کی شان:

﴿2314﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آ کر عرض کی: ''اے ابوبکر! فلاں مسئلے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اس کے مُتَعَلِّق مجھے کچھ یاد نہیں۔'' ہم نے عرض کی: ''اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار فرما دیجئے۔'' فرمایا: ''میں اپنی رائے سے جواب دوں اور پھر اس سے رُجوع کرتا پھروں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ایسا نہیں کر سکتا۔'' (۲)

مردِ مُجاہِد:

﴿2315﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن مرزوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ عُمَر بن ھُبَیْرَہ نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرِین، حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور حضرت سیِّدُنا امام شَعْبِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو بلوایا۔ جب تینوں حضرات اس کے پاس آئے تو اس نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے کہا: ''اے ابوبکر! جب آپ ہمارے دروازے پر پہنچے تو کیا دیکھا؟'' فرمایا: ''میں نے بے انتہا ظُلْم وسِتَم دیکھا۔'' آپ کے بھتیجے نے کندھا دبا کر آپ کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''سوال مجھ سے کیا جا رہا ہے تجھ سے نہیں۔'' چنانچہ، عمر بن ھُبَیْرَہ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو چار ہزار درہم، حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو تین ہزار اور حضرت سیِّدُنا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو دو ہزار بھجوائے۔ دونوں حضرات نے تو قبول کر لئے لیکن حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے قبول نہ کئے۔ (۳)

﴿2316﴾...... حضرت سیِّدُنا حازم بن رَجاء بن ابی سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یونُس بن عُبَیْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے اوصاف

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٠١۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٠٠، بتغیر۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٠٤، محمد بن سیرین، ج٣، ص١٦٤۔

بیان کرتے ہوئے کہنے لگے: ''جہاں تک حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کا تَعلُّق ہے تو ان کے سامنے جب بھی دین سے مُتَعَلِّق دو اُمُور پیش کئے جاتے تو اسے اختیار کرتے جو زیادہ قابلِ اعتماد ہوتا۔'' (١)

کہیں یہ غیبت تو نہیں:

﴿2317﴾...... حضرت سیِّدُنا جریر بن حازِم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے مجھ سے فرمایا: ''تم نے اس سیاہ رنگت والے آدمی کو دیکھا۔'' پھر استغفار پڑھ کر فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ ہم نے اس کی غیبت کی ہے۔'' (٢)

مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ:

﴿2318﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے کئی مکانات تھے جو کرائے پر لوگوں کو رہائش کے لئے دیتے لیکن کرایہ صرف ذِمّیوں سے لیتے تھے، جب آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''جب مہینہ خَتْم ہوتا ہے تو میں ڈرتا ہوں اور ناپسند کرتا ہوں کہ کسی مسلمان کو خوف زدہ کروں۔'' (٣)

﴿2319﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے سامنے خالص شَہْد رکھا تھا۔ چنانچہ، مجھ سے فرمایا: ''آؤ کھانا کھاؤ، کھانا کوئی قابلِ قدر چیز نہیں کہ اس پر قَسَم دی جائے۔''

﴿2320﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قُرَّہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے گھر کھانا کھایا، جب سیر ہو گیا تو ہاتھ روک لیا اور رومال سے ہاتھ صاف کر لئے۔ پھر انہوں نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: ''کھانا کوئی قابلِ قَدْر چیز نہیں کہ اس پر

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:١٧٧٧، ص ٣١١۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص ٢١٤۔

3 ......صفۃ الصفوۃ، الرقم:٥٠٤، محمد بن سیرین، ج٣، ص ١٦٤۔

قسم دی جائے۔'' (1)

﴿2321﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''ہم جب بھی حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے پاس جاتے تو آپ ہمیں حلوہ یا فالودہ کھلاتے۔'' (2)

میزبان ہو تو ایسا:

﴿2322﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو خُلدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں، حضرت سیِّدُنا ابن عون اور حضرت سیِّدُنا سہم فرائضی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ تمہیں کیا کھلاؤں؟ کیونکہ تم میں سے ہر ایک کے گھر میں روٹی اور گوشت تو ہوتا ہے۔'' چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شہد کا چھتا ہمارے سامنے رکھا، اپنے ہاتھ سے شہد نکال کر ہمیں دیتے رہے اور ہم کھانے میں مصروف رہے۔ (3)

﴿2323﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو خُلدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''سمجھ نہیں آرہی کہ تمہیں کیا پیش کروں؟ کیونکہ تم میں سے ہر ایک کے گھر میں روٹی اور گوشت تو ہے ہی۔'' چنانچہ، اپنی باندی (خادمہ) سے فرمایا: ''شہد لے آؤ۔'' وہ شہد کا چھتا لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے اپنے ہاتھ سے شہد نکال کر خود بھی کھایا اور ہمیں بھی کھلایا۔ (4)

﴿2324﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے ہاں خوشی کا موقع آیا تو حضرت سیِّدُنا فرقد سَبَخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی مبارک باد دینے کے لئے آئے۔ اہل خانہ نے گھی، شہد اور روٹی سے بنا ہوا حلوہ کھانے کے لئے پیش کیا لیکن آپ نے کھانے سے انکار کر دیا، پھر گھی، شہد اور تازہ روٹی پیش کی گئی تو کھانے لگے، حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''آپ نے جس چیز کے کھانے

---

1 ......سير اعلام النبلاء، الرقم:٦١٣، محمد بن سيرين، ج٥، ص ٤٩٠، بتغير۔

2 ......مكارم الاخلاق للطبراني على هامش مكارم الاخلاق لابن ابى الدنيا، باب فضل اطعام الطعام، الحديث:١٨١، ص٣٧٨۔

3 ......المرجع السابق، الحديث:١٨٢۔ 4 ......المرجع السابق، الحديث:١٨٢۔

سے انکار کیا وہی کھا رہے ہیں۔'' (1)

﴿2325﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن حبیب بن شہید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سخت گرمی کے دن حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ نے میرے چہرے پر کمزوری کے آثار دیکھ کر فرمایا: ''اے کنیز! حبیب کے لئے جلدی سے کھانا لے آؤ۔'' یہ بات آپ نے کئی بار دہرائی، میں نے عرض کی: ''مجھے کھانے کی خواہش نہیں ہے۔'' فرمایا: ''کھانا لے آؤ۔'' باندی جب کھانا لے آئی تو میں نے کہا: ''مجھے خواہش نہیں ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ایک لُقمہ لے لو پھر تمہیں اختیار ہے (کھاؤ یا نہ کھاؤ)۔'' چنانچہ، جب میں نے ایک لُقمہ کھایا تو ہشاش بشاش ہو گیا اور سیر ہو کر کھایا۔ (2)

﴿2326﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے اہل خانہ کے پاس جب بھی کوئی آتا تو وہ کھانا پیش کرتے، بعض اوقات کھانا خَتْم ہو جاتا تو تازہ پکی ہوئی عمدہ کھجوریں خریدتے اور مہمان کے سامنے پیش کر دیتے۔''

﴿2327﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن جب مقروض ہو جاتے تو کھانے کی مقدار میں کمی کر دیتے حتی کہ مجھے ان پر ترس آتا کہ ان کا سالن ایک چھوٹی سی مچھلی ہوتی۔''

﴿2328﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو ہلال راسبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے ہمیں کھانے کے لئے بلایا حالانکہ ان کا سالن ایک چھوٹی سی مچھلی تھی۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا ابو عطارد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھانا کھائے بغیر اٹھ کھڑے ہوئے۔''

سب سے زیادہ پُراُمّید:

﴿2329﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے بڑھ کر کسی کو اہل توحید کے لئے امید رکھنے والا نہیں پایا (ان کے اس عمل پر ان آیات سے استدلال

(1) ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث: ۱۹۱۰، ص ۳۲۹، بتغیر قلیل۔

(2) ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج ٥٣، ص ٢٢٣۔

کیا جاتا ہے جو آپ تلاوت کیا کرتے تھے)۔ چنانچہ، آپ یہ آیات مُقَدَّسہ تلاوت کرتے:

﴿1﴾......

اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت:۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللّٰہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اونچے کھینچتے (تکبر کرتے) تھے۔

﴿2﴾......

مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۲۹، المدّثّر:۴۲،۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

﴿3﴾......

لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِیْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ (پ۳۰، اللیل:۱۵،۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: نہ جائے گا اس میں مگر بڑا بدبخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

(چونکہ ان آیات میں مذکور اوصاف اہل توحید کے اوصاف نہیں ہیں، اس لئے اہل توحید کے بارے میں آپ سب سے زیادہ پُرامید تھے۔) (1)

ہلاکت ونجات:

﴿2330﴾...... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرمایا کرتے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے یا آگ (یعنی جس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت نہ کی وہ جہنّم میں جائے گا)۔'' اور حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرمایا کرتے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے یا آگ (یعنی نجات کا سبب نیکیاں نہیں بلکہ رحمت الٰہی ہے)۔'' (2)

﴿2331﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''لوگ لمبی لمبی اُمیدیں رکھتے ہیں حتی کہ ماں کے پیٹ میں موجود حمل کی بھی اُمید رکھتے ہیں۔''

---

1 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب حسن الظن باللّٰہ، الحدیث:٦٦، ج١، ص٨٣۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:١٩٠١، ص٣٢٨، بتغیر۔

﴿2332﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے پاس یہ آیت طَیِّبہ تلاوت کی:

لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ (پ٢٢، الاحزاب: ٦٠) ترجمۂ کنزالایمان: اگر باز نہ آئے منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے۔

تو آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اپنے علم کے مطابق منافقین کے لئے ہم اس آیت سے زیادہ امید والی کوئی چیز نہیں جانتے (کہ وہ ایمان لے آئیں)۔ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصال ظاہری تک منافقین کو ایمان لانے پر اکساتے رہے۔''

کسی کو بُرا بھلا نہ کہو!

﴿2333﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سہیل رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے ایک شخص کو حجّاج بن یوسف کو برا بھلا کہتے سنا۔ چنانچہ، آپ اس کے پاس آئے اور فرمایا: ''اے شخص! رک جا! کیونکہ آخرت میں تجھے اپنا صغیرہ گناہ بھی حجاج کے دنیا میں کئے ہوئے کبیرہ گناہوں سے بڑا لگے گا اور جان لے کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ حاکم وعادل ہے اگر حجّاج سے اس کے ظلم کا بدلہ لے گا تو جس نے حجاج پر ظلم کیا ہوگا اس سے بھی بدلہ لے گا، لہٰذا اپنے نفس کو کسی کو برا بھلا کہنے میں مشغول مت کر۔''(١)

40 سال قبل کی گئی خطا کی سزا:

﴿2334﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُبِیْن مقروض ہوتے تو بہت مغموم ہو جاتے اور فرماتے: ''میں جانتا ہوں کہ یہ غم مجھے 40 سال پہلے کی گئی ایک خطا کے سبب ہو رہا ہے۔''(٢)

﴿2335﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین

1 ......شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس ومایلزم......الخ، الحدیث: ٦٦٨١، ج٥، ص٢٨٧۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٢٦۔

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''میں اس خطا کو بخوبی جانتا ہوں جس کی وجہ سے مجھے مقروض ہونا پڑا وہ یہ ہے کہ میں نے ایک شخص کو 40 سال پہلے اے مُفلِس! کہہ کر پکارا تھا۔'' (١)

﴿2336﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابوسلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''اسلاف کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے گناہ کم سرزد ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ کہاں سے سرزد ہوتے ہیں جبکہ موجودہ زمانہ کے لوگوں سے گناہ بکثرت سرزد ہوتے ہیں اور جانتے بھی نہیں کہ یہ کہاں سے وارد ہوتے ہیں۔'' (٢)

شُہرت کا خوف:

﴿2337﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابومحمد! صرف شہرت کے خوف نے مجھے تمہارے ساتھ بیٹھنے سے باز رکھا ہے۔ مجھے مسلسل مصائب کا سامنا کرنا پڑا حتی کہ میں نے چبوترے پر رہائش اختیار کرلی۔ چنانچہ، کہا گیا کہ یہ محمد بن سیرین ہے جس نے لوگوں کے اموال کھائے اور اس پر بہت زیادہ قرض ہے۔'' (٣)

﴿2338﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن جب مقروض ہوجاتے تو کھانے کی مقدار میں کمی کردیتے حتی کہ مجھے ان پر ترس آتا کہ ان کا سالن ایک چھوٹی سی مچھلی ہوتی۔''

﴿2339﴾ ...... حضرت سیِّدُنا انس بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے سات مخصوص اوراد تھے جنہیں وہ رات میں پڑھتے تھے، جب کبھی ان میں سے کوئی ورد رہ جاتا تو اسے دن میں پڑھ لیتے۔''

سیِّدُنا ابن سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے شب و روز:

﴿2340﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن

---

❶ ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٢٦۔

❷ ......المرجع السابق، بتغیر قلیل۔ ❸ ......المرجع السابق، ص٢٢٨۔

سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن عشا کے بعد کچھ دیر آرام فرماتے پھر نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے اور ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔''

﴿2341﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ'' حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (یعنی روزہ نہ رکھتے) اور جس دن افطار کرتے اس دن صرف صبح کا کھانا کھاتے شام کو نہ کھاتے۔ پھر دوسرے دن سحری کرتے اور صبح روزے کی حالت میں کرتے۔'' (١)

﴿2342﴾...... زوجۂ ہِشام حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ عباد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں کہ'' ہم حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے گھر بطور مہمان آتے رہتے تھے۔ رات کے وقت ان کی آہ و بکا کی آواز سنتے اور دن کے وقت ہنستا ہوا پاتے تھے۔'' (٢)

جنہیں دیکھ کر خدا یاد آجائے:

﴿2343﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو عوانہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ'' میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو بازار میں دیکھا جو بھی انہیں دیکھتا اسے خدا یاد آجاتا۔'' (٣)

غَفلت کا وقت:

﴿2344﴾...... حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو دوپہر کے وقت تکبیر و تسبیح اور ذکر کرتے ہوئے بازار تشریف لے جاتے دیکھا، ایک شخص نے پوچھا:'' اے ابوبکر! اس وقت؟'' فرمایا:'' یہ غفلت کا وقت ہے (اس لئے میں اس وقت ذکرُ اللہ میں مشغول ہوں)۔'' (٤)

﴿2345﴾...... حضرت سیِّدُنا زُہَیر اَقْطَع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ'' حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن جب موت کو یاد کرتے تو ان کا ہر ہر عُضو بے حس و حرکت ہو جاتا۔'' (٥)

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ١٧٨٠، ص ٣١٢۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ١٧٨٢، ص ٣١٢۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٦٤٤٤، محمد بن سيرين، ج ٥٣، ص ٢١٢۔

4 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ١٧٧٩، ص ٣١٢۔

5 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ١٧٨٦، ص ٣١٢۔

﴿2346﴾...... حضرت سیِّدُنا جریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، جب ہم نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو عرض کی: ''اے ابوبکر! ہمارے لئے دعا فرمادیجئے۔'' چنانچہ، آپ نے یوں دعا کی: ''اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اَحْسَنَ مَانَعْمَلُ وَتَجَاوَزْ عَنَّا فِیْ اَصْحَابِ الْجَنَّۃِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْن یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری نیکیاں قبول فرما اور ہماری تقصیروں (کوتاہیوں) سے درگزر فرما، جنتیوں میں سے کردے جنہیں سچا وعدہ دیا جاتا تھا۔'' (۱)

خواب نقصان نہ پہنچائیں:

﴿2347﴾...... حضرت سیِّدُنا سلام بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو فرماتے سنا کہ ''جب بندہ بیداری میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے تو نامناسب خواب اسے نقصان نہیں پہنچاتے۔'' (۲)

﴿2348﴾...... حضرت سیِّدُنا وَہب بن جَریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے خواب کی تعبیر پوچھتا تو آپ اس سے فرماتے: ''بیداری میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو نامناسب خواب تمہیں نقصان نہیں پہنچاسکیں گے۔'' (۳)

سونے کی پنڈلیوں والا:

﴿2349﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن کردوس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے مجھے فرمایا: میں نے سونے کی پنڈلیوں والے ایک شخص کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرما کر مجھے جنّت میں داخل کردیا اور میری پنڈلیاں سونے میں تبدیل فرمادیں، ان کے ذریعے میں جنّت میں جہاں چاہتا ہوں سیر کرتا ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''اس قدر انعام واکرام کس عمل کے سبب عطا ہوا؟'' کہا: ''میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹادیا کرتا تھا۔''

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث: ۱۷۹۱، ص۳۱۳۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث: ۱۷۸۱، ص۳۱۲، بتغیر۔

3 ......صفۃ الصفوۃ، الرقم: ٥٠٤، محمد بن سیرین، ج۳، ص۱٦٥۔

ماں کا اَدب:

﴿2350﴾...... حضرت سیِّدُنا ہِشام بن حسام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے اہل وعیال میں سے کسی نے مجھے بتایا کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن جب بھی اپنی والِدہ ماجدہ سے گفتگو کرتے تو نہایت عاجزی وانکساری کرتے۔'' (1)

﴿2351﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے پاس آیا اس وقت آپ اپنی والِدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر تھے (اور حالت سے یوں محسوس ہو رہا تھا گویا تکلیف میں مبتلا ہوں) اس نے پوچھا: ''انہیں کیا ہوا کیا کسی تکلیف میں مبتلا ہیں؟'' لوگوں نے کہا: ''نہیں! جب یہ اپنی والِدہ ماجِدہ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو ان کی یہی حالت ہوتی ہے (اوران پر عاجزی وانکساری کی کیفیت طاری رہتی ہے)۔'' (2)

بخشش کا سَبَب:

﴿2352﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''جنگل میں ایک درخت تھا جس کی پوجا کی جاتی تھی، ایک شخص نے کلہاڑا لیا اور اسے کاٹ دیا۔ پس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی مغفرت فرمادی۔''

﴿2353﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دینی معاملات میں مدد کرنے کو حسن اخلاق میں شمار کرتے تھے۔'' (3)

﴿2354﴾...... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان شک وشُبَہ سے بالاتر ہو کر باہم پیار و محبت سے رہا کرتے تھے۔'' (4)

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:١٧٦٧، ص ٣١٠، بتغیر لفظ۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:١٧٦٩، ص ٣١١۔

3 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب التواضع والخمول، الحدیث:١٩١، ج٣، ص٥٧٢۔

4 ......ذم الھوی، الباب الواحد والثلاثون فی الافتخار بالعفاف، ص٢٢٧۔

سُنَّتِ نَبَوی کا ادب:

﴿2355﴾...... حضرت سیِّدُنا مہدی بن مَیمون رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُبِیْن اَشعار پڑھا کرتے اور مزاح والی بات کہہ کر مسکراتے بھی تھے لیکن جب سنّتِ نبوی کے متعلق کوئی بات ہوتی تو چہرے کا رنگ پھیکا پڑ جاتا اور محتاط ہو کر بیٹھ جاتے۔ (۱)

خوش اَخلاق:

﴿2356﴾...... حضرت سیِّدُنا سری بن یحیٰ اور حضرت سیِّدُنا ابن شَوذَب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا روایت کرتے ہیں کہ بعض اوقات حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُبِیْن اس قدر ہنستے کہ چت لیٹ جاتے اور پاؤں سمیٹ لیتے۔ (۲)

﴿2357﴾...... حضرت سیِّدُنا حبیب بن شہید عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ ”حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے کبھی بھی مصائب وآلام پر پریشانی کا اظہار نہیں کیا۔ بعض اوقات آپ اس قدر ہنستے کہ آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے۔“ (۳)

﴿2358﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوسہل یوسف بن عَطِیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ”حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بہت زیادہ مزاح کرنے والے اور بہت زیادہ ہنسنے والے تھے۔“ (۴)

﴿2359﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوذَب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُبِیْن اپنے اَصحاب کے ساتھ ہنسی مزاق کیا کرتے اور فرماتے: ”مُدَرْفِشِیْن کو خوش آمدید یعنی تم وہ ہو جو جنازوں میں حاضر ہوتے اور میت کو کاندھا دیتے ہو۔“ (۵)

”انار“ کی اہمیت:

﴿2360﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید بن ابی عَرُوبہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین

---

1 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:٦١٣، محمد بن سیرین، ج٥، ص٤٩١۔

2 ......تاریخ مدینه دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمدبن سیرین، ج٥٣، ص٢٠٨، باختصار۔

3 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:٦١٣، محمد بن سیرین، ج٥، ص٤٩٢۔

4 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص١٨٣۔

5 ......المعرفة والتاریخ، الحسن البصری، ج٢، ص١٩۔

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''پھلوں کے درمیان انار کو وہ اہمیت حاصل ہے جو ملائکہ کے مابین حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حاصل ہے۔''

﴿2361﴾...... حضرت سیِّدُنا جویریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن سے کہا: ''میں نے ایک بڑے ہونٹوں والی باندی خریدی ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''یہ زیادہ بہتر ہے تاکہ تم اس سے لطف اندوز ہوسکو۔''

کیا اشعار پڑھنا جائز ہے؟

﴿2362﴾...... حضرت سیِّدُنا قرہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن سے پوچھا: ''کیا صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن آپس میں مذاق کیا کرتے تھے؟'' تو آپ نے فرمایا: ''صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم بھی دیگر لوگوں کی طرح تھے۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مذاق کرتے اور یہ شعر[1] پڑھا کرتے تھے:

يُحِبُّ الْخَمْرَ مِنْ كِيْسِ النَّدَامِي ۔۔۔ وَيَكْرَهُ اَنْ تُفَارِقَهُ الْفُلُوْس

ترجمہ: شراب پینے والوں میں سے عقل مند شراب تو پسند کرتا ہے لیکن اس کے لئے پیسے خرچ کرنا پسند نہیں کرتا۔[2]

﴿2363﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن شعیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: نمازِ عصر کے وقت میں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے حاضرِ خدمت ہو کر شعر کے متعلق کچھ

---

1 ...... اشعار اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی، اگر اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تعریف کے اشعار ہوں یا ان میں حکمت کی باتیں ہوں اچھے اخلاق کی تعلیم ہو تو اچھے ہیں اور اگر لغو و باطل پر مشتمل ہوں تو برے ہیں۔ جو اشعار مباح ہوں ان کے پڑھنے میں حرج نہیں، اشعار میں اگر کسی مخصوص عورت کے اوصاف کا ذکر ہو اور وہ زندہ ہو تو پڑھنا مکروہ ہے اور مر چکی ہو یا خاص عورت کا ذکر نہ ہو تو پڑھنا جائز ہے۔ شعر میں لڑکے کا ذکر ہو تو وہی حکم ہے جو عورت کے متعلق اشعار کا ہے (صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شاعری ایسے برے اشعار سے خالی ہوا کرتی تھی)۔ اشعار کے پڑھنے سے اگر یہ مقصود ہو کہ ان کے ذریعہ سے تفسیر و حدیث میں مدد ملے یعنی عرب کے محاورات اور اسلوبِ کلام پر مطلع ہو، جیسا کہ شعراءِ جاہلیت کے کلام سے استدلال کیا جاتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۳، ص۵۱٤)

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۳۰٦٦، ج۱۲، ص۲۰٦۔

پوچھا تو آپ نے دَرج ذیل اشعار پڑھے:

كَأَنَّ الْمُدَامَةَ وَالزَّنْجِيْلَ   وَرِيْحَ الْخُزَامِي وَذُوْبَ الْعَسَل

يَعْدِلُ بِهٖ بَرْدُ أَنْيَابِهَا   إِذَا النَّجْمُ وَسْطُ السَّمَاءِ اِعْتَدَل

ترجمہ: گویا کہ شراب، سونٹھ، خزامی (خوشبودار پودے) کی خوشبو اور خالص شہد محبوبہ کے دانتوں کی ٹھنڈک کے برابر ہیں کہ ستارہ سطح آسمان پر ہی اچھا لگتا ہے۔

پھر نماز میں مصروف ہوگئے۔ (۱)

﴿2364﴾...... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن خلیف بن عقبہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے پوچھا گیا: ''کیا باوضو شخص اشعار پڑھ سکتا ہے؟'' تو آپ نے یہ اشعار پڑھے:

نُبِّئْتُ اَنَّ فَتَاةً كُنْتُ اَخْطِبُهَا   عُرْقُوْبُهَا مِثْلُ شَهْرِ الصَّوْمِ فِي الطُّوْل

اَسْنَانُهَا مِائَةٌ اَوْزِدْنُ وَاحِدَةٍ   سَائِرُ الْخُلْقِ مِنْهَا بُعْدُ مَمْطُوْل

ترجمہ: جس عورت کو میں نے نکاح کا پیغام بھیجا تھا اس کے بارے میں مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کی ایڑی کا پٹھا (اوپری حصہ) طوالت میں ماہِ رمضان کی مثل ہے۔ اس کی عمر 101 سال ہے۔ ساری مخلوق اس سے دوری اختیار کئے ہوئے ہے اور ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔

پھر نماز شروع کر دی۔ (۲)

بیٹھو تو جوتے اتار لو!

﴿2365﴾...... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''جوتے اتارے بغیر بیٹھ جانے والے شخص کی مثال اس چوپائے کی طرح ہے جس پر سے بوجھ تو اتار لیا جائے لیکن پالان اوپر ہی رہنے دیا جائے۔''

﴿2366﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو فرماتے سنا کہ ''تین چیزوں کے ساتھ کوئی اَجْنَبِیَّت نہیں: (۱)...... اچھا ادب (۲)...... (لوگوں سے)

❶......الآغاني، ج٦، ص ٢٢٠۔

❷......بهجة المجالس وانس المجالس، باب المزاح اباحةو كراهة، ص ١٢٥۔

تکلیف دور کرنا (٣)......شک وشبہ سے دور رہنا۔''

ایک ہزار اندھے:

﴿2367﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: دو شخص اپنی اپنی زمین کی حدِ فاصل کے بارے میں جھگڑنے لگے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین کو ان سے گفتگو کا حکم دیا۔ چنانچہ، زمین نے ان سے کہا: ''اے مسکینو! یا کہا: اے بدبختو! تم میری وجہ سے جھگڑ رہے ہو حالانکہ تندرستوں کے علاوہ ایک ہزار اندھے میرے مالک بن چکے ہیں۔''

آسمان پر سرخی اور چتکبرے گھوڑے:

﴿2368﴾...... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت سے قبل آسمان کے کناروں پر سرخی نہیں دیکھی گئی اور نہ ہی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت سے پہلے جنگوں میں کبھی چتکبرے گھوڑے گم ہوئے۔'' (١)

سب سے زیادہ سعادت مند:

﴿2369﴾...... حضرت سیِّدُنا مرحوم بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد صاحب کو یہ کہتے سنا کہ جب یزید بن مُہَلَّب کا فتنہ بپا ہوا تو ایک شخص اور میں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: ''اس فتنہ کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟'' فرمایا: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد سے اس وقت لوگوں میں جو سب سے زیادہ سعادت مند ہوا سے دیکھو اور اس کی اقتدا کرو۔'' ہم نے کہا: ''موجودہ زمانہ میں سب سے زیادہ سعادت مند تو حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہی ہیں کہ جنہوں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔'' (٢)

---

❶......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٦١٩، عثمان بن عفان، ج٣٩، ص٤٩٣۔

❷......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٣٤٢١، عبداللّٰہ بن عمر، ج٣١، ص١٨٢۔

خوابوں کی تعبیر

﴾2370﴿ ...... حضرت سیِّدُنا یوسف صباغ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''جو خواب میں دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوا وہ داخلِ جنّت ہوگا۔'' (1)

دو مُنہ کا کوزہ:

﴾2371﴿ ...... حضرت سیِّدُنا خالد بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر کہا: ''اے ابو بکر! میں نے خواب میں دیکھا کہ دو ٹونٹیوں والے کوزے سے پانی پی رہا ہوں ایک ٹونٹی کا پانی میٹھا جبکہ دوسری کا کھارا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! بیوی کے ہوتے ہوئے تم اس کی بہن (یعنی اپنی سالی) کا ارادہ کئے ہوئے ہو۔''

شرمگاہ سے خون آنا:

﴾2372﴿ ...... حضرت سیِّدُنا ابو قلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے پوچھا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میری پیشاب گاہ سے خون آ رہا ہے۔'' آپ نے پوچھا: ''کیا تم اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں مُجامَعَت کرتے ہو(2)؟'' اس نے کہا: ''ہاں!'' تو آپ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! آیندہ ایسا مت کرنا۔'' (3)

---

1 ......سنن الدارمی، باب فی رؤیۃ الرب تعالٰی فی النوم، الحدیث: ٢١٥٠، ج٢، ص ١٧٠۔

2 ...... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ 382** پر صَدْرُالشَّرِیْعَہ، بَدْرُالطَّرِیْقَہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: ہم بستری یعنی جماع اس (یعنی حیض کی) حالت میں حرام ہے۔ ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کر لیا تو سخت گنہگار ہوا اس پر توبہ فرض ہے اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب۔ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں۔ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔

3 ......سنن الدارمی، باب اذا اتی الرجل امراتہ وھی حائض، الحدیث: ١١٠٢، ج١، ص٢٦٩۔

گود میں بچہ:

﴿2373﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں خواب کی تعبیر پوچھنے کے لئے حاضر ہوا اور عرض کی: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میری گود میں ایک بچہ بیٹھا چیخ رہا ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! (بیوی، بچوں کو) چھڑی سے مت مارو۔''

سانپ کا دودھ:

﴿2374﴾...... حضرت سیِّدُ نا حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُجِیْب سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے خواب کی تعبیر پوچھنے کے لئے آئی اور عرض گزار ہوئی: ''میں نے خواب دیکھا کہ میں سانپ کا دودھ دوہ رہی ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''دودھ فطرت ہے جبکہ سانپ دشمن اور فطرت سے اس کا کوئی تعلّق نہیں یہ وہ عورت ہے جس کے پاس خواہش کے پیروکار آتے ہیں۔'' (1)

دو فتنے:

﴿2375﴾...... حضرت سیِّدُ نا مُغیرہ بن حَفْص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حجاج بن یوسف نے خواب دیکھا کہ دو حوریں اس کے پاس آئیں ایک کو تو اس نے پکڑلیا جبکہ دوسری ہاتھ سے نکل گئی۔ چنانچہ، اس نے تعبیر معلوم کرنے کے لئے عبدالملک کو خواب لکھ بھیجا، عبدالملک نے جواباً لکھا کہ اے ابو محمد! مبارک ہو (پریشانی کی بات نہیں ہے) کیونکہ حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے جب اس کی تعبیر پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا: ''اَخْطَاَتْ اِسْتُہُ الْحُفْرَۃَ یعنی اس کی سرین گڑھے سے چوک گئی (2) یہ دو فتنے ہیں ایک اسے پہنچے گا جبکہ دوسرے سے بچ جائے گا۔'' راوی کا بیان ہے کہ (تعبیر کے مطابق ابن اَشْعَث کی سَرکردگی میں) بصورتِ جم غفیر ایک فتنہ حجاج کو پہنچا جبکہ دوسرے (یعنی ابن مُہَلَّب) کے فتنے سے بچ گیا۔

---

1 ......شرح السنة، کتاب الرؤیا، باب رؤیة العیون والمیاہ، الحدیث: ٣١٨٨، ج٦، ص ٣٢١۔

2 ......اَخْطَاَتْ اِسْتُہُ الْحُفْرَۃَ: اسے اہل عرب بطور مثال اس کے لئے کہا کرتے تھے جو اپنی حاجت کے مقام تک نہ پہنچ سکا۔ (لسان العرب، ج١، ص ٢١٥٤)

موت کی خبر:

﴿2376﴾...... حضرت سیِّدُنا مُغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے خواب دیکھا کہ جوزا ستارہ ثریا ستارے سے آگے بڑھ گیا۔ چنانچہ، آپ نے اپنی وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا وصال مجھ سے پہلے ہوگا کیونکہ وہ مجھ سے افضل ہیں۔'' (1)

کچھ اُگتا ہی نہیں:

﴿2377﴾...... حضرت سیِّدُنا حارث بن مشقف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے خواب کی تعبیر پوچھی: ''میں نے خواب دیکھا کہ موتیوں سے مزیّن ومرصّع برتن سے میں شہد چاٹ رہا ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! قرآن مجید دہراؤ کیونکہ تم نے قرآن پڑھ کر بھلا دیا ہے۔'' ایک شخص نے پوچھا: ''میں نے خواب دیکھا کہ میں زمین میں ہل چلا رہا ہوں لیکن اگتا کچھ نہیں۔'' فرمایا: ''تم اپنے بیوی سے عزل کرتے ہو (یعنی انزال کے وقت اس سے جدا ہو جاتے ہو)۔'' (2)

زمین وآسمان کے درمیان پرواز:

﴿2378﴾...... حضرت سیِّدُنا مبارک بن یزید بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: ''میں نے خواب دیکھا کہ اپنے کپڑے دھو رہا ہوں لیکن وہ صاف نہیں ہوتے۔'' فرمایا: ''تم نے اپنے بھائی سے قطع تعلق کر رکھی ہے۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''میں نے خواب دیکھا کہ میں زمین وآسمان کے درمیان پرواز کر رہا ہوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تم بہت زیادہ خواہش وامیدیں رکھتے ہو۔'' (3)

سر پر سونے کا تاج:

﴿2379﴾...... حضرت سیِّدُنا ہِشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا امام محمد بن

---

(1)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٣٣۔

(2)......الكامل في ضعفاء الرجال، الرقم:٣٧٣، الحارث بن ثقف، ج٢، ص٤٥٨۔

(3)......شرح السنة، كتاب الرؤيا، باب تأويل رؤية السماء ومافيها، الحديث:٣١٨٢، ج٦، ص٣١٢، باختصار۔

سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر سونے کا تاج ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! تمہارا باپ پردیس میں ہے اس کی بصارت زائل ہوچکی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ تم اس کے پاس آجاؤ۔'' راوی کا بیان ہے کہ اس شخص نے آپ کی بات کا جواب نہ دیا بلکہ اپنا ہاتھ نیفے میں ڈالا اور باپ کی طرف سے بھیجا گیا خط نکالا جس میں لکھا تھا کہ میری بینائی زائل ہوچکی ہے، میں پردیس میں ہوں لہٰذا تم میرے پاس آجاؤ۔ (۱)

﴿2380﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''بے شک یہ علم دین ہے لہٰذا اچھی طرح غور کرو کہ کس سے حاصل کر رہے ہو۔'' (۲)

قابلِ اعتماد گروہ:

﴿2381﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''ابتداءً مُحَدِّثین اَسناد کے متعلق بحث ومباحثہ نہیں کرتے تھے لیکن جب فِتنہ بپا ہوا تو حدیث بیان کرنے والے سے راوی کے متعلق معلومات لیتے۔ اگر اس کا تعلق اہلسنّت سے ہوتا تو اس سے مروی حدیث لیتے اور اگر اہل بدعت سے ہوتا تو نہ لیتے۔'' (۳)

سیِّدُنا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مَرْوی احادیث

حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ، حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری، حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر، حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس، حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین، حضرت سیِّدُنا ابو بکرہ، حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے مروی چند روایات دَرْج ذیل ہیں:

---

1 ......تفسیر الاحلام الکبیر لابن سیرین، الباب الاربعون، التاج، ص٣٠٦۔

2 ......صحیح مسلم، المقدمة، باب بیان ان الاسناد من الدین......الخ، ص١١۔ 3 ......المرجع السابق۔

بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

﴿2382-83﴾...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین اور حضرت سیِّدُنا خلاس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی روزے کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لے تو اپنے روزے کو پورا کرے کیونکہ اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کھلایا پلایا ہے۔''(1)

قَبولِیَّت کی گھڑی:

﴿2384-85﴾...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ اکرم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جمعہ میں ایک ساعت ہے کوئی نمازی مسلمان اسے پا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھلائی طلب کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ضرور دیتا ہے(2) وہ

1...... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی هریرة، الحدیث: ۹۱۴۷، ج۳، ص۳۵۳۔

صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب اكل الناسی و شربه و جماعه لایفطر، الحدیث: ۱۱۵۵، ص۵۸۲۔

2...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 319** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس ساعت میں مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کہ کافر کی۔ نمازی متقی کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کہ فساق و فجار کی جو جمعہ تک نہ پڑھیں صرف دعاؤں پر ہی زور دیں، یصلی میں اسی جانب اشارہ ہے ورنہ نماز کی حالت میں دعا کیسے مانگی جائے گی۔

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1124 صفحات پر مشتمل کتاب **احیاء العلوم، جلد اول، صفحہ 575 تا 577** پر ہے: فضیلت والی گھڑی کے متعلق مختلف اقوال ہیں: (۱)......وہ مبارک ساعت طلوعِ آفتاب کے وقت ہے۔ (۲)......زوال کے وقت۔ (۳)......اذان کے وقت۔ (۴)......جب امام منبر پر چڑھ کر خطبہ شروع کردے۔ (۵)......جب لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوں۔ (۶)......عصر کا آخری وقت ہے۔ (۷)......سورج غروب ہونے سے پہلے کا وقت ہے کہ شہزادیٔ کونین حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس وقت کا خیال رکھا کرتیں اور اپنی خادمہ کو حکم دیتیں کہ وہ سورج کو دیکھے اور اس کے جھکنے کے بارے میں آگاہ کرے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا غروبِ آفتاب تک دعا و استغفار میں مشغول رہتیں اور بتاتیں کہ یہ وہ گھڑی ہے جس کا انتظار کیا جاتا ہے اور اسے پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتیں۔ (۸)...... یہ ساعت شبِ قدر کی طرح (جمعہ کے) پورے دن میں مخفی ہے تاکہ اس کی حفاظت کی زیادہ سے زیادہ کوشش ہو۔ (۹)......شب قدر کی طرح جمعہ کے دن میں یہ ساعت تبدیل ہوتی رہتی ہے یہ معنی زیادہ مناسب ہے۔ اس میں ایک راز ہے جس کا ذکر علمِ معاملہ کے مناسب نہیں مگر جو کچھ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی ......

گھڑی مختصر ہے۔'' (۱)

آدھا انسان:

﴿2386﴾...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ایک رات حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آج رات میں اپنی 100 بیویوں کے پاس جاؤں گا تاکہ ہر عورت ایک لڑکے کو جنم دے جو راہِ خدا میں جہاد کرے۔ لیکن اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کہا۔ چنانچہ، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی 100 بیویوں سے صحبت کی لیکن صرف ایک نے آدھے انسان کو جنم دیا۔ اگر آپ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہہ دیتے تو ضرور ہر عورت لڑکے کو جنم دیتی جو راہِ خدا میں جہاد کرتا۔'' (۲)

......عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا اس کی تصدیق کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک زمانے کے دنوں میں تمہارے ربّ کی طرف سے خوشبودار جھونکے ہیں۔ سنو! انہیں حاصل کرو۔'' اور جمعہ کا دن بھی انہیں ایام میں سے ہے۔ لہٰذا بندے کو چاہئے کہ جمعہ کا سارا دن اس گھڑی کے حصول کے لئے دل کو حاضر رکھے، ذکر کو لازم پکڑے اور دنیا کے وسوسوں سے بچے تو قریب ہے کہ وہ ان خوشبودار جھونکوں میں سے کچھ حصہ پالے۔ (۱۰)...... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ جمعہ کی آخری ساعت ہے اور یہ غروب آفتاب کے وقت ہے۔'' حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ آخری گھڑی کیسے ہوسکتی ہے جبکہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ وہ ایسے بندے کے موافق ہوتی ہے جو نماز پڑھتا ہے اور یہ نماز کا وقت نہیں۔'' تو حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا مکی مدنی سرکار، حبیب پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ ''نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا نماز میں ہے۔'' حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جی ہاں! یہ تو فرمایا ہے۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''یہ نماز ہی ہے۔'' (یہ سن کر) حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش ہوگئے۔ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس طرف مائل تھے کہ اس دن کا حق پورا کرنے والوں کے لئے یہ ایک رحمت ہے اور اس کے بھیجنے کا وقت وہ ہے جب بندہ عمل سے مکمل طور پر فارغ ہوجائے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ یہ اور اس کے ساتھ امام کے منبر پر بیٹھنے کا وقت باعثِ فضیلت ہے۔ لہٰذا ان دو وقتوں میں زیادہ سے زیادہ دُعا کرنی چاہئے۔

❶......صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الساعة التی یوم الجمعة، الحدیث: ۸۵۲، ص ۴۲۴۔

❷...... ہر امید پر ''اِنْ شَآءَ اللہ'' ضرور کہنا چاہئے ورنہ وہ امید پوری نہ ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللہ کہنے میں عقیدے اور عمل کی اصلاح ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کہنے والا اپنی طاقت پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ رب کی مدد پر۔ قرآن کریم میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فرمایا......

پروردگار جواد وکریم ہے:

﴿88 - 2387﴾...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر تھا۔ اِستِفْسار فرمایا: ''اے بلال! یہ کیا ہے؟'' عرض کی: ''کچھ کھجوریں میں نے جمع کر رکھی ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''اے بلال! تم ہلاک ہو کیا اس سے نہیں ڈرتے کہ اس کے سبب جہنّم میں تمہارے لئے بخار ہو۔ اے بلال! خرچ کرو اور عرش کے مالک عَزَّوَجَلَّ سے کمی کا خوف نہ رکھو۔'' (۱)

شَیخَین جیسی فضیلت کوئی نہیں پا سکتا:

﴿2389﴾...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے، اس کی قبر کی کچھ مٹی اس پر چھینکی جاتی ہے۔'' حضرت سیِّدُنا ابو عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَاکِم فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو جو فضیلت حاصل ہے اس جیسی فضیلت کوئی نہیں پا سکتا کیونکہ ان دونوں (کی قبر) کی مٹی روضۂ رسول کی مٹی سے ہے۔'' (۲)

﴿2390﴾...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حُضُورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

......گیا ہے کہ آپ آئندہ بات پر اِنْ شَآءَ اللہُ ضروری فرمایا کریں مگر خیال رہے کہ جائز اور بہتر باتوں پر اِنْ شَآءَ اللہُ کہنا چاہئے۔ نہ کہ حرام چیزوں اور بلاؤں آفتوں پر۔ یہ کہو کہ اِنْ شَآءَ اللہُ نماز پڑھوں گا یوں نہ کہو کہ اِنْ شَآءَ اللہُ میں چوری یا زنا کروں گا۔ شراب پیوں گا۔ اسی طرح یوں کہو کہ اِنْ شَآءَ اللہُ بیمار کو آرام ہو گا یوں نہ کہو کہ اِنْ شَآءَ اللہُ عنقریب بیماری پھیلے گی۔ کیونکہ بیماری بلا ہے۔ یہاں لفظ اندیشہ وغیرہ استعمال کرو۔ اِنْ شَآءَ اللہُ کہنا بعض جگہ سنت ہے اور بعض جگہ منع اور بعض موقع پر کفر بھی ہے۔

(ماخوذ از تفسیر نعیمی، ج۱، ص۴۰۷)

❶......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۲۴، ج۱، ص۳۴۱۔

المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۲۵، ج۱، ص۳۴۲۔

❷......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۵۲۰۶، عمر بن الخطاب، ج۴۴، ص۱۲۲۔

وَمَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ (پ۵، النساء:۹۳) ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔

کے متعلق پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ''اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جزا دے تو جہنم ہی اس کی جزا ہے[1]۔'' [2]

قبیلہ لخم و جذام کا ایمان:

﴿2391﴾...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یمن کے قبیلہ لَخْم و جُذام کا ایمان بہت اچھا ہے قبیلہ جذام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں ہوں کہ وہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کے دین) کی مدد کے لئے بڑھ چڑھ کے کُفّار سے جہاد کرتے ہیں۔'' [3]

چار چیزیں چار سے سیر نہیں ہوتیں:

﴿2392﴾...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''چار چیزیں چار سے سیر نہیں ہوتیں: (۱)...... زمین بارش سے (۲)...... عورت مرد سے (۳)...... آنکھ دیکھنے سے اور (۴)...... عالِم عِلْم سے۔'' [4]

آسمانوں میں چرچا:

﴿2393﴾...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''آسمان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فِرِشتے ہیں جو بنی آدم میں سے بعض کے اعمال کا ستاروں کے ساتھ موازنہ کرتے

---

[1] ...... یہ حکم مومن کے لئے ہے نہ کہ کافر کے لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو مومن سے درگزر فرمائے اور چاہے تو عذاب دے۔
(الدر المنثور، سورۃ النساء، تحت الآیہ:۹۳، ج۲، ص۶۲۷)

[2] ...... المعجم الاوسط، الحدیث:۸۶۰۶، ج۶، ص۲۳۰۔

[3] ...... کنزالعمال، کتاب الفضائل، الباب الرابع، الحدیث:۳۳۹۵۶، ج۱۲، ص۲۵۔

[4] ...... المعجم الاوسط، الحدیث:۸۲۶۶، ج۶، ص۱۳۵۔

ہیں۔ پس جب کسی بندے کو اطاعتِ الٰہی میں دیکھتے ہیں تو نام لے کر آپس میں اس کا تذکرہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں: آج رات فلاں نے فلاح پائی، آج رات فلاں کامیاب ہو گیا اور جب کسی کو نافرمانی میں مبتلا دیکھتے ہیں تو (اس کا نام لے کر) کہتے ہیں: آج رات فلاں شخص خسارے میں رہا، فلاں ہلاک ہوا۔'' (۱)

دم دُرُود کرنا، کروانا جائز ہے:

﴿2394﴾ ...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک لشکر کے ساتھ جہاد کے لئے نکلا راستے میں ہمیں بھوک نے آلیا۔ ہم ایک بستی کے قریب سے گزرے تو ایک باندی ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی: ''ہمارے مردوں میں اختلاف ہو گیا ہے جبکہ ہمارے سردار کو کسی مُوذِی چیز نے ڈس لیا ہے کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟'' چنانچہ، میں گیا اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ بستی والوں نے ہمیں ایک بکری دی اور کھانا کھلایا، کھانا تو ہم نے کھالیا لیکن بکری کے متعلق خوف زدہ ہو گئے (کہ آیا لینا جائز ہے یا نہیں)، لہٰذا جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اس واقعہ کی خبر دی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں کیسے پتہ چلا کہ سورۂ فاتحہ دم بھی ہے؟'' میں نے عرض کی: ''بخدا! میں نے تو یوں ہی برکت کے لئے پڑھ کر دم کیا تھا۔'' پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بکری لے لو اور اس میں سے مجھے بھی حصہ دینا۔'' (۲) (۳)

---

1 ......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم:٧٦٦، سلام بن سلیم، ج ٤، ص ٣٠٨۔

2 ......صحیح مسلم، کتاب السلام، باب جواز اخذ الاجرة......الخ، الحدیث:٢٢٠١، ص١٢٠٨، بتغیر۔

3 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 336** پر اسی مفہوم کی ایک حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''ناجائز کام پر اجرت لینا منع ہے، قرآن کریم پڑھنا یا اس سے علاج کرنا منع نہیں تو اس کی اجرت کیوں منع ہوگی۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: (۱) قرآنی آیات سے علاج جائز ہے خواہ دم کر کے ہو یا تعویذ لکھ کر یا گنڈا کر کے، کہ دھاگے وغیرہ پر دم کر دے اور دھاگہ مریض کے باندھے، اس علاج پر اجرت لینا جائز ہے۔ (۲) قرآن کریم یا احادیث یا فتویٰ لکھنے کی اجرت لینا جائز ہے۔'' **(مجھے بھی حصہ دینا)** کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوتا ہے کہ اب تک ان حضرات نے یہ بکریاں بانٹی اور کھائیں نہ تھیں اور واپس بھی نہ کی تھیں، کہ اب تک انہیں جائز یا ناجائز ہونے کا یقین نہ تھا، یہ ساری بکریاں دم کرنے والے کی تھیں، مگر حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ان تمام صحابہ میں تقسیم کرانا اور اپنا حصہ بھی ان میں رکھنا، یہ بتانے کے لئے ہے کہ یہ بڑی طیب اور بہترین کمائی ہے جسے......

﴿2395﴾...... حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُ نا عمران بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مومن بندے سے محبت فرماتا ہے جو محتاج ہونے کے باوجود سوال کرنے سے بچے۔'' (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ عبدُاللہ بن زید جَرْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرت سیِّدُ نا ابوقِلابہ عبداللہ بن زید جرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ عقل مند، نصیحت کرنے والے، فصیح و بلیغ خطیب، خوفِ خدا رکھنے والے اور خوش دلی کے ساتھ راہ خدا میں خرچ کرنے والے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: مخلوقِ خدا کی خُلُوصِ دل کے ساتھ خیر خواہی کرنے اور خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرنے کا نام **تصوُّف** ہے۔

﴿2396﴾...... حضرت سیِّدُ نا صالح بن رُستم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُ نا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے فرمایا: ''اے ایوب! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں علم کی نعمت سے سرفراز فرمائے تو کثرت سے اس کی عبادت کرو اور لوگوں کی باتوں پر غمزدہ نہ ہونا۔'' (2)

سب سے بڑا عالِم:

﴿2397﴾...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

......ہم بھی اور ہمارے صحابہ بھی کھا رہے ہیں، اس میں اشارۃً یہ بتایا گیا کہ مسافر لوگ آپس میں مل بانٹ کر چیزیں کھائیں، اکیلے کھالینا مروت اور اخلاق کے خلاف ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے خدام سے کچھ مانگنا نہ ناجائز ہے نہ اس میں کوئی ذلت، یہ تو ان خدام کے لئے باعث فخر و عزت ہے۔'' اور جلد **6**، صفحہ **213** پر ہے: ''ناجائز یا شرکیہ الفاظ سے دم کرنا حرام یا کفر ہے جائز دعائیں پڑھ کر دم کرنا سنت ہے۔''

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٤٤١، ج١٨، ص١٨٦۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ٣٣٠٢، عبداللہ بن زید بن عامر، ج٢٨، ص٣٠٦۔

نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا لقمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا کہ ''سب سے بڑا عالِم کون ہے؟'' فرمایا: ''وہ جو لوگوں کے علم سے اپنے علم میں اضافہ کرتا رہے۔'' (1)

حکم دینے والا اور منع کرنے والا:

﴿2398﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب بھی کوئی شخص بھلائی یا برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے دل میں ایک حکم دینے والا اور ایک منع کرنے والا پاتا ہے حکم دینے والا نیکی کا حکم دیتا اور منع کرنے والا برائی سے روکتا ہے۔''

علما کی مثال:

﴿2399﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''علما کی مثال ستاروں کی مانند ہے جن سے راہ نمائی حاصل کی جاتی ہے یا ان نشانات جیسی ہے جن کی پیروی کی جاتی ہے۔ ستارے غائب ہو جائیں تو مسافر حیران و پریشان ہو جاتے ہیں اور اگر نشانات کو چھوڑ دیں تو راستہ بھول جاتے ہیں۔'' (2)

علما کی اقسام:

﴿2400﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''علما کی تین قسمیں ہیں: (۱)......وہ جو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور لوگ بھی اس کے علم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ (۲)...... وہ جو خود تو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے لیکن لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی نہیں گزارتے۔ (۳)......وہ جو نہ تو خود اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور نہ ہی لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔'' (3)

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ۳۰۵۸، ابو قلابۃ الجرمی، ج۷، ص۱۳۶۔

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، حدیث ابی قلابۃ، الحدیث: ۱، ج۸، ص۲۵۳۔

3 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۳۳۰۲، عبداللّٰہ بن زید بن عامر، ج۲۸، ص۳۰۶۔

عوام اور حکمران کی مثال:

﴿2401﴾...... حضرت سیِّدُ نا رکیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''لوگوں کی اور حکمران کی مثال خیمے کی سی ہے کہ خیمہ کسی موٹی لکڑی کے سہارے کے بغیر کھڑا نہیں ہوسکتا اور لکڑی بغیر میخوں کے کھڑی نہیں ہوتی اور جب بھی کسی میخ کو نکالا جاتا ہے تو لکڑی کی کمزوری میں اضافہ ہوجاتا ہے۔'' (۱)

زیادہ اجر وثواب پانے والا خوش نصیب:

﴿2402﴾...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اس شخص سے بڑھ کر زیادہ اجر وثواب کوئی نہیں پاتا جو اپنے بچوں پر خرچ کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے انہیں سوال کرنے سے بچاتا، نفع دیتا اور غنی کر دیتا ہے۔'' (۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِبلیسِ لَعِین کا مکالمہ:

﴿2403﴾...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابلیس لعین کو اپنی رحمت سے دور کیا تو اس نے مُہلت مانگی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے قیامت تک کی مہلت عطا فرمائی۔ اس نے کہا: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! تیری عزت وجلال کی قسم! جب تک ابن آدم کے جسم میں روح رہے گی میں اس کے دل یا پیٹ سے نہیں نکلوں گا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جب تک ابنِ آدم کے جسم میں روح رہے گی تب تک میں اس سے توبہ کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔'' (۳)

﴿2404﴾...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ یوں دعا مانگا کرتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الطَّیِّبَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنَ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَیَّ وَاِذَا اَرَدْتَّ لِعِبَادِکَ فِتْنَۃً اَنْ تَوَفَّانِیْ غَیْرَ مُفْتُوْن. یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کے حصول، منکرات کے ترک، مساکین

❶......الامثال من الکتاب والسنة للحکیم الترمذی، مثل الامام، ص ٥٧۔

❷......صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة علی العیال......الخ، الحدیث: ٩٩٤، ص ٤٩٩۔

❸......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب ذکر رحمة اللّٰہ، ما ذکر فی سعة رحمة اللّٰہ تعالٰی، الحدیث: ١٩، ج٨، ص ١٠٨۔

سے محبت اور اپنی مغفرت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو کسی فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے اس میں مبتلا کئے بغیر وفات دے دینا۔'' (1)

علما کی موجودگی باعث برکت ہے:

﴿2405﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو رجاء رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو قلابہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: میری موجودگی میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَزِیْز کے سامنے قسامت (2) کے متعلق بحث ہونے لگی (کہ آیا یہ درست ہے یا نہیں) تو میں نے حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی عُرَنِیِّیْن کا قصہ بیان کیا، اس پر حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَزِیْز نے فرمایا: ''اے اہل شام! جب تک تم میں یہ یا ان جیسی عظیمُ الشّان ہستی ہے تم ہمیشہ بھلائی پر رہو گے۔'' (3)

﴿2406﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو رجاء رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عَنْبَسہ بن سعید عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمَجِیْد نے حضرت سیِّدُنا ابو قلابہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے متعلق فرمایا: ''جب تک یہ شیخ کسی لشکر میں موجود ہیں وہ ہمیشہ بھلائی پر رہے گا۔'' (4)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، حدیث ابی قلابة، الحدیث:٢، ج٧، ص٢٥٣۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 258** پر قسامت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''قسامت کے لغوی معنے ہیں قسم کھانا یا قسم لینا مگر احناف کے نزدیک قسامت کے معنے شرعی یہ ہیں کہ کسی محلّہ میں کوئی مقتول پایا گیا قاتل کا پتہ نہیں چلتا تو مقتول کے ورثاء اس محلّہ کے پچاس آدمیوں سے قسم لیں ہر ایک یہ قسم کھائے کہ نہ ہم نے اسے قتل کیا ہے نہ ہم کو قاتل کا پتہ ہے، ان پچاس آدمیوں کے چننے میں مقتول کے ورثاء کو اختیار ہوگا کہ محلّہ میں سے جن سے چاہیں قسم لیں مگر آزاد عاقل بالغ مردوں سے قسم لیں، خیال رہے کہ قسامت کے بعد قصاص کسی پر واجب نہ ہوگا، بلکہ دیت واجب ہوگی خواہ مقتول کے وارث قتل عمد کا دعویٰ کریں یا قتل خطاء کا، نیز قسم صرف ملزمین پر ہوگی مقتول کے ورثاء پر نہ ہوگی جیسا کہ تیسری فصل میں آرہا ہے یا مقتول کے ورثاء دو عینی گواہ پیش کریں ورنہ ملزمین قسمیں کھائیں، قسامت کا یہ طریقہ زمانہ جاہلیت میں مروّج تھا جسے اسلام نے بھی باقی رکھا، قسامت کے تفصیلی احکام کتب فقہ میں اور اسی جگہ لمعات، اشعۃ اللمعات اور مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف میں ملاحظہ فرمائیں۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٣٣٠٢، عبداللّٰه بن زید بن عامر، ج٢٨، ص٢٩٧۔

4 ......صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب القسامة، الحدیث:٦٨٩٩، ج٤، ص٣٦٩۔

عجمیوں کے چیف جسٹس ہوتے:

﴿2407﴾...... حضرت سَیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ''بخدا! حضرت سَیِّدُ نا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صاحبِ بصیرت فُقَہا میں سے تھے۔'' نیز مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُ نا مسلم بن یَسَار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ ''اگر حضرت سَیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عجمی ہوتے تو عجمیوں کے قاضی ُالقُضات (چیف جسٹس) ہوتے۔''(1)

بندے کی ہلاکت ونجات:

﴿2408﴾...... حضرت سَیِّدُ نا عاصم احول عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُ نا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''کوئی بھی شخص نجات کے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ لوگوں سے زیادہ اپنے نفس سے آگاہ ہو اور ہلاکت کے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب لوگ اس سے زیادہ اس کے نفس سے آگاہ ہوں۔''(2)

عظیم کامیابی:

﴿2409﴾...... حضرت سَیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں حضرت سَیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک تھا کہ اچانک ہم نے قصہ گو اور اس کے ساتھیوں کی بلند آوازیں سنیں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ایمان وعافیت کی موت کو عظیم کامیابی سمجھتے تھے۔''(3)

جہاں تک ہوسکے بدگمانی سے بچو!

﴿2410﴾...... حضرت سَیِّدُ نا حمید الطَّوِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''اگر تجھے اپنے بھائی کی جانب سے کوئی ایسی چیز پہنچے جو باعث تکلیف ہو تو اس کے لئے کوئی نہ کوئی عذر تلاش کرنے کی کوشش کر اگر کوئی عذر سمجھ نہ آئے تو دل میں یہ کہہ کہ شاید میرے بھائی کو کوئی ایسا عذر ہو جس کا مجھے علم نہ ہو۔''(4)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، حدیث ابی قلابة، الحدیث:٤_٥، ج٨، ص٢٥٤۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٣٠٥٨، ابو قلابة الجرمی، ج٧، ص١٣٦۔

3 ......الزھد لوکیع بن الجراح، باب الحزن وفضله، الحدیث:٢٠٩، الجزء الاول(ب)، ص٤٦١۔

4 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٠٢، ابوقلابة عبد اللّٰه بن زید الجرمی، ج٣، ص١٥٨۔

دو چیزوں پر بندے کو اختیار نہیں:

﴿2411﴾...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! میں نے تجھے دو چیزیں دی ہیں لیکن ان میں سے ایک میں بھی تجھے اختیار نہیں: (۱)......اپنی مِلکیت میں آنے والی چیز پر تو بُخْل سے کام لیتا ہے، جب میں تجھے نکیل سے پکڑتا (یعنی موت دیتا) ہوں تو وہ چیز دوسرے کی ہوجاتی ہے پھر اس میں تیرا حصہ مقرر کردیتا ہوں یا فرمایا: اس سے تیرے لئے کچھ حصہ فرض کردیتا ہوں جس کے ذریعے تجھے پاک وصاف کرتا ہوں۔ (۲)......(تیرے مرنے کے بعد) میرے بندے تجھ پر نماز پڑھتے ہیں باوجود یہ کہ تیرا نامہ اعمال لپیٹ دیا جاتا ہے اور اس کے بعد تیرے لئے کوئی عمل نہیں ہوتا۔''

﴿2412﴾...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ''عبد الرحمٰن بن اُذَیْنَہ کے انتقال کے بعد عہدۂ قضا کے لئے حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو نامزد کیا گیا تو آپ ملک شام کی جانب ہجرت کرگئے۔'' (۱)

﴿2413﴾...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر قضا کا علم رکھنے والا اور اس سے راہ فرار اختیار کرنے والا کسی کو نہیں پایا اور نہ ہی اس شہر میں ان سے بڑھ کر کسی کو قضا کا عالم پایا۔'' (۲)

﴿2414﴾...... حضرت سیِّدُ نا غَیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی تو انہوں نے فرمایا: ''اگر تم خارجی نہیں ہو تو آجاؤ۔''

اولیا کی شان:

﴿2415﴾...... حضرت سیِّدُ نا یزید رشک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''قیامت کے دن عرش کی جانب سے ایک منادی نِدا دے گا کہ سن لو! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ ہر شخص سر اٹھائے گا تو منادی کہے گا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی (دوست) وہ جو ایمان لائے اور

❶......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب البیوع والاقضیة، فی القضاء وماجاء فیه، الحدیث: ٩، ج٥، ص٣٥٨۔

❷......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٣٣٠٢، عبدالله بن زید بن عامر، ج٢٨، ص٣٠٢۔

پرہیزگاری کرتے ہیں۔ چنانچہ، منافق اپنا سر جھکا لیں گے۔'' (۱)

نفع کے بجائے نقصان:

﴿2416﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو شخص حدیث کی عظمت ومعرفت نہیں رکھتا اس کے سامنے حدیث بیان نہ کرو کیونکہ ایسے شخص کے لئے حدیث نفع کے بجائے نقصان کا باعث ہوگی۔'' (۲)

بہترین کام:

﴿2417﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بہترین کام وہ ہیں جو میانہ روی کے ساتھ کئے جائیں۔'' (۳)

﴿2418﴾ ...... حضرت سیِّدُنا صالح بن رستم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے فرمایا: ''اے ایوب! بازار (تجارت) کو لازم پکڑو کیونکہ غنا (مال داری) بھی عافیت میں سے ہے۔'' (۴)

دنیا کے نقصان سے کیسے بچا جائے؟

﴿2419-20﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں وسیع مال ودولت عطا فرماتا ہے۔ پس جب تک تم اس پر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے رہو گے دنیا تمہیں ہر گز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔'' (۵)

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار ابی العالية، الحديث:١٧٤٨، ص٣٠٨۔

2 ......الجامع لاخلاق الراوی، باب كراهة التحديث لمن لا يبتغيه......الخ، الحديث:٣٠٧، ج١، ص٣٢٨۔

3 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، حديث ابی قلابة، الحديث:٦، ج٨، ص٢٥٤۔

4 ......شعب الايمان، باب التوكل بالله والتسليم، الحديث:١٢٦٣-١٢٦٢، ج٢، ص٩٥۔

5 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنيا، كتاب الشكر لله، الحديث:٥٩، ج١، ص٤٨٤۔

الزهد لهناد بن السری، باب الشكر على النعم، الحديث:٧٧٤، الجزء الثانی، ص٣٩٩۔

﴿2421﴾...... حضرت سیِّدُ نا خالد حذاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے پوچھا: ''نماز میں رفع یدین کرنا کیسا ہے[1]؟'' فرمایا: ''تعظیم (الٰہی) کے لئے ہے۔''

کس چیز میں برکت نہیں؟

﴿2422﴾...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے مجھے ردی کھجوریں خریدتے دیکھا تو فرمایا: ''میں خیال کرتا تھا کہ ہماری صحبت میں بیٹھنے سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں کچھ نفع پہنچایا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر ردی چیز سے برکت نکال دی ہے۔''[2]

1...... احناف کے نزدیک نماز میں تکبیر تحریمہ اور تکبیر قنوت کے سوا کہیں بھی رفع یدین جائز نہیں۔ چنانچہ، مفسر شہیر حکیم الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی **مِرْاٰةُ الْمَنَاجِیْح**، ج2، صفحہ 16 پر حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی اس حدیث پاک کہ ''نبی صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے مقابل اٹھاتے اور جب رکوع کی تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی یونہی ہاتھ اٹھاتے اور کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد اور سجدے میں یہ نہ کرتے'' کے تحت فرماتے ہیں: ''(کندھوں کے مقابل ہاتھ اٹھانے سے مراد یہ ہے) کہ گٹے کندھوں تک رہتے اور انگوٹھے کانوں تک۔ (نیز) اس حدیث سے یہ تو معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کیا مگر یہ ذکر نہیں کیا کہ آخر وقت تک کیا۔ حق یہ ہے کہ رفع یدین منسوخ ہے۔ چنانچہ عینی شرح بخاری میں ہے کہ سیِّدُ نا عبداللّٰہ ابن زبیر (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه) نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا ایسا نہ کیا کرو یہ وہ کام ہے جسے حضور صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اوّلاً کیا تھا پھر چھوڑ دیا نیز سیِّدُ نا ابن مسعود، عمر ابن خطاب، علی مرتضٰی، براء ابن عازب، حضرت علقمہ وغیرہم بہت صحابہ (رَضِیَ اللهُ عَنْهُم) سے کہ وہ رفع یدین نہ کرتے تھے اور کرنے والوں کو منع کرتے تھے نیز ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے حضرت مجاہد (عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد) سے روایت کی کہ میں نے حضرت ابن عمر (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه) کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سوا تکبیر اولیٰ کے کسی وقت ہاتھ نہ اٹھائے معلوم ہوا کہ سیِّدُ نا ابن عمر (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه) کے نزدیک بھی رفع یدین منسوخ ہے نیز رسالہ آفتاب محمدی میں ہے کہ حضرت ابن عمر (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه) کی حدیث چند روایتوں سے منقول ہے جس میں سے ایک روایت میں یونس ہے جو سخت ضعیف ہے دوسری اسناد میں ابوقلابہ ہے جو خارجی المذہب تھا (دیکھو تہذیب) تیسری اسناد میں عبیداللّٰہ ہے۔ یہ پکا رافضی تھا، چوتھی اسناد میں شعیب ابن اسحاق ہے جو مرجیہ مذہب کا تھا غرض کہ رفع یدین کی احادیث کی اکثر اسنادوں میں بد مذہب خصوصاً روافض بہت شامل ہیں کیونکہ یہ ان کا عمل ہے ہوسکتا ہے کہ روافض کے تقیہ کی وجہ سے امام بخاری کو بھی پتا نہ لگا ہو۔ لہٰذا مذہب حنفی نہایت قوی ہے کہ نمازوں میں سوا تکبیر تحریمہ کے اور کہیں رفع یدین نہ کیا جائے۔''

نوٹ: رفع یدین کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کی مایہ ناز تصنیف ''جاء الحق'' سے حصہ دوم، چھٹا باب: رفع یدین نہ کرو کا مطالعہ مفید رہے گا۔

2...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٥٤٥، ابو قلابة عبد الله بن زيد، ج٥، ص ٣٩١، باختصار۔

﴾2423﴿ ...... حضرت سیِّدُنا حماد بن خالد حذاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''فاخرانہ لباس پہننے والوں (کی صحبت) سے بچو!'' (۱)

﴾2424﴿ ...... حضرت سیِّدُنا خالد حذاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاتے تو وہ ہمیں تین احادیث بیان کرکے فرماتے: ''میں نے زیادہ بیان کردیں۔'' (۲)

سب سے زیادہ پاکیزہ چیز:

﴾2425﴿ ...... حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کوئی چیز بھی روح سے زیادہ پاکیزہ وطیب نہیں کیونکہ جب بھی یہ کسی چیز سے نکال لی جاتی ہے تو وہ بدبودار ہوجاتی ہے۔'' (۳)

قصہ گو اور عالِم کی صحبت میں فرق:

﴾2426﴿ ...... حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''قصہ گو لوگوں نے علم کو برباد کردیا ہے۔ کوئی شخص ایک سال تک قصہ گو کے پاس بیٹھتا رہتا ہے لیکن کچھ بھی حاصل نہیں کرپاتا، جبکہ کسی صاحب علم کے پاس کچھ دیر بیٹھتا ہے تو کچھ نہ کچھ حاصل کرکے ہی اٹھتا ہے۔'' (۴)

دونوں ناپسند:

﴾2427﴿ ...... حضرت سیِّدُنا عمرو بن مَیمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا: ''اے ابوقلابہ! احادیث بیان کرو!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بخدا! میں زیادہ احادیث بیان کرنے

---

1 ......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم:١٤٩٦، عبدالکریم بن ابی المخارق، ج٧، ص٣٩۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٣٣٠٢، عبداللّٰہ بن زید بن عامر، ج٢٨، ص٣٠٢۔

3 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:٥٤٥، ابوقلابۃ عبد اللّٰہ بن زید، ج٥، ص٣٩١۔

4 ......القصاص والمذکرین، الرقم:٢٠٦، ص٣٥٤-٣٥٣۔

اور زیادہ خاموش رہنے دونوں کو ناپسند کرتا ہوں۔'' (۱)

﴿2428﴾...... حضرت سیِّدُنا مُقاتِل بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو شخص بھی کوئی (خلافِ شرع) بدعت ایجاد کرتا ہے وہ اپنے لئے تلوار کو حلال کر لیتا ہے۔'' (۲)

خواہشات کے پیروکاروں کی صحبت سے بچو!

﴿2429﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نہ تو خواہش کے پیروکاروں کے پاس بیٹھو اور نہ ہی ان سے گفتگو کرو کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ تمہیں اپنی گمراہی میں مبتلا نہ کر لیں یا جو کچھ تم جانتے ہو اس کے متعلق تمہیں شک وشبہ میں نہ ڈال دیں۔'' (۳)

﴿2430﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''خواہشات کے پیروکار اور منافقین کی مثال ایک سی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے منافقین کا ذکر یوں کیا ہے کہ وہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ اور ان کا اجتماع سراسر گمراہی ہے جبکہ اہل ہوا خواہشات میں تو مختلف ہوتے ہیں لیکن تلوار پر جمع ہوتے ہیں۔'' (۴)

سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند روایات درج ذیل ہیں:

﴿2431﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کنواری عورت کے

❶......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار ابی العالية، الحديث: ١٧٤٩، ص٣٠٨۔

❷......سنن الدارمی، باب اتباع السنة، الحديث: ٩٩، ج١، ص٥٨۔

❸......سنن الدارمی، باب اجتناب اهل الاهواء والبدع والخصومة، الحديث: ٣٩١، ج١، ص١٢٠۔

سیراعلام النبلاء، الرقم: ٥٤٥، ابوقلابة عبد الله بن زيد، ج٥، ص٣٩١۔

❹......الدرالمنثور، پ١٠، سورة التوبة، تحت الآية: ٧٥، ج٤، ص٢٤٨۔

لئے سات دن اور ثیبہ (غیر کنواری) کے لئے تین دن ہیں[۱]۔'' [۲]

ایمان کی لذت:

﴿2432﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو قلابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس میں تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کی لذت پالے گا: (۱)...... جو بندے سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرے۔ (۲)...... اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے ہر چیز سے زیادہ پیارے ہوں۔ (۳)...... کفر میں لوٹ جانا جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے بچالیا ایسا برا جانے جیسے آگ میں ڈالا جانا۔'' [۳]

عیدین کا تحفہ:

﴿2433﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو قلابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عیدین کو تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ)، تقدیس (سُبْحَانَ اللہِ)، تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) اور تکبیر (اَللہُ اَکْبَر) کے ساتھ مُزَیَّن کرو۔'' [۴]

---

❶...... مفسر شہیر، حکیم الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نَعِیمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیح، ج5، صفحہ 83 پر فرماتے ہیں: باکرہ جدیدہ بیوی کے پاس سات دن ٹھہرے، پھر پرانی بیویوں کے پاس بھی سات دن ہی قیام کرے اور بیوہ جدیدہ کے پاس تین دن ٹھہرے، پھر پرانی بیویوں کے پاس بھی تین تین دن ہی قیام کرے۔ غرضیکہ یہ سات یا تین دن باریوں میں شمار ہوں گے یہ ہی احناف کا مذہب ہے، قرآن کریم فرماتا ہے: فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً (پ ٤، النِّسَآء: ٣، ترجمۂ کنزالایمان: پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو) آئندہ احادیث بھی اسی معنی کی تائید کر رہی ہیں۔ امام شافعی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی) کے ہاں اس کے معنی یہ ہیں کہ نئی بیوی کے پاس سات دن یا تین دن قیام کر کے پھر باری مقرر کرے، یہ قیام ان باریوں میں شمار نہ ہوگا۔ مگر احناف کا قول بہت قوی ہے طریقۂ شوافع عدل کے خلاف ہے، عدل تمام بیویوں میں چاہیئے نئی ہوں یا پرانی، قرآن کریم اور دیگر احادیث میں مطلقاً عدل کا حکم ہے نئی و پرانی میں فرق نہیں کیا گیا۔ شوافع کے اس معنی کی بنا پر یہ حدیث قرآن کریم کے بھی خلاف ہو گی اور دیگر احادیث کے بھی۔

❷...... سنن الدارمی، باب الاقامۃ عندالثیب والبکر...... الخ، الحدیث: ٢٢٠٩، ج٢، ص١٩٤۔

❸...... صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حلاوۃ الایمان، الحدیث: ١٦، ج١، ص١٧۔

❹...... فردوس الاخبار، الحدیث: ٣١٥١، ج١، ص٤٢٢۔

سردار، داعی، گھر اور دسترخوان:

﴿2434﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے حضرت سیِّدُنا ربیعہ جرشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت میں ایک فِرِشتہ حاضر ہوا۔ آپ سے کہا گیا: ''آپ کی آنکھیں سوتی رہیں گی لیکن کان سنتے اور دل سمجھتا رہے گا۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری آنکھیں سوجاتی ہیں لیکن کان سنتے رہتے اور دل سمجھ لیتا ہے۔'' چنانچہ، عرض کی گئی: ''ایک سردار نے عالی شان گھر بنایا، اس میں دسترخوان سجایا اور ایک دعوت دینے والے کو بھیجا تو جو دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرے گا وہ اس گھر میں داخل ہوگا اور دسترخوان سے کھائے گا سردار اس سے راضی ہوگا اور جو اس کی بات نہیں مانے گا وہ اس گھر میں داخل نہیں ہوگا اور دسترخوان سے نہیں کھائے گا سردار اس سے ناراض ہوگا۔'' پس سردار اللّٰہ ربُّ العالمین کی ذات، دعوت دینے والے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، گھر اسلام اور دسترخوان جنت ہے۔ [1]

حاضِروناظِر غیب دان نبی:

﴿2435﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابواُسماء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی تو میں نے اس کے مشرق ومغرب دیکھے اور میری امت کا ملک وہاں تک پہنچے گا جہاں تک میرے لئے سمیٹ دیا گیا اور مجھے دو خزانے دیئے گئے سرخ وسفید اور میں نے اپنے رب سے اپنی اُمت کے لئے سوال کیا کہ انہیں عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر ان کی جماعت کے سوا کوئی دشمن مُسلّط نہ کرے جو ان کی اصل اکھیڑ دے اور میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے محمد! ہم جب کوئی فیصلہ فرما دیتے ہیں تو وہ رد نہیں ہوسکتا (میں نے آپ کو آپ کی امت کے متعلق یہ وعدہ دے دیا کہ انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہ کروں گا اور ان پر ان کی جماعت کے علاوہ کوئی دشمن مسلط نہ کروں گا جو ان کی اصل اکھیڑ دے) اگرچہ وہ دنیا کے ہر طرف سے جمع ہوجائیں، امت ہی میں سے بعض بعض کو قیدی بنائیں گے اور بعض بعض کو ہلاک کریں گے [2]۔ میں اپنی امت پر گمراہ گر پیشواؤں

---

1 ......سنن الدارمی، باب صفة النبی فی الکتب قبل مبعثه، الحدیث: ١١، ج١، ص١٨۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 11 پر حدیث پاک کے اس جز......

کا خوف کرتا ہوں اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو ان سے روز قیامت تک نہ اٹھے گی (٢)۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبیلے مشرکوں سے نہ مل جائیں حتیٰ کہ کچھ قبیلے بتوں کی پوجا

...... ''**مشرق ومغرب دیکھے**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''ساری زمین مجھے مختصر کر کے دکھادی گئی میرے سامنے رکھ دی گئی یہاں مرقاۃ میں ہے کہ ساری زمین حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے سامنے کر دی گئی جیسے آئینہ دار کے ہاتھ میں آئینہ (مرقات) حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو مشرق ومغرب کی سلطنت عطا کی گئی (دیکھو اشعۃ اللمعات) اس سے معلوم ہوا کہ زمین وآسمان مشرق ومغرب حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی نظر میں بھی ہیں اور حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تصرف میں بھی، سمیٹ دینے اور دکھادینے سے یہ دونوں باتیں ثابت ہوتی ہیں، حاضر ناظر کے یہ ہی معنی ہیں مشرق ومغرب دیکھنے کے معنی ہیں کہ میں نے ساری زمین دیکھ لی اس کا کوئی ذرہ چھپا نہیں رہا۔ یہاں سمیٹ دینے دکھادینے کا ذکر تو ہوا مگر بعد میں چھپا لینے کا ذکر نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کائنات حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے سامنے ہے۔'' اور صفحہ 12 پر ''**جہاں تک میرے لئے سمیٹ دیا گیا**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''ساری روئے زمین پر میری امت کی سلطنت ہوگی زمین کے اکثر حصہ پر مسلمانوں کی بادشاہت رہ چکی ہے قریب قیامت حضرت امام مہدی وعیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانہ میں تمام روئے زمین پر مسلمانوں کی بادشاہت ہوگی۔'' اور ''**سرخ وسفید**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''سرخ خزانہ سے مراد ہے کسریٰ شاہ فارس کے خزانے جن میں سونا زیادہ تھا اور سفید خزانہ سے مراد ہے روم کے خزانہ جن میں چاندی زیادہ تھی یہ دونوں ملک حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے زمانہ میں فتح ہوئے اور حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی پیش گوئی پوری ہوئی۔'' اور ''**جوان کی اصل اکھیڑ دے**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''بیضہ کے معنی ہیں انڈا بھی اور خود بھی پھر اسے بمعنی اصل استعمال کیا جاتا ہے یہاں اس سے مراد مسلمانوں کا وہ دار السلطنت ہے جس کی تباہی سے مسلم قوم بالکل تباہ ہو جائے خواہ مدینہ منورہ مراد ہو یا کوئی اور جگہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی اس دعا کا ہی اثر ہے کہ اگرچہ مسلمانوں پر کبھی کفار غالب آجاتے ہیں مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہیں فنا نہیں کر سکتے اور نہ فنا کر سکیں گے۔ مسلمان اگرچہ گنہگار ہیں مگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اس دعا کے سایہ میں ہیں۔ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تیسری دعا اور بھی مانگی تھی جس کا ذکر دوسری احادیث میں ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں جنگ اور خونریزی نہ ہو یہ متفق رہیں۔ اس کے متعلق آگے ارشاد ہے خیال رہے کہ اس حدیث میں کفار کی سلطنت کی نفی نہیں بلکہ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی نفی ہے کفار مسلمانوں پر بادشاہ تو ہو جائیں گے مگر انہیں بالکل مٹا نہ سکیں گے کہ زمین پر ایک مسلمان نہ رہے۔'' اور ''**فیصلہ فرمادیتے ہیں تو وہ رد نہیں ہوسکتا**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''اے محبوب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! نبی کو چاہیے کہ ایسی دعا نہ فرمائیں جو ہمارے فیصلے کے خلاف ہو کیونکہ ہمارے فیصلہ کے خلاف ہو نہیں سکتا اور ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ نبی کی دعا خالی جاوے لہٰذا نبی ایسی دعا کریں ہی نہیں آپ کی یہ دونوں دعائیں تو قبول ہیں مگر تیسری دعا کرنے کی آپ کو اجازت نہیں۔'' اور صفحہ 13 پر ''**کوئی دشمن مسلط نہ کروں گا**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''مسلمان خود آپس میں لڑتے بھڑتے رہیں گے اس لیے کبھی کمزور بھی ہو جائیں گے اور تکلیف بھی پائیں گے اس کا ظہور آج تک ہو رہا ہے اس گئے گزرے زمانہ میں بھی مسلمانوں کی اتنی بادشاہتیں موجود ہیں کہ اگر یہ سب متفق ہو جائیں تو کوئی طاقت انہیں دبا نہ سکے مگر یہ ایسے نیک ہیں کہ دو ایک نہیں ہوتے۔''

❶...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 203** پر ''**گمراہ گر پیشواؤں کا خوف کرتا ہوں**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''علماء فرماتے ہیں کہ تلوار کے فتنے سے علمی فتنہ بڑا ہے۔ خونخوار ظالم ایک آدمی کی زندگی ختم ......

کرنے لگیں گے۔ میری امت میں 30 جھوٹے ہوں گے وہ سب گمان کریں گے کہ وہ اللّٰہ کے نبی ہیں حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری اُمّت کا ایک گروہ حق پر رہے گا ان کا مخالِف انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا حتی کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم آجائے۔'' (۱)

حضرت سیِّدُنا مسلِم بن یَسَار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار

حضرت سیِّدُ نا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔آپ نگاہِ عبرت سے عجائباتِ کائنات کا مشاہدہ کرنے والے، صاحبِ بَصیرت، مجاہد اور نَفْس کی اِصلاح کے معاملے میں جلدی کرنے والے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو کر حمایت الٰہی حاصل کرنے اور بلند مرتبے کے حُصول کی کوشش کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2436﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے عرض کی گئی: ''آپ کو نماز میں کبھی ادھر اُدھر متوجہ ہوتے نہیں دیکھا گیا۔'' فرمایا: ''تمہیں کیا پتا کہ میرا دل کہاں ہوتا ہے؟'' (۲)

عبادت ہو تو ایسی:

﴿2437﴾...... حضرت سیِّدُ نا حبیب بن شہید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُ نا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اس قدر انہماک کے ساتھ نماز پڑھتے کہ اپنے قرب وجوار کی بھی خبر نہ ہوتی ایک بار نماز میں مشغول تھے کہ قریب آگ بھڑک اٹھی لیکن انہیں احساس تک نہ ہوا حتی کہ لوگوں نے آکر آگ بجھائی۔'' (۳)

......کر دیتا ہے۔ مگر فتنہ گر گمراہ عالم ہزار ہا خاندانوں کی روحانی زندگی تباہ کر ڈالتا ہے۔ اس لیے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے خصوصیت سے ان پر خوف ظاہر فرمایا۔'' اور ''قیامت تک نہ اٹھے گی'' کے تحت فرماتے ہیں: ''حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے قتل کے وقت سے مسلمانوں میں کشت وخون شروع ہوا ہے۔ آج تک تلوار میان میں نہیں پہنچی یہ ہے اس مخبر صادق صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا علم اور یہ ہے ان کی خبر کی تصدیق۔''

1 ......سنن ابی داود، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلها، الحدیث: ٤٢٥٢، ج٤، ص١٣٢۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث: ١٤١١، ص٢٦٢۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث: ١٤٠١، ص٢٦١۔

﴿2438﴾...... حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسلم رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک روز میرے والدِمحترم حضرت سیِّدُ نامسلم بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار نماز میں مشغول تھے کہ اچانک ایک شامی گھر میں داخل ہوگیا سب لوگ گھبراکر اس کے گرد جمع ہوگئے، جب معاملہ رفع دفع ہوگیا تو میری والدۂ ماجدہ نے والد صاحب سے عرض کی: ''ایک شامی گھر میں داخل ہوا، سب لوگ گھبرا گئے لیکن آپ نے اس طرف توجہ ہی نہیں کی؟'' آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے تو پتا ہی نہیں چلا۔'' حضرت سیِّدُ نامعتمر رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار اپنے اہلِ خانہ سے فرماتے: ''جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے تو آپس میں گفتگو کر لینا میں نماز میں مشغول ہوتا ہوں۔'' (١)

﴿2439﴾...... حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسلم رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے جب بھی اپنے والدِ محترم حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو نماز پڑھتے دیکھا تو سمجھا کہ بیمار ہیں۔'' (٢)

﴿2440﴾...... حضرت سیِّدُ ناابن شوذب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار جب گھر میں نماز شروع کرتے تو اہلِ خانہ سے فرماتے: ''تم گفتگو کرتے رہو میں تمہاری باتیں نہیں سنتا۔'' (٣)

﴿2441﴾...... حضرت سیِّدُ ناعون بن موسیٰ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''ایک بار حضرت سیِّدُ نامُسلِم بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک مسجد کی دیوار گر گئی لیکن انہیں پتا تک نہ چلا۔'' (٤)

﴿2442﴾...... حضرت سیِّدُ نامیمون بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو دورانِ نماز کبھی بھی اِدھر اُدھر متوجہ ہوتے نہیں دیکھا، ایک مرتبہ مسجد کا ایک سُتُون گر گیا، اس کے گرنے سے اہلِ بازار میں کھلبلی مچ گئی جبکہ حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار مسجد میں نماز پڑھتے رہے اور اس طرف بالکل بھی توجہ نہ کی۔'' (٥)

﴿2443﴾...... حضرت سیِّدُ ناعبدالحمید بن عبداللہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار

---

1 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٧٤٣٠، مسلم بن يسار، ج٥٨، ص١٣٤۔

2 ......المرجع السابق، ص١٣٥۔ 3 ......المرجع السابق، ص١٣٤۔ 4 ......المرجع السابق، ص١٣٥۔

5 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن يسار، الحديث: ١٤٠٩، ص٢٦٢۔

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار جب گھر میں داخل ہوتے تو سب گھر والے خاموش ہو جاتے کسی قسم کی گفتگو نہ کرتے لیکن جب آپ نماز شروع کر دیتے تو وہ باتوں میں مشغول ہو جاتے اور ہنستے۔'' (١)

﴿2444﴾ ...... حضرت سیِّدُنا غَیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ '' حضرت سیِّدُنا مُسلم بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار جب نماز پڑھ رہے ہوتے تو یوں دکھائی دیتے گویا پڑا ہوا کپڑا ہے (یعنی اس قدر خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے کہ بالکل حرکت نہ کرتے)۔'' (٢)

﴿2445﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابنِ عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ '' حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار جب نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو بھی یوں لگتا جیسے نماز میں ہیں۔'' (٣)

﴿2446﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ '' ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اس قدر کثرت سے سجدے کیا کرتے تھے کہ (کثیر سجدوں کے سبب) ان کے سامنے کے دو دانت گر گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابو ایاس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تعزیت کے لئے آئے اور اسے معمولی سمجھا تو حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بڑائی بیان کرنے لگے۔'' (٤)

﴿2447﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: '' تم میرے پاس آئے ہو حالانکہ میں اپنے جسم کا کچھ حِصہ دفن کر رہا ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا معاویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طویل سجدے کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے سامنے کے دو دانتوں میں پِیپ پڑ گئی تھی۔ چنانچہ، جب وہ گر گئے تو آپ نے انہیں دفن کر دیا۔ (٥)

﴿2448﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن يسار، الحديث:١٤١٦، ص٢٦٣۔

2 ......شعب الايمان، باب فى الصلوات، الحديث:٣١٥٨، ج٣، ص١٤٨۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧٤٣٠، مسلم بن يسار، ج٥٨، ص١٣٥۔

4 ......الزهد لابن مبارك، باب الهرب من الخطاياوالذنوب، الحديث:٣٠٥، ص١٠٢۔

5 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن يسار، الحديث:١٤٠٠، ص٢٦٠۔

الْغَفَّار کونماز پڑھتے دیکھتا تو یوں لگتا جیسے میخ ہو، بالکل حرکت نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ان کے کپڑوں میں حرکت پیدا ہوتی۔ حضرت سیِّدُنا معاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نماز میں ایک پاؤں پر زور نہیں دیتے تھے۔ (1)

﴿2449﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالحمید بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ”ایک مرتبہ میں نے حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو سجدہ میں دیکھا آپ یہ دعا مانگ رہے تھے: ”(اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) جب میں تجھ سے ملاقات کروں تو تُو مجھ سے راضی ہونا۔“ (2)

﴿2450﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُسْلِم بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ”اس شخص کی طرح عمل کرو جسے اس کا عمل ہی نجات دلائے گا اور ذات باری تعالیٰ پر اس شخص کی طرح بھروسا رکھو جسے صرف مُقرر کردہ حصہ ہی ملتا ہے۔“ (3)

امید اور خوف رکھنے والا:

﴿2451﴾...... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ”جو شخص کسی چیز کی امید کرتا ہے تو اس کی طلب میں کوشاں رہتا ہے اور جو کسی چیز سے ڈرتا ہے اس سے دور بھاگتا ہے، نہیں معلوم بندے کا امید کرنا کیسا ہے حالانکہ جب اس پر کوئی آزمائش آجائے تو امید رکھنے کے باوجود اس پر صبر نہیں کرتا اور یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کا خوف کرنا کیسا ہے حالانکہ جب اس کے سامنے کوئی قابلِ شَہوت چیز پیش کی جاتی ہے تو خوف رکھنے کے باوجود اسے ترک نہیں کرتا۔“ (4)

ایمان کا تقاضا:

﴿2452﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُسْلِم بن یُسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۳۰۵۹، مسلم بن یسار، ج۷، ص۱۳۹۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث:۱۳۹۰، ص۲۵۹۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث:۱۴۰۴، ص۲۶۱۔

4 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب حسن الظن باللہ، الحدیث:۹۱، ج۱، ص۹۸۔

الْغَفَّار نے فرمایا: ''نہیں معلوم کہ بندے کے ایمان کی حقیقت کیا ہے کیونکہ وہ اس چیز کو ترک نہیں کرتا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناپسند فرماتا ہے۔'' (۱)

﴿2453﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: ''میرے پاس اس کے سوا کوئی بڑا عمل نہیں ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے رحمت کی امید رکھتا اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مَاشَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! جو شخص کسی چیز سے ڈرتا ہے تو اس سے پرہیز کرتا اور احتیاط برتتا ہے اور جس کی امید رکھتا ہے اس کی طَلَب میں کوشاں رہتا ہے۔ نہیں معلوم کہ اس کا خوف کرنا کیسا ہے حالانکہ جب اس کے سامنے کوئی قابلِ شہوت چیز پیش کی جاتی ہے تو خوف رکھنے کے باوجود اسے ترک نہیں کرتا یا کسی آزمائش میں مبتلا ہو تو امید رکھنے کے باوجود صبر نہیں کرتا۔'' حضرت سیِّدُنا معاویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے اس وقت اپنے نفس کی بڑائی بیان کی جب مجھے اس بات کا علم نہیں تھا۔'' (۲)

﴿2454﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''اس وقت تک حدیث قدسی بیان نہ کرو جب تک اس کا ماقبل ومابعد نہ جان لو۔'' (۳)

خاموش رہنے سے بہتر:

﴿2455﴾...... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو اِدریس کے بیٹے عائذ اللہ نے اپنے والد سے عرض کی: ''اے ابا جان! کیا آپ کو حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی طویل خاموشی تعجّب میں مبتلا نہیں کرتی؟'' انہوں نے کہا: ''اے بیٹے! اچھی بات کرنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔'' حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''بری بات کہنے سے خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے۔'' (۴)

---

1 ......الزھد للامام احمدبن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث:۱۴۰۲، ص ۲۶۱۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث:۱۴۰۰، ص ۲۶۰-۲۶۱۔

3 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، ما قالوا فی البکاء من خشیۃ اللّٰہ، الحدیث:۶۷، ج۸، ص ۳۰۵۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث:۱۴۱۵، ص ۲۶۲-۲۶۳۔

فسادِ عمل کا خوف:

﴿2456﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''میں اپنے عمل کے بارے میں خوفزدہ رہتا ہوں کہ کہیں اس میں ایسی چیز داخل نہ ہو جائے جو اسے فاسد کر دے۔ نیز وہ مَحَبَّت مَحَبَّت نہیں جو رضائے الٰہی کے لئے نہ ہو، میں محض رضائے الٰہی کی خاطر محبت کرتا ہوں۔''(1)

قابلِ اعتماد عمل:

﴿2457﴾ ...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''ایک مرتبہ میں بیمار ہو گیا اور میرے نامۂ اعمال میں کوئی ایسا عمل نہیں تھا کہ جس پر اعتماد کرتا سوائے اس کے کہ میں ایک قوم سے محض رضائے الٰہی کی خاطر محبت کرتا ہوں۔'' (2)

صِدِّیق کی شان:

﴿2458﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے والدِ ماجِد حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''صدیق کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لَعْنَت کرنے والا ہو۔ اگر میں کسی چیز پر لعنت کروں تو اسے اپنے گھر میں نہ رہنے دوں۔'' (3)

﴿2459﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار دائیں ہاتھ سے شرمگاہ چھونا ناپسند جانتے تھے اور فرماتے: ''مجھے امید ہے کہ اپنا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں پکڑوں گا۔'' (4)

گناہ سے بچے رہے:

﴿2460﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٣٠٥٩، مسلم بن یسار، ج٧، ص١٣٩، باختصار۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث:١٣٩٤، ص٢٦٠۔

3 ......المرجع السابق، الحدیث:١٤١٣، ص٢٦٢۔ 4 ......المرجع السابق، الحدیث:١٣٩١، ص٢٥٩۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حج کے لئے گئے ہوئے تھے اور اپنی رہائش گاہ میں بیٹھے کھانے وغیرہ میں مصروف تھے کہ اچانک ایک عورت نے آکر کوئی چیز طلب کی، آپ نے اسے کچھ دے دیا۔ اس نے کہا: ''یہ میرا مطلوب نہیں میں تو وہ چاہتی ہوں جو ایک عورت اپنے شوہر سے چاہتی ہے۔'' چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ میں جو کچھ تھا اسے ایک طرف ڈال کر جلدی جلدی وہاں سے تشریف لے گئے۔ جب وہاں سے نکل گئے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں اس مقصد کے لئے تو یہاں نہیں آیا۔'' (1)

برا لباس:

﴿2461﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جب کوئی لباس پہن کر تم یہ خیال کرو کہ ان کپڑوں میں تم دوسرے کپڑوں کی بنسبت اچھے لگتے ہو تو (جان لو کہ) یہ لباس تمہارے لئے بہت برا ہے۔'' (2)

اہلِ بصرہ کا سردار:

﴿2462﴾...... حضرت سیِّدُنا ربیع بن صَبیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مکحول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اہلِ بصرہ سے فرمایا: اے بصرہ والو! میں نے تمہارے ایک سردار کو دیکھا، وہ کعبہ معظّمہ میں داخل ہوا اور سامنے والے دو ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد سجدے میں اس قدر رویا کہ آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی۔ میں نے اسے یہ کہتے سنا: ''(اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) میرے گزشتہ گناہ اور برے اعمال سے درگزر فرما۔'' دیکھا تو وہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار تھے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ دَیرِ جَماجِم کے معرکہ (3) میں شرکت کی وجہ سے رو رہے تھے (کیونکہ اس جنگ میں شرکت کو فتنہ میں شرکت سمجھتے تھے)۔ (4)

---

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۴۳۰، مسلم بن یسار، ج۵۸، ص ۱۴۱۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخیر، الحدیث: ۱۳۸۹، ص ۲۵۹۔

3 ......**دَیرُ جَماجِم:** فرات کی جانب مغرب کوفہ سے تقریباً 7 فرسخ (تین میل سے زائد، 18 ہزار فٹ) کے فاصلے پر واقع ایک مقام ہے۔ (اردو دائرۂ معرف اسلامیہ، ج۹، ص ۵۳۷) یہاں حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن محمد بن اشعث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حجاج بن یوسف کے مابین ۸۲ یا ۸۳ ہجری میں جنگ ہوئی تھی۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، الجزء السادس، باب احداث سنۃ اثنتین وثمانین، ص ۹-۸)

4 ......الزھد لھناد بن السری، باب البکاء، الحدیث: ۴۶۳، الجزء الاول، ص ۲۶۷۔

﴿2463﴾...... حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد کے پاس ایک لڑکا رہتا تھا جونماز نہیں پڑھتا تھا اور والد صاحب اسے سرزنش نہیں کرتے تھے۔ میں نے عرض کی: ''آپ اسے تنبیہ کیوں نہیں کرتے؟'' فرمایا: ''مجھے سمجھ نہیں آتا اس کے ساتھ کیا سلوک کروں کیونکہ یہ مجھ پر غالب آچکا ہے۔'' (1)

ریاکاری سے بچو!

﴿2464﴾...... حضرت سیِّدُ نامحمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرمایا کرتے تھے: ''ریاکاری سے بچو کیونکہ یہ ایسی گھڑی ہے جس میں عالم جہالت کا اظہار کرتا ہے اور اسی گھڑی میں شیطان اس سے لغزش کرواتا ہے۔'' (2)

سب سے زیادہ لذیذ چیز:

﴿2465﴾...... حضرت سیِّدُ ناعمر بن ابی سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''حقیقی لذت کے خواہش مندوں کو تنہائی میں بارگاہِ الٰہی میں مناجات کرنے سے زیادہ لذیذ کوئی چیز میسر نہیں ہوتی۔'' (3)

بیماری بھی فائدے مند ہے:

﴿2466﴾...... حضرت سیِّدُ ناثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے جب کوئی بیماری سے صحت یاب ہوتا تو اس سے کہا جاتا آپ کو گناہوں سے خلاصی مبارک ہو۔'' (4)

کریم ذات کا کرم:

﴿2467﴾...... حضرت سیِّدُ نامالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ٣٠٥٩، مسلم بن یسار، ج٧، ص ١٤٠۔

2 ......سنن الدارمی، باب اجتناب اھل الاھواء، الحدیث: ٣٩٦، ج١، ص ١٢٠۔

3 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب العزلۃ والانفراد، الحدیث: ١٧٦، ج٦، ص ٥٣٨۔

4 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عکرمۃ، الحدیث: ٤٢، ج٨، ص ٢٩٣۔

اللّٰہِ الْغَفَّار کو وصال کے ایک سال بعد میں نے خواب میں دیکھ کر سلام کیا تو انہوں نے جواب نہ دیا، میں نے عرض کی: ''آپ نے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟'' فرمایا: ''میرا وصال ہو چکا ہے میں سلام کا جواب کیسے دوں؟'' میں نے پوچھا: ''وفات کے دن آپ کی کیا کیفیت تھی؟'' فرمایا: ''خوف و ہراس اور شدید مصائب نے مجھے گھیر لیا تھا۔'' میں نے پوچھا: ''اس کے بعد کیا ہوا۔'' فرمایا: ''کریم ذات کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ رب کریم عَزَّوَجَلَّ نے نیکیوں کو شرف قبولیت بخشا اور برائیوں سے درگزر فرما کر انہیں نیکیوں سے بدل دیا۔'' حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اسے بیان کرتے ہوئے سسکیاں لے لے کر روئے اور بے ہوش ہو گئے، کچھ دنوں بعد بیمار ہو گئے اور اسی بیماری میں دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ لوگ سمجھتے تھے کہ ان کا دل پھٹ گیا ہے۔ [1]

﴿2468﴾...... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن سوید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سال سفر مکہ کے دوران میں حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی صحبت میں رہا، اس دوران میں نے ان کی زبان سے کوئی بات نہیں سنی۔ جب ہم ''ذاتِ عرق'' کے مقام پر پہنچے تو آپ نے ہمیں ایک راویت بیان کی کہ بروزِ قیامت ایک شخص کو بارگاہِ خداوندی میں حاضر کیا جائے گا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (فرشتوں سے) ارشاد فرمائے گا: ''اس کی نیکیاں دیکھو۔'' نامۂ اعمال دیکھا جائے گا تو اس میں کوئی نیکی نہیں ہوگی۔ پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''اس کی برائیاں دیکھو۔'' اس کے نامۂ اعمال میں بے شمار برائیاں ہوں گی۔ چنانچہ، اسے جہنّم کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا۔ اسے جہنّم کی طرف لے جایا جائے گا تو وہ مڑ کر دیکھے گا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''اسے واپس لے آؤ۔'' پوچھے گا: ''تو نے مڑ کر کیوں دیکھا؟'' عرض کرے گا: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے اچھا گمان رکھتا تھا یا مجھے تیری رحمت سے امید تھی۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تو نے سچ کہا۔'' چنانچہ، اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ [2]

انوکھی حکایت:

﴿2469﴾...... حضرت سیِّدُنا عثمان بن عبد الحمید بن لاحق بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ میں تجارت کی غرض سے بحرین و یمامہ گیا، اچانک میں نے کچھ

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧٤٣٠، مسلم بن یسار، ج٥٨، ص١٤٩۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار خليد العصری، الحديث: ١٣٩٧، ص ٢٦٠۔

لوگوں کوایک مکان کی طرف آتے جاتے دیکھا تو میں بھی اس طرف چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت موٹا لباس پہنے غمزدہ و پریشان حالت میں مصلّے پر بیٹھی ہے، زیادہ بات بھی نہیں کرتی جبکہ اس کی اولاد، رشتہ دار، غلام اور دیگر لوگ خرید وفروخت اور تجارت میں مشغول تھے۔ چنانچہ، اپنی حاجت پوری کرنے کے بعد میں اس عورت کے پاس گیا اور اسے الوداع کہا تو وہ بولی: ''مجھے آپ سے کچھ کام ہے، اگر دوبارہ کسی حاجت کے لئے یہاں آنا ہو تو ہمارے ہاں قیام کرنا۔'' حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ''میں واپس لوٹ آیا اور کچھ عرصہ تک اپنے وطن میں قیام پذیر رہا پھر کسی حاجت کی غرض سے وہاں جانے کا اتفاق ہوا تو اس عورت کے گھر کی طرف گیا وہاں سابقہ حالات دیکھنے کو نہ ملے اور نہ ہی گھر میں کسی کو آتے جاتے دیکھا، دستک دی تو ایک عورت کے ہنسنے اور گفتگو کرنے کی آواز سنائی دی۔ چنانچہ، میرے لئے دروازہ کھولا گیا تو میں گھر میں داخل ہوگیا، دیکھا کہ وہی عورت عمدہ لباس زیب تن کئے ہوئے اچھی حالت میں بیٹھی تھی، مگر اکیلی تھی کوئی بھی اس کے پاس نہ تھا، میں اس کے حالات سے ناواقف تھا، لہٰذا پوچھا: ''میں نے تمہیں دو حالتوں میں دیکھا تو مجھے تعجب ہوا، ایک تیری وہ حالت تھی جو پہلی مرتبہ آنے پر دیکھنے کو ملی اور ایک یہ حالت ہے۔'' اس نے کہا: ''آپ تعجب میں نہ پڑیں پہلی حالت جو آپ نے ملاحظہ کی خیر وخوشحالی کی تھی، اس میں اولاد، نوکر چاکر، مال وتجارت میں مجھے کبھی خسارے کا سامنا نہیں کرنا پڑا، جب بھی کسی چیز کی تجارت کی نفع ہی اٹھایا (اس قدر آسائش وراحت دیکھ کر) میں خوف زدہ تھی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں میرے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے، اسی وجہ سے غمزدہ و پریشان حال تھی اور کہتی تھی کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں میرے لئے کوئی بھلائی ہے تو وہ ضرور مجھے آزمائش میں مبتلا کرے گا۔ پس آپ دیکھ رہے ہیں کہ اولاد، نوکر چاکر اور مال ودولت کے معاملے میں مجھے پے درپے مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور میرے پاس ان میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا، لہٰذا مجھے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے اسی لئے مجھے آزمائش میں مبتلا کیا اور یاد رکھا۔ اس سے مجھے بے حد خوشی ہوئی اور میرا دل باغ باغ ہوگیا۔''

حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس واقعہ کی وجہ سے میں بڑا پریشان تھا کیوں کہ عادتاً ایسا نہیں ہوتا (کہ خوشحالی میں بندہ غمزدہ اور آزمائش میں خوش وخرم ہو)، لہٰذا جب واپس لوٹا تو اس کے متعلق راہ نمائی کی غرض

سے حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ عرض کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس قول: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس عورت پر رحم فرمائے اس کی اور حضرت سیِّدُ نا ایوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آزمائش میں تھوڑا سا فرق ہے'' سے میری الجھن دور نہ ہوئی۔ (۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُ نا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور ان سے احادیث روایت کیں۔ تابعین میں سے حضرت سیِّدُ نا ابوقِلابہ، حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین اور حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند روایات درج ذیل ہیں:

﴿2470﴾...... حضرت سیِّدُ نا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُ نا حمران بن ابان کی سند سے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جسے کوئی بندہ صدقِ دل سے پڑھ لے تو اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ وہ لَاۤاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔'' (۲)

سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا عشقِ رسول:

﴿2471-72﴾...... حضرت سیِّدُ نا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُمران بن ابان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور دونوں ہاتھ دھوئے، کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا، تین مرتبہ چہرہ اور بازو دھوئے، سر کا مسح کیا اور پاؤں دھوئے پھر

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم: ٦٥٨، عابدة من البحرين او اليمامة، ج ٤، ص ٧٢۔

2 ......الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان، كتاب الايمان، باب فضل الايمان، الحديث: ٢٠٤، ج ١، ص ٢١٣۔

مسکرادیئے اور فرمایا: ''مجھ سے مسکرانے کی وجہ نہیں پوچھو گے؟'' ہم نے کہا: ''امیر المؤمنین! آپ کیوں مسکرائے؟'' فرمایا: ''اس لئے کہ ایک مرتبہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسی جگہ پانی منگوا کر وضو کیا جس طرح میں نے کیا پھر مسکرادیئے اور ارشاد فرمایا: ''مجھ سے مسکرانے کی وجہ نہیں پوچھو گے؟'' ہم نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کیوں مسکرائے؟'' ارشاد فرمایا: ''میرے مسکرانے کی وجہ یہ ہے کہ (وضو میں) جب بندہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چہرے سے صادر ہونے والے گناہ، اسی طرح بازو دھوتے وقت بازوؤں کے، سر کا مسح کرتے وقت سر کے اور پاؤں دھوتے وقت پاؤں کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔'' (1)

سودی (2) کاروبار ناجائز ہے:

﴿2473﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں ایک جماعت میں بیٹھا تھا، حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بھی تشریف فرما تھے، اتنے میں حضرت سیِّدُنا ابوالاشعث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لے آئے، لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ''ابوالاشعث ابوالاشعث!'' کہنے لگے (جب آپ بیٹھ گئے تو) میں نے کہا: ''اے ابوالاشعث! (ہمیں) اپنے بھائی حضرت سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حدیث سنایئے!'' چنانچہ، فرمایا: ہم ایک غزوہ میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ تھے، ہمیں کثیر مالِ غنیمت حاصل ہوا اس میں چاندی کے برتن بھی تھے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ''برتن لوگوں کو ان کے عطیات کے عوض فروخت کردو۔'' جب حضرت سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ بات پہنچی تو آپ کھڑے ہوگئے اور حدیث بیان کی کہ ''رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سونا سونے کے عوض، چاندی چاندی کے عوض، گندم گندم کے عوض، جو جو کے عوض، کھجور کھجور کے عوض، نمک نمک کے عوض بیچنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ بیچو تو جو زیادہ دے یا زیادہ لے اس نے سود کا کاروبار کیا۔'' چنانچہ، لوگوں نے جو کچھ خریدا تھا واپس لوٹا دیا۔ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر

---

(1)......مسند البزار، مسلم بن یسار عن حمران، الحدیث: ٤٢٠، ج٢، ص٧٤۔

(2)...... سود سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد دوم صفحہ 765 تا 778 اور 92 صفحات پر مشتمل مطبوعہ رسالہ ''سود اور اُس کا علاج'' کا مطالعہ کیجئے!

ہوکرصورت حال عرض کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:''ان لوگوں کا کیا حال جو حدیث بیان کرتے ہیں حالانکہ ہم حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت بابرکت سے فیضیاب اور زیارت سے مشرف ہوئے ہیں لیکن ہم نے ایسی حدیث نہیں سنی۔''حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہوکردوبارہ حدیث بیان کی اور فرمایا:''بخدا! ہم وہی احادیث بیان کرتے ہیں جو ہم نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہیں اگرچہ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کچھ بھی گمان کریں یا فرمایا: اگرچہ انہیں ناگوار گزرے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ اپنی زندگی کی تاریک رات میں ان کی صحبت میں نہ رہوں۔''(۱)

موزوں پر مسح کرنا(۲):

﴿2474﴾...... حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے والدمحترم سے مروی ہے کہ حُضور نبیِّ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لئے تین دن، تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور رات ہے۔''(۳)

حضرت سیِّدُنا مُعاوِیَہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابوایاس مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ دن کے وقت مسکراتے رہتے اور رات میں خوف خدا سے خوب آہ وزاری کرتے۔

﴿2475﴾...... حضرت سیِّدُنا حجاج بن اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا معاویہ بن قرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''راتوں میں رونے اور دن کے وقت ہنسنے والے کی طرف کون میری راہ نمائی کرے گا۔''(۴)

﴿2476﴾...... حضرت سیِّدُنا تمام بن نَجِیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا معاویہ بن قرہ رَحْمَۃُ

---

1 ......المسند لابی عوانۃ، باب حضر بیع البر بالبر......الخ، الحدیث:۵۳۹۳، ج۳، ص۳۸۰۔

2 ......موزوں پر مسح سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **1250** صفحات پر مشتمل کتاب **بہارشریعت جلداول صفحہ 362 تا 369** کا مطالعہ کیجئے!

3 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۷۴۳۰، مسلم بن یسار، ج۵۸، ص۱۲۴۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار الحسن بن ابی الحسن، الحدیث:۱۶۷۲، ص۲۹۶۔

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں 70 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں اگر وہ آج موجود ہوتے تو جس پر تم عمل پیرا ہو اس میں سے اذان کے علاوہ کسی چیز کو بھی نہ پہچانتے۔'' (۱)

﴿2477﴾...... حضرت سیِّدُنا شداد بن سعید ابوطلحہ راسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں ایسے 30 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں جنہوں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ دشمنوں کو نیزہ مارا یا نیزے کا زخم کھایا، تلوار سے کفار کو واصلِ جہنّم کیا یا تلوار کا زخم کھایا۔'' (۲)

﴿2478﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم جب عشا کی نماز ادا کر لیتے تو والد ماجد فرماتے: ''بیٹو! سو جاؤ تا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں رات کی بھلائی عطا فرمائے۔'' (۳)

سب سے افضل عمل:

﴿2479﴾...... حضرت سیِّدُنا عون بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہم حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ لوگ رات کے قیام کے افضل ہونے پر متفق ہو گئے جبکہ میں نے کہا: ''حرام کردہ چیزوں کو ترک کرنا سب سے افضل ہے۔'' حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے متوجہ ہو کر فرمایا: ''مُعاملہ انجام کو پہنچ گیا، مُعاملہ انجام کو پہنچ گیا۔'' (۴)

پورا ماہ خیریت یا فساد و شر:

﴿2480﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن میمون بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا

(1)......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ٧٥٢٤، معاویۃ بن قرۃ، ج٥٩، ص٢٦٩۔

(2)......الفقیہ والمتفقہ، فضل تدریس الفقہ فی المساجد، الحدیث: ٩٦٣، ج٢، ص٢٧٣۔

(3)......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عمیر بن حبیب، الحدیث: ١٠٤٠، ص٢٠٥۔

(4)......صفۃ الصفوۃ، الرقم: ٥١٠، معاویۃ بن قرۃ بن ایاس، ج٣، ص١٧٢۔

مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو پورے مہینے کا رزق ایک دن میں عطا فرما دیتا ہے اگر وہ اپنے مُعاملات کو درست کرلے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کے ہاتھوں میں اصلاح پیدا فرما دیتا ہے پھر وہ اور اس کے اہل وعیال پورا مہینہ خیریت سے گزارتے ہیں اور اگر اپنے مُعاملات کو درست نہ کرے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ہاتھوں میں فساد پیدا کر دیتا ہے پھر وہ اور اس کے اہل وعیال پورا مہینہ فساد وشر سے گزارتے ہیں۔'' (۱)

جن پر تو نے احسان کیا:

﴿2481﴾...... حضرت سیِّدُنا حجاج بن اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! بے شک تو نے صالحین کی اصلاح فرمائی اور انہیں رزق عطا فرمایا تو وہ تیری اطاعت وفرمانبرداری میں لگ گئے اور تو ان سے راضی ہوگیا۔ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جس طرح تو نے ان کی اصلاح فرمائی، رزق عطا فرمایا اور ان سے راضی ہوگیا اسی طرح ہمیں بھی اپنی اطاعت وفرمانبرداری کی توفیق عطا فرما اور ہم سے بھی راضی ہو جا۔'' (۲)

محبوب ترین عمل:

﴿2482﴾...... حضرت سیِّدُنا مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں بندرگاہ سے لوٹ رہا تھا کہ میری ملاقات حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہوئی، انہوں نے پوچھا: ''کیا کچھ خرید کر لائے ہو؟'' میں نے کہا: ''اہل وعیال کے لئے فلاں فلاں چیز خریدی ہے۔'' پوچھا: ''یہ سب حلال طریقے سے حاصل کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں!'' فرمایا: ''جس طرح تم نکلے ہو اسی طرح صبح سویرے ہر روز (رزق حلال کی تلاش میں) نکلنا مجھے رات بھر قیام کرنے اور دن بھر روزہ رکھنے سے زیادہ پسند ہے۔'' (۳)

موت کی خبر:

﴿2483﴾...... حضرت سیِّدُنا قریش بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم: ٥١٠، معاوية بن قرة بن اياس، ج٣، ص١٧٢۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٧٥٢٤، معاوية بن قرة، ج٥٩، ص ٢٧٠۔

3 ......المجالسة و جواهر العلم، الجزء الثامن عشر، الحديث: ٢٦٠٧، ج٢، ص٤٣٨۔

قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سفر سے واپسی پر اپنے بیٹے ایاس کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''میرے لئے آج کے دن زندہ رہنا مناسب نہیں کیونکہ میں نے خواب دیکھا کہ میں اور میرے والد ماجد ایک مقرر حد کی طرف دوڑ رہے ہیں اور اکٹھے اس تک پہنچے، آج میں اپنے والد کی عمر کو پہنچ چکا ہوں۔'' چنانچہ، اسی دن آپ کا وصال ہوگیا۔ (1)

﴿2484﴾ ...... حضرت سیِّدُنا شبیب بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''قوم کے سرداروں کے پاس بیٹھا کرو کیونکہ وہ دوسروں سے زیادہ مختار اور عقل مند ہوتے ہیں۔'' (2)

﴿2485﴾ ...... حضرت سیِّدُنا شبیب بن شیبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔'' فرمایا: ''مجھ سے کیوں محبت کرتے ہو حالانکہ نہ تو میں تمہارا پڑوسی ہوں اور نہ ہی قریبی رشتہ دار۔''

عقل کی اہمیت:

﴿2486﴾ ...... حضرت سیِّدُنا خلید بن دعلج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''کچھ لوگ حج و عمرہ کرتے، جہاد کرتے، نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں مگر قیامت کے دن اعمال کا ثواب انہیں ان کی عقلوں کے مطابق دیا جائے گا۔'' (3)

بربادیٔ اعمال کا سبب:

﴿2487﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عوام بن حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''دینی مُعاملات میں جھگڑنا اعمال کو ضائع کر دیتا ہے۔'' (4)

بہترین نصیحت:

﴿2488﴾ ...... حضرت سیِّدُنا علی بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧٥٢٤، معاویة بن قرة، ج٥٩، ص٢٧٤۔
2 ...... المرجع السابق، ص٢٧٣۔
3 ...... صفة الصفوة، الرقم: ٥١٠، معاویة بن قرة بن ایاس، ج٣، ص١٧٢۔
4 ...... تفسیر الطبری، پ٦، سورة المائدة، تحت الآیة: ١٣، ج٤، ص٥٠٠۔

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عقل مندی کے ہوتے ہوئے بے وقوفوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور بے وقوفی کے ہوتے ہوئے علما کی صحبت میں نہ بیٹھو۔“ (۱)

اس کا علم علم نہیں :

﴿2489﴾...... حضرت سیِّدُنا سوادہ بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”جو شخص علم کو لکھتا نہیں اس کا علم، علم شمار نہیں ہوتا۔“ (۲)

﴿2490﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوقتیبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”جو شخص علم کو لکھتا نہیں ہم اس کے علم کو علم شمار نہیں کرتے۔“ (۳)

سلام کی برکت :

﴿2491﴾...... حضرت سیِّدُنا بسطام بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے مجھ سے فرمایا: ”اے بیٹے! جب تم کسی خیر و برکت والی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہو اور تمہیں کسی حاجت کے سبب وہاں سے جانا پڑے تو سلام کر کے رخصت ہونا، اس کی برکت سے اہل مجلس کو ملنے والے اجر و ثواب میں تم بھی برابر کے شریک ہوگے۔“ (۴)

سیِّدُنا مُعاوِیَہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی صحیح روایات میں سے چند درج ذیل ہیں:

---

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الحلم، الحدیث: ٥٨، ج٢، ص ٥٤۔

2 ......سنن الدارمی، باب من رخص فی کتابة، الحدیث: ٤٩٠، ج١، ص١٣٧۔

3 ......تقیید العلم للخطیب البغدادی، الروایة عن الطبقة الثانیة و......الخ، کتاب العلم حتی اکرهنا علیه......الخ، ص١٠٩۔

4 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٥٢، ج١٩، ص٢٥۔

مہاجرین وانصار کے لئے دعا:

﴿2492﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مہاجرین وانصار کے لئے یوں دعا فرمائی: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے، تو انصار ومہاجرین کی اصلاح ودرستی فرما۔'' (1)

فرض نماز کے بعد کی دعا:

﴿2493﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ امام الانبیا، محبوب کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سلام پھیرتے تو سیدھا ہاتھ پیشانی مبارک پر رکھ کر یہ دعا پڑھتے: ''بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ رحمٰن ورحیم ہے۔ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے غم ورنج کو دور کردے۔'' (2)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے گا:

﴿2494-95﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب میں کسی بکری کو ذبح کرنے کے لئے لٹاتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آتا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''اگر تم بکری پر رحم کرو گے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے گا۔'' (3)

﴿2496﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ میرے والد محترم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب میں بکری ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آتا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''اگر تم بکری پر رحم کرو گے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے گا۔'' (4)

---

1 ...... صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ماجاء فی الرقاق...... الخ، الحدیث: ٦٤١٣، ج٤، ص ٢٢٢۔

2 ...... الدعاء للطبرانی، جامع ابواب القول فی ادبار الصلوات، الحدیث: ٦٥٩، ص ٢١٠۔

3 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ٤٤-٤٧، ج١٩، ص ٢٣-٢٤۔

4 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند البصریین، الحدیث: ٢٠٣٨٥، ج٧، ص ٣٠٢۔

دوسیاہ چیزیں:

﴿2497-98﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ میرے والد ماجد نے فرمایا: ”ایک مرتبہ ہم نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ عمرے کی سعادت حاصل کی، اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف دوسیاہ چیزیں تھیں، کیاتم جانتے ہووہ سیاہ چیزیں کیا تھیں؟“ میں نے عرض کی: ”نہیں۔“ فرمایا: ”کھجوراور پانی۔“ (1)

شیطان چرواہے کے روپ میں:

﴿2499﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ میرے والد ماجد فرماتے ہیں کہ جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا تو میں اسلام لانے کی نیت سے چلا، میں نے سوچا کہ اپنے ساتھ دو یا تین شخصوں کو بھی اسلام میں داخل کرلوں۔ چنانچہ، میں مدینہ منورہ کے قرب وجوار میں مجمع الماء کے مقام پر پہنچا تو بستی والوں کے چرواہے کو کہتے سنا: ”اے بستی والو! میں تمہاری بکریاں نہیں چراؤں گا۔“ بستی والوں نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا: ”بھیڑیا ہر رات ایک بکری اٹھا کر لے جاتا ہے جبکہ تمہارا یہ بت بس کھڑا رہتا ہے نہ نقصان پہنچاتا ہے نہ نفع، نہ تو کسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور نہ ہی کسی کو روکتا ہے۔“ (اتنا سننے کے بعد) بستی والے چلے گئے، مجھے امید پیدا ہوئی کہ یہ ایمان لے آئیں گے لیکن اگلے روز چرواہا بھاگتا ہوا آیا اور کہنے لگا: ”خوشخبری! خوشخبری! بھیڑیا تمہارے بت کے سامنے بغیر پھندے کے جکڑا ہوا ہے۔“ بستی والے گئے تو میں بھی ان کے ساتھ ہولیا، انہوں نے بھیڑیئے کو ماردیا اور بت کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے کہا: ”(اے معبود!) اسی طرح کر۔“ چنانچہ، بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر میں نے ساراواقعہ بیان کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”شیطان نے بستی والوں کے ساتھ کھیل کھیلا ہے۔“ (2)

آخرت مانگو دنیا خود مل جائے گی:

﴿2500﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا مَعْقِل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے

(1) ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسندالمدنیین، الحدیث: ١٦٢٤٤، ج٥، ص٤٨٥۔

(2) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦٧، ج١٩، ص٣٢۔

روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرے دل کو غنا سے اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا۔ اے ابن آدم! مجھ سے دوری اختیار نہ کرورنہ میں تیرے دل کو فقر سے اور تیرے ہاتھوں کو کام کاج سے بھر دوں گا[1]۔'' [2]

رات اور دن کی پکار:

﴿2501﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا مَعْقِل بن یسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ نانائے حسنین، دکھی دلوں کے چین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر دن ابن آدم کو ندا دیتا ہے کہ اے ابن آدم! میں جدید مخلوق (نیا دن) ہوں آج تو جو بھی عمل کرے گا کل (قیامت کے دن) میں تجھ پر گواہ ہوں گا، لہٰذا اچھا عمل کرتا کہ کل میں تیرے حق میں گواہی دوں کیونکہ میرے گزرنے کے بعد تو مجھے کبھی نہیں دیکھ سکے گا۔'' پھر فرمایا: ''رات بھی اسی طرح کہتی ہے۔'' [3]

نظرِ رحمت کا مستحق کون؟

﴿2502﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ خلق کے رہبر، محبوب داور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

1...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مرأۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 15** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اگر تو نے اپنے کو دنیا کی فکروں میں ہی لگا دیا، تیرے دل میں دنیا اتر گئی تو تو کام کرے گا زیادہ، فکر کرے گا زیادہ ملے گا وہی جو تیرے مقدر میں ہے، تو مالدار ہو کر بھی فقیر ہی رہے گا۔ دل کا چین اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی بڑی نعمت ہے۔ یہ اس کے ذکر سے نصیب ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام پر ملک، مال، علم پیش فرمائے گئے تو آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے علم اختیار فرمایا رب (عَزَّوَجَلَّ) نے علم کی برکت سے انہیں ملک و دولت بھی عطا فرمائے (مرقات) اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے آخرت مانگو دنیا خود بخود مل جاوے گی کسان دانہ کے لئے کاشت کرتا ہے بھوسا خود ہی مل جاتا ہے بندہ مومن کو روزی بے گمان ملتی ہے۔

2......المستدرك، كتاب الرقاق، النبي صلى الله عليه وسلم اكل خشنا......الخ، الحديث: ٧٩٩٦، ج٥، ص ٤٦٥۔

3......تفسير القرطبي، پ ٣٠، سورة البروج، تحت الآية: ٣، ج١٩، ص ٢٠١۔

''میں اس وقت تک بندے کے حق کی رعایت نہیں کرتا جب تک بندہ میرے حق کی رعایت نہ کرے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا ابو رَجاء عُطارِدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرت سیِّدُنا ابو رجاء عُطارِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لمبی عمر عطا کی، آپ بہت بڑے عالم، نیکوکار اور خوشخبری سنانے والے تھے۔ جونہی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغامِ اسلام آپ تک پہنچا آپ نے فوراً تصدیق وقبول کے ساتھ لبیک کہا اور تادمِ حیات دینِ اسلام کے احکامات پر ثابت قدم رہے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: بارگاہِ الٰہی تک رسائی حاصل کرنے کے لئے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیغامِ اسلام کو قبول کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2503﴾...... حضرت سیِّدُنا عمارہ مَعْوَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو رجاء عُطارِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جنت کی دعوت دینے کے لئے مبعوث فرمایا اس وقت میں چھوٹا بچہ تھا۔'' (2)

سانپ نما جن:

﴿2504-5﴾...... حضرت سیِّدُنا کثیر بن عبد اللہ ابو ہاشم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، حضرت سیِّدُنا امام ابن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بھی تشریف فرما تھے۔ دو شخص حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ''ہم کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''پوچھو۔'' عرض کی: ''کیا آپ کو معلوم ہے کہ جو جنات رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس پر ایمان لائے تھے ان میں سے کوئی باقی ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسکرا کر فرمایا: ''میرا خیال نہیں تھا کہ کوئی مجھ سے اس بارے میں بھی سوال کرے گا تم حضرت ابو رجاء عُطارِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے پاس

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٢٩٢٢، ج١٢، ص٢١٢۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦١٣، ج١٨، ص٢٤٤۔

جاؤ (وہ اس بارے میں بہتر بتا سکتے ہیں)۔'' چنانچہ، راوی کہتے ہیں: ہم نے حضرت سیِّدُنا ابورَجاء عُطارِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا: ''جو جنات رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دست اقدس پر ایمان لائے تھے کیا ان میں سے کوئی باقی ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، ایک مرتبہ ہم نے ایک مقام پر استراحت کی غرض سے خیمے نصب کئے تو اچانک ایک سانپ کو مضطرب حالت میں دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ مر گیا، ہم نے اسے دفن کر دیا، اچانک بہت سی آوازیں آنے لگیں کہ تم پر سلام ہو لیکن کوئی نظر نہیں آ رہا تھا، میں نے کہا: ''تم کون ہو؟'' آواز آئی: ''ہم جن ہیں۔ آپ نے ہم پر جو احسان کیا ہے اس کے بدلے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔'' میں نے کہا: ''میں نے تم پر کیا احسان کیا ہے؟'' آواز آئی: ''جس سانپ کو آپ نے دفن کیا ہے وہ ان جنات میں سے آخری جن تھا جنہوں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس پر بیعت کی تھی۔'' حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''آج میری عمر 135 سال ہے۔'' (1)

﴿2506﴾...... حضرت سیِّدُنا وہب بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''(قبول اسلام سے قبل) جب ہمیں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کی خبر پہنچی اس وقت ہم سند نامی پانی کے گھاٹ کے قریب رہائش پذیر تھے، اپنے اہل وعیال کو لے کر ہم ایک درخت کی طرف بھاگ نکلے، میں لوگوں کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اچانک مجھے ہرن کے تازہ پائے ملے، میں انہیں اٹھا کر اپنی زوجہ کے پاس لایا اور پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ جو ہیں؟ اس نے کہا: ہمارے برتن میں پہلے تو کچھ جو تھے معلوم نہیں کہ اب اس میں کچھ ہے یا نہیں۔ میں نے برتن کو اٹھا کر جھٹکا تو مٹھی بھر جو نکلے، میں نے انہیں دو پتھروں سے پیس لیا، پھر جو اور پائے ایک پتھر کی ہنڈیا میں ڈال دیئے اور ایک اونٹ کی رگ کاٹ کر خون بھی اس میں ڈال دیا، پھر اس کے نیچے آگ جلا دی اور لکڑی سے اسے خوب ہلایا یہاں تک کہ وہ پک گئے، پھر ہم نے اسے کھالیا۔'' کسی نے پوچھا: ''اے ابورَجاء! خون کا ذائقہ کیسا تھا؟'' فرمایا: ''میٹھا۔'' (2)

---

(1)......الاصابة فی تمییز الصحابة، الرقم: ٦٨٠٦، ج٤، ص ٥٠٤۔

موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الھواتف، الحدیث: ٣٥، ج٢، ص ٤٥٠۔

(2)......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٤٦٠، ابو رجاء العطاردی، ج٥، ص ٢٤١۔

منہ کے بل بت گر پڑا:

﴿2507﴾...... حضرت سیِّدُنا یوسف بن عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابورجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (قبول اسلام سے قبل کا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: ''حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کے وقت ہم پانی کے ایک گھاٹ پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے، ہمارے پاس گولائی میں تراشا ہوا ایک بت تھا جسے ہم نے کجاوے میں رکھ لیا، ہم یہاں سے دوسری طرف بھاگ نکلے، ہمارا گزر ریتیلی زمین سے ہوا تو بت گر کر ریت میں دھنس گیا، جب ہم گھاٹ کی طرف لوٹے تو ہم نے بت کو غائب پایا۔ چنانچہ، ہم اس کی تلاش میں چل دیئے، ہم نے اسے ریت میں دھنسا پایا تو نکال لیا۔ میں نے کہا: جو معبود خود کو ریت میں دھنسنے سے نہیں بچا سکتا بہت برا (وجھوٹا) معبود ہے جبکہ ایک بکری میں اتنی سوجھ بوجھ ہوتی ہے کہ دم کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو چھپا لیتی ہے۔ یہ واقعہ میرے اسلام لانے کا سبب بنا۔ چنانچہ، میں مدینہ منورہ کی طرف لوٹا جبکہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصالِ ظاہری فرما چکے تھے۔'' (۱)

﴿2508﴾...... حضرت سیِّدُنا عمارہ مَعْوَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابورجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''(زمانۂ جاہلیت میں) کبھی ہم ریت جمع کرکے اس پر دودھ ڈالتے اور اسے پوجنا شروع کردیتے اور کبھی سفید پتھر تلاش کرکے کچھ عرصہ اسے پوجتے پھر اسے پھینک دیتے۔ نیز زمانۂ جاہلیت میں ہم حرم شریف کی اتنی تعظیم کرتے تھے جتنی تم اب بھی نہیں کرتے۔'' (۲)

﴿2509﴾...... حضرت سیِّدُنا سلم بن رَزِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابورجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''زمانۂ جاہلیت میں ہم مٹی جمع کرکے اس کے درمیان گڑھا بناتے اور اس میں دودھ ڈال کر یہ پڑھتے ہوئے اس کے گرد چکر لگاتے: ''لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ اِلَّا شَرِیْكًا هُوَلَكَ تَمْلِكُهُ وَمَامَلَكَ یعنی اے معبود! ہم حاضر ہیں تیرا شریک صرف وہ ہے جس کا تو مالک ہے جبکہ وہ مالک نہیں۔'' (۳)

﴿2510﴾...... حضرت سیِّدُنا قُرَّہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابورجاء رَحْمَۃُ

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم: ٤٩٠، ابو رجاء عمران بن ملحان العطاردی، ج٣، ص١٤٦-١٤٥۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم: ٤٩٠، ابو رجاء عمران بن ملحان العطاردی، ج٣، ص١٤٦، باختصار۔

3 ......البداية والنهاية، قصة خزاعة وخبر عمرو بن لحی......الخ، ج٢، ص١٢٤، بتغير۔

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا کہ ”میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو ایک تیر مارا جس کا بعد میں مجھے بے حد افسوس ہوا، کاش! وہ تیر ان تک پہنچنے سے قبل ہی ٹوٹ گیا ہوتا۔“

عمدہ ونفیس چیز:

﴿2511﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا: ”میرے نزدیک ربّ عَزَّوَجَلَّ کے لئے دن رات میں پانچ بار اپنے چہرے کو خاک آلود کرنے سے زیادہ عمدہ ونفیس چیز کوئی نہیں جسے اپنے پیچھے چھوڑ جاؤں۔“ (1)

﴿2512﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مومن باعتبارِ نفس اونٹ کے بیٹھنے سے بھی زیادہ عاجزی وانکساری کا پیکر ہوتا ہے۔“ (2)

﴿2513﴾...... حضرت سیِّدُنا ابواشہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ”حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رَمَضَانُ المُبارَک میں ہمارے ساتھ حالتِ قیام میں 10 دنوں میں قرآن مجید ختم کرتے تھے۔“ (3)

﴿2514﴾...... حضرت سیِّدُنا جعد ابوعثمان یشکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”کیا آپ نے ایسے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زیارت کی ہے جو اپنے متعلق نفاق کا اندیشہ رکھتے تھے؟“ فرمایا: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے ابتدائی اور اچھے اخلاق کے مالک صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زیارت کی ہے۔“ حضرت سیِّدُنا ابوعثمان یشکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے عرض کی: ”امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بھی زیارت کی ہے۔“ فرمایا: ”ہاں! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (نفاق کے معاملے) بڑے سخت تھے۔“ (4)

﴿2515﴾...... حضرت سیِّدُنا شعیب بن درہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٨٣٨، ص٣١٩۔

2 ......المرجع السابق، الحديث:١٨٤٠، بتغير قليل۔ 3 ......المرجع السابق، الحديث:١٨٣٩۔

4 ......صفة الصفوة، الرقم:٤٩٠، ابو رجاء عمران بن ملحان العطاردی، ج٣، ص١٤٦۔

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''(خوفِ خدا سے رونے کے سبب) حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے آنسو بہنے کی جگہ بوسیدہ تسمے کی طرح ہوگئی تھی۔''[1]

اولاد کے لئے برکت کی دعا:

﴿2516﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک پڑوسی نے مجھے بتایا کہ ''میں اپنے بیٹوں کو عمدہ لباس پہنا کر اچھی طرح تیار کر کے حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں لایا اور عرض کی: حضور ان کے لئے برکت کی دعا کیجئے!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یوں دعا فرمائی: ''اَللّٰھُمَّ قَدْ اَحْسَنْتَ نَبْتَھُمْ فَاَحْسِنْ حَصَدَتَھُمْ یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جس طرح تو نے انہیں پیدا کیا اسی طرح ان کے اخلاق کو بھی اچھا کر دے۔''

قصہ گو سے دور رہو!

﴿2517﴾...... حضرت سیِّدُنا جریر بن حازم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے بتایا گیا ہے کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کو مختلف قصے سنا کر کتابُ اللّٰہ (قرآن پاک) سے بے رغبت کر دیتے ہو، ایسا نہ کرو جہاں تک ممکن ہو کتابُ اللّٰہ کی پیروی کرو اور ایسوں سے علیحدہ رہو کیونکہ لوگوں کو اپنی ضروریات زندگی اور اہل خانہ کو بھی وقت دینا ہوتا ہے۔''

کامل مومن چور نہیں ہوسکتا:

﴿2518﴾...... حضرت سیِّدُنا عوف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ''اگر میں کسی کو اپنے گھر میں نقب زنی (یعنی چوری) کرتے دیکھوں اور میرے پاس ایک بڑا پتھر ہو (کیا وہ اس پر گرا دوں)؟'' فرمایا: ''گرا دو۔'' میں نے عرض کی: ''ہوسکتا ہے کہ وہ مسلمان ہو۔'' فرمایا: ''اسلام کہاں؟ اسلام تو وہ دیوار کے پیچھے چھوڑ آیا ہے۔''

---

[1] ......معرفۃ الصحابۃ، الرقم: ۱۶۹۴، عبداللّٰہ بن عباس، الحدیث: ۴۲۸۸، ج۳، ص۱۸۳۔

سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم اور حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی چند روایات درج ذیل ہیں:

رحمت دادریا الٰہی ہردم وَگدا تیرا:

﴿2519﴾...... حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ بڑا رحیم ہے، جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کر پاتا اس کے لئے اس کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے، اگر نیکی کرلے تو اسے اس کا 10 سے 700 گنا تک ثواب دیا جاتا ہے اور جو برائی کا ارادہ کرتا اور اس کے ارتکاب سے محفوظ رہتا ہے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، اگر ارتکاب کر بیٹھے تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک برائی لکھی جاتی یا نامۂ اعمال سے ایک نیکی مٹادی جاتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور فضل وکرم سے وہی محروم رہتا ہے جس کی قسمت میں ہلاکت لکھ دی گئی ہو۔'' (۱)

فقرا کے لئے خوش خبری:

﴿21-2520﴾...... حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین اور حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے عام باشندے فقیر لوگ دیکھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو وہاں کے اکثر باشندے عورتیں دیکھیں۔'' (۲) (۳)

---

1 ......شعب الایمان، باب فی حشر الناس......الخ، الحدیث: ۳۳۴، ج۱، ص ۳۰۰۔

2 ......صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ......الخ، الحدیث: ۳۲۴۱، ج۲، ص ۳۹۰۔
المسند للامام احمد بن حنبل، مسند البصریین، الحدیث: ۱۹۹۴۷، ج۷، ص ۲۱۵۔

3 ......مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 60** پر حدیث پاک کے اس جز......

﴿2522﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابورجاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا کہ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ابن صائد(1) سے فرمایا: ''میں نے تمہارے لئے ایک بات چھپا رکھی ہے، وہ کیا ہے؟ (حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ ''یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴿۱۰﴾ (پ۲۵، الدخان: ۱۰) ''سوچی تھی۔)'' اس نے کہا: ''درخ ہے(2)۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دور ہو جا۔''(3)

......کہ ''فقیر لوگ دیکھے'' کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ حضرات انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی اطاعت کرنے والے اکثر فقراء ہی رہے آج بھی دیکھ لو علماء، حفاظ وقت پڑنے پر غازی شہید اکثر غریب لوگ ہی ہوتے ہیں اب بھی مسجد میں دینی مدرسے غریبوں کے دم سے آباد ہیں امیروں کے لئے کالج، سینما، کھیل تماشے ہیں فرمان پاک بالکل درست ہے۔ اور ''عورتیں دیکھیں'' کے تحت فرماتے ہیں: کہ عورتیں ناشکری بے صبری زیادہ ہیں، عورت بگڑ کر سارے گھر کو بگاڑ دیتی ہے اور سنبھل کر سارے گھر کو سنبھال لیتی ہے بچہ کا پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے۔ جنت و دوزخ کا یہ داخلہ بعد قیامت ہوگا مگر حضور کی نگاہ شریف نے اسے ملاحظہ فرمالیا ہمارے خواب و خیال سے بھی زیادہ تیز حضور کی نگاہ شریف ہے ہم خواب و خیال سے اگلی آیندہ چیزیں دیکھ لیتے ہیں۔

1...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 322** پر ''**بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَیَّاد، ابن صیاد کا قصہ**'' کے تحت فرماتے ہیں: اس (ابن صیاد) کا نام عبد اللّٰہ ہے لقب صاف کنیت ابن صیاد یا ابن صائد یہود مدینہ میں سے ایک یہودی کا لڑکا تھا جو بچپن میں بڑے شعبدے دکھاتا تھا بعد میں جوان ہو کر مسلمان ہوگیا عبادات اسلامی ادا کرتا تھا اس کے متعلق علماء کے تین قول ہیں ایک یہ کہ وہ دجال نہیں تھا بلکہ مسلمان ہوگیا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ دجال تو تھا مگر وہ مشہور دجال نہ تھا حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ہے کہ میری امت میں بہت سے دجال ہوں گے یہ بھی انہیں دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔ تیسرے یہ کہ وہ دجال مشہور ہی تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ مدینہ منورہ میں ہی مرا وہاں ہی دفن ہوا۔ مگر یہ غلط ہے وہ جنگ حرہ تک دیکھا جاتا رہا۔ حرہ کے دن غائب ہوگیا۔ تمیم داری (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) والی حدیث میں جو دجال کا ذکر ہے اس کے متعلق مرقات میں ہے کہ اس جزیرے میں دجال کا جو جسم تمیم داری (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے دیکھا وہ اس کا مثالی جسم ہے یہ جسم ظاہری۔ وَاللّٰہُ اَعْلَم

2...... **صفحہ 325** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس پوری آیت میں سے وہ پورا ایک لفظ بھی معلوم نہ کر سکا لفظ دخان کا صرف درخ معلوم کر سکا یہی حال کاہنوں کا ہوتا ہے ان کی دس باتوں بلکہ سو میں سے ایک درست نکلتی ہے اور وہ سو میں سے ایک کا پتہ چلاتے ہیں۔

نوٹ: اس کے متعلق دلچسپ اور تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے **مراٰۃ المناجیح** کے اسی مقام کا مطالعہ کیجئے!

3......صحیح البخاری، کتاب الادب، باب قول الرجل للرجل اخسا، الحدیث: ۶۱۷۲، ج ۴، ص ۱۴۸۔

اہلِ زمین کے لئے امن کا پیغام:

﴿2523﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو رجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم قَوْسُ قُزَحٍ نہ کہو اس لئے کہ قُزَح تو شیطان ہے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قوس کہا کرو کیونکہ وہ زمین والوں کے لئے امن کا پیغام ہے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا ابوعِمران جَوْنِی

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی

حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَوْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ بیدار مغز واعظ، اونگھنے والوں کو جگاتے اور شیطان کو دور بھگاتے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: بیدار و ہوشیار رہنے اور توہم ومشتبہات سے دور رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2524﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَوْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: ''طویل مہلت اور حسن طلب تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں دھوکے میں نہ ڈال دے بے شک اس کی پکڑ سخت و دردناک ہے۔'' (2)

﴿2525﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَوْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو بارہا یہ فرماتے سنا کہ ''احمقوں کی غفلت کو غنیمت جانو اور اس جگہ چلے جاؤ جسے میں تمہارے لئے مناسب سمجھتا ہوں، جن باتوں کا تمہیں علم نہیں انہیں ان کے جاننے والوں کے سپرد کر دو قبل اس کے کہ تمہیں موت اور ایسے بڑے بڑے امور کا سامنا کرنا پڑے جنہیں دور کرنے کی تم میں طاقت نہ ہو۔''

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی شان:

﴿2526﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عمران

---

1 ......الضعفاء للعقيلي، الرقم:٥٤٣، زكريا بن حكيم البدى، ج٢، ص٤٤٦۔

2 ......الدر المنثور، پ١٢، سورة الهود، تحت الآية:١٠٢، ج٤، ص٤٧٤۔

جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کوفرماتے سنا: ''لوگو! اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اپنی قبروں میں تمہاری بقیہ زندگیوں کی مقدار رہیں گے یہاں تک کہ (روزِ قیامت) اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں جنت میں داخل فرما کر اچھا بدلہ عطا فرمائے گا۔'' (1)

﴿2527﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ (پ۱۳، الرعد:۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''اپنے دین پر صبر کرنے کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو، دنیا کے بعد جنت کا حاصل ہونا کتنا اچھا ہے۔'' (2)

سب سے بڑا محافظ:

﴿2528﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کوفرماتے سنا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذکر کی بدولت ہمارے اور تمہارے دلوں میں محبت پیدا کردی اور انہیں اقامت گاہ بنا دیا ہے دل جس کے مشتاق ہوتے ہیں۔ جب ہم سے گناہ سرزد ہوجاتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری مغفرت کے اسباب پیدا فرما دیتا ہے۔ بے شک جو چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت میں دی جاتی ہے وہ اسے محفوظ رکھتا ہے، لہٰذا میں اپنے اور تمہارے دین و اعمال کا خاتمہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت میں دیتا ہوں، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ ماجدہ (3) نے انہیں اور حضرت سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت میں دیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت میں دی گئی چیزیں زمین و آسمان میں ضائع نہیں ہوتیں تم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سلامتی اور رحمت ہو۔''

---

1 ...... صفة الصفوة، الرقم: ۵۱۷، ابو عمران عبد الملك، ج۳، ص۱۷۸۔

2 ...... الدر المنثور، پ۱۳، سورة الرعد، تحت الآية: ۲۴، ج۴، ص۶۴۰۔

3 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے والد کا نام عمران ہے جو اپنے قبیلہ کے سردار تھے۔ لاوی بن یعقوب کی اولاد سے تھے۔ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ کے نام میں اختلاف ہے یارخا، ایارخت، نوحانذ، یوخانذ، لوخا، مریم۔ یہ تمام نام ذکر کرنے کے بعد حاشیہ جلالین میں ذکر کیا گیا ہے: ﴿وَالْاَصَحُّ هُوَ الْاَوَّلُ كَمَا فِیْ رُوْحِ الْبَیَان﴾ صحیح قول پہلا ہی ہے۔ یعنی یارخا جیسے روح البیان میں ہے: مفتی احمد یار خان رَحِمَہُ اللّٰہ نے تفسیر نعیمی میں ''عائذ'' لکھا ہے۔ (تذکرۃ الانبیاء مترجَم، ص ۴۶۰، مطبوعہ ضیاء العلوم راولپنڈی پاکستان)

نہ کھلنے والی بیڑیاں:

﴿2529﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے یہ آیتِ طیّبہ تلاوت کی:

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًاۙ(۱۲) (پ۲۹، المزمل:۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ۔

پھر فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ ایسی بیڑیاں ہیں جو کبھی نہیں کھلیں گی۔'' (۱)

مقصدِ حقیقی:

﴿2530﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگرچہ ہم نے خود کو ضائع کر دیا ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کو نفسانی خواہشات پر ترجیح دیتے ہیں وہ دنیا سے آہستہ آہستہ گئے، نیزوں پر چلے حتی کہ ان کی آنتیں نیزے کی نوک پر نکل آئیں اس سے ان کا مقصد آخرت کی کامیابی تھی۔'' (۲)

رات کی پکار:

﴿2531﴾...... حضرت سیِّدُنا ہمام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: ''ہر آنے والی رات ندا دیتی ہے کہ جو نیکی کر سکتے ہو کر لو! میں قیامت تک دوبارہ لوٹ کر تمہارے پاس نہیں آؤں گی۔'' (۳)

وہ جہنّم میں گیا:

﴿2532﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا کہ ''جنت وجہنّم کے درمیان نہ تو کوئی راستہ ہے نہ ہموار جگہ اور نہ ہی وہاں کسی کا ٹھکانہ تو جو

---

1 ......تفسیر عبد الرزاق، پ۲۹، سورۃ المزمل، تحت الآیۃ:۱۲، ج۳، ص۳۵۸۔

2 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:۷۳۲، ابو عمران الجونی، ج۶، ص۷۹۔

3 ......التذکرۃ باحوال الموتی وامورالاخرۃ، باب ما جاء فی بعث الایام واللیالی ویوم الجمعۃ، ص۱۸۲۔

جنت سے محروم رہا وہ جہنّم میں جائے گا۔‘‘

چوپایوں کی پکار:

﴿2533﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا کہ ’’جب چوپائے بارگاہِ الٰہی میں بنی آدم کو دو قسموں یعنی اہلِ جنت اور اہلِ جہنّم میں بٹے ہوئے دیکھیں گے تو پکاریں گے، اے بنی آدم! تمام تعریفیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے آج ہمیں تمہاری مثل نہیں بنایا، نہ ہمیں جنت حاصل ہونے کی امید ہے اور نہ ہی کسی سزا کا ڈر۔‘‘

آیاتِ مبارکہ کی تفسیر:

﴿2534﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یَوْمَىٕذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِیَةٌ ﴿۱۸﴾ (پ۲۹، الحاقۃ:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن تم سب پیش ہوگے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ’’سب کچھ یوں عیاں ہوگا جیسے پانی شیشے میں سوائے اس کے جس کی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پردہ پوشی فرمائے۔‘‘

﴿2535﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ: وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ ﴿۴۶﴾ (پ۲۹، الحاقۃ:۴۴تا۴۶)[1] کی تفسیر میں فرمایا: اَلْوَتِیْنَ سے رگِ دل مراد ہے۔ اور وَ جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا ﴿۸﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۸)[2] کی تفسیر میں فرمایا: حَصِیْرًا سے سِجْنًا (قید خانہ) مراد ہے۔ اور اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ (پ۲۳، ص:۴۵)[3] کی تفسیر میں فرمایا: اَلْاَیْدِیْ سے عبادت میں قوت اور اَلْاَبْصَارِ سے ہدایت میں بصیرت ہونا مراد ہے۔‘‘

1...... ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے پھر ہم ان کی رگِ دل کاٹ دیتے۔

2...... ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنایا ہے۔

3...... ترجمۂ کنزالایمان: قدرت اور علم والوں کو۔

﴿2536﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا مُعتَمِر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ: وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ﴿۳۹﴾ (پ ١٦، طٰہٰ: ٣٩) (1) کی تفسیر میں فرمایا: ''تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نگرانی میں پروان چڑھے۔'' (2)

﴿2537﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: ''بخدا! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ہمارے لئے ایسے ایسے مضامین بیان فرمائے ہیں کہ اگر انہیں پہاڑوں کی طرف پھیرا جاتا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے۔''

سیِّدُ نا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شان:

﴿2538﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہا گیا میں آپ کے بعد زمین کو کسی کی بھی فرماں برداری کا حکم نہیں دوں گا۔'' (3)

﴿2539﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''آنکھوں کو جتنا علم نے رلایا ہے کسی چیز نے نہیں رلایا۔''

﴿2540﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا سلام بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا کہ ''آنکھوں کو لکھی ہوئی تقدیر نے ہی رلایا ہے۔''

﴿2541﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا عِلْمَكَ فِیْنَا فَاِنَّكَ تَعْلَمُ مِنَّا مَا یَعْلَمُہٗ اَحَدٌ وَکَفٰی بِعِلْمِكَ فِیْنَا اِسْتِکْمَالًا لِکُلِّ عُقُوْبَۃٍ اِلَّا مَاعَفَوْتَ وَرَحِمْتَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے متعلق جو کچھ تیرے علم میں ہے بخش دے، بے شک تو ہمارے متعلق وہ کچھ جانتا ہے جو کوئی نہیں جانتا، تیرا ہمارے گناہوں کو جاننا ہی ہمارا سزا کا مستحق ہونے کے لئے کافی

---

1 ...... ترجمۂ کنز الایمان: اور اس لئے کہ تو میری نگاہ کے سامنے تیار ہو۔

2 ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧٧٤١، موسی بن عمران علیه السلام، ج ٦١، ص ٢٤۔

3 ...... تفسیر الطبری، پ ٢٠، سورة القصص، تحت الآیة: ٨١، ج ١٠، ص ١١٢۔

ہے مگر جو تو اپنے رحم وکرم سے معاف فرمادے۔''

ظالم وسرکش کا انجام:

﴿2542﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''ہر ظالم وسرکش اور اس شخص کو جس کے شر سے دنیا میں لوگ ڈرتے تھے زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا پھر انہیں جہنّم میں ڈال کر ان پر جہنّم کے دروازے بند کردیئے جائیں گے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! (اس کے بعد) ان کے قدم کبھی قرار نہ پکڑیں گے، پھر یہ کبھی آسمان کو نہ دیکھ سکیں گے، کبھی سو نہ سکیں گے، انہیں کبھی ٹھنڈا پانی میسر نہ ہوگا۔ پھر اہلِ جنت سے کہا جائے گا: اے جنتیو! دروازے کھول دو آج کسی شیطان یا ظالم سے نہ ڈرو! آج کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔''

حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''اے بھائیو! بخدا! یہی تمہارے دن ہیں۔''(1)

﴿2543﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: ''کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ نے اہلِ خواہشات پر کس چیز کے سبب جہنم واجب کردی؟''

موت یاد ہونے کی علامت:

﴿2544﴾...... حضرت سیِّدُنا بشر بن حازم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''موت جس کے پیش نظر ہو وہ نیک اعمال کی کثرت کرتا ہے۔''(2)

بیٹیوں کو نصیحت:

﴿2545﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر جب نزع کا وقت آیا تو آپ پر گھبراہٹ

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب صفة النار، الحدیث:٦٧، ج٦، ص٤١٤-٤١٣۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٥٢٤٢، عمر بن عبدالعزیز، ج٤٥، ص٢٣٩۔

طاری ہوگئی، پھر فرمایا: میں موت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے گھبراہٹ کا شکار ہوں کہ موت کے وقت میری زبان ذکرُاللہ سے روک دی جائے گی۔'' حضرت سیِّدُنا ابوعمران جونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی تین صاحب زادیاں تھیں۔ آپ نے ان سے فرمایا: ''بیٹیو! عنقریب بنی اسرائیل تم پر دنیا پیش کریں گے ہرگز اسے قبول نہ کرنا، فقط روئی (کے لباس) اور گیہوں کے خوشوں پر قناعت کرنا، ان سے حاصل شدہ گیہوں ہی کھانا تم جنت تک پہنچ جاؤ گی۔'' (۱)

﴿2546﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے میرے معبود! میں صبح کیسے کروں؟ جبکہ تیرا دشمن شیطان مجھے عار دلاتے ہوئے کہتا ہے: اے داوٗد! جب کوئی خطا واقع ہوتی ہے تو اس وقت آپ کا خیال کہاں ہوتا ہے؟'' (۲)

سلطنتِ سلیمانی سے افضل:

﴿2547﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داوٗد عَلَیْہِمَا السَّلَام اپنے لشکر کے ہمراہ کہیں جارہے تھے، پرندے آپ پر سایہ کئے ہوئے تھے جبکہ جن وانس دائیں بائیں چل رہے تھے، اسی دوران بنی اسرائیل کے ایک عابد کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے عرض کی: ''اے ابن داوٗد! بخدا! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو عظیم الشان سلطنت عطا فرمائی ہے۔'' آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی بات سن کر فرمایا: ''(مومن کے) صحیفے میں لکھی ہوئی ایک تسبیح ابن داوٗد (عَلَیْہِمَا السَّلَام) کو عطا کی گئی سلطنت سے افضل ہے کیونکہ جو کچھ ابن داوٗد کو عطا ہوا وہ ختم ہونے والا ہے جبکہ تسبیح ہمیشہ باقی رہے گی۔'' حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام جذام زدہ لوگوں اور یتیموں کو خالص آٹے کی روٹی کھلاتے جبکہ خود جو تناول فرماتے اور انتقال کے دن آپ نے وراثت میں کوئی درہم و دینار نہ چھوڑا۔'' (۳)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۷۴۱، موسی بن عمران علیه السلام، ج ۶۱، ص ۱۷۵۔

2 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الرقة والبکاء، الحدیث: ۳۷۸، ج ۳، ص ۲۴۵۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۲۶۶۲، سلیمان بن داود، ج ۲۲، ص ۲۷۵۔

اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے:

﴾2548﴿...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: فرشتے (بندوں کے) اعمال لے کر اوپر جاتے ہیں اور آسمان دنیا میں ان کی تعریف وتوصیف کرتے ہیں تو ایک فرشتہ کہتا ہے: ''یہ صحیفہ پھینک دو، یہ صحیفہ پھینک دو۔'' فرشتے ربِّ عَزَّوَجَلَّ سے عرض کرتے ہیں: ''بندوں نے اچھی بات کہی اور اس پر ہم نے ان کی حفاظت بھی کی ہے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اس سے انہوں نے میری رضا کا ارادہ نہیں کیا۔'' فرشتہ پھر ندا دیتا ہے کہ ''فلاں کے لئے اتنا اتنا (اجر) لکھ دو۔'' وہ عرض کرتے: ''اس نے تو یہ عمل کیا ہی نہیں؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''بے شک (اس پر عمل کی) اس کی نیت ہے، بے شک اس کی نیت ہے۔'' (۱)

﴾2549﴿...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''بروزِ قیامت ہر وہ رشتہ وتعلق منقطع ہو جائے گا جو رضائے الٰہی کے لئے قائم نہ کیا گیا ہو۔'' (۲)

﴾2550﴿...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھجور اور گھی سے تیار کیا ہوا حلوہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں بطورِ ہدیہ بھیجا۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے کھول کر چکھا اور دو بار فرمایا: ''اسے واپس لوٹا دو نہ تو قریش اسے دیکھیں اور نہ ہی چکھیں ورنہ وہ ایک دوسرے کو مارنے پر تُل جائیں گے۔'' (۳)

زمین آگ کی مانند:

﴾2551﴿...... حضرت سیِّدُنا مرحوم عطار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جُونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''ایک وقت ایسا آئے گا کہ زمین آگ کی مانند ہو گی (یعنی اس میں آگ کی سی تپش ہو گی) تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس فرمانِ باری تعالیٰ سے یہی مراد ہے:

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:۵۱۷، ابوعمران عبد الملك، ج۲، جز۳، ص۱۷۸، بدون ''فتصف فی سماء الدنیا''۔

2 ......معجم ابن المقرئ، الحدیث:۲۴۹، ج۱، ص۲۵۰۔

3 ......معجم ابن المقرئ، الحدیث:۱۵۲۴، ج۴، ص۳۰۔

وَ اِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيۡنَ فِيۡهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾ (پ١٦، مریم:٧١، ٧٢)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔ (١)

بدنصیب لوگ:

﴿2552﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس شخص پر بھی نظر فرماتا ہے اس پر رحم ضرور فرماتا ہے، اگر اہلِ جہنّم پر نظر فرمائے تو ان پر بھی ضرور رحم فرمائے لیکن وہ یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ اہل جہنم کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔'' (٢)

جہنّم سے آزادی نہیں بلکہ پناہ مانگو!

﴿2553﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: جن لوگوں سے میری ملاقات ہوئی ہے میں نے ان میں سے چار کو افضل پایا وہ یہ کہنا ناپسند کرتے تھے کہ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں جہنّم سے آزادی عطا فرما کیونکہ آزاد تو اس میں داخل ہونے والے کو کیا جاتا ہے بلکہ وہ یوں کہتے تھے کہ ہم جہنّم سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں۔ (٣)

﴿2554﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِ ﴿۴۳﴾ (پ٢٥، الدخان:٤٣) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تھوہڑ کا پیڑ۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''ہمیں خبر ملی ہے کہ ابن آدم جب بھی زقوم کے درخت سے کچھ کھائے گا تو وہ درخت اسی کی مثل اس کی کھال نوچے گا۔'' (٤)

---

1 ......تفسیر الطبری، پ١٦، سورۃ المریم، تحت الآیۃ: ٧١، الحدیث: ٢٣٨٣٧، ج٨، ص٣٦٥۔

2 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب صفۃ النار، الحدیث: ٢٥٣، ج٦، ص٤٥٦۔

3 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، الحدیث: ٣٤٨، ج٧، ص٢١٦۔

4 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب صفۃ النار، الحدیث: ١٨٨، ج٦، ص٤٤١۔

﴿2555﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں : میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے وعظ فرمایا جسے سن کر ایک شخص نے اپنی قمیص پھاڑ دی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اس سے فرماؤ کہ اپنے دلی جذبات دکھانے کے لئے اپنی قمیص نہ پھاڑے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا ابوعِمران جَونِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے ملاقات اور ان سے احادیث سماعت کی ہیں۔ ان میں چند کے اسماء قابل ذکر ہیں: حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک، حضرت سیِّدُ نا جندب بن عبد اللہ، حضرت سیِّدُ نا عائذ بن عمرو اور حضرت سیِّدُ نا ابو برزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں:

دائمی عذاب سے چھٹکارا:

﴿2556﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اہلِ جہنم میں سے سب سے کم تر عذاب والے سے دریافت فرمائے گا: ''اگر تو زمین بھر کے خزانوں کا مالک ہو تو کیا سب کچھ اس عذاب سے چھٹکارے کے لئے دے دے گا؟'' وہ عرض کرے گا: ''ہاں!'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''جب تو ابن آدم کی صلب (پیٹھ) میں تھا اس وقت میں نے تجھ سے اس سے بھی کم تر چیز طلب کی تھی کہ تو کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرانا لیکن تو اس سے انکاری ہو گیا۔'' (2)

1 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد يوسف عليه السلام، الحديث: ٤٤٦، ص ١٢١۔

2 ...... صحيح البخاری، كتاب احاديث الانبياء، باب خلق آدم ...... الخ، الحديث: ٣٣٣٤، ج ٢، ص ٤١٣۔

امید بھی بڑی عبادت ہے:

﴿2557﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی اور حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''آگ سے دو آدمی نکال کر بارگاہِ الٰہی میں پیش کیے جائیں گے، انہیں پھر آگ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا تو ان میں سے ایک مڑ مڑ کر دیکھے گا اور عرض کرے گا: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں پر امید تھا کہ جب تو نے مجھے جہنّم سے نکال لیا تو اب دوبارہ نہ لوٹائے گا۔ پس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں جہنّم سے نجات دے دے گا[1]۔'' (یہ سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی روایت کے مطابق ہے جبکہ سیِّدُ نا ابو عمران جونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی روایت میں چار کا تذکرہ ہے۔)[2]

﴿2558﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور میرے کاندھوں کے درمیان ہاتھ مارا۔ چنانچہ، میں اٹھ کر ایک درخت کی طرف گیا، اس میں پرندوں کے گھونسلوں کی مثل دو جگہیں بنی ہوئی تھیں، ایک میں حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اور دوسری میں میں بیٹھ گیا، وہ بلند ہونے لگا حتّٰی کہ آسمان تک جا پہنچا میں اپنے پہلو بدل رہا تھا اگر میں آسمان کو چھونا چاہتا تو چھو لیتا، میں حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ وہ اپنی جگہ پر جم کر بیٹھے تھے۔ چنانچہ، میں اپنے

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 453** پر مذکور روایت جس میں چار کا تذکرہ ہے کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ سے امید بھی بڑی عبادت ہے ایسی عبادت کہ مشکلیں حل کر دیتی ہے۔ امید ہی وہ عبادت ہے جو اس عالم میں بھی ہوگی اور کام آوے گی امید ہی وہ عبادت ہے جو ہم جیسے گنہگاروں کا سہارا ہے۔ شعر

زطاعت نہ آوردم الا امید　　　　خدایا مگرداں مرا نا امید

(ترجمہ: یارب عَزَّوَجَلَّ میں امید کے سوا کوئی عبادت نہیں لایا میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ مجھے ناامید نہ لوٹانا)

اس فرمان عالی سے معلوم ہوتا ہے کہ ان چار میں سے ایک شخص یہ عرض کرے گا باقی تین بھی اسی کی عرض سے بخش دیئے جائیں گے رحمت والے کا ساتھ بھی رحمت سے حصہ دلاتا ہے۔ یا وہ چاروں باری باری سے یہ عرض کریں گے یہاں صرف ایک کا ذکر ہوا ہے۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث: ١٤٠٤٣، ج٤، ص٥٦٨۔

مقابلے میں بارگاہِ الٰہی میں ان کی علمی فضیلت جان گیا(۱)۔ پس میرے لئے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا گیا اور میرے علاوہ ہر چیز کو موتیوں اور یاقوت سے مزین پردوں سے ڈھانپ دیا گیا پھر میں نے ایک عظیم الشان نور دیکھا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو چاہا میری طرف وحی فرمائی۔'' (۲)

﴿2559﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی حضرت سیِّدُنا جُندب بن عبد اللہ بجلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے کہا: ''بخدا! اللہ عَزَّوَجَلَّ فلاں کو نہ بخشے گا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''وہ کون ہے جو مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا؟ میں نے فلاں کو تو بخش دیا اور تیرے عمل ضبط کر لئے(۳)۔'' (۴)

سونے چاندی سے مزین جنتیں:

﴿2560﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن قیس ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دو جنتیں چاندی کی ہیں، ان کے برتن اور سامان بھی چاندی کے ہیں اور دو جنتیں سونے کی ہیں، ان کے برتن اور سامان بھی سونے کے ہیں جبکہ جنت عدن میں بندوں اور دیدارِ الٰہی کے درمیان کبریائی کی چادر حائل ہوگی۔'' یہ

---

❶...... حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بات بطورِ عاجزی ارشاد فرمائی کیونکہ اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ مخلوق میں سب سے افضل ذات مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی ہے۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد ملائکہ میں سے کون افضل ہے۔

(سبل الھدیٰ و الرشاد، جماع ابواب معراجه، الباب التاسع: فی تنبیھات علی بعض......الخ، ج۳، ص۱۶۹)

❷......المعجم الاوسط، الحدیث: ۶۲۱۴، ج۴، ص۳۵۲-۳۵۱۔

❸...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 361** پر ''**فلاں کو نہ بخشوں گا**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''یہ دونوں شخص مصر کے باشندے تھے، پہلا فاسق تھا اور دوسرا متقی، مگر اپنے کو گنہگار جانتا تھا اور یہ عابد اپنے زہد و تقوے پر نازاں تھا اس بارگاہ بے نیاز میں کسی کو ناز کرنے کا حق ہی نہیں، وہاں نیاز دیکھا جاتا ہے۔'' اور ''**تیرے عمل ضبط کر لئے**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''اس شخص کی شیخی کی وجہ سے میری غیرت کا دریا جوش میں آ گیا، اس فاسق کو میں نے نیک بننے کی توفیق دے دی جس سے اس کے سارے گناہ بخشے گئے اور اس متکبر زاہد کی توفیق سلب کر لی جس سے یہ کافر ہو کر مرا، اور اس کی تمام نیکیاں ضبط ہو گئیں۔''

❹......صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والادب، باب النھی عن تقنیط الانسان......الخ، الحدیث: ۲۶۲۱، ص۱۴۱۲۔

عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی سے مروی روایت کے مطابق ہے جبکہ حارث سے مروی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جناتُ الفردوس چار ہیں دو سونے کی ہیں، ان کی زیب وزینت، برتن اور سامان سب کچھ سونے کا ہے اور دو چاندی کی ہیں، ان کی زیب وزینت، برتن اور ان کا سامان سب کچھ چاندی کا ہے۔'' (۱)

﴿2561﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جنگ کے موقع پر بیان کیا کہ میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔'' لوگوں میں سے ایک فقیر الحال شخص نے کھڑے ہو کر کہا: ''اے ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! کیا یہ بات رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ نے خود سنی ہے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہاں!'' چنانچہ، وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور کہا: ''میں تمہیں سلام کرتا ہوں۔'' پھر تلوار کا غلاف توڑ کر میدان کارزار کی طرف چل دیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ (۲)

وہ جنتی ہو گیا:

﴿2562﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے۔ ایک مشرک نے ایک مسلمان کو مقابلے کے لئے پکارا۔ چنانچہ، مشرک نے مسلمان کو شہید کر دیا پھر ایک مسلمان نے اسے مقابلے کی دعوت دی تو مشرک نے اسے بھی شہید کر دیا پھر وہ مشرک رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور کہا: ''آپ کس وجہ سے لوگوں سے جنگ کر رہے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''اپنے دین کی خاطر لوگوں سے لڑ رہے ہیں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حق کو پورا کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔'' اس نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ تو بہت اچھی بات ہے میں اس پر ایمان لایا۔'' چنانچہ، وہ مسلمانوں کے گروہ میں شامل

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رؤیة المؤمنین......الخ، الحدیث: ۱۸۰، ص ۱۱۰۔

المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الکوفیین، الحدیث: ۱۹۷۵۲، ج۷، ص ۱۷۲۔

2 ......صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب ثبوت الجنة للشهید، الحدیث: ۱۹۰۲، ص ۱۰۵۳۔

ہو گیا اور مشرکوں سے لڑنے لگا حتی کہ شہید ہو گیا۔ مسلمانوں نے اسے اٹھا کر پہلے والے دو شہیدوں کے ساتھ رکھ دیا جنہیں اس نے اسلام لانے سے قبل شہید کیا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اہلِ جنت میں سے یہ لوگ آپس میں سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔'' (۱)

حضرت سیِّدُنا ثابت بن اسلم بُنانِی

قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرت سیِّدُنا ابو محمد ثابت بن اسلم بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ عبادت گزار اور تہجد کے پابند تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: عہد و پیمان کی حفاظت اور مخلوقِ خدا کی خدمت کرتے رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

بھلائی کی کُنجی:

﴿2563﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک دن فرمایا: ''بے شک بھلائی کی بھی کُنجیاں ہیں اور حضرت ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھلائی کی کنجیوں میں سے ایک کنجی ہیں۔'' (۲)

﴿2564﴾ ...... حضرت سیِّدُنا غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے زمانے کے سب سے بڑے عبادت گزار کو دیکھنا چاہے وہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو دیکھ لے کہ ہم نے ان سے بڑا عبادت گزار کسی کو نہیں پایا۔'' حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے مروی روایت میں اتنا زائد ہے کہ ''سخت گرمی کے دن ان پر قدرتی سائبان بنا رہتا اور آپ روزے کی حالت میں پیشانی سے قدموں تک ٹھنڈک محسوس کرتے تھے۔'' (۳)

---

1 ......المعجم الاوسط، الحدیث:٦٠١٦، ج٤، ص٢٩٠۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث:١٤٢٠، ص٢٦٤۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:١٧٨٧، ص٣١٣۔

وہ عبادت گزار نہیں:

﴿2565﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مُغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''کوئی شخص اس وقت تک عابد کہلانے کا حق دار نہیں جب تک اس میں دو خصلتیں نہ ہوں اگرچہ وہ ہر بھلائی کا جامع ہو: (۱)......نماز اور (۲)......روزہ، کیونکہ یہ دونوں اس کے گوشت وخون سے ہیں۔'' (۱)

نماز سے محبت ہو تو ایسی:

﴿2566﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو یوں دعا کرتے سنا: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو نے مخلوق میں سے کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کا شرف عطا فرمایا ہے تو مجھے بھی عطا فرمانا۔'' (۲)

﴿2567﴾ ...... حضرت سیِّدُنا یوسف بن عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے حضرت سیِّدُنا حمید الطّویل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے فرمایا: ''اے ابو عبید! کیا تمہیں اس بارے میں کوئی خبر پہنچی ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علاوہ کسی نے قبر میں نماز پڑھی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو نے کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی ہے تو ثابت کو بھی قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا فرمانا۔'' راوی بیان کرتے ہیں ''حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اس قدر طویل قیام کرتے کہ تھک جاتے، جب کھڑے ہونے سے عاجز ہوجاتے تو بیٹھ کر نماز پڑھنے لگتے اور احتباء کرکے (یعنی اپنی کمر وٹانگوں کے گرد کپڑا لپیٹ کر) تلاوت کرتے رہتے، جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو بیٹھے بیٹھے کپڑا کھول دیتے۔'' (۳)

﴿2568﴾ ...... حضرت سیِّدُنا شیبان بن جسر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد فرماتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو میں نے اور حضرت حمید الطّویل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ۳۱٤۱، ثابت بن اسلم، ج۷، ص۱۷٤۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الصلوات، الحدیث: ۳۱۹۱، ج۳، ص۱۵٦۔

3 ......شعب الایمان، باب فی الصلوات، الحدیث: ۳۱۸۹، ج۳، ص۱۵۵، باختصار۔

اَلْوَکِیْل یا کسی اور شخص نے لحد میں اتارا، جب ہم اینٹیں درست کر چکے تو اتفاقاً ایک اینٹ گر گئی، اچانک میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھ کر اپنے ساتھی سے پوچھا: ''کیا تم نے دیکھا؟'' تو اس نے کہا: ''خاموش رہو!'' چنانچہ، دفن سے فراغت کے بعد ہم ان کی بیٹی کے پاس آئے اور پوچھا: ''تمہارے والد محترم کیا عمل کرتے تھے؟'' اس نے پوچھا: ''آپ نے کیا دیکھا؟'' ہم نے سارا واقعہ بتایا تو اس نے کہا: ''میرے والد ماجد 50 سال مسلسل شب بیداری کرتے رہے جب سحری کا وقت ہوتا تو یوں دعا کرتے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو قبر میں نماز ادا کرنے کا شرف عطا فرمایا ہے تو مجھے بھی عطا فرمانا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی دعا قبول فرمالی ہے۔'' (1)

﴿2569﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عیسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص اندھا، اپاہج، کوڑھ زدہ اور بہت سی مصیبتوں کا شکار تھا، ایک دن حضرت سیِّدُنا حبیب، حضرت سیِّدُنا ثابت، حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع اور حضرت سیِّدُنا مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کہنے لگے: ''چلو فلاں مصیبت زدہ کے پاس چلتے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی جو ابھی کم سن تھے وہ بھی ان کے پیچھے ہو لیئے۔ چنانچہ، یہ حضرات نہر عبور کر کے اس شخص کے پاس پہنچے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے جب گفتگو فرمائی تو اس نے پوچھا: ''آپ کون ہیں؟'' فرمایا: ''ثابت۔'' اس نے کہا: ''آپ ہی وہ ہیں جس کے بارے میں لوگوں کا گمان ہے کہ سب سے بڑے عبادت گزار ہیں۔ میں آپ سے ملاقات کا خواہش مند تھا اور دعا کرتا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سے میری ملاقات کروادے۔''

نماز سے افضل کوئی عمل نہیں:

﴿2570﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''نماز زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خدمت ہے اگر علم الٰہی میں کوئی چیز نماز سے افضل ہوتی تو یہ نہ فرماتا:

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ هُوَ قَآىٕمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ ۙ (پ۳، اٰل عمرٰن:۳۹)

ترجمۂ کنز الایمان: تو فرشتوں نے اسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ (2)

(1) ......صفة الصفوة، الرقم: ۵۱۵، ثابت بن مسلم البنانی، ج۳، ص۱۷۷۔

(2) ......شعب الایمان، باب فی الصلوات، الحدیث: ۳۱۸۶، ج۳، ص۱۵۵۔

موت کی دعا:

﴿2571﴾...... حضرت سیِّدُنا مبارک بن فضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے مرض وصال کے دوران ان کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ گھر کی بالائی منزل میں تھے اور مسلسل اپنے شاگردوں کو یاد کر رہے تھے، جب ہم ان کے پاس حاضر ہوئے تو فرمایا: ''اے بھائیو! گزشتہ رات میں اس طرح نماز نہیں پڑھ سکا جس طرح پہلے پڑھا کرتا تھا، جس طرح روزے رکھتا تھا اس طرح روزے بھی نہیں رکھ سکتا اور جس طرح اپنے ہم نشینوں کے ساتھ ذکرُ اللّٰہ کرتا تھا اب اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا، پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو نے مجھے ان تینوں چیزوں (نماز، روزہ اور ذکر) سے روکنا ہی ہے تو پھر مجھے لمحہ بھر بھی دنیا میں نہ رہنے دے یا فرمایا: جس طرح میں نماز پڑھنے، روزے رکھنے اور تیرا ذکر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اگر تو نے مجھے ان سے روکنا ہی ہے تو پھر لمحہ بھر بھی مجھے دنیا میں نہ رہنے دے۔'' چنانچہ، اسی وقت آپ کا انتقال ہو گیا۔ (۱)

ایک عبادت گزار کی دعا:

﴿2572﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''ایک عبادت گزار شخص کہا کرتا تھا کہ جب میں سو کر بیدار ہو جاؤں اور پھر سونے کی کوشش کروں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نہ سلائے۔'' حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''ہمارا خیال ہے کہ وہ عبادت گزار شخص حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ہی تھے۔'' (۲)

﴿2573﴾...... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مُغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرمایا کرتے تھے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! عبادت پے در پے حملوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔'' (۳)

﴿2574﴾...... حضرت سیِّدُنا عمرو بن محمد بن ابی رَزِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''میں نے 20 سال تک نماز کے معاملے میں مشقت اٹھائی اور 20 سال تک

---

1 ......سير اعلام النبلاء، الرقم: ٧٠٥، ثابت بن اسلم، ج٦، ص٥٦، بتغير۔

2 ......موسوعة الامام ابن ابى الدنيا، كتاب التهجد وقيام الليل، الحديث: ٤١٧، ج١، ص٣٣٢۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٣٠٩١، العباس بن حمزه، ج٢٦، ص٢٤٦۔

خوشی سے نماز ادا کی۔“ (1)

﴿2575﴾...... حضرت سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ”حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی دن اور رات میں پورا قرآن مجید ختم کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔“ (2)

﴿2576﴾...... حضرت سیِّدُنا منہال بن خلیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ”کہا جاتا ہے کہ فقہ کوفی اور عبادت بصری ہے۔“

﴿2577﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ”جامع مسجد کا کوئی ستون ایسا نہیں جس کے پاس میں نے قرآن مجید ختم نہ کیا ہو اور رویا نہ ہوں۔“ (3)

عاشق نماز:

﴿2578﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ”جب کبھی میں حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے ہمراہ کہیں جاتا تو جس مسجد کے قریب سے بھی گزر ہوتا وہ اس میں نماز ضرور ادا فرماتے۔“

﴿2579﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ”جب کبھی ہم حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے ہمراہ کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو مریض کے گھر جا کر آپ پہلے مسجد بیت میں نماز ادا کرتے پھر مریض کے پاس تشریف لاتے۔“

﴿2580﴾...... حضرت سیِّدُنا حمید الطَّوِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضری کے لئے جاتے تو حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی ہمراہ ہوتے، جب بھی کسی مسجد کے قریب سے گزر ہوتا تو آپ اس میں نماز ضرور ادا فرماتے۔ جب ہم حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ دریافت فرماتے: ”ثابت کہاں ہیں؟ بے شک وہ (عبادت میں) خوب کوشش کرتے ہیں اس لئے میں ان سے بہت محبت کرتا ہوں۔“ (4)

---

(1)...... صفة الصفوة، الرقم:٥١٥، ثابت بن مسلم البناني، ج٣، ص١٧٥۔

(2)...... المرجع السابق، ص١٧٦۔ (3)...... المرجع السابق۔

(4)...... المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، ما قالوا فی البكاء من خشية الله، الحديث:١٥٧، ج٨، ص٣١٧۔

﴿2581﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو قاضی سے کوئی حاجت پیش آئی تو اس نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مدد چاہی۔ چنانچہ، آپ اس کے ساتھ چل دیئے، جس مسجد کے پاس سے بھی گزرتے نماز ادا کرتے حتی کہ قاضی کے پاس پہنچ گئے، اس وقت مجلس برخاست ہو چکی تھی، آپ نے قاضی صاحب سے اس شخص کی حاجت کے متعلق بات کی تو اس کی حاجت پوری کر دی گئی، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''دوران سفر جو کچھ تم نے دیکھا وہ تم پر گراں گزرا ہوگا۔'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں!'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے جب بھی نماز پڑھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تیری حاجت کو ضرور طلب کیا۔''

﴿2582﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو یوں دعا مانگتے سنا: ''یَابَاعِثُ یَاوَارِثُ لَا تَدَعْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْن یعنی اے دوبارہ زندہ کرنے والے! اے حقیقی وارث! مجھے اکیلا نہ چھوڑنا بے شک تو سب سے بہتر وارث ہے۔'' راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ہمارے پاس تشریف لاتے تو ہم قبلہ کی جانب بیٹھ جاتے (تاکہ آپ نوافل نہ پڑھیں بلکہ ہمیں احادیث بیان کریں)، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: ''اے نوجوانوں کے گروہ! تم میرے اور رب عَزَّوَجَلَّ کے درمیان حائل ہو گئے ہو کہ میں اسے سجدہ کروں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نماز بہت زیادہ محبوب تھی۔ (1)

قبر سے تلاوت کی آواز:

﴿2583﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن صِمَّہ مہلبی بیان کرتے ہیں کہ ''جو لوگ سحری کے وقت حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں انہوں مجھے بتایا کہ جب بھی ہم ان کی قبر کے قریب سے گزرے ہمیں تلاوت قرآن پاک کی آواز سنائی دی۔'' (2)

﴿2584﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد کو موت کے وقت کلمہ طیّبہ کی تلقین کرنی شروع کی تو انہوں نے فرمایا:

---

(1) ...... المسند لابن الجعد، من اخبار ثابت البنانی، الحدیث: ۱۳۹۲، ص ۲۱۱۔

موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب التھجد وقیام اللیل، الحدیث: ۴۱۴، ج۱، ص ۳۳۱، باختصار۔

(2) ...... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب التھجد وقیام اللیل، الحدیث: ۴۱۵، ج۱، ص ۳۳۲۔

''بیٹا! مجھے چھوڑ دو میں اپنے چھٹے یا ساتویں وظیفہ میں مشغول ہوں۔'' (۱)

﴿2585﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''ہم جنازہ کے ساتھ چلتے تھے تو ہر شخص کو سر ڈھانپے روتے ہوئے یا سر جھکائے متفکر پاتے تھے۔'' (۲)

﴿2586﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو اس قدر روتے ہوئے دیکھا کہ ان کی ہچکیاں بندھ جاتیں۔'' (۳)

ان آنکھوں میں کچھ بھلائی نہیں:

﴿2587﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اس قدر رویا کرتے تھے قریب تھا کہ بینائی چلی جاتی۔ چنانچہ، شاگرد کسی معالج کو علاج کے لئے لائے، اس نے کہا: ''میں اس شرط پر علاج کروں گا کہ آپ میری بات مانیں گے۔'' حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے پوچھا: ''کونسی بات؟'' اس نے کہا: ''آپ روئیں گے نہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''آنکھیں اگر روئیں نہ تو ان میں کچھ بھلائی ہی نہیں۔'' لہٰذا آپ نے علاج کروانے سے انکار کر دیا۔ (۴)

﴿2588﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبید اللّٰہ بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے سنا کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے عرض کی گئی: ''اگر آپ کثرت سے رونا چھوڑ دیں تو آپ کی آنکھوں کی تکلیف ختم ہو جائے۔'' فرمایا: ''مجھے آنکھوں کی پروا نہیں۔''

﴿2589﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہوئے تو طبیب نے کہا: ''اگر آپ مجھے ایک بات کی ضمانت دیں تو آپ کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں گی۔'' آپ نے پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' کہا: ''آپ روئیں گے نہیں۔'' فرمایا: ''جو آنکھ روتی نہیں

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم: ۵۱۵، ثابت بن مسلم البنانی، ج۳، ص۱۷۷۔

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، ما قالوا فی البکاء من خشیة الله، الحدیث: ۱۷۰، ج۸، ص۳۱۸۔

3 ......سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته صلی الله علیه وسلم، الحدیث: ۱۶۳۰، ج۲، ص۲۸۸۔

4 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۷۰۵، ثابت بن اسلم، ج۶، ص۵۶، مفهومًا۔

اس میں کوئی بھلائی نہیں ۔‘‘(1)حضرت سیِّدُ نا احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا محمد بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی زیارت کی نیت سے جب مکہ مکرمہ پہنچے تو حضرت سیِّدُ نا عسکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ’’میں نے اس نابینا شخص سے بڑھ کر کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتے نہیں دیکھا۔‘‘

﴿2590﴾...... حضرت سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے فرمایا: ’’تمہاری آنکھیں حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چشمانِ مبارک سے مشابہ ہیں۔‘‘ آپ مسلسل روتے رہتے حتی کہ آپ کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ (2)

﴿2591﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِؕ(۷) (پ ۳۰، الھمزۃ:۷) ترجمۂ کنز الایمان: جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔

پھر فرمایا: ’’جہنم کی آگ (ظاہر جسم کو) کھاتی (جلاتی) ہوئی دلوں تک پہنچ جائے گی اس حال میں کہ وہ زندہ ہوگا اور عذاب انتہا کو پہنچ جائے گا، پھر آپ رو دیئے اور پاس بیٹھے لوگوں کو بھی رلایا۔‘‘ (3)

ذکرُ اللہ کی برکت:

﴿2592﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ’’تم میں سے جو کوئی ہر روز ایک ساعت کے لئے بھی ذکرُ اللہ میں مشغول ہو تو اس کا دن منافع بخش ہے۔‘‘

﴿2593﴾...... حضرت سیِّدُ نا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ

---

1 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الرقۃ والبکاء، الحدیث: ۲۱۰، ج۳، ص ۲۱۰۔

2 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الرقۃ والبکاء، الحدیث: ۲۰۶، ج۳، ص ۲۰۹۔

3 ......تفسیر ابن کثیر، پ ۳۰، سورۃ الھمزہ، تحت الآیۃ: ۷، ج۸، ص ۴۵۷-۴۵۸۔

النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مل کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا کرتے، پھر (ایک دوسرے سے) پوچھتے: ''کیا خیال ہے کیا ہم آج کے دن کا دسواں حصہ بیٹھے ہیں؟'' جب ہاں میں جواب آتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتے ہوئے کہتے: ''امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں آج کے پورے دن کا ثواب عطا فرمائے گا۔''

﴿2594﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ہمیں خبر ملی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ''اے جبرائیل! فلاں بن فلاں کی (عبادت کی) حلاوت زائل کر دو۔'' جب حلاوت ختم کر دی جاتی ہے تو وہ پریشان، غمزدہ وغمگین ہو جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے جبرائیل! میں نے اسے آزمایا تو صابر و شاکر پایا، لہٰذا حلاوت اسے لوٹا دو، بے شک میں نے اسے (عبادت کے مُعاملے میں) سچا پایا، عنقریب اسے مزید حلاوت عطا فرماؤں گا۔''

مومن کی دعا رد نہیں ہوتی:

﴿2595﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ہمیں خبر ملی ہے کہ روزِ قیامت بندۂ مومن کو بارگاہِ الٰہی میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ پوچھے گا: ''اے بندے! کیا تو میری ہی عبادت کرتا تھا؟'' عرض کرے گا: ''ہاں!'' رب عَزَّوَجَلَّ پوچھے گا: ''کیا تو مجھ سے ہی دعا کرتا تھا؟'' کہے گا: ''ہاں!'' رب عَزَّوَجَلَّ! پھر پوچھے گا: ''کیا تو مجھے ہی یاد کرتا تھا؟'' عرض کرے گا: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! ہاں!'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جس جگہ بھی تو نے مجھے یاد کیا میں نے اسی جگہ تجھے یاد رکھا اور جب بھی تو نے دعا مانگی تو میں نے تیری دعا کو شرفِ قبولیت بخشا۔'' پھر حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بندۂ مومن کی کوئی دعا رد نہیں کی جاتی جو کچھ اس نے مانگا یا تو وہ اسے دنیا ہی میں عطا کر دیا جاتا ہے یا اس کا ثواب آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے یا اس دعا کے سبب اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔'' (1)

یقین ہو تو ایسا:

﴿2596﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے

(1)......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، احادیث شتی، الحدیث:۳۶۱۸، ج۵، ص۳۴۷، باختصار۔

فرمایا: مروی ہے کہ ایک عبادت گزار شخص نے ایک دن اپنے بھائیوں سے کہا: ''میرا رب عَزَّوَجَلَّ جب مجھے یاد کرتا ہے تو میں جان لیتا ہوں۔'' بھائی اس کی بات سن کر گھبرا کر کہنے لگے: ''تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ تمہیں یاد کرتا ہے تو کیا تمہیں پتا چل جاتا ہے؟'' کہا: ''ہاں!'' پوچھا: ''کب؟'' کہا: ''جب میں اسے یاد کرتا ہوں تو وہ میرا چرچا کرتا ہے۔'' پھر کہا: ''میرا رب عَزَّوَجَلَّ جب میری دعا قبول کرتا ہے تو مجھے معلوم ہو جاتا ہے۔'' بھائیوں نے متعجب ہو کر پوچھا: ''تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ جب تمہاری دعا قبول فرماتا ہے تو کیا تمہیں علم ہو جاتا ہے؟'' کہا: ''ہاں!'' پوچھا: ''تم کیسے جان لیتے ہو؟'' کہا: ''جب دعا کے وقت دل خوف زدہ ہو، جسم پر کپکپی طاری ہو اور آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہوں تو میں جان لیتا ہوں کہ میری دعا قبول کر لی گئی ہے۔'' یہ سن کر اس کے بھائی خاموش ہو گئے۔ (1)

محفل ذکر کی برکت:

﴿2597﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''ذِکْرُ اللّٰہ کرنے والے اس حال میں ذکر کی محفل سجاتے ہیں کہ پہاڑوں کی مثل گناہوں کے بوجھ تلے دبے ہوتے ہیں لیکن جب ذکر کی محفل سے اٹھتے ہیں تو گناہوں کے بوجھ سے آزاد ہوتے ہیں (یعنی ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا)۔'' (2)

﴿2598﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''ایک مزدور بہت سا مال اکٹھا کر کے ایک جگہ جمع کرتا رہا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس کے حکم سے سارا مال اس کے سامنے بکھیر دیا گیا، وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا: ''کاش! یہ مینگنیاں ہوتا، کاش! یہ مینگنیاں ہوتا۔'' (3)

﴿2599﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''اس بندہ سے بڑھ کر عظمت والا کون ہو سکتا ہے جس کے پاس موت کا فرشتہ تنہا آتا، اسے قبر میں تنہا داخل کیا جاتا اور تنہا ہی اسے بارگاہِ الٰہی میں حاضر کیا جاتا ہے، اس کے گناہ بے شمار ہوتے ہیں اور اس پر اللّٰہ

---

(1)......شعب الایمان، باب فی الرجاء من اللّٰہ تعالی، الحدیث:١١٣٩، ج٢، ص٥١، بتغیر۔

(2)......فیض القدیر، تحت الحدیث:٤٠٩٠، ج١، ص٥٨٥۔

(3)......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المحتضرین، الحدیث:١١٦، ج٥، ص٣٣٢۔

عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں بھی بکثرت ہوتی ہیں۔'' (1)

بندۂ مومن کی شان:

﴿2600﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''جب بندۂ مومن کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے نیک اعمال اسے گھیر لیتے ہیں۔''

﴿2601﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے سورۂ حٰم السجدہ کی تلاوت کی، جب اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا (پ ۲۴، حم السجدة: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو۔

تو ٹھہر گئے، پھر فرمایا: ''ہمیں خبر پہنچی ہے کہ جب بندۂ مومن کو قبر سے اٹھایا جائے گا تو دو فرشتے کراماً کاتبین اس کا استقبال کرتے ہوئے کہیں گے نہ ڈر اور نہ غم کر اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تجھے وعدہ دیا جاتا تھا۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ بندۂ مومن کو اپنے خوف سے امن عطا فرمائے گا اور اس کی آنکھیں ٹھنڈی کرے گا تو قیامت کے دن کتنی بڑی مصیبت لوگوں کو ڈھانپے ہوگی مگر مومن کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوگی کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہدایت بخشی اور اس نے دنیا میں نیک اعمال کیے۔'' (2)

﴿2602-3﴾...... حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''خوشخبری ہے اس کے لئے جو موت کو یاد رکھتا ہے۔ بندے کے عمل سے ہی ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔'' (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......الزهد الكبير للبيهقي، الحديث: ٥٥٦، الجزء الثالث، ص ٢١٨۔

2 ......التذكرة باحوال الموتى وامور الاخرة، باب ما جاء ان العبد المؤمن......الخ، ص ١٨٣۔

3 ......المصنف لابن ابي شيبة، كتاب الزهد، ما قالوا في البكاء، الحديث: ١٥٥، ج ٨، ص ٣١٦۔

اَجَل آ کے سر پر کھڑی ہے:

﴿2604﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن بجیر بن حمدان قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''دن اور رات 24 گھنٹوں پر مشتمل ہیں اور کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی کہ جس میں موت کا فرشتہ کسی ذی روح (جاندار) کے پاس کھڑا نہ ہو اگر اس کی روح قبض کرنے کا حکم ہو تو کر لیتا ہے۔'' (۱)

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے:

﴿2605﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''مومن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بلیغ (کامل) ہے کیونکہ بندۂ مومن نیت کرتا ہے کہ رات کو قیام کرے گا اور دن کو روزہ رکھے گا نیز اپنے مال سے خیرات کرے گا لیکن نفس اس کی اتباع نہیں کرتا پس مومن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بلیغ ہے۔'' (۲)

رحمت ہی کی امید رکھنی چاہئے:

﴿2606﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ایک مغرور و متکبر نوجوان کو اس کی والدہ نصیحت کرتے ہوئے کہتی تھی: ''بیٹا! تجھے ایک عظیم دن کا سامنا کرنا ہے، اسے یاد رکھ۔'' جب نوجوان کی موت کا وقت قریب آیا تو ماں جھک کر کہنے لگی: ''میں تجھے اسی پچھاڑ (یعنی موت) کے دن سے ڈراتے ہوئے کہتی تھی کہ بیٹا! تجھے ایک عظیم دن کا سامنا کرنا ہے، اسے یاد رکھ۔'' اس نے کہا: ''امی جان! بے شک میرا رب عَزَّوَجَلَّ بڑا مہربان ہے، مجھے امید ہے کہ آج وہ مجھے عذاب نہیں دے گا، اگر وہ میری مغفرت نہ بھی فرمائے تب بھی وہ میرا والی ہے۔'' حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسی حسنِ ظن کی وجہ سے اس کی مغفرت فرما دی۔'' (۳)

---

1 ...... التذکرة باحوال الموتی و امور الاخرة، باب ما جاء ان ملك الموت هو القابض......الخ، ص ۷۱۔

2 ...... قوت القلوب، الفصل الثامن والثلاثون فی الاخلاص......الخ، ج۲، ص۲۷۲۔

3 ...... شعب الایمان، باب فی معالجة کل ذنب بالتوبة، الحدیث: ۷۱۱۴، ج۵، ص۴۱۷۔

﴿2607-8﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ایک عورت سے نکاح کیا تو شب زفاف (شادی کی پہلی رات) ایک شخص نے انہیں اپنے کاندھے پر اٹھا کر ان کی زوجہ کے پاس پہنچایا تو لوگ کہنے لگے: ''اگر مردوں کا مُعاملہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے گوشت اور خون کی طرح (کمزور) ہوتا تو ختم ہو چکا ہوتا لیکن یہ مُعاملہ تو ان کی ہڈیوں کی طرح (مضبوط) ہے۔''

بزرگوں کے ہاتھ چومنا جائز ہے:

﴿2609﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آزاد کردہ باندی جمیلہ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُ نا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھ سے فرماتے: اے جمیلہ! خوشبو لا کر دو تا کہ میں اپنے ہاتھوں پر لگا لوں کیونکہ ثابت بنانی اس وقت تک خوش نہیں ہوتے جب تک میرے ہاتھوں کو بوسہ نہ دے لیں اور بوسہ دینے کے بعد کہتے ہیں: یہ وہ ہاتھ ہیں جنہوں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دست اقدس کو چھوا ہے۔ (1)

﴿2610﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُ نا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام طویل قیام کرتے، پھر رکوع کرتے اور سر اٹھا کر عرض کرتے: ''آسمانوں کو (فرشتوں سے) آباد کرنے والے! میں نے تیری طرف سر اٹھایا۔ ملائکہ کو عبادت کے لئے آسمانوں میں بسانے والے! بندے اپنے آقا و مالک ہی کی طرف نظر کرتے ہیں۔'' (2)

کوئی گھڑی عبادت سے خالی نہ ہوتی:

﴿2611﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُ نا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دن اور رات کے اوقات کو اپنے اہلِ خانہ میں تقسیم کر رکھا تھا، پس رات کی کوئی گھڑی ایسی نہیں ہوتی تھی کہ جس میں آلِ داوٗد کا کوئی فرد نماز نہ پڑھ رہا ہو۔ اس آیتِ مقدسہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی عمومیت کو بیان فرمایا ہے:

---

1 ...... شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی، الحدیث: ۱۶۰۵، ج۲، ص۲۲۹۔

2 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد یوسف علیه السلام، الحدیث: ۴۵۵، ص۱۲۲۔

اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا ؕ وَ قَلِیۡلٌ مِّنۡ عِبَادِیَ الشَّکُوۡرُ ﴿۱۳﴾ (پ۲۲، سبا:۱۳) ترجمۂ کنزالایمان: اے داؤد والو شکر کرو اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے۔ (۱)

سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی گریہ وزاری:

﴿2612﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''حضرت سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بالوں سے بنے ہوئے سات تکیے راکھ سے بھر کر رکھ لیتے پھر (خوف خدا سے) اس قدر روتے کہ آنسو راکھ کو بہا کر لے جاتے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام جب بھی کوئی مشروب پیتے تو اس میں آپ کے آنسو بھی شامل ہو جاتے۔'' (۲)

قبولیت دعا میں تاخیر کا سبب:

﴿2613﴾...... حضرت سیِّدُنا سلام بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''مومن جب بھی کوئی دعا مانگتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت روائی حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے سپرد کر کے ارشاد فرماتا ہے: اس کی حاجت پوری کرنے میں جلدی نہ کرنا کیونکہ میں اپنے بندۂ مومن کی آواز سننا پسند کرتا ہوں اور جب کوئی فاسق وفاجر دعا کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت روائی حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے سپرد کر کے ارشاد فرماتا ہے: اے جبرائیل! اس کی حاجت جلد پوری کرو کیونکہ میں فاسق وفاجر کی آواز سننا پسند نہیں کرتا۔'' (۳)

دو عظیم چیزیں:

﴿2614﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ جو لوگ بھی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، پھر جنت کا سوال اور جہنّم سے پناہ طلب کئے بغیر وہاں سے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں: ''یہ مسکین لوگ دو عظیم چیزوں سے غافل ہیں۔'' (۴)

---

❶......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۲۰۳۷، داود بن ایشا علیه السلام، ج۱۷، ص۹۳۔

❷......زاد المسیر فی علم التفسیر، پ۲۳، سورة ص، تحت الآیة:۲۴، ج۷، ص۱۲۳۔

❸......صفة الصفوة، الرقم:۵۱۵، ثابت بن مسلم البنانی، ج۳، ص۱۷۵۔

❹......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب صفة النار، الحدیث:۳، ج۶، ص۳۹۹، بتغیر قلیل۔

﴿2615﴾ ...... حضرت سیِّدُنا محمد بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی موجودگی میں جب عذاب الٰہی کا تذکرہ کیا جاتا تو آپ کے اَعضاء تھرتھرانے لگتے اور باندھنے سے ہی پُرسکون ہوتے اور جب رحمتِ الٰہی کا ذکر کیا جاتا تو نارمل حالت میں رہتے۔''

﴿2616﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حمَّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''میں حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خیمے کے پاس چوپایوں کی گزرگاہ کے علاوہ ایک جگہ بیٹھ کر سورۂ مؤمن کی یہ آیتیں تلاوت کرنے لگا:

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۙ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ۙ (پ ۲۴، المؤمن: ۱ تا ۳)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ کتاب اتارنا ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا علم والا گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب کرنے والا۔

جب غَافِرِ الذَّنْۢبِ پر پہنچا تو اچانک کسی کی آواز آئی، کہو: اے گناہ بخشنے والے! میرے گناہ بخش دے، جب میں قَابِلِ التَّوْبِ پر پہنچا تو آواز آئی، کہو: اے توبہ قبول کرنے والے! میری توبہ قبول فرما اور جب شَدِیْدِ الْعِقَابِ پر پہنچا تو آواز آئی: کہو اے سخت عذاب کرنے والے! میری سزا معاف فرما۔ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔'' (1)

سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور اِبلیسِ لَعین کا مُکالمہ:

﴿2617﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ شیطانِ لعین حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے ظاہر ہوا، آپ نے اس کے پاس کچھ مَرغُوب و محبوب چیزیں لٹکی ہوئی دیکھیں تو پوچھا: ''اے ابلیس! یہ کیا ہیں؟'' بولا: ''یہ شہوات کے جال ہیں جن سے میں آدمیوں کا شکار کرتا ہوں۔'' آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: ''کیا مجھے پھانسنے کے لئے بھی ان میں سے کوئی جال ہے؟'' بولا: ''(نہیں) البتہ ایک رات آپ نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا تو میں نے اس رات آپ پر نماز اور ذکرُاللہ کو بھاری کر دیا۔'' آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: ''کیا اور بھی کچھ ہے؟'' بولا: ''نہیں۔'' حضرت

(1) ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الهواتف، الحدیث: ٦٩، ج ٢، ص ٤٧١۔

سَیِّدُ نا یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آیندہ میں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھاؤں گا[1]۔'' شیطان لعین نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں بھی کبھی کسی مسلمان کو ایسی (فائدے والی) بات نہیں بتاؤں گا۔'' [2]

سیِّدُنا ثابت بُنانِی قُدِسَ سِرُّہُ النُّورَانِی سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر، حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن زبیر، حضرت سیِّدُ نا شدّاد بن اَوس، حضرت سیِّدُ نا اَنس بن مالک اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی زیادہ تر مرویات حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہیں۔ تابعین میں سے حضرت سیِّدُ نا عطاء بن ابی رَباح، حضرت سیِّدُ نا قتادہ، حضرت سیِّدُ نا ایوب، حضرت سیِّدُ نا یُونُس بن عبید، حضرت سیِّدُ نا سلیمان تیمی، حضرت سیِّدُ نا حمید، حضرت سیِّدُ نا داوٗد بن ابی ہند، حضرت سیِّدُ نا علی بن زید بن جدعان اور حضرت سیِّدُ نا اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے علاوہ کئی حضرات نے حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں:

دنیا و آخرت میں بھلائی ہی کا سوال کرو!

﴿2618﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حُضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی مسلمان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، وہ (بیماری کے باعث کمزور ہوکر) چوزے کی طرح ہوگیا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ...... دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **1548** صفحات پر مشتمل کتاب **فیضان سنت جلد اول** کے باب **پیٹ کا قفل مدینہ** کے **صفحہ 11** پر شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: یاد رہے! جب بھی روایات میں اَہْلُ اللہ کے پیٹ بھر کر کھانے کا تذکرہ پائیں تو اس سے ایک تہائی پیٹ کا کھانا ہی مراد لیں۔ ہمارے پیٹ بھر کر کھانے اور اُن کے پیٹ بھر کر کھانے میں فَرق ہوتا ہے۔ کارِ پاکاں راقیاس اَز خود مگیر (یعنی پاک ہستیوں کے کاموں کو اپنے جیسے کام مت سمجھو)۔

2 ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٨١٣٥، یحیی بن زکریا علیه السلام، ج٦٤، ص٢٠٤۔

دریافت فرمایا: ''کیاتم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی دعا مانگتے یا کسی چیز کا سوال کرتے ہو؟'' اس نے عرض کی: ''میں یہ دعا مانگتا ہوں: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے آخرت میں مجھے جو سزائیں دینی ہیں وہ دنیا میں ہی دے دے۔'' حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰہ! تم ان سزاؤں کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، تم یوں کیوں نہیں کہتے: اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔'' (۱)

﴿2619﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو اپنے دو بیٹوں کے سہارے گھسٹتے ہوئے آتے دیکھ کر دریافت فرمایا: ''اس کا کیا حال ہے؟'' لوگوں نے عرض کی: ''انہوں نے پیدل بیتُ اللہ تک جانے کی نَذر مانی ہے (۲)۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اپنے نفس کو تکلیف میں مُبتلا کرنے سے بے نیاز ہے۔'' پھر اسے سُوار ہونے کا حکم دیا تو وہ سُوار ہو گیا۔ (۳)

﴿2620﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت سیِّدُنا جَرِیر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا رفیقِ سفر تھا۔ آپ عمر میں مجھ سے بڑے ہونے کے باوجود میرے کام کر دیتے اور فرماتے: ''میں نے اَنصار کو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آتے دیکھا ہے، لہٰذا میں انصار میں سے جسے بھی دیکھتا ہوں اس کی عزت کرتا ہوں۔'' (۴)

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء......الخ، باب کراھة الدعا بتعجیل......الخ، الحدیث:۲۶۸۸، ص۱۴۴۳۔

2 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 205** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی پیدل حج کرنے کی کہ میقات سے یا حرم شریف سے عرفات تک، پھر وہاں سے حرم شریف تک پیدل چلونگا، خیال رہے کہ جو شخص پیدل حج کرنے کی نذر مانے اس پر واجب ہے کہ اپنے گھر سے پیدل جائے اور حج کرے، بعض نے فرمایا کہ میقات سے پیدل چلے بعض کے نزدیک مقام احرام سے، اگر پیدل نہ چلا سوار ہو گیا تو اس پر قربانی یعنی دم واجب ہے کہ اس نے حج کا ایک واجب چھوڑ دیا جو اس نے خود واجب کر لیا تھا۔

3 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الایمان والنذور والکفارات، الحدیث:۲، ج۳، ص۴۹۲۔

4 ......صحیح البخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب فضل الخدمة فی الغزو، الحدیث:۲۸۸۸، ج۲، ص۳۶۹۔

تاقیامت باقی رہنے والا ایک معجزہ:

﴿2621﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُ نا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے خواب میں میری زیارت کی یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا[1] اور فرمایا: مسلمان کا خواب نُبُوَّت کا چھیالیسواں حِصہ ہے۔'' [2]

﴿2622﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ'' رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیات طیبہ میں جب مُؤذن مغرب کی اذان دیتا تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سُتُونوں کی طرف جلدی کرتے اور (جماعت سے قبل) دو رکعت ادا کرتے[3]۔'' [4]

﴿2623﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (بعض اوقات) اذان مغرب کے بعد ہمارے پاس تشریف لاتے ہم دو رکعت نماز پڑھنے میں مشغول ہوتے، پس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (جماعت سے قبل) نہ تو

---

1 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 285** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ''علماء فرماتے ہیں کہ شیطان خواب میں خدا بن کر آسکتا ہے مگر مصطفےٰ بن کر نہیں آسکتا کیونکہ حضور ہادی مطلق ہیں اور شیطان مضل مطلق گمراہ گر ہادی کی شکل میں کیسے آئے ضدین جمع نہیں ہوسکتیں اللّٰہ تعالیٰ ہادی بھی ہے مضل بھی دیکھو مدعی اُلوہیت کے ہاتھ پر عجائبات ظاہر ہوسکتے ہیں۔ جیسے دجال مگر مدعی نبوت کے ہاتھ پر کبھی عجائبات ظاہر نہیں ہوسکتے۔'' نیز **صفحہ 288** پر فرماتے ہیں: یہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا وہ معجزہ ہے جو تاقیامت باقی ہے کہ جیسے شیطان زندگی شریف میں آپ کی شکل اختیار نہیں کرسکتا تھا یوں ہی تاقیامت کسی کی خواب میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شکل میں نہیں آسکتا حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سواء اور تمام کی شکلوں میں آجاتا ہے خواب میں باتیں کرجاتا ہے۔

2 ......صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام......الخ، الحدیث: ٢٢٦٤، ص ١٢٤٤۔

3 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 224** پر ''**مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھو**'' کے تحت فرماتے ہیں: بعض امام اس حدیث کی بنا پر فرماتے ہیں کہ نماز مغرب سے پہلے دو نفل مستحب ہیں۔ لیکن امام اعظم، امام مالک اور اکثر فقہا فرماتے ہیں کہ یہ نفل مکروہ ہیں۔ اس حدیث کو منسوخ مانتے ہیں کہ شروع اسلام میں یہ حکم تھا پھر نہ رہا۔

4 ......صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب رکعتین......الخ، الحدیث: ٨٣٦، ص ٤١٨، مفھومًا۔

ہمیں دو رکعت پڑھنے کا حکم دیتے اور نہ ہی منع فرماتے۔'' (1)

﴿2624﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے فرمایا: ''اے ثابت! مجھ سے (کچھ) لے لو، تم مجھ سے بڑھ کر با اعتماد کسی کو نہیں پاؤ گے میں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاصل کیا ہے اور آپ تک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے سے پہنچا ہے۔'' (2)

بے عمل عالِم کے لئے ہلاکت ہے:

﴿2625﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ معلمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بروزِ قیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اَن پڑھوں سے تو درگزر فرمائے گا جبکہ علما کو معاف نہیں فرمائے گا(3)۔'' (4)

﴿2626﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب

---

(1)...... مسند ابی داود الطیالسی، ثابت البنانی عن انس بن مالك، الحدیث: ۲۰۲۱، ص ۲۷۰۔

(2)...... سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب انس بن مالك، الحدیث: ۳۸۵۷، ج۵، ص ۴۵۱۔

(3)...... حضرت سیِّدُنا علامہ عبدالرءوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس کے تحت فرماتے ہیں: ان پڑھوں سے مراد وہ جاہلین ہیں جنہوں نے فرائض و واجبات سیکھنے میں کوتاہی نہیں کی اور علما سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے علم پر عمل نہ کیا۔ جاہل سے اس لئے درگزر فرمائے گا کہ وہ تو چوپایوں کی طرح ہے، جدھر منہ اٹھا ادھر چل دیا اسے روک ٹوک اور ڈانٹ ڈپٹ کرنے والا کوئی نہیں ہوتا، جب اس نے فرائض و واجبات سیکھنے میں کوتاہی نہیں کی تو اس سے زیادہ میں وہ معذور ہے جبکہ عالم کا معاملہ اس کے برعکس ہے کہ اگر وہ خواہشات کی پیروی میں مبتلا ہو تو اس کا علم اسے روکتا ہے، اس کے باوجود اگر وہ خواہشات سے نہ رکا تو اس نے خود کو ہلاکت میں ڈال دیا اور ہر وہ برائی جو لوگوں کے حق میں بری ہو تو وہ علما کے حق میں زیادہ بری ہوگی کیونکہ جس کا مرتبہ جتنا بلند ہوگا اس سے گناہوں کا صدور اتنا ہی زیادہ برا ہوگا اور جو نعمتیں اور فضائل و مراتب علما کو حاصل ہیں وہ مخلوق میں سے کسی کو حاصل نہیں۔ نیز ہر فعل کا انجام اس کے تابع ہوتا ہے، لہٰذا جو فعل جتنا زیادہ برا ہوگا اس کا انجام بھی اتنا ہی سخت ہوگا، اس لئے خطا کار عالم کو گناہ گار جاہل سے زیادہ سخت عذاب ہوگا۔
(ماخوذ از فیض القدیر، تحت الحدیث: ۱۹۱۴، ج۲، ص ۳۸۵)

(4)...... کنز العمال، کتاب العلم، الباب فی آفات العلم...... الخ، الحدیث: ۲۸۹۸۰، ج۱۰، ص ۸۲۔

آخری زمانہ میں عبادت گزار جاہل اور قراء فاسق ہوں گے۔'' (1)

﴿2627﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم جب تک آپ کی صحبت بابرکت میں رہتے ہیں تو ہم پر ایک ہی حالت طاری رہتی ہے لیکن جب آپ سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ حالت باقی نہیں رہتی، ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں یہ نِفاق تو نہیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''تمہارا اپنے ربعَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' عرض کی: ''ہم ظاہر و باطن میں اللّٰہعَزَّوَجَلَّ کو رب مانتے ہیں۔'' پھر دریافت فرمایا: ''تمہارا اپنے نبی کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' عرض کی: ''ہم ظاہر و باطن میں آپ کو نبی مانتے ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''یہ نفاق نہیں ہے۔'' (2)

صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا عشقِ رسول:

﴿2628﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: غزوۂ اُحد کے دن مسلمانوں کو سخت مصیبت و پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، لوگوں نے کہا: ''حضرت سیِّدُ نا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کر دیا گیا۔'' مدینہ طیبہ کے گرد و نواح میں یہ خبر پھیل گئی۔ چنانچہ، انصار کی ایک عورت پریشانی کے عالم میں دوڑتی ہوئی اپنے باپ، بیٹے، بھائی اور شوہر (کی میت) کے قریب سے گزری۔ راوی کا بیان ہے: مجھے نہیں معلوم کہ وہ پہلے کس کے قریب سے گزری، جب آخری کے قریب سے گزری تو پوچھا: ''یہ کون ہیں؟'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بتایا: ''یہ تمہارا والد، بھائی، شوہر اور بیٹا ہیں (جو شہید ہو چکے ہیں)۔'' اس نے ان کی کچھ پروہ نہ کی بلکہ کہنے لگی: ''رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے ہیں؟'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بتایا: ''تمہارے سامنے (کی جانب) ہیں۔'' چنانچہ، جب خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئی تو چادر مبارک کا کونہ پکڑ کر کہنے لگی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ سلامت ہیں تو سب مصیبتیں ہیچ ہیں۔'' (3)

---

1 ......التذکرة باحوال الموتی وامور الاخرة، باب امور تکون بین یدی الساعة، ص ۵۸۵۔

2 ......مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فی الوسوسة، الحدیث: ۸۶، ج ۱، ص ۱۸۵، بتغیر قلیل۔

3 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ۷۴۹۹، ج ۵، ص ۳۲۹۔

ایمان وکفر کی علامت:

﴿2629﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عرب (1) کی محبت ایمان ہے اور ان کا بغض کفر ہے، جس نے عرب سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔'' (2)

کلمۂ توحید کی بَرَکت:

﴿2630﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن بندے کے اعمال لاکر میزان کے ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں گے لیکن وہ اس وقت تک بھاری نہیں ہوگا جب تک کہ دَستِ قدرت سے مُہر زَدَہ ایک صحیفہ لاکر اس میں نہ رکھ دیا جائے، تو جب وہ صحیفہ اس میں رکھا جائے گا تو میزان کا پلڑا بھاری ہو جائے گا، اس میں لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھا ہوگا۔'' (3)

حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابوخطاب قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ نرم طبیعت حافظ اور خوفِ خدا سے سرشار باعمل عالم وواعظ تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: دینی احکامات کو ملحوظ خاطر رکھنے، ان کی حفاظت کرنے، مصائب وآلام برداشت کرنے اور نفس کی اصلاح پر توجہ دینے کا نام **تصوُّف** ہے۔

---

(1)...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 333** پر فرماتے ہیں: عرب سے مراد عرب کے مؤمنین ہیں۔ کفار عرب اور عرب کے یہود ونصاری سے نفرت وعداوت ضروری ہے کہ یہ نفرت ان کے کفر سے ہے نہ کہ عربی ہونے سے۔ (یہی حکم مرتدین کا ہے) مؤمنین عرب ہمارے سروں کے تاج ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پڑوسی ہیں۔

(2)......المعجم الاوسط، الحدیث: ۲۵۳۷، ج۲، ص۶۶۔

(3)......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم: ۲۰۱۸، الھیثم بن جماز بصری، ج۸، ص۳۹۷۔

﴿2631﴾ ...... حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''جو شخص اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظ کو دیکھنا چاہے وہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھ لے کہ ہم نے ان سے بڑا حافظ کسی کو نہیں پایا۔'' (۱)

باکمال حافظہ کے مالک:

﴿2632﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو عوانہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں چار دن تک حضرت سیِّدُنا سعید بن مُسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں رہ کر احادیث سنتا رہا۔ ایک دن آپ نے مجھ سے فرمایا: ''تم احادیث لکھتے نہیں، جو احادیث میں نے تمہارے سامنے بیان کی ہیں ان میں سے کوئی یاد ہے؟'' میں نے کہا: ''اگر چاہیں تو آپ کی بیان کردہ احادیث بعینہٖ آپ کو سنا دوں۔ چنانچہ، میں نے تمام احادیث ان کے سامنے بیان کر دیں۔'' آپ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد میری طرف دیکھتے رہے اور فرمانے لگے: ''تم اس بات کے اہل ہو کہ تمہیں احادیث بیان کی جائیں۔ لہٰذا سوال کرتے رہو۔'' پس میں ان سے سوال کرنے لگا۔

﴿2633﴾ ...... حضرت سیِّدُنا معمر بن راشد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''میرے کانوں نے جو بھی بات سنی دل نے اسے محفوظ کر لیا۔'' (۲)

﴿2634﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہمام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے فرمایا: ''میں نے مختلف فیہ مسئلے میں تم سے زیادہ سوال کرتے کسی کو نہیں دیکھا۔'' میں نے عرض کی: ''سمجھ دار ہی کسی مسئلے کے بارے میں سوال کرتا ہے۔'' (۳)

آٹھ روز میں سارا علم حاصل کر لیا:

﴿2635﴾ ...... حضرت سیِّدُنا معمر بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں آٹھ دن حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں رہا، آٹھویں دن انہوں

---

1 ...... تذکرة الحفاظ، الرقم: ۱۰۷، قتادہ بن دعامة، الطبقة الرابعة، ج۱، ص۹۲، مفهومًا۔

2 ...... صفة الصفوة، الرقم: ۵۱۳، قتادة بن دعامة السدوسی، ج۳، ص۱۷۴۔

3 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۷۴۶، قتادة بن دعامة، ج۶، ص۹۵۔

نے مجھے فرمایا: ''اے نابینا شخص! اب تم چلے جاؤ تم نے تو مجھے خالی کر دیا ہے (یعنی میرا تمام علم حاصل کر لیا ہے)۔'' (۱)

﴿2636﴾...... حضرت سیِّدُنا مَعْمَر بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ایک مجلس میں حدیث کا تکرار اس کی نورانیت کو زائل کر دیتا ہے اور میں نے کبھی کسی کو یہ نہیں کہا کہ مجھے دوبارہ حدیث سناؤ۔'' (۲)

﴿2637﴾...... حضرت سیِّدُنا مَعْمَر بن راشد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''میں نے خواب دیکھا کہ ایک کبوتر موتی اٹھاتا اور پھر پھینک دیتا ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''وہ حضرت قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ میں نے ان سے بڑا حافظ نہیں دیکھا۔'' (۳)

عِلْم کے شہ سوار:

﴿2638﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال نے حضرت سیِّدُنا مطر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے بیان کیا کہ ''حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم کے شہ سوار تھے۔''

﴿2639﴾...... حضرت سیِّدُنا مَعْمَر بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''قرآن مجید لیجئے اور مجھ سے سُنئے!'' چنانچہ، آپ نے سورۂ بقرہ کی تلاوت کی، اس میں سے نہ تو واؤ چھوڑا نہ اَلِف اور نہ ہی کوئی اور حَرف۔ پھر حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''اے ابونضر! کیا میں نے اچھی طرح پڑھا؟'' انہوں نے فرمایا: ''ہاں!'' حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا صَحِیفہ مجھے سورۂ بقرہ سے بھی زیادہ اچھی طرح یاد ہے۔'' راوی کا بیان ہے: ''حالانکہ صَحِیفۂ جابر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے صرف ایک بار پڑھا گیا تھا۔'' (۴)

﴿2640﴾...... حضرت سیِّدُنا مطر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کوئی حدیث سنتے تو اسے فوراً اچک لیتے اور جب حدیث سنتے تو گریہ وزاری کرتے اور ان پر لرزہ طاری

---

1 ......سیر اعلام البنلاء، الرقم:٧٤٦، قتادۃ بن دعامۃ، ج٦، ص٩١، بتغیر قلیل۔

2 ......المرجع السابق، ص٩٣۔ 3 ......المرجع السابق، ص٩٥۔ 4 ......المرجع السابق، ص٩٢، مفهومًا۔

ہوجاتا حتی کہ اسے یاد کرلیتے۔'' (۱)

﴿2641﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ عمرو بن عُبید کا ذکر چل نکلا۔ اس پر تنقید کی جانے لگی تو میں نے کہا: ''اے ابوخطاب! میں دیکھ رہا ہوں کہ علما ایک دوسرے کو تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے اُحَیْوِل (اَحول کی تصغیر)! کیا تم نہیں جانتے کہ جب کوئی شخص کسی بدعت کا ارتکاب کرے تو اس کی بدعت کا اس وقت تک چرچا کیا جائے جب تک وہ اسے چھوڑ نہ دے۔'' (۲)

﴿2642﴾...... حضرت سیِّدُنا عوانہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''30 سال سے میں نے اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیا۔'' (۳)

علم کے شیدائی:

﴿2643﴾...... حضرت سیِّدُنا مطر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم کے شیدائی تھے اور آخری سانس تک علم حاصل کرتے رہے۔'' (۴)

احادیث مبارکہ کی تعظیم:

﴿2644﴾...... حضرت سیِّدُنا مَعْمَر بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''احادیث طیبہ کو باوضو پڑھنا مُسْتَحَب ہے۔'' (۵)

آیات مبارکہ کی تفسیر:

﴿2645﴾...... حضرت سیِّدُنا شَیْبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

---

1 ......سیر اعلام البنلاء، الرقم: ٧٤٦، قتادة بن دعامة، ج٦، ص٩٢۔

2 ......تاریخ بغداد، الرقم: ٦٦٥٢، عمرو بن عبید بن باب، ج١٢، ص١٧٥۔

3 ......سیر اعلام البنلاء، الرقم: ٧٤٦، قتادة بن دعامة، ج٦، ص٩٢۔

4 ......المرجع السابق، ص٩٤۔ 5 ......المرجع السابق، ص٩٣۔

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ (پ٢٢، فاطر:٢٨) ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''کہا جاتا ہے کہ خوف وخشیت کے لئے علم ہی کافی ہے۔'' (1)

﴿2646﴾...... حضرت سیِّدُنا شیبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ اور حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِلَیۡهِ یَصۡعَدُ الۡكَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُهٗ ؕ (پ٢٢، فاطر:١٠) ترجمۂ کنزالایمان: اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''کوئی قول عمل کے بغیر قابلِ قبول نہیں اور جو اچھا عمل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا قول بھی قبول فرمالیتا ہے۔'' (2)

اہلِ ایمان کی صفات:

﴿2647﴾...... حضرت سیِّدُنا حجاج بن ابی زیاد اَسْوَد قَسْمَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''اے ابنِ آدم! اگر تو چاہتا ہے کہ چستی کے ساتھ نیکی بجالائے تو ضرور تیرا نفس اکتاہٹ اور سستی کی طرف زیادہ مائل ہوگا لیکن مومن مشقت برداشت کرنے والا اور قوت والا ہوتا ہے، نیز اہلِ ایمان رات دن بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑاتے اور پوشیدہ وعلانیہ: یَارَبَّنَا یَارَبَّنَا (یعنی اے ہمارے رب! اے ہمارے رب!) پکارتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دعا قبول فرمالیتا ہے۔'' (3)

طالبِ دنیا اور طالبِ آخرت کی علامات:

﴿2648﴾...... حضرت سیِّدُنا شیبان بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے ابنِ آدم! لوگوں کو مال ودولت اور اولاد کی وجہ سے نہیں بلکہ ایمان (کی پختگی) اور

1 ...... تفسیر الطبری، پ٢٢، سورة الفاطر، تحت الآیة:٢٨، الحدیث:٢٨٩٨٧، ج١٠، ص٤٠٩۔

2 ...... تفسیر الطبری، پ٢٢، سورة الفاطر، تحت الآیة:١٠، الحدیث:٢٨٩٤٢، ج١٠، ص٣٩٩۔

3 ...... تفسیر القرطبی، پ١، سورة البقرة، تحت الآیة:٣، ج١، ص١٤٨-١٤٧۔

نیک عمل کے سبب قابلِ قدر جانو اور جب کسی نیک بندے کو اچھا عمل کرتے دیکھو تو تم بھی اس پر عمل کرنے میں جلدی کرو اور بقدرِ طاقت اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور نیکی کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔ بے شک صغیرہ گناہوں پر اصرار بندے کی ہلاکت کا سبب ہے۔ میری عمر کی قسم[1]! ہم جانتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں سے وہی بچتا ہے جو صغیرہ گناہوں سے سب سے زیادہ ڈرتا ہے اور اس فرمان باری تعالیٰ:

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝۲۰۰ (پ ۲، البقرۃ: ۲۰۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یہ بندہ دنیا کی نیت کرتا ہے، لہٰذا اسی کے لئے خرچ کرتا، اسی کے لئے تگ و دو کرتا اور تھکتا ہے۔ اسی کے لئے کام کرتا اور اسی کا ارادہ کرتا ہے۔ یہ اسی کے لئے پروان چڑھتا، اسی کے لئے غصہ کرتا اور اسی کے حُصول کی کوشش کرتا ہے۔ اس فرمان باری تعالیٰ:

وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (پ ۲، البقرۃ: ۲۰۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے۔

کی تفسیر میں فرمایا: یہ بندہ آخرت کی نِیّت کرتا ہے، لہٰذا اسی کے لئے تگ و دو کرتا، اسی کی خاطر خرچ کرتا اور اسی کے لئے تھکتا ہے۔ یہ اسی کا ارادہ کرتا، اسی کی خاطر غصہ کرتا اور اسی کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔ یقیناً علم الٰہی میں ہے کہ عنقریب لوگوں میں سے پھسلنے والے پھسلیں گے، لہٰذا پہلے ہی بتا دیا اور تنبیہ فرما دی تاکہ مخلوق پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُجّت و دلیل قائم ہو جائے۔'' [2]

---

[1] ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 337** پر فرماتے ہیں: لعمری (یعنی میری عمر کی قسم) قسم شرعی نہیں، وہ تو صرف خدا کے نام کی ہوتی ہے، بلکہ قسم لغوی ہے جیسے رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَ التِّيْنِ وَ الزَّيْتُوْنِ ۝ (پ ۳۰، التین: ۱) انجیر اور زیتون کی قسم۔ لہٰذا یہ فرمان عالی اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ارشاد ہوا کہ غیر خدا کی قسم نہ کھاؤ۔

[2] ......الدر المنثور، پ ۱۸، سورۃ المؤمنون، تحت الآیۃ: ۵۶، ج ۶، ص ۱۰۴۔

تفسیر ابن ابی حاتم، پ ۲، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۰۰، الحدیث: ۱۸۷۵، ج ۲، ص ۳۵۷۔

تفسیر الطبری، پ ۱۵، سورۃ الکھف، تحت الآیۃ: ۴۹، الحدیث: ۲۳۱۱۲، ج ۸، ص ۲۳۴۔

تفسیر البغوی، پ ۲، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۰۹، ج ۱، ص ۱۳۳۔

﴿2649﴾...... حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں تھا کہ بندے سے گناہ سرزد ہوں گے لیکن پھر بھی بچنے کا حکم دیا تاکہ حجت ودلیل قائم ہوجائے۔''

زندہ دل اور گونگا بہرا:

﴿2650﴾...... حضرت سیِّدُنا شَیْبان بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا میثاق (عہد) توڑنے سے بچو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے متعلق تَنْبِیہ فرمائی اور وعید سنائی ہے۔ نیز کئی آیات مبارکہ میں تنبیہ، نصیحت اور حُجَّت کے طور پر عہد کا ذکر کیا ہے۔ عقل مند، سمجھدار اور صاحب علم کے نزدیک وہ امور بڑی عظمت والے ہیں جن کی عظمت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیان فرمائی ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی گناہ کے ارتکاب پر اتنی سخت وعید نہیں سنائی جتنی عہد توڑنے پر سنائی ہے۔ بے شک بندۂ مومن زندہ دل اور صاحبِ بصیرت ہوتا ہے، کتابُ اللہ سن کر اس سے نفع حاصل کرتا، خوب اچھی طرح حفظ کر کے اس کے مفاہیم سمجھنے کی کوشش کرتا ہے جبکہ کافر گونگا بہرا ہوتا ہے کہ نہ تو بھلائی کی بات سنتا ہے نہ اسے یاد رکھتا ہے اور نہ ہی سمجھتا ہے اور گمراہیّت میں اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ اس سے نجات کی کوئی راہ نہیں پاتا۔ اس نے شیطان مردود کی پیروی کی تو وہ اس پر غالب آگیا۔'' پھر حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیت مقدسہ تلاوت کی:

وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۱﴾ (پ۷، الانعام: ۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لئے گردن رکھ دیں جو رب ہے سارے جہان کا۔

اور اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو مقابلے میں غالب آنے کا طریقہ سکھا دیا تاکہ اس کے ذریعے گمراہوں پر غالب آجائیں۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں اچھی تعلیم دی اور اچھا ادب سکھایا۔ پس کوئی شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیئے ہوئے علم کے مطابق تو عمل کرتا ہے لیکن مزید حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا جس کے سبب دین سے نکل جاتا اور تکلیف اٹھانے والوں میں سے ہوجاتا ہے، لہٰذا تم تکلُّف، مُبالغہ آرائی، غرور وتکبر اور خود پسندی سے بچتے ہوئے اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کرو وہ تمہیں بلندی عطا فرمائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے ایسے کئی لوگ دیکھے جو فتنوں کی طرف دوڑتے اور ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بہت سے لوگ خوفِ خدا کی وجہ سے فتنوں سے دور رہتے ہیں۔ جب فتنوں کے بادل چھٹ جاتے تو دور رہنے والے خوش وخرم ہوتے، قلبی سکون محسوس کرتے اور ان کی کمریں بوجھ سے آزاد ہو جاتیں جبکہ مبتلا ہونے والے جب بھی فتنوں کو یاد کرتے تو اپنے اعمال کے سبب دلوں میں گھٹن محسوس کرتے۔ بخدا! جس طرح لوگ فتنوں کو جاتے ہوئے پہچان لیتے ہیں اسی طرح اگر آتے ہوئے پہچان لیں تو اس میں مبتلا لوگ عقل مندی سے کام لیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب بھی کوئی فِتنہ ظاہر ہوتا ہے تو شک وشبہ کے ساتھ ہی ظاہر ہوتا ہے۔ میں نے دنیادار کو کبھی خوش، کبھی غمزدہ، کبھی راضی اور کبھی ناراض دیکھا۔ اگر دنیادار دنیا کے ساتھ چمٹا رہا اور اس کی طرف مائل رہا تو قریب ہے کہ دنیا اسے چھوڑ دے اور اسے موت آجائے۔'' (1)

دوستی دشمنی میں بدل جائے گی، مگر......!

﴾2651﴿ ...... حضرت سیِّدُنا شَیْبان بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تم پر عہد پورا کرنا لازم ہے اور معاہدوں کو توڑنے سے بچو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں توڑنے سے منع فرمایا اور پیشگی سخت وعید سنائی ہے اور تقریباً 20 سے زیادہ آیات میں اس کا ذکر فرمایا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو، اس پر عمل کرو اور تم پر حُجَّت قائم ہو جائے (اور عمل کرنے والوں کے لئے دنیا و آخرت میں انعام ہے)۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْؕ (پ۱۳، ابراھیم:۱٤)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ضرور ہم تم کو ان کے بعد زمین میں بسائیں گے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا میں بندوں کی مدد اور آخرت میں جنّت کا وعدہ کر رکھا ہے اور واضح طور پر بیان فرما دیا کہ وہ

---

1 تفسیر ابن ابی حاتم، پ۷، سورۃ الانعام، تحت الآیۃ:۷۱، الحدیث:۷٤۷٦، ج٤، ص۱۳۲۲۔
الدرالمنثور، پ٦، سورۃ المائدۃ، تحت الآیۃ:۱۳، ج۳، ص٤۱۔
سیر اعلام النبلاء، الرقم:۷٤٦، قتادۃ بن دعامۃ، ج٦، ص۹۵۔
تفسیر الطبری، پ۱۱، سورۃ یونس، تحت الآیۃ:۷، الحدیث:۱۷۵۷۱، ج٦، ص۵۳۳۔
تفسیر الطبری، پ۱۱، سورۃ یونس، تحت الآیۃ:۲٤، الحدیث:۱۷٦۱٤، ج٦، ص۵٤۷۔

اپنے بندوں میں سے کسے زمین میں بسائے گا۔ چنانچہ، ارشاد فرمایا (یہ اس کے لئے ہے):

لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَ خَافَ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔

ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی شایانِ شان ایک مقام ہے جہاں بندہ اس کی بارگاہ میں کھڑا ہوگا اہلِ ایمان اس مقام سے ڈرتے ہوئے دن رات اس کے لئے تھکتے اور کوشش کرتے ہیں۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا:

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ (پ۱۳، ابراھیم:۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللّٰہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا۔

بخدا! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اس سے ڈرتے رہے اور دن رات نیک اعمال کے معاملے میں تھکتے و کوشش کرتے رہے۔ ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سودا گری ہوگی نہ یارانہ۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے کہ دنیا میں دوستیاں ہوں گی تو بندہ غور کرے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا اور کسے اپنا رفیق بنا رہا ہے۔ اگر دوستی رضائے الٰہی کے لئے ہو تو اسے ہمیشہ قائم رکھے اور اگر رضائے الٰہی کے لئے نہ ہو تو جان لے کہ قیامت کے دن ہر دوستی عداوت میں بدل جائے گی سوائے متقین کی دوستی کے (کہ وہ ہمیشہ باقی رہے گی)۔'' [1]

قبولِ اسلام کے بعد صحابہ کے معمولات:

﴿2652﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو اسماعیل ابراہیم قنات رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا

(1)......الدر المنثور، پ٦، سورة المائدة، تحت الآية:١٣، ج٣، ص٤١، مفهومًا۔
المرجع السابق، پ١٣، سورة ابراهيم، تحت الآية:١٤، ج٥، ص١٢۔ المرجع السابق، تحت الآية:٣١، ص٤٣۔

قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا کہ ''نیکی نیند کو روکتی ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن اسلام لانے سے پہلے تو سوتے تھے لیکن اسلام لانے کے بعد اُنہوں نے اپنی نیند، دن رات، مال و دولت اور جسموں کو ایسے اعمال کی بجا آوری میں لگا دیا جن کے ذریعے قربِ خداوندی حاصل ہو۔''

﴿2653﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کہا جاتا تھا کہ منافق رات کو کم جاگتا ہے۔''(1)

اچھے اور بُرے کی پہچان:

﴿2654﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوروح سلام بن مِسْکِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مشہور تھا کہ لوگ آگ کو نہیں بلکہ صرف اس کے نشانات کو مٹاتے ہیں اور وہی باتیں کرتے ہیں جنہیں رد کر دیا جاتا ہے۔ محسن، محسن کے نقش قدم پر چلتا، اسی کی مثل عمل کرتا اور ثواب بھی اسی کی مثل پاتا ہے جبکہ بدکار، بدکار کے نقشِ قدم پر چلتا، اسی جیسا عمل کرتا اور جزا بھی اسی کی مثل پاتا ہے۔ نیک شخص عمل کے وقت متقین کی صَف میں جبکہ فاسق و فاجر بدبختوں کی صَف میں ہوتا ہے۔ ہر ایک کے ساتھ گزشتہ عمل کے مطابق ہی معاملہ کیا جائے گا اور جو کچھ اس نے آگے بھیجا اسے ہی دیکھے گا اگر بھلائی کی ہوگی تو اس کے ساتھ بھی بھلائی کی جائے گی اور اگر بُرائی کی ہوگی تو برائی کا سامنا کرے گا۔''

ہر رات ایک قرآن پاک کا ختم:

﴿2655﴾...... حضرت سیِّدُنا سلام بن ابی مُطِیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (عام دنوں میں) سات راتوں میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کیا کرتے، رمضان المبارک میں تین راتوں میں اور رَمَضَانُ الْمُبارک کے آخری عشرہ میں ہر رات ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے۔''(2)

دلوں کا چین:

﴿2656﴾...... حضرت سیِّدُنا شَیْبان بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

(1)......سیر اعلام النبلاء، الرقم:٧٤٦، قتادة بن دعامة، ج٦، ص٩٤۔

(2)......المرجع السابق، ص٩٥۔

وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ (پ۱۳، الرعد:۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''مؤمنین کے دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر کی طرف مائل ہوتے اور اس سے اُنسیّت حاصل کرتے ہیں۔'' اور اس فرمان باری تعالیٰ:

فَلَوْ لَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ (پ۲۳، الصّٰفّٰت:۱۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''(حضرت سیِّدُنا یونُس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) رحمت کی امید پر کثرت سے نماز پڑھا کرتے تھے، لہٰذا نجات پا گئے۔ منقول ہے کہ نیک شخص ٹھوکر کھائے تو اُس کا عمل اسے بلند کرتا ہے اور اگر پچھاڑ دیا جائے تو کوئی نہ کوئی سہارا پا ہی لیتا ہے۔'' اور اس فرمان باری تعالیٰ:

وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (پ۱۸، المؤمنون:۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔

کی تفسیر میں فرمایا: بخدا! مؤمنین کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم آتا ہے جو انہیں باطل سے پھیر دیتا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق فرمائی تو فِرشتوں نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسی مخلوق پیدا نہیں فرمائے گا جو ہم سے زیادہ علم والی اور بارگاہِ الٰہی میں ہم سے زیادہ مُکرَّم ہو۔'' فِرِشتے تخلیق آدم کے ذریعے آزمائے گئے اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تاکہ ظاہر ہو کہ کون اطاعت کرتا اور کون نافرمانی کرتا ہے اور جو دنیا و آخرت کے بارے میں غور و فکر کرتا ہے وہ ایک کی دوسری پر فضیلت جان لیتا ہے اور پہچان لیتا ہے کہ دنیا آزمائش کا گھر اور فنا ہونے والا ہے جبکہ آخرت دارِ جزا اور ہمیشہ باقی رہنے والا گھر ہے، لہٰذا اگر تم طاقت رکھتے ہو تو ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو دنیا کی حاجت کو آخرت کی حاجت کی خاطر ترک کر دیتے ہیں اور نیکی کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔''[1]

---

1 ......تفسیر الطبری، پ۱۳، سورۃ الرعد، تحت الآیۃ:۲۸، الحدیث:۲۰۳۵۷، ج۷، ص۳۸۰۔
الدرالمنثور، پ۲۳، سورۃ الصّٰفّٰت، تحت الآیۃ:۱۴۳، ج۷، ص۱۲۵۔
الزھد لابن مبارک، باب ماجاء فی الخشوع، الحدیث:۱۷۰، ص۵۵۔
تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۵۷۸، آدم نبی اللہ علیہ السلام، ج۷، ص۳۹۹۔
الدرالمنثور، پ۲، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۱۹، ج۱، ص۶۱۱۔

باقی رہنے والی اچھی باتیں:

﴿2657﴾...... حضرت سیِّدُنا ابنِ قاسم بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ (پ۱۵، الکھف:۴۶) ترجمۂ کنز الایمان: اور باقی رہنے والی اچھی باتیں۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''ہر وہ نیک عمل جس کے ذریعے رضائے الٰہی کا ارادہ کیا جائے وہ باقی رہنے والی اچھی باتوں میں سے ہے۔'' (1)

سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا:

﴿2658﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن ابی عروبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کسی نبی اور غیر نبی نے کبھی موت کی تمنا نہیں کی سوائے حضرت سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے۔ جب ان پر نعمتیں کامل ہوگئیں اور تمام کام پورے ہوگئے تو ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کا شوق پیدا ہو گیا۔

(چنانچہ، دعا فرمائی جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:)

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ (پ۱۳، یوسف:۱۰۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے رب بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قربِ خاص کے لائق ہیں۔ (2)

خوفِ خدا کی بَرَکات:

﴿2659﴾...... حضرت سیِّدُنا مَطَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو شخص اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے اسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ساتھ حاصل ہو جاتا ہے اور جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی

1 ......الدر المنثور، پ۱۵، سورۃ الکھف، تحت الآیۃ:۴۶، ج۵، ص۳۹۹۔

2 ......تفسیر البغوی، پ۱۳، سورۃ الیوسف، تحت الآیۃ:۱۰۱، ج۲، ص۳۷۹۔

مُعِیَّت حاصل ہو جائے اس کے ساتھ ایک ایسی جماعت ہو جاتی ہے جس پر کوئی غالِب نہیں آ سکتا، اسے ایسا نِگہبان مل جاتا ہے جو سوتا نہیں اور ایسا راہ نما مل جاتا ہے جو بھٹکنے نہیں دیتا۔'' (۱)

﴿2660﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو دنیا کی زندگی اطاعتِ الٰہی میں بسر کرتا ہے آخرت میں اسے کرامت و بزرگی کے ساتھ نوازا جائے گا۔'' (۲)

﴿2661﴾...... حضرت سیِّدُنا مَعْمَر بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ نے بلال بن ابی بردہ سے اس کے خلاف مدد چاہی لیکن اس نے کوئی توجہ نہ دی۔ چنانچہ، آپ نے کِسریٰ سے شکایت کی تو اس نے بلال بن ابی بُردہ کو لکھا: ''تم نے ابوخطاب حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔'' چنانچہ، بلال بن ابی بردہ نے تھپڑ مارنے والے کو بلایا اور بصرہ کے سرداروں کو بھی بلایا۔ وہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس شخص کی سفارش کرنے لگے لیکن آپ نے سفارش قبول نہ کی اور بیٹے سے فرمایا: ''تم بھی اسی طرح اسے تھپڑ مارو جس طرح اس نے تمہیں مارا تھا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں اوپر کرلو اور ہاتھ بلند کر کے زوردار تھپڑ مارو۔'' چنانچہ، بیٹے نے آستینیں اوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: ''ہم نے رضائے الٰہی کے لئے اسے معاف کیا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔''

جنّتی کھڑکی:

﴿2662﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید بن بشیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مَرْوِی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جنت میں ایک کھڑکی ہے جو جہنّم کی طرف کھلتی ہے۔ اہلِ جنت اس سے جہنّمیوں کی طرف جھانک کر کہیں گے: بدبختوں کا کیا حال ہے؟ ہم تو تمہاری دی ہوئی تعلیم (پرعمل) کے سبب جنت میں داخل ہوئے ہیں۔'' وہ کہیں گے: ''ہم تمہیں تو حکم دیتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے، تمہیں تو برائیوں سے روکتے تھے لیکن خود نہیں رکتے تھے۔'' (۳)

(1) ......صفة الصفوة، الرقم:٥١٣، قتادة بن دعامة السدوسی، ج٣، ص١٧٤۔

(2) ......الزھد الکبیر للبیھقی، الحدیث:٧٦٧، ص٢٩٢۔

(3) ......صفة الصفوة، الرقم:٥١٣، قتادة بن دعامة السدوسی، ج٣، ص١٧٤۔

﴿2663﴾ ...... حضرت سیِّدُنا شَیبان بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! دین پر صبر کرو اور صبر میں گمراہوں سے آگے رہو کیونکہ تم حق پر ہو اور وہ باطل پر اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔'' (۱)

تنگدستی سے نجات:

﴿2664﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمان باری تعالیٰ:

وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ

(پ۲۸، الطلاق:۲،۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللّٰہ سے ڈرے اللّٰہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا (۲) اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''قیامت کے دن مَوْقِف میں (حساب کے لئے) کھڑے ہونے، موت کی سختیوں اور دنیا کے شُبہات سے نجات کی راہ نکال دے گا اور جس جگہ سے روزی ملنے کی امید و توقع نہ ہو اسے وہاں سے روزی عطا فرمائے گا۔'' (۳)

﴿2665﴾ ...... حضرت سیِّدُنا خُلَید بن دَعْلَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ

---

1 ...... تفسیر الطبری، پ ٤، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۲۰۰، الحدیث: ۸۳۸۷، ج۳، ص ۵٦۱۔

2 ...... صَدرُ الْاَفاضِل حضرت علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اس آیت کی نسبت سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی فرمایا کہ میرے علم میں ایک ایسی آیت ہے جسے لوگ محفوظ کرلیں تو ان کی ہر ضرورت و حاجت کیلئے کافی ہے۔ شانِ نزول: عوف بن مالک کے فرزند کو مشرکین نے قید کرلیا تو عوف نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ میرا بیٹا مشرکین نے قید کرلیا ہے اور اسی کے ساتھ اپنی محتاجی و ناداری کی شکایت کی۔ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ کا ڈر رکھو اور صبر کرو اور کثرت سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھتے رہو۔ عوف نے گھر آکر اپنی بی بی سے یہ کہا اور دونوں نے پڑھنا شروع کیا۔ وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا دشمن غافل ہوگیا تھا۔ اس نے موقع پایا قید سے نکل بھاگا اور چلتے ہوئے چار ہزار بکریاں بھی دشمن کی ساتھ لے آیا۔ عوف نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ یہ بکریاں انکے لئے حلال ہیں؟ حضور نے اجازت دی اور یہ آیت نازل ہوئی۔

3 ...... الدر المنثور، پ۲۸، سورۃ الطلاق، تحت الآیۃ: ۲، ج۸، ص ۱۹۵، مفهومًا۔

اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمان باری تعالیٰ:

یَوۡمَ یَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِیۡهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیۡهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیۡهِ ﴿۳۶﴾ (پ ۳۰، عبس: ۳۴تا۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورو (بیوی) اور بیٹوں سے۔

کی تفسیر میں فرمایا: ”ہابیل، قابیل سے، حضرت سیِّدُنا ابرہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے چچا (آزر) سے، حضرت سیِّدُنا لوط عَلَیْہِ السَّلَام اپنی بیوی (واعلہ) سے اور حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بیٹے (کنعان) سے بھاگیں گے۔“ (۱)

سال بھر کی عبادت سے افضل:

﴿2666﴾...... حضرت سیِّدُنا شہاب بن خراش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”کسی شخص کا اپنی اور لوگوں کی اصلاح کے لئے علم کا ایک باب یاد کرنا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔“ (۲)

﴿2667﴾...... حضرت سیِّدُنا قرہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی عادت تھی کہ جب کوئی حدیث پڑھتے تو فرماتے: ”سنو! تمام امور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔“

مومن کے ملنے کی تین جگہیں:

﴿2668﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوعوانہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”مومن صرف تین جگہوں پر پایا جاتا ہے: (۱)...... گھر میں جس میں وہ رہتا ہے (۲)...... یا مسجد میں جسے وہ آباد کرتا ہے (۳)...... یا کسی جائز دنیوی حاجت کو پورا کرنے مصروف ہوگا۔“ (۳)

بیٹے کو نصیحت:

﴿2669﴾...... حضرت سیِّدُنا ابواشہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لقمان رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ”جس طرح شرتم سے دور

---

1 ......تفسیر البغوی، پ ۳۰، سورة عبس، تحت الآية: ۳۴تا۳۶، ج۴، ص۴۱۸۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم: ۵۱۳، قتادة بن دعامة السدوسی، ج۳، ص۱۷۴۔

3 ......شعب الایمان، باب فی الاعراض عن اللغو، الحدیث: ۱۰۸۱۱، ج۷، ص۴۱۷۔

رہتا ہے اسی طرح تم بھی شر سے دوری اختیار کرو کیونکہ ایک شر ہی دوسرے شر کا سبب بنتا ہے۔“ (۱)

سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَرْوِی احادیث

حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک، حضرت سیِّدُنا ابوطفیل، حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سرجس، حضرت سیِّدُنا حَنْظَلَہ اور دیگر کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرنے والے تابعین میں حضرت سیِّدُنا سلیمان تیمی، حضرت سیِّدُنا حمید الطَّویل، حضرت سیِّدُنا اَیُّوب سَخْتِیانی، حضرت سیِّدُنا مَطَر وَرّاق، حضرت سیِّدُنا محمد بن جحادہ اور حضرت سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِمُ الرَّحمہ جیسی ہستیاں شامل ہیں۔ نیز حضرت سیِّدُنا امام شعبہ، حضرت سیِّدُنا ہِشام، حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی، حضرت سیِّدُنا مُسْعَر، حضرت سیِّدُنا عمرو بن حارث اور حضرت سیِّدُنا مَعْمَر بن ابی سُلَیم عَلَیْہِمُ الرَّحمہ جیسے جلیلُ القدر ائمہ نے بھی آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی چند روایات درج ذیل ہیں:

علاماتِ قیامت:

﴿2670﴾ ...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جسے میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائے گا۔ چنانچہ، میں نے حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت کا دور دورہ ہوگا، شراب پی جائے گی، عورتوں کی کثرت ہوگی اور مرد کم ہوں گے حتی کہ ایک مرد 50 عورتوں کا مُنْتَظِم (نگہبان) ہوگا (۲)۔“ (۳)

---

1 ...... شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، الحدیث: ۷۲۷۰، ج۵، ص۴۵۷۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 255** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک خاوند کی پچاس بیویاں ہوں گی کہ یہ تو حرام ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک خاندان میں عورتیں بیٹیاں پچاس ہوں گی۔ ماں، دادی، خالہ، پھوپھی وغیرہ اور ان کا منتظم ایک مرد ہوگا۔

3 ...... صحیح البخاری، کتاب المحاربین من اھل الکفر والردۃ، باب اثم الزناۃ، الحدیث: ۶۸۰۸، ج۴، ص۳۳۷۔

﴿2671﴾ ...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے باتیں کرتا ہے، لہٰذا ہرگز کوئی قبلہ کی طرف یا اپنے دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا قدموں کے نیچے تھوکے (1)۔'' (2)

قدرتِ الٰہی سے کچھ بعید نہیں:

﴿2672﴾ ...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کے دن کافر اپنے چہرے کے بل کس طرح مَحْشر میں لایا جائے گا؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دنیا میں دو پاؤں پر چلایا کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ اسے قیامت کے دن منہ کے بل چلائے۔'' (3)

ہلاکت ونجات کا باعث:

﴿2673﴾ ...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی اور تین نجات دلانے والی ہیں۔ ہلاکت میں ڈالنے والی تین چیزیں یہ ہیں: (۱)......ایسا بخل جس کی اطاعت کی جائے (۲)......نفسانی خواہش جس کی پیروی کی جائے اور (۳)......بندے کا خود پسندی میں مبتلا

---

1 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 458** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ بھی وہاں جہاں مسجد کا فرش کچا یا بجری ہو جس سے تھوک کو دبایا جا سکے پکے فرش میں قطعاً منع کہ اس میں مسجد کی گندگی ہے۔

نیز دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **1250** صفحات پر مشتمل کتاب **بہار شریعت، جلد اول، صفحہ 646** پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: مسجد میں وضو کرنا اور کلی کرنا اور مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے تھوکنا اور ناک سنکنا ممنوع ہے اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اوپر ڈالنے سے زیادہ برا ہے اور اگر ناک سنکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے، تو کپڑے میں لے لے۔

2 ......صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب لیبزق عن یسارہ......الخ، الحدیث: ۴۱۳، ج ۱، ص ۱۶۰۔

3 ......صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب کیف الحشر، الحدیث: ۶۵۲۳، ج ۴، ص ۲۵۲۔

ہونا۔نجات دلانے والی تین چیزیں یہ ہیں: (۱)......ظاہر و باطن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا (۲)......مفلسی و مالداری میں میانہ روی سے کام لینا اور (۳)......خوشی و ناخوشی میں عدل سے کام لینا۔'' (۱)

﴿2674﴾...... حضرت سیِّدُنا بکر بن ظَبیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ بن عمران عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ''اے موسیٰ! اگر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دینے والا کوئی نہ ہوتا تو میں جہنَّم کو اہل دنیا پر مُسَلَّط کر دیتا۔ اے موسیٰ! اگر میری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں اپنے نافرمان کو پلک جھپکنے کی بھی مُہلت نہ دیتا۔ اے موسیٰ! میرے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو ایمان لے آیا۔ اے موسیٰ! عاق (نافرمان) کی ایک بات دنیا میں پائی جانے والی ریت کے تمام ذرّات کے برابر رہے۔'' حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر احسان فرما اور راہ نمائی فرما کہ عاق سے کون مراد ہے؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''جو اپنے والدین کی آواز پر لبیک نہ کہے۔'' (۲)

صدقۂ جارِیہ:

﴿2675﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سات چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی بندے کو قبر میں پہنچتا رہتا ہے: (۱)......وہ علم جو اس نے دوسروں کو سکھایا (۲)......یا نہر جاری کروادی (۳)......یا کنواں کھدوایا (۴)......یا کوئی درخت لگایا (۵)......یا مسجد بنوائی (۶)......یا مُصْحَف (قرآن پاک) ورثہ میں چھوڑا (۷)......یا نیک اولاد چھوڑ کر مرا جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہے۔'' (۳)

نماز گناہوں کو دھو ڈالتی ہے:

﴿2676﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے

---

(1)......فردوس الاخبار، الحديث: ٢٢٩٤، ج١، ص٣١٤۔

(2)......كنزالعمال، كتاب النكاح، الباب الثامن، الحديث: ٤٥٥٤٥، ج١٦، ص٢٠٠۔

(3)......التذكرة باحوال الموتى وامورالاخرة، باب ما يتبع الميت الى قبره......الخ، ص٨٦۔

روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پانچ نمازوں کی مثال میٹھے پانی کی اس نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس جاری ہو وہ اس میں روزانہ پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس پر میل کچیل باقی رہے گا (نماز بھی اسی طرح گناہوں کو دھوڈالتی ہے)۔'' (1)

﴿2677﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب استراحت فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: ''رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ یعنی اے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا(2)۔'' (3)

تمام جہاں کی بہتر عورتیں:

﴿2678﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(باعتبارِ فضیلت) تمہارے جہان کی عورتوں میں جناب مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ کافی ہیں۔'' (4)

بِلاحساب جنّت میں جانے والے:

﴿2679﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت میں سے ایک لاکھ (بلاحساب) جنت میں داخل فرمائے گا۔'' امیر المؤمنین

---

(1)...... شعب الایمان، باب فی الصلوات، الحدیث: ۲۸۱۲، ج۳، ص ۴۱۔

(2)...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 112** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ دعا امت کی تعلیم کے لئے ہے ورنہ ہم جیسے گنہگار اِنْ شَآءَاللّٰہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی برکت سے عذاب سے نجات پائیں گے حضور عَلَیْہِ السَّلَام کو عذاب سے کیا تعلق۔

(3)...... سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اوی...... الخ، الحدیث: ۳۴۱۰، ج۵، ص ۲۵۵۔

(4)...... سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فضل خدیجۃ رضی اللہ عنہا، الحدیث: ۳۹۰۴، ج۵، ص ۴۶۹۔

حضرت سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں اور زیادہ دیجئے!'' ارشاد فرمایا: ''اتنے اور۔'' عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں اور زیادہ دیجئے!'' ارشاد فرمایا: ''اتنے اور۔'' امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قادر ہے کہ تمام لوگوں کو ایک ہی لپ بھر کر جنت میں داخل فرمادے۔'' تو پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عمر نے سچ کہا۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا محمد بن واسِع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابوعبداللّٰہ محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رضائے الٰہی کے لئے عمل کرنے والے، خوفِ خدا رکھنے والے، گمنام اور عاجزی واِنکساری کے پیکر تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: خُشوع وخضوع اور قناعت اختیار کرنے اور گمنام ومَغْموم رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

قُراء کی اَقسام:

﴿2680﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''بعض قراء (عبادت گزار) دورخے ہوتے ہیں یوں کہ جب بادشاہوں سے ملتے ہیں تو ان کے طور طریقے اختیار کر لیتے ہیں اور جب خوفِ آخرت رکھنے والوں سے ملتے ہیں تو ان کی صِفات اختیار کر لیتے ہیں۔ تم رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے قراء میں سے ہونا اور بے شک حضرت سیِّدُنا محمد بن واسِع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرائے رحمٰن میں سے ہیں۔''

﴿2681﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''قراء کی تین قسمیں ہیں: (۱)......قرائے رحمٰن (۲)......قرائے دنیا (۳)......قرائے بادشاہ اور اے لوگو! حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے نزدیک قرائے رحمٰن میں سے ہیں۔'' (2)

﴿2682﴾...... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك، الحديث:١٣٠٠٦، ج٤، ص٣٨٥۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧٠٨٠، محمد بن واسع، ج٥٦، ص١٤٩۔

الْغَفَّار فرماتے ہیں: ''کچھ قراء امرا کی خوشنودی کے خواہاں ہوتے ہیں اور کچھ مالداروں کی جبکہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرائے رحمٰن میں سے ہیں۔'' (1)

مؤمنین کے دل کس طرف متوجہ ہوتے ہیں؟

﴿2683﴾...... حضرت سیِّدُنا لیث بن ابی سُلَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب کوئی بندہ دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مؤمنین کے دل اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔'' (2)

ہر برائی سے مُعافی کی دعا:

﴿2684﴾...... حضرت سیِّدُنا سلام بن ابی مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مغرب کی نماز کے بعد قبلہ رو بیٹھ کر دعا و مناجات میں مشغول ہو جایا کرتے۔ چنانچہ، آپ کی صحبت میں رہنے والے خیاط نامی شخص نے مجھے بتایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں دعا مانگا کرتے تھے: ''اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَقَامِ سُوْءٍ وَّمَقْعَدِ سُوْءٍ وَّمَدْخَلِ سُوْءٍ وَّمَخْرَجِ سُوْءٍ وَّعَمَلِ سُوْءٍ وَّقَوْلِ سُوْءٍ وَّنِيَّةِ سُوْءٍ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْهُ فَاغْفِرْلِيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهُ فَتُبْ عَلَيَّ وَاَلْقٰى اِلَيْكَ بِالسَّلَامِ قَبْلَ اَنْ يَّكُوْنَ لِزَامًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں ہر برے مقام، برے ٹھکانے، برے داخل ہونے، برے نکلنے، برے عمل، بری بات اور بری نیت سے، پس تو میری بخشش فرما اور میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، لہٰذا میری توبہ قبول فرما اور میں موت سے قبل ہی اطاعت و سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔'' (3)

﴿2685﴾...... حضرت سیِّدُنا اَصمعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان تیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے بارے میں مجھے یہ پسند ہو کہ میں اس جیسا نامہ اعمال لے کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوں۔'' (4)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۴۸۔

2 ......الزهد الكبير للبيهقي، الحديث: ۷۹۸، ص۲۹۹۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۴۸۔

4 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۴۸۔

دورانِ سفر بھی رات بھر عبادت:

﴿2686﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوطیب موسیٰ بن بَشَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مجھے مکہ سے بصرہ تک حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل ہوئی، دورانِ سفر آپ کجاوے میں بیٹھے ساری رات سر کے اشارے سے نماز پڑھتے رہتے، حُدِی خواں (مخصوص گانے کے ذریعہ اونٹوں کو ہنکانے والے) کو حکم دیتے وہ پیچھے ہوجاتا تو آپ بلند آواز سے تلاوت شروع کردیتے لیکن حدی خواں کو اچھی طرح آواز سمجھ نہ آتی، بعض اوقات رات کے کسی حصے میں کہیں پڑاؤ کرتے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سواری سے اتر کر نماز میں مشغول ہوجاتے، جب صبح ہوتی تو ایک ایک کے پاس جاکر اسے اٹھاتے اور فرماتے: ''نماز کا وقت ہوگیا ہے، نماز کا وقت ہوگیا ہے۔'' جب سب بیدار ہوجاتے تو فرماتے: ''پانی قریب میں ہی ہے وضو کرلو۔'' اور دور ہونے کی وجہ سے پانی کی قلت ہوتی تو فرماتے: ''تیمّم کرلو اور اسے پینے کے لئے رہنے دو۔'' (1)

﴿2687﴾...... حضرت سیِّدُنا ہِشام بن حَسَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: ''اے ابوعبداللہ! آپ نے صبح کس حال میں کی؟'' فرمایا: ''موت میرے قریب، امیدیں مجھ سے دور جبکہ اعمال برے ہیں۔'' (2)

قراء کی زینت:

﴿2688﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا حُوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا، وہ مجھے ساتھ لے کر حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کی: ''اے ابویحییٰ! میں نے خواب میں ایک مُنادی کو یہ کہتے سنا کہ اے لوگو! کوچ کا وقت قریب آگیا! کوچ کا وقت قریب آگیا! تو میں نے صرف حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کوچ کرتے دیکھا۔'' یہ سن کر حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہوکر گر پڑے۔ حضرت سیِّدُنا مضر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا محمد

(1)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۵۲۔ (2)......المرجع السابق، ص۱۵۷۔

بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو قراء کی زینت کہا کرتے تھے۔'' (۱)

عارِفین کا باغ:

﴿2689﴾...... حضرت سیِّدُ نا اسماعیل بن مُسلِم عَبدی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''قرآن مجید عارفین کے لئے باغ ہے جہاں سے پڑھتے ہیں لُطف وسُرور پاتے ہیں۔''

زوجہ کو بھی خبر نہ ہوئی:

﴿2690﴾...... حضرت سیِّدُ نا یوسف بن عطیہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''میں نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جو اپنی زوجہ کے ساتھ ایک ہی تکیے پر آرام کرتے اور تکیہ ان کے آنسوؤں سے بھیگ جاتا لیکن زوجہ کو خبر تک نہ ہوتی اور ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جو باجماعت نماز پڑھتے اور ان کے رخسار آنسوؤں سے تَر ہو جاتے لیکن برابر میں کھڑے شخص کو اِحساس تک نہ ہوتا۔'' (۲)

﴿2691﴾...... حضرت سیِّدُ نا عمران بن خالد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو فرماتے سنا کہ ''ایک شخص 20 سال تک (خوف خدا سے) روتا رہا جبکہ زوجہ کو اس کے ساتھ رہنے کے باوجود اس بات کی خبر تک نہ ہوئی۔'' (۳)

﴿2692﴾...... حضرت سیِّدُ نا حَمّاد بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُ نا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی تیمارداری کے لئے گئے تو حضرت سیِّدُ نا یحییٰ بَکّاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے آنے کی اجازت چاہی، لوگوں نے حضرت سیِّدُ نا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے کہا: ''اے ابو عبد اللہ! آپ کے بھائی ابو سَلَمہ دروازے پر کھڑے اجازت طلب کر رہے ہیں۔'' پوچھا: ''کون ابو سَلَمہ؟'' لوگوں نے کہا: ''یحییٰ۔'' پوچھا: ''کون یحییٰ؟'' لوگوں نے کہا: ''یحییٰ بَکّاء۔'' پھر فرمایا: ''تمہارے دِنوں میں بُرا دن وہ ہے جس میں تمہیں کسی خاص وَصف کے ذریعہ پہچانا جائے۔''

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۵۴-۱۵۳۔

2 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الاخلاص والنیة، الحدیث: ۳۶، ج۱، ص۱۷۹۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم: ۵۲۰، محمد بن واسع، ج۳، ص۱۸۰۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جانتے تھے کہ یہ ابوسلمہ یحییٰ بکاء ہیں۔ (۱)

﴿2693﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شُوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ ایسی محفل میں حاضر ہوئے جہاں لوگ رو رہے تھے، جب لوگ خاموش ہو گئے تو کھانا لایا گیا۔ چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔ لوگوں نے کہا: ''اے ابوبکر! آیئے کھانا کھایئے۔'' فرمایا: ''رونے والا شخص کھانا کیسے کھا سکتا ہے؟'' گویا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے کے بعد یا روتے ہوئے کھانا کھانا معیوب سمجھتے تھے۔ (۲)

بزرگوں کی زیارت کے فوائد:

﴿2694﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں اپنے دل میں سختی محسوس کرتا ہوں تو ایک نظر حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چہرے کو دیکھ لیتا ہوں اور جب بھی میں ان کے چہرے کو دیکھتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان کا چہرہ اس عورت کے چہرے کی مثل ہے جو اپنے بیٹے سے محروم ہو گئی ہو۔'' (۳)

﴿2695﴾...... حضرت سیِّدُنا ہِشام بن حَسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسِع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب پوچھا جاتا: ''اے ابوعبداللہ! آپ نے صبح کس حال میں کی؟'' تو فرماتے: ''اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو ہر روز آخرت کی جانب ایک منزل بڑھتا چلا جا رہا ہو۔'' (۴)

عراقی ابدال:

﴿2696﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک ہم نشیں کو یہ کہتے سنا کہ ''میں خواب میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

---

1 ......الضعفاء للعقيلي، الرقم: ۲۰۴۲، يحيى البكاء ابو سلمة، ج۴، ص ۱۵۲۱۔
صفة الصفوة، الرقم: ۵۲۰، محمد بن واسع، ج۳، ص ۱۸۱۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص ۱۶۰۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص ۱۵۰۔

4 ......احياء علوم الدين، كتاب آداب العزلة، ج۲، ص۲۸۸۔

زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کی، یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ کی اُمت کے اَبدال کہاں ہیں؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ فرمایا تو میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کیا ان میں سے کوئی عراق میں بھی ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! وہ محمد بن واسع ہیں۔'' (1)

﴿2697﴾...... حضرت سیِّدُنا عَمّارہ بن مہران مَعْوَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ''تمہارا گھر مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔'' میں نے پوچھا: ''میرا گھر آپ کو کیوں اچھا لگتا ہے حالانکہ وہ تو قبرستان کے قریب ہے۔'' فرمایا: ''تمہیں ان سے کیا نقصان ہے؟ یہ تمہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتے البتہ آخرت کی یاد ضرور دلاتے ہیں۔'' (2)

﴿2698﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر اپنے کسی رفیق سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت ناساز ہوگئی تو لوگ بکثرت عیادت کے لئے آنے لگے، جب میں حاضر خدمت ہوا تو کچھ لوگوں کو کھڑے اور کچھ کو بیٹھے دیکھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''مجھے بتاؤ کہ کل (قیامت کے دن) جب مجھے ماتھے اور پاؤں سے پکڑ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا تو کیا یہ لوگ مجھے کچھ فائدہ پہنچا سکیں گے؟'' پھر یہ آیتِ مُقدَّسہ تلاوت کی:

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۱)

ترجمۂ کنز الایمان: مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (3)

﴿2699﴾...... حضرت سیِّدُنا حزم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (اپنی موت سے کچھ دیر قبل) فرمایا: ''بھائیو! کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کہاں لے جایا جائے گا؟ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! مجھے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو مجھے معاف فرما دے۔'' (4)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۴۹۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الصلاة علی من مات......الخ، الحدیث: ۹۳۱۱، ج۷، ص۲۰۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۷۳۔

4 ......الزھد الکبیر للبیھقی، الحدیث: ۵۱۰، ص۲۰۳۔

﴿2700﴾...... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے کہا: ''میں محض رضائے الٰہی کے لئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جس کی رضا کے لئے تو مجھ سے مُحبت کرتا ہے وہ بھی تجھ سے محبت کرے۔ (پھر بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کی:) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ سے تیری رضا کی خاطر محبت کی جائے جبکہ تو مجھ سے ناراض ہو۔'' (1)

مجھے مَسخ نہ کر دیا جائے:

﴿2701﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو یحییٰ محمد بن عبد اللہ رَدَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بھی نیند سے بیدار ہوتے تو اپنی سُرین پر زور سے ہاتھ مارتے، اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھے مسخ کر کے بندر نہ بنا دیا جائے۔''

قابلِ رشک بندہ:

﴿2702﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار اور حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''مجھے اس بندے پر رشک آتا ہے جو ایمان کی دولت سے مالا مال ہو، اس کے پاس دنیا نام کی کوئی چیز نہ ہو اور اس حال میں بھی وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہو۔'' راوی کا بیان ہے کہ لوگ یہ خیال کرتے ہوئے واپس لوٹے کہ بااعتبارِ ایمان حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زیادہ قوی ہیں۔ (2)

اگر گناہوں کی بو اب بھی ہوتی......!

﴿2703﴾...... حضرت سیِّدُنا یونُس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''اگر گناہوں کی بُو اَب بھی ہوتی تو میرے گناہوں کی بو کے سبب تم میرے قریب نہ آتے۔'' (3)

---

1 ...... احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفة والاخوة......الخ، ج٢، ص٢٠١۔

2 ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧٠٨٠، محمد بن واسع، ج٥٦، ص١٥٥۔

3 ...... صفة الصفوة، الرقم: ٥٢٠، محمد بن واسع، ج٣، ص١٨٠۔

رحمتِ الٰہی ہے یا آگ:

﴿2704﴾...... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرمایا کرتے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے یا آگ (یعنی جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت نہ کی وہ جہنم میں جائے گا)۔''اور حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مُعافی ہے یا آگ (یعنی نجات کا سبب نیکیاں نہیں بلکہ رحمتِ الٰہی ہے)۔'' (1)

﴿2705﴾...... حضرت سیِّدُنا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنا ایک گدھا فروخت کرتے دیکھا، ایک شخص نے ان سے کہا: ''کیا آپ اسے میرے لئے پسند کرتے ہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر میں اسے پسند کرتا تو فروخت نہ کرتا۔'' (2)

علانیہ نیکی:

﴿2706﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: ''اے ابو عبد اللہ! کچھ گفتگو فرمائیے!'' چنانچہ آپ نے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' کہہ کر فرمایا: ''یہ علانیہ نیکی ہے۔'' پھر یہ آیت طیبہ:

اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا۝۲۵ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر تم لائق ہوئے تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

تلاوت کرنے کے بعد خاموش ہو گئے۔ (3)

آخرت کی رُسوائی سے بہتر ہے:

﴿2707﴾...... حضرت سیِّدُنا ہِشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بصرہ پولیس کے انچارج مالک بن مُنذِر نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلا کر عہدۂ قضا کی پیش کش کی لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ اس

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٩٠١، ص٣٢٨، مفهومًا۔

2 ......شعب الايمان، باب فى الامانات......الخ، الحديث:٥٢٩٦، ج٤، ص٣٣٠۔

3 ......موسوعة الامام ابن ابى الدنيا، كتاب التوبة، الحديث:١٣٣، ج٣، ص٤١٣۔

نے دوبارہ پیش کش کی، آپ نے پھر انکار کر دیا۔ اس نے کہا: ''عہدۂ قضا قبول کرلیں ورنہ میں آپ کو300 کوڑے لگاؤں گا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تو ایسا کر سکتا ہے لیکن دنیا کی ذِلّت آخرت کی رسوائی سے بہتر ہے۔'' نیز مروی ہے کہ ایک بار کسی امیر (حاکم) نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلا کر حکومتی عہدے کی پیش کش کی لیکن آپ نے انکار کر دیا، اس نے کہا: ''آپ احمق ہیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''یہ بات مجھے بچپن سے کہی جا رہی ہے۔'' (١)

بیٹے کی تربیت:

﴿2708﴾...... حضرت سیِّدُنا اَصْمَعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے نے کسی کو تکلیف پہنچائی تو آپ نے بیٹے سے فرمایا: ''میرا بیٹا ہونے کے باوجود تو کسی کو تکلیف دیتا ہے حالانکہ (حیثیت یہ ہے کہ) میں نے تیری ماں کو100 دِرہم میں خریدا تھا۔'' (٢)

﴿2709﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو یحییٰ محمد بن عبد اللہ رداد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کو اکڑ کر چلتے دیکھ کر فرمایا: ''یہاں آؤ! تیرے لئے ہلاکت ہو! کیا تو جانتا ہے کہ تو کس کا بیٹا ہے؟ تیری ماں کو میں نے200 درہم میں خریدا تھا اور تیرے باپ کا حال یہ ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں میں سے کسی کو بھی اس جیسا نہ کرے۔'' (٣)

بدن کی زکوٰۃ:

﴿2710﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''رزقِ حلال کی طَلَب میں کوشاں رہنا بدن کی زکوٰۃ ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جو حلال کھائے اور حلال ہی کھلائے۔'' (٤)

﴿2711﴾...... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''فاسِق وفاجِر اپنے چہرے ہی

(1)......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٧٠٨٠، محمد بن واسع، ج٥٦، ص١٦٧۔

(2)......المرجع السابق، ص١٥٩۔ (3)......المرجع السابق، ص١٥٩۔

(4)......موسوعة الامام ابن ابی الدنيا، كتاب الجوع، الحديث: ١٢٦، ج٤، ص١٠٠۔

سے پہچان لیا جاتا ہے۔'' (۱)

ناراضئ الٰہی سے امن:

﴿2712﴾...... حضرت سیِّدُنا عمارہ بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو شخص رضائے الٰہی کے لئے اپنے نفس پر ناراضی کا اظہار کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی ناراضی سے امن عطا فرما دیتا ہے۔'' (۲)

فِرِشتہ بن جاؤ!

﴿2713﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو محمد خزیمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''مجھے وصیت کیجئے!'' تو آپ نے فرمایا: ''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ دنیا و آخرت میں فِرِشتہ بن جاؤ۔'' اس نے کہا: ''یہ کیسے ممکن ہے؟'' فرمایا: ''دنیا میں زہد اختیار کرو۔'' (۳)

مُردہ دِلی کا باعث:

﴿2714﴾...... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن حکم بن عوانہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضور سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''چار چیزیں مردہ دلی کا باعث ہیں: (۱)...... گناہ پر گناہ کرنا (۲)...... عورتوں کے ساتھ کثرت سے میل جول رکھنا اور گفتگو کرنا (۳)...... بے وقوف سے جھگڑا کرنا کہ تم اس کے خلاف کچھ کہو، وہ تمہیں برا بھلا کہے اور (۴)...... مُردوں کی صحبت اختیار کرنا۔'' عرض کی گئی: ''مردوں کی صحبت اختیار کرنے سے کیا مراد ہے؟'' فرمایا: ''ہر عیش پرست مالدار اور ظالم بادشاہ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔'' (۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

(۱)...... عیون الاخبار، کتاب الحوائج، باب حال المسؤل عند السوال، ج۳، ص۱۷۵۔

(۲)...... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الاول فی الاخلاق المحمودۃ، الحدیث:۸۷۴۸، ج۳، ص۳۱۵، عن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

(۳)...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۵۳۔

(۴)...... الدر المنثور، پ۳۰، سورۃ المطففین، تحت الآیۃ:۱۴، ج۸، ص۴۴۷، عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم، مرفوعًا۔

قساوتِ قلبی کا باعث:

﴿2715﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید بن عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ ایک قصہ گو حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مسجد کے قریب بیٹھتا تھا۔ ایک دن اس نے اپنے پاس بیٹھنے والوں کو ڈانٹتے ہوئے کہا: ''کیا بات ہے کہ میں دلوں میں خُشوع وخُضوع، آنکھوں کو آنسو بہاتے اور جسموں کو کانپتے ہوئے نہیں دیکھتا۔'' حضرت سیِّدُنا محمد بن واسِع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! کیا بات ہے کہ میں لوگوں کو تیری وجہ سے گناہوں کا ارتکاب کرتے دیکھتا ہوں (یادرکھ) جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر دلوں سے نکل جاتا ہے تو دلوں پر سختی غالِب آجاتی ہے۔'' [1]

کم کھانے کے فوائد [2]:

﴿2716﴾...... حضرت سیِّدُنا خُلَیْد بن دَعْلَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو کم کھانے کا عادی ہوتا ہے وہ خود بھی بات سمجھتا ہے اور دوسروں کو بھی سمجھا لیتا ہے، اس کا باطن صاف اور اس پر رقت طاری ہو جاتی ہے، جبکہ زیادہ کھانا انسان کو بہت سے اِرادوں کی تکمیل سے روک دیتا ہے۔'' [3]

﴿2717﴾...... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زِیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی موجودگی میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو حضرت سیِّدُنا حَوشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے یہ کہتے سنا: ''تمہارا پیٹ بھرا ہوا ہو تو تم رات جاگ کر نہیں گزار سکتے، لہٰذا طَلَب وخواہش کے باوجود کھانا کم کھاؤ۔'' حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: ''یہ تو اہلِ دنیا کے اَطِبّا کی صِفَت ہے۔'' دونوں کی گفتگو سن کر حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جی ہاں! اطبا کا وصف آخرت کا راستہ ہے۔''

---

1 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۸٦٤، محمد بن واسع، ج٦، ص۳٤٥۔

2 ...... کم کھانے کے فوائد اور زیادہ کھانے کے نقصانات سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف کردہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب ''فیضان سنت جلد اول'' کے باب ''پیٹ کا قفل مدینہ'' کا مطالعہ کیجئے!

3 ...... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الجوع، الحدیث: ٤٩، ج٤، ص٨٧۔

حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''واہ! واہ! یہ تو دین و دنیا دونوں کا وصف ہے۔'' (1)

﴿2718﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن بہرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ روزہ رکھتے لیکن اسے پوشیدہ رکھتے تھے۔'' (2)

مصیبت میں بھی نعمت ہے:

﴿2719﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز بن ابی رَوّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَواد بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ پر ایک بڑی پُھنسی دیکھ کر بڑا پریشان ہوا، آپ نے میرے چہرے پر پریشانی ومَشَقّت کے آثار دیکھ کر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو اس پھنسی کے سبب مجھ پر کتنا بڑا انعام ہوا؟'' راوی کا بیان ہے کہ میرے خاموش رہنے پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''(شکر ہے کہ) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے میری آنکھ کی سیاہی، میری زبان اور میرے عُضوِتناسُل پر نہیں نکالا بلکہ (میرے ہاتھ پر نکال کر) اسے مجھ پر ہلکا کر دیا ہے۔'' (3)

﴿2720﴾...... حضرت سیِّدُنا حارِث بن نُبہان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''افسوس! میرے ساتھی جا چکے ہیں۔'' میں نے عرض کی: ''اے ابوعبداللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رَحم فرمائے! کیا وہ دن کو روزہ، رات میں شَب بیداری اور راہِ خدا میں جہاد نہیں کرتے تھے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تھتکارتے ہوئے فرمایا: ''ہاں کیوں نہیں! لیکن خود پسندی نے انہیں بگاڑ دیا تھا۔'' (4)

بادشاہ کے قُرب سے بہتر:

﴿2721﴾...... حضرت سیِّدُنا خُلَیْد بن دَعْلَج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بانس وغیرہ کو چبانا اور خاک پھانکنا بادشاہ کے قرب سے بہتر ہے۔'' (5)

﴿2722﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ

---

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الجوع، الحدیث:۴۸، ج۴، ص۸۷۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۵۲۔ 3 ......المرجع السابق، ص۱۶۴۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار الحسن بن ابی الحسن، الحدیث:۱۵۷۲، ص۲۸۴۔

5 ......شعب الایمان، باب فی مباعدة الکفار......الخ، الحدیث:۹۴۲۹، ج۷، ص۵۳۔

تَعَالٰی عَلَیْہ یزید بن مہلب کے ہمراہ خراسان میں ایک محاذ پر نکلے۔آپ نے یزید بن مُہَلَّب سے حج کی اجازت چاہی، اس نے اجازت دے دی اور کہا: ''میں آپ کو کچھ دینا چاہتا ہوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''(صرف میرے لئے نہیں بلکہ) پورے لشکر کو دو۔'' اس نے کہا: ''نہیں۔'' حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''پھر مجھے بھی اس کی حاجت نہیں۔''

﴿2723﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر بصرہ بلال بن ابی بُردہ کے ہاں تشریف لے گئے۔اس نے کھانے کی دعوت دی لیکن آپ نے انکار کردیا اور نہ کھانے کا عذر بھی بیان کردیا، اس پر امیر بصرہ نے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''میرا خیال ہے کہ آپ ہمارا کھانا ناپسند کرتے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے امیر! ایسا نہ کہو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تمہاری پسندیدہ چیزیں ہمیں اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔'' (1)

30ہزار اونٹوں سے زیادہ محبوب:

﴿2724﴾...... حضرت سیِّدُنا مُخَلَّد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر خراسان قُتَیْبَہ بن مسلم کے ساتھ ایک لشکر میں شریک تھے، ترک ان کی طرف نکلا کرتے تھے۔چنانچہ، قتیبہ نے ایک شخص کو بھیجا کہ دیکھ کر آ ؤ مسجد میں کون ہے؟ اسے بتایا گیا کہ ''حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ کوئی نہیں ہے اور آپ مخصوص انداز میں اپنی انگلی اٹھائے دعا میں مشغول ہیں۔'' قتیبہ بن مسلم نے کہا: ''ان کا یوں انگلی بلند کرنا مجھے 30ہزار اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔'' (2)

اس رزق سے پناہ جو رب عَزَّوَجَلَّ سے دور کردے:

﴿2725﴾...... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔آپ اکثر یہ دعا مانگا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ رِزْقٍ یُبَاعِدُنَا مِنْکَ طَھِّرْنَا مِنْ کُلِّ خَبِیْثٍ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا الظَّلَمَہ یعنی اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہم ایسے رزق سے تیری پناہ مانگتے ہیں جو ہمیں تجھ سے دور

---

(1)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۹۷۷، بلال بن ابی بردة، ج۱۰، ص۵۱۳۔

(2)......صفة الصفوة، الرقم:۵۲۰، محمد بن واسع، ج۳، ص۱۸۰۔

کردے اور (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) ہمیں ظاہری و باطنی نجاست سے پاک کردے اور ہم پر ظالموں کو مسلّط نہ فرمانا۔'' پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد دوبارہ ان کلمات کو دہراتے۔

﴿2726﴾...... حضرت سیِّدُنا حیان بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر یہ دعا مانگا کرتے: اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ اَخْلَقَ وَجْھِیْ کَثْرَۃُ ذُنُوْبِیْ فَھَبْنِیْ لِمَنْ اَحْبَبْتَ مِنْ خَلْقِکَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر گناہوں کی کثرت کے سبب میرا چہرہ بگڑ جائے تو مجھے اس کے سپرد کردینا جو تجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔'' (1)

﴿2727﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شُوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''میرا خیال ہے کہ دعا کی قبولیت کے لئے معمولی تقویٰ ہی کافی ہے۔'' (2)

مال کے حلال ہونے کی صورتیں:

﴿2728﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن بہرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''مال و دولت صرف چار صورتوں میں پاک و حلال ہے: (۱)...... جائز طریقہ سے تجارت کی جائے (۲)...... قرآنِ مجید کے حکم کے مطابق میراث حاصل ہو (۳)...... کسی مسلمان بھائی کی طرف سے بطورِ عطیہ ملے اور (۴)...... عادل حکمران کے زیرِ سایہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کی صورت میں حصہ ملا ہو۔'' حضرت سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع کسی کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے نے کہا: ''وقت ایک سا نہیں رہتا (میں نے وہ وقت بھی دیکھا کہ) والد ماجد روٹی اور نمک منگوا کر کھانے لگے، پھر فرمایا: ''تم دیکھ رہے ہو کہ میں نے اس کھانے پر قناعت کی اور اسی پر راضی رہا۔ میں نے مالداروں سے مدد حاصل کی، ان کے پاس گیا یا ان سے دوستی کی؟ (کبھی نہیں)۔'' (3)

﴿2729﴾...... حضرت سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں: مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عہدۂ قضا کی پیش کش کی گئی لیکن آپ نے ٹھکرا دی، اس پر ان کی زوجہ محترمہ نے ناراضی کا اظہار

---

1 ...... صفة الصفوة، الرقم: ۵۲۰، محمد بن واسع، ج۳، ص۱۸۲۔

2 ...... شعب الایمان، باب فی الرجاء من اللہ، الحدیث: ۱۱۴۹، ج۲، ص۵۳۔

3 ...... المصنف لابن ابی شیبة، کتاب البیوع والاقضیة، فی الرجل یھدی الی الرجل......الخ، الحدیث: ۱۲، ج۵، ص۲۳۱۔

کرتے ہوئے کہا: ”عیال دار اور محتاج ہونے کے باوجود آپ نے عہدے کی پیش کش ٹھکرا دی۔“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”تم نے کیا مجھے سبزی اور سرکہ ہی کھاتے دیکھا ہے، (خبردار) مجھ سے کبھی اس کی امید نہ رکھنا۔“ (۱)

سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی اصلاح:

﴿2730﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ کے کسی حکمران نے علمائے بصرہ کے درمیان تحائف تقسیم کئے، اس نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی طرف ہدیہ بھیجا تو آپ نے قبول کرلیا جبکہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قبول نہ کیا اور فرمایا: ”اے مالک! آپ نے سلطان کے تحائف قبول کرلئے؟“ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے کہا: ”اے ابوبکر! میرے ہم نشینوں سے پوچھ لیجئے (کہ میں نے اُن کا کیا کیا)!“ اُنہوں نے پوچھنے پر بتایا: ”اے ابوبکر! انہوں نے تحائف کے بدلے کچھ غلام خرید کر آزاد کئے ہیں۔“ (یہ سن کر) حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے فرمایا: ”آپ کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم ہے! بتائیے انعام قبول کرنے سے پہلے آپ کی جو دلی کیفیت تھی بعد میں ایک لمحہ کے لئے بھی وہ کیفیت آپ نے محسوس کی؟“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ”**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہیں۔“ فرمایا: ”کیا خیال ہے آپ کو کون سی چیز حاصل ہوئی ہے؟“ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے ہم نشینوں سے کہا: ”مالک تو حمار ہے۔ بے شک حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مثل ہی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنی چاہئے۔“ (۲)

﴿2731﴾...... حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن مِنْہال بصری ازدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ امیر بصرہ بلال بن ابی بُردہ نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ”قضا وقدر کے مسئلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”اے امیر! قیامت کے دن **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بندوں سے قضا وقدر کے بارے سوال نہیں فرمائے گا، ہاں! بندوں سے ان کے اعمال کے بارے میں ضرور پوچھے گا۔“ (۳)

---

❶......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۵۳۔

❷......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۵۶۔

❸......التمهيد لما فی الموطا من المعانی والمسانيد، باب الراء، ربيعة بن ابی عبد الرحمن المدنی، ج۲، ص۸۷۔

قدرت واختیار اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو ہے:

﴿2732﴾...... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص کی حاجت کے سلسلے میں کسی کے پاس گئے اور فرمایا: ''میں ایک حاجت کے لئے تمہارے پاس آیا ہوں اور تم سے پہلے اسے دربارِ الٰہی میں پیش کر چکا ہوں۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں حاجت روائی کی اجازت دے تو پوری کردو تم قابلِ تعریف ہو گے اور اگر اجازت عطا نہ فرمائے تو تم معذور ہو گے۔'' (1)

﴿2733﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو سعید مؤدِب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جلد اکتا جانے والے کا کوئی دوست نہیں اور نہ ہی کسی حاسد کے لئے کوئی غنا (تونگری) ہے۔ اس شخص کی طرف اشارہ کرنے سے بچو جو اپنی رائے پر غرور کا اظہار کرتا ہے کیونکہ وہ تمہاری رائے قبول نہیں کرے گا۔'' (2)

سیِّدُنا محمد بن واسِع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبردست حافظہ رکھنے والے عالم تھے، ناقل راوی نہ تھے۔ احکام کی خلاف ورزی کرنے سے بچتے اور جس کام کی بھی نیت کرتے اسے ضرور مکمل کرتے۔ کم گو تھے۔ (احادیث بھی) کم ہی روایت کرتے تھے۔ کثرت سے روزے رکھتے اور نیکیوں میں کوشاں رہتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا انس بن مالک، حضرت سیِّدُنا مطرف، حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین، حضرت سیِّدُنا سالم، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن صامت اور حضرت سیِّدُنا ابو بُردہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند مرویات درج ذیل ہیں:

آگ کی لگام:

﴿2734﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ معلمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا

(1) ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۶۸۔ (2) ......المرجع السابق، ص۱۶۶۔

کردہ علم میں سے کچھ چھپایا تو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اسے آگ کی لگام ڈالی گئی ہوگی۔'' (1)

﴿2735﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے مصطفےٰ جان رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں دو بار حج تَمَتُّع (2) کیا (اس سلسلے میں قرآن مجید میں کوئی حکم ممانعت کا نازل نہیں ہوا) ایک شخص نے اپنی رائے سے اس کے متعلق کہہ دیا جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا۔'' (3)

بازار میں داخل ہونے کی دعا:

﴿2736﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ حاضر ہوا وہاں میری ملاقات حضرت سیِّدُنا سالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہوئی انہوں نے اپنے والد حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور اپنے دادا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سند سے ایک حدیث بیان کی کہ حضور انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کہہ لے: ''لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّایَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ہے بادشاہی اور اسی کے لئے حمد ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ زندہ ہے اس کو ہرگز موت نہیں آئے گی، تمام بھلائیاں اسی کے دست قدرت میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے، اس کے دس لاکھ گناہ مٹاتا ہے، اس کے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں خُراسان لوٹا اور

---

(1)...... تاریخ بغداد، الرقم: ٧٦٤٧، یوسف بن جعفر بن احمد، ج ١٤، ص ٣٢٥۔

(2)...... مکہ معظّمہ میں پہنچ کر اشہر الحج (یکم شوال سے دس ذی الحجہ) میں عمرہ کرکے وہیں سے حج کا احرام باندھے۔ اسے تَمَتُّع کہتے ہیں اور اس حج کرنے والے کو مُتَمَتِّع کہتے ہیں۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج ١٠، ص ٨١٤)

مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 4، صفحہ 121** پر فرماتے ہیں: یہاں تمتع بمعنی لغوی میں ہے یعنی حج و عمرہ دونوں سے نفع حاصل کرنا تمتع عرفی یعنی قِران کا مقابل مراد نہیں تاکہ یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہ ہو جن میں قِران ثابت ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اولاً حج کا احرام باندھا پھر عمرہ کا بھی باندھ لیا جس سے قِران ہوگیا۔

(3)...... المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٥٢، ج ١٨، ص ١٢٣۔

قُتیبہ بن مسلم کے پاس آکر کہا: میں تمہارے لئے ایک تحفہ لایا ہوں، پھر یہ حدیث سنائی، اس کے بعد سے قُتَیْبَہ بن مسلم کا یہ معمول رہا کہ وہ سواری پر سوار ہوکر بازار جاتا اور یہ دعا پڑھ کر واپس لوٹ آتا۔'' (۱)

ھَبْھَب نامی وادی کا رہائشی:

﴿2737﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر بصرہ بلال بن ابی بُردہ کے پاس آکر کہا: آپ کے والد اور دادا کی سند سے مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ باذن پروردگار، دوعالم کے مالک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جہنم میں ایک وادی ہے جسے ھَبْھَب کہا جاتا ہے، یہ حق ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ظالم وسرکش کو اس میں ٹھہرائے گا تو تم اس وادی کے رہائشی بننے والوں میں شامل ہونے سے بچتے رہنا۔'' (۲)

خوش اخلاق پر جہنَّم کی آگ حرام ہے:

﴿2738﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی سند سے حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نرم طبیعت، نرم زبان، ضرورت کے وقت لوگوں کے کام آنے والے اور درگزر کرنے والے پر جہنَّم کی آگ حرام ہے۔'' (۳)

جنتی بالاخانوں کا رہائشی:

﴿2739﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی سند سے حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ایک دن پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنت کے بالاخانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' ہم نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور ارشاد فرمایئے!'' ارشاد فرمایا: ''جنت میں جواہر کی مختلف اقسام کے بالاخانے ہیں جن کا بیرونی منظر اندر سے اور اندرونی

---

1 ......سنن الدارمی، کتاب الاستیذان، باب مایقول اذا دخل السوق، الحدیث:۲۶۹۲، ج۲، ص۳۷۹، بدون "بنی لہ بیتا"۔

2 ......سنن الدارمی، کتاب الرقاق، باب فی اودیۃ جھنم، الحدیث:۲۸۱۶، ج۲، ص۴۲۷۔

3 ......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم:۱۶۵۰، محمد بن الفضل، ج۷، ص۳۵۸۔

مَنظَر باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ ان میں ایسی نعمتیں، ثواب اور عزت وکرامت ہے جن کے متعلق نہ تو کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی آنکھ نے انہیں دیکھا۔'' ہم نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! یہ کس کے لئے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''اس خوش بخت کے لئے جو سلام کو عام کرے، ہمیشہ روزے رکھے، لوگوں کو کھانا کھلائے اور نماز پڑھے جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔'' میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ قربان! کون ان کاموں کی طاقت رکھتا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''میری اُمت میں سے جو اس کی طاقت رکھتا ہے عنقریب میں اس کے بارے میں تمہیں آگاہ کروں گا۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''جو مسلمان بھائی سے ملے، اسے سلام کرے اور وہ جواب دے تو یقیناً اس نے سلام کو عام کیا، جو اپنے اہل وعیال کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو یقیناً اس نے کھانا کھلایا، جس نے پورا ماہِ رمضانُ المبارک اور ہر مہینے تین روزے رکھے گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے اور جس نے عشا و فجر کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے اس وقت نماز پڑھی جب لوگ یعنی یہود ونصاریٰ اور مجوسی سوئے ہوئے تھے۔'' (1)

سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو وصیتیں:

﴿2740﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے چند وصیتیں فرمائیں کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کروں، اور (دنیوی معاملے میں) اپنے سے کمتر کو دیکھوں اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھوں، مساکین سے محبت اور ان کا قرب اختیار کروں، ہمیشہ حق بات کہوں اگرچہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو، صلہ رحمی کروں اگرچہ رشتہ دار مجھ سے پیٹھ پھیریں، لوگوں سے کسی بھی چیز کا سوال نہ کروں اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کی کثرت کروں کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔'' (2)

﴿2741﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا سمیر بن نہار عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی سند سے

1 ......الفوائد لتمام الرازی، الحدیث:١٤٤٨، ج٢، ص١٧٠۔

2 ......المعجم الصغیر، الحدیث:٧٥٩، ج١، ص٢٦٨۔

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اشاد فرمایا: ''اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم کیسے اپنے ایمان کی تجدید کیا کریں؟'' ارشاد فرمایا: ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ورد کثرت سے کیا کرو۔'' (۱)

حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار

حضرت سیِّدُنا ابو یحییٰ مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ معرفت الٰہی میں نگاہ بصیرت رکھنے والے، خوف خدا رکھنے والے، خلق خدا کے مددگار، شہوات دنیا سے کنارہ کش اور نفس کے مالک تھے کیونکہ عطائے الٰہی سے آپ کو نفس پر غلبہ حاصل تھا۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: مالک حقیقی کا بندہ ہونے پر ناز وفخر کرنے اور بارگاہ خداوندی میں عاجزی ومحتاجی کے اظہار کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2742﴾...... حضرت سیِّدُنا ہارون بن حسن بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سلیمان خواص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''دنیا والے پاکیزہ ترین چیز کا مزہ چکھے بغیر ہی دنیا سے چلے گئے۔'' ہم نشینوں نے پوچھا: ''اے ابو یحییٰ! وہ کیا ہے؟'' فرمایا: ''معرفت الٰہی۔'' (۲)

ذکر الٰہی جیسی نعمت کوئی نہیں:

﴿2743﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''عیش پرست ذکر الٰہی جیسی نعمت نہیں پاسکتے۔'' (۳)

﴿2744﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ

---

1 ......المستدرك، كتاب التوبة والانابة، الحديث: ۷۷۳۱، ج۵، ص۳٦٤۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ۷۱٦۷، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٢١۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ۱۷۷۵، ص۳۲٤۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''میں نے تورات شریف میں پڑھا: اے گروہِ صدیقین! دنیا میں ذکرِ الٰہی سے لطف اندوز ہو کیونکہ ذکرُ اللہ دنیا میں تمہارے لئے نعمت جبکہ آخرت میں عظیم الشان اجر وثواب کا باعث ہے۔''

صدیقین اور یادِ الٰہی:

﴿2745﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''صدیقین کے سامنے جب قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے دل آخرت کی یاد میں خوشی سے جھوم اٹھتے ہیں۔'' جبکہ ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ'' قرآن کا دامن مضبوطی سے تھام لو پھر تلاوت کرتے ہوئے فرمایا: جب قرآن پاک پڑھا جائے تو عرش کے سچے مالک عَزَّوَجَلَّ کا فرمان خوب غور سے سنو۔'' (1)

﴿2746﴾...... حضرت سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اے صدیقین! پرسوز آواز میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح وتقدیس بیان کرو۔''

﴿2747﴾...... حضرت سیِّدُنا مرحوم بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''ہم نے تمہارے سامنے بانسری بجائی لیکن تم رقص میں نہیں آئے یعنی ہم نے تمہیں وعظ و نصیحت کی لیکن تم نے قبول نہ کی۔'' (2)

قلبِ مومن کی بہار:

﴿2748﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''اے حاملینِ قرآن! قرآن کریم نے تمہارے دلوں میں کیا کاشت کاری کی؟ یقیناً قرآن (قلب) مومن کے لئے بہار ہے جس طرح بارش زمین کے لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آسمان سے بارش برساتا ہے وہ کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر بھی برستی ہے جس میں دانہ ہوتا ہے تو اسے بڑھنے، سرسبز ہونے اور خوبصورت پودا بننے سے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ تو اے حاملینِ قرآن! قرآن مجید نے تمہارے دلوں میں کیا کاشت کاری کی ہے؟ کہاں

---

1 ......سير اعلام النبلاء، الرقم:٧٧٩، مالك بن دينار، ج٦، ص١٦٣۔

2 ......معجم ابن المقرئ، الحديث:١٠٨٢، ج٣، ص١٤١۔

ہیں ایک سورت یاد کرنے والے؟ کہاں ہیں دو سورتوں والے؟ تم نے اِن پر کتنا عمل کیا ہے؟'' (1)

﴿2749﴾ ...... حضرت سیِّدُنا رَباح بن عَمرو قَیسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''بندہ اس وقت تک صِدِّیقین کا مرتبہ نہیں پا سکتا جب تک وہ اپنی زوجہ کو ایسے نہ چھوڑ دے گویا وہ بیوہ ہے اور اس کی پناہ گاہ کتوں کے ٹھکانوں کی طرح نہ ہو۔'' (2)

مُتَّقِین کی صِفات:

﴿2750﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''اے متقین کے گروہ! آؤ میں تمہیں خوفِ خدا کی تعلیم دوں۔ تم میں جو بھی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ زندہ رہے اور نیک اعمال دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنی آنکھ اور زبان کی حفاظت کرے نہ تو برائی کی طرف نظر کرے اور نہ ہی زبان سے کوئی غلط بات نکالے کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نگاہِ کرم صدیقین پر ہے اور وہ ان کی بات جلد سنتا ہے۔'' (3)

﴿2751﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: میں نے تورات شریف میں پڑھا کہ ''اے ابنِ آدم! میری بارگاہ میں حاضری کے وقت رونے سے عاجز نہ ہونا، میں اللّٰہ ہوں جو تیرے دل سے قریب ہے اور تو نے غیب سے میرے نور کو دیکھا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''نمازی اپنے دل میں جو رقت و کشادگی پاتا ہے یہ اس لئے ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (اپنی بارگاہ میں حاضری کی بَرَکت سے) اس کے سینے کو کشادہ فرما دیتا ہے۔'' (4)

خطا کاروں کی دوا:

﴿2752﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ

---

1 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث: ١٨٦١، ص ٣٢٢۔

2 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ١١٨٩، ریاح بن عمرو القیسی، ج٧، ص ٤٦٣۔

3 ...... ذم الھوٰی، الباب الحادی عشر فی الامر بغض البصر، الحدیث: ٢٦٤، ص ٨١۔

4 ...... الدرالمنثور، پ٩، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ: ١٤٤، ج٣، ص ٥٥٩۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ’’بے شک سچ اِبتداءً دل میں ہوتا ہے جس طرح کھجور کے پودے کی ابتدا ایک ٹہنی سے ہوتی ہے کہ اگر بچہ بھی اسے اُکھیڑے یا بکری کھالے تو اس کی جڑ ہی ختم ہوجاتی ہے۔ چنانچہ، اسے مسلسل پانی دیا جاتا ہے جس سے وہ نشونما پاتا رہتا ہے حتی کہ اس کی ایک مضبوط جڑ تیار ہوجاتی ہے، اس سے سایہ حاصل کیا جاتا اور اس کا پھل کھایا جاتا ہے، اسی طرح سچائی بھی ابتداءً دل میں کمزور ہوتی ہے۔ چنانچہ، بندہ اس کی حفاظت و دیکھ بھال کرتا ہے جس کے سبب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس میں اضافہ فرمادیتا (یعنی سچائی کوتقویت بخشتا) ہے حتی کہ بندے پر اپنی برکات کا نزول فرماتا ہے پھر بندہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کا کلام خطاکاروں اور گنہگاروں کے لئے دوا کا کام دیتا ہے۔‘‘ پھر حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ’’کیا تم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے؟ پھر خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ہاں! کیوں نہیں، بخدا! ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے اور وہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور ان جیسے دیگر خوش بخت اَفراد ہیں، ان میں سے ایک شخص کے کلام سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں لوگوں کو زندگی بخشتا (یعنی برائی سے نیکی کی راہ پر گامزن کردیتا) ہے۔‘‘

ہر گناہ کی جڑ:

﴿2753﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ’’ایک صاحبِ علم کا قول ہے کہ میں نے ہر گناہ کی جڑ (یعنی بنیاد) کے متعلق غور وخوض کیا تو ہر گناہ کی جڑ مال کی محبت ہی کو پایا۔ جس نے مال کی محبت کو اتار پھینکا اس نے راحت وسکون پالیا۔‘‘ (1)

راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا کہ ’’سچ اور جھوٹ دل میں ایک دوسرے سے برسرِ پیکار رہتے ہیں حتی کہ ایک دوسرے کو نکال پھینکتا ہے۔‘‘

دنیادار عالِم کی سب سے ہلکی سزا:

﴿2754﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے، حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ بعض کتابوں میں لکھا ہے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ’’جب کوئی صاحبِ علم دنیا سے محبت کرتا

(1)...... الزھد الکبیر، الحدیث: ۲۵۲، ص ۱۳۵۔

ہے تو میں اس کے ساتھ سب سے ہلکا معاملہ یہ کرتا ہوں کہ اس کے دل سے اپنے ذکر کی حلاوت نکال دیتا ہوں۔'' (1)

مشکلات و پریشانیوں سے نجات کی راہ:

﴿2755﴾ ...... حضرت سیِّدُنا راشد بن نُمَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جب تک بندہ سچ اختیار نہیں کرتا مشکلات و پریشانیوں میں گھرا رہتا ہے۔'' (2)

ویران دل:

﴿2756﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جب گھر میں کوئی رہنے والا نہ ہو تو جس طرح گھر ویران و برباد ہو جاتا ہے اسی طرح جس دل میں غم (آخرت) نہ ہو وہ بھی ویران و برباد ہو جاتا ہے۔'' (3)

﴿2757﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''اے لوگو! جب کتے کی طرف سونا چاندی پھینکا جائے تو وہ ان کی طرف نہیں لپکتا لیکن جب ہڈی پھینکی جائے تو فوراً جھپٹ پڑتا ہے اسی طرح بے وقوف حق کی مَعرِفت نہیں رکھتا۔''

اے دِلوں کو پھیرنے والے!

﴿2758﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو اکثر یہ دعا مانگتے سنا: ''اَللّٰھُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِنَا اِلَیْکَ حَتّٰی نَعْرِفَکَ حَسَنًا وَحَتّٰی نَرْعٰی عَھْدَکَ وَحَتّٰی نَحْفَظَ وَصِیَّتَکَ حَسَنًا اَللّٰھُمَّ سَوِّمْنَا سِیْمَا الْاَبْرَارِ وَ اَلْبِسْنَا لِبَاسَ التَّقْوٰی وَاللّٰھُمَّ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَیْکَ قَبْلَ الْمَمَاتِ وَ نَلْقِیْ بِالسَّلَامِ قَبْلَ اللِّزَامِ اَللّٰھُمَّ اُنْظُرْ اِلَیْنَا مِنْکَ نَظْرَۃً تَجْمَعُ لَنَا بِھَا الْخَیْرَ کُلَّہٗ خَیْرَ الْاٰخِرَۃِ وَخَیْرَ الدُّنْیَا حَتّٰی اَلْقَاکَ یَوْمَ اَلْقَاکَ وَ اَنْتَ عَنَّا رَاضٍ رَغْبَۃً وَّ رَھْبَۃً اِلَیْکَ یَا اِلٰہَ السَّمَاءِ وَ اِلٰہَ الْاَرْض یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے دلوں کو اپنی جانب متوجہ کردے حتی کہ ہم اچھی طرح تیری معرفت حاصل کرلیں، تجھ سے کیا ہوا عہد نبھا سکیں اور تیری وصیت کو اچھی طرح یاد رکھیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نیک

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:۵۲۲، مالك بن دينار، ج۳، ص۱۸۸۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:۵۲۲، مالك بن دينار، ج۳، ص۱۹۰۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:۱۸۷۰، ص۳۲۳۔

لوگوں کے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں لباسِ تقویٰ سے مزین فرما۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مرنے سے پہلے ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرما اور پکڑ سے پہلے سلامتی کے ساتھ اپنی ملاقات نصیب فرما۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ایسی مہلت عطا فرما جو ہمارے لئے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں جمع کردے حتی کہ قیامت کے دن جب میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تو تُو مجھ سے راضی ہو۔ اے زمین و آسمان کے مالک! ہمیں اپنی طرف رغبت اور اپنا خوف عطا فرما۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہلکی سی آواز سے رونے لگتے اور حاضرین مجلس بھی رونے لگتے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب ''خَیْرَ الدُّنْیَا'' تک پہنچتے تو خاموش ہو جاتے اور فرماتے: ''لوگ خیال کرتے ہیں کہ دنیا کی بھلائی سے میری مراد درہم و دینار ہیں نہیں بلکہ اس سے میری مراد نیک عمل ہے۔'' (۱)

﴿2759﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''میں نے اس وصیت کا ارادہ کیا ہے کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے جکڑ دیا جائے تاکہ مجھے بارگاہ الٰہی میں اس طرح جکڑا ہوا حاضر کیا جائے جس طرح بھاگے ہوئے غلام کو آقا کے سامنے لایا جاتا ہے۔'' (۲)

دنیا سے بیزاری کا اظہار:

﴿2760﴾...... حضرت سیِّدُنا حُزم قُطَیعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے مرضِ موت میں ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ موت و حیات کی کشمکش تھے۔ چنانچہ، آسمان کی جانب سر اٹھا کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بے شک تو جانتا ہے کہ میں شرم گاہ یا پیٹ کی شہوت کے لئے دنیا میں بقا (زندگی) کا طَلَب گار نہیں ہوں۔'' (۳)

﴿2761﴾...... حضرت سیِّدُنا مُغِیرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے پیٹ میں کچھ تکلیف ہوئی تو ان سے عرض کی گئی: ''کوئی دوا لا دی جائے تاکہ پیٹ کا مرض دور ہو جائے۔'' فرمایا: ''تم مجھے اپنی طِب سے دور رکھو۔ (پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ میں شرمگاہ یا پیٹ کی شَہوت کے لئے دنیا میں بقا (زندگی) نہیں چاہتا، لہٰذا مجھے دنیا میں باقی نہ رکھ۔'' (۴)

---

(۱)......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ۱۸۹۴، ص۳۲۷۔

(۲)......صفة الصفوة، الرقم: ۵۲۲، مالك بن دينار، ج۳، ص۱۸۵۔

(۳)......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ۷۱۶۷، مالك بن دينار، ج۵۶، ص۴۳۸۔ (۴)......المرجع السابق، ص۴۳۹۔

جہنم کا خوف:

﴿2762﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے داماد حضرت سیِّدُنا ابوصالح مغیرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے وصال سے چند روز قبل میں ان کے گھر میں تھا، مجھے ان کے معاملات کا علم نہ تھا، لہٰذا نمازِ عشا ادا کرنے کے بعد میں چادر اوڑھ کر لیٹ گیا (تا کہ دیکھوں کہ آپ کیا عمل کرتے ہیں)۔ چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے، کھانا پیش کیا گیا، کھانا تناول فرمانے کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہوگئے، پھر اپنی داڑھی پکڑ کر عرض کرنے لگے: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جب تو اولین وآخرین کو جمع فرمائے تو بوڑھے مالک کو آگ پر حرام کر دینا۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ یہی کلمات دہراتے رہے حتی کہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے میں سو گیا پھر (رات میں کسی وقت) بیدار ہوا تو دیکھا کہ آپ اسی حالت پر ہیں کبھی ایک پاؤں آگے کرتے اور کبھی دوسرا اور یہی کلمات دہرا رہے ہیں کہ ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جب تو اولین وآخرین کو جمع فرمائے تو بوڑھے مالک کو آگ پر حرام کر دینا۔'' چنانچہ، طُلوعِ فجر تک آپ یہی کلمات دہراتے رہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: ''بخدا! اگر حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے مجھے دیکھ لیا تو ان کے ہاں میری کوئی قدر و منزلت نہیں رہے گی۔ لہٰذا انہیں اسی حالت میں چھوڑ کر میں اپنے گھر لوٹ آیا۔'' (۱)

﴿2763﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: ہمیں خبر ملی ہے کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل اپنی عبادت گاہ کی جانب گئے تو ان سے کہا گیا: ''اے بنی اسرائیل! تم اپنی زبانوں سے تو مجھے پکارتے ہو جبکہ تمہارے دل مجھ سے دور ہیں، جس راستے پر تم چل رہے ہو وہ باطل ہے۔'' (۲)

﴿2764﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ ربّ تعالیٰ مجھے شب کوری (رات میں دکھائی نہ دینے) سے محفوظ فرمائے۔'' (۳)

---

1 ...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۱۶۷، مالك بن دینار، ج۵۶، ص۴۱۳۔

2 ...... شعب الایمان، باب فی الرجاء من اللّٰہ، الحدیث: ۱۱۵۶، ج۲، ص۵۴۔

3 ...... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الیقین، الحدیث: ۲۴، ج۱، ص۳۱۔

ناپسندیدہ عالم:

﴿2765﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''میں نے حکمت کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر موٹے عالم کو ناپسند فرماتا ہے[1]۔'' [2]

عالم کی صحبت کا فائدہ:

﴿2766﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ نیکی کس طرح وجود میں آتی ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا:) جیسے کسی شخص نے زمین میں کوئی پودہ لگایا اگر اس کے قریب سے گزرتے ہوئے کوئی بچہ اسے اکھیڑے یا کوئی بکری کھالے پھر تو اس کی جڑ ہی ختم ہوجاتی ہے لیکن اگر اسے پانی دیا جائے اور اچھی طرح دیکھ بھال کی جائے تو قریب ہے کہ وہ ایسا تناور درخت بن جائے جس سے سایہ حاصل کیا جائے اور اس کا پھل کھایا جائے یوں ہی عالم کا کلام خطا کاروں کے لئے دَوا کا کام دیتا ہے۔''

﴿2767﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''کتنے ہی لوگ اپنے بھائی کی زیارت اور اس سے ملاقات کی خواہش رکھتے ہیں لیکن کوئی نہ کوئی مصروفیت انہیں روکے رکھتی ہے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ایسے گھر میں جمع فرمادے جس میں جدائی نہ ہو۔'' پھر فرمایا: ''میں بارگاہ الٰہی میں عرض کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تمہیں طوبیٰ درخت کے سائے اور عابدین کی راحت و آرام کی جگہ جمع فرمائے۔'' [3]

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والا دل:

﴿2768﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن

---

1 ...... موٹے عالم سے مراد وہ ہے جو کثیر علم رکھتا ہے لیکن اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچاتا۔
(تفسیر الماوردی، پ ۲۴، الغافر، تحت الآیۃ: ۷۵، ج۵، ص ۱۶۵)

2 ......المقاصد الحسنۃ، حرف الھمزۃ، الحدیث: ۲۴۵، ص ۱۳۲۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمدبن سیرین، الحدیث: ۱۸۷۲، ص ۳۲۳۔

دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ایک صحابیٔ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''(اے لوگو!) اگر میں نفس کی تعظیم کروں، اسے آسائشوں میں رکھوں اور آرام پہنچاؤں تو کل بروزِ قیامت وہ بارگاہِ الٰہی میں میری مذمت کرے گا لیکن اگر میں اسے تھکاؤں، ڈراؤں اور مشقت میں ڈالوں تو کل قیامت میں وہ مجھ سے خوش ہوگا۔'' راوی کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے صالحین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''جب صالحین کا ذکر کیا جاتا ہے تو میں خود کو جھڑکتا اور تف کہتا ہوں۔'' نیز ایک بار میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ فرماتے سنا کہ ''جو دل اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتا ہے تو وہ رضائے الٰہی کے لئے مشقت وتھکاوٹ کو بھی پسند کرتا ہے۔'' (۱)

﴿2769﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''لوگ کہتے ہیں جہاد کرو جبکہ میں اپنے نفس کے ساتھ مسلسل جہاد کررہا ہوں۔''

نیکی کا حکم نہ دینے اور گناہوں سے منع نہ کرنے کا سبب:

﴿2770﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''ہم دنیا کی محبت میں مبتلا ہوگئے ہیں اسی لئے نہ تو ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور نہ ہی برائی سے منع کرتے ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں یوں ہی نہیں چھوڑ دے گا۔ کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ ہم پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کون سا عذاب نازل ہوگا؟'' (۲)

دنیاداروں کی صحبت سے بچو!

﴿2771﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''بعض لوگ ایسے ہیں کہ جب علمائے کرام سے ملتے ہیں تو نیکی کے کاموں میں ان کے شریک بن جاتے اور جب ظالم وجابر اور دنیادار لوگوں سے ملتے ہیں تو معاملات میں ان جیسے ہوجاتے ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت دے تم رحمانی عُلَما میں سے ہونا۔''

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:۵۲۲، ابومسلم الخولانی، ج۴، ص۱۷۹، باختصار، عن ابی مسلم الخولانی۔
شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، الحدیث:۸۲۵۱، ج۶، ص۳۰۲، باختصار۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الامر بالمعروف......الخ، الحدیث:۷۵۹۶، ج۶، ص۹۷۔

﴿2772﴾...... حضرت سیِّدُنا حزم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''تم ایسے دشوار گزار زمانہ میں ہو جس کی شناخت صرف صاحب بصیرت ہی کر سکتا ہے۔ تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں لوگ کثرت سے فخر ومباہات میں مبتلا ہیں، ان کی زبانیں ان کے منہ میں پھول چکی ہے یہ لوگ اعمال آخرت سے دنیا کے طلب گار ہیں، لہٰذا خود کو ان سے بچاؤ کہیں وہ تمہیں اپنے جال میں پھانس نہ لیں۔'' (۱)

جسم اور دل:

﴿2773﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''جب جسم بیمار ہوتا ہے تو کھانا، پینا، سونا اور آرام کرنا اسے کچھ فائدہ نہیں دیتا یوں ہی جب دل دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے تو نصیحت اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔'' (۲)

کاش! کسی طرح دل کی اصلاح ہو جائے:

﴿2774﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر بیٹھنے سے میرے دل کی اصلاح ممکن ہے تو میں اس پر بھی بیٹھ جاؤں۔'' (۳)

﴿2775﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کچھ سزائیں ہیں، لہٰذا تم اپنے نفس کی خبر رکھو اور اسے ان سے بچنے کا پابند کرو (وہ سزائیں یہ ہیں) تنگیٔ معیشت، عبادت میں سستی اور رزق کے معاملہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کرنا۔'' (۴)

جادوگرنی:

﴿2776﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''تم جادوگرنی (یعنی دنیا) سے بچو کہ بے شک یہ عُلَمائے کرام کے دلوں پر اپنا جادو چلاتی ہے۔'' (۵)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۱٦۷، مالك بن دینار، ج٥٦، ص٤٣٤۔ 2 ......المرجع السابق، ص٤٢٥۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سیرین، الحدیث:۱۸۷۱، ص۳۲۳۔ 4 ......المرجع السابق۔

5 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، الحدیث:۳۹، ج٥، ص۳٥۔

قُربِ الٰہی کا ذریعہ:

﴿2777﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے ربعَزَّوَجَلَّ! میں تجھے کہاں تلاش کروں؟'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے شکستہ دل لوگوں (یعنی راضی برضا رہنے والے فقرا) کے پاس تلاش کرو۔'' (1)

﴿2778﴾...... حضرت سیِّدُنا حارث بن نبہان جَرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مکہ مکرمہ سے لوٹا تو میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو پانی پینے کا مٹی کا ایک برتن تحفہ میں پیش کیا، کچھ عرصہ وہ آپ کے پاس رہا۔ ایک دن میں ان کی مجلس میں آکر بیٹھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے حارث! آؤ اور وہ برتن لے لو کیونکہ اس نے میرے دل کو مشغول کر دیا ہے کہ جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو شیطان میرے پاس آکر کہتا ہے: اے مالک! وہ برتن چوری ہو گیا ہے، یوں میرا دل مشغول ہو جاتا ہے۔'' (2)

خواہشات پر قابو پانے والا:

﴿2779﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''جو شخص دنیاوی زندگی کی رونقوں سے دور رہا اس نے اپنی خواہشات پر قابو پالیا اور جو باطل کی تعریف کر کے خوش ہوا اس نے شیطان کو اپنے دل میں داخل ہونے پر قدرت دے دی۔ اے قاری! تو قاری ہے اور قاری کو چاہئے کہ وہ اون کا جبہ زیب تن کئے ہوئے ہو اور ہاتھ میں ایک نگہبان عصا ہو جس سے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھاگنے والے (نفس) کو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی جانب لے جائے اور بندوں کو بھی جمع کر کے بارگاہِ الٰہی کی طرف لے جائے۔'' (3)

ترکِ دنیا کا خواہش مند:

﴿2780﴾...... حضرت یوسف بن عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب الفقر و الزهد، بیان فضیلة خصوص الفقر من......الخ، ج٤، ص٢٤٦

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دینار، ج٥٦، ص٤١١۔

3 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:٧٧٩، مالك بن دینار، ج٦، ص١٦٣، باختصار۔

الْغَفَّار نے فرمایا: میں نے کسی پہاڑ پر ایک راہب (دنیا سے کنارہ کش شخص) کو دیکھ کر آواز دی اور کہا: ''اے راہب! مجھے کوئی ایسی بات بتاؤ جو مجھے بھی ترکِ دنیا پر آمادہ کردے۔'' اس نے کہا: ''کیا تم صاحبِ قرآن وفرقان (یعنی مسلمان) نہیں ہو؟'' میں نے کہا: ''ہاں! کیوں نہیں لیکن میں یہ پسند کرتا ہوں کہ تم مجھے کوئی ایسی بات بتاؤ جو مجھے ترکِ دنیا پر آمادہ کردے۔'' اس نے کہا: ''اگر تم اپنے اور شہوات کے درمیان لوہے کی دیوار قائم کرنے کی طاقت رکھتے ہو تو ایسا کر گزرو۔'' (1)

شیطان اس کے سائے سے بھی ڈرتا ہے:

﴿2781﴾...... حضرت سَیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''جس نے خواہشاتِ دنیا پر غلبہ پالیا شیطان اس کے سائے سے بھی ڈرتا ہے۔'' (2)

میں دنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں:

﴿2782﴾...... حضرت سَیِّدُنا خثیم بن معاویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایک شیخ نے بتایا کہ بصرہ کے ایک مال دار شخص نے اپنی خوبرو اور حسین وجمیل بیٹی سے کہا: ''بنوہاشم کے عربوں اور عجمیوں نے تجھے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن تو نے انکار کردیا میرا خیال ہے کہ تو حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار یا ان کے ہم نشینوں میں سے کسی (سے نکاح) کا ارادہ رکھتی ہے۔'' لڑکی نے کہا: ''بخدا! وہی میرا مطلوب ہیں۔'' چنانچہ، لڑکی کے باپ نے اپنے بھائی سے کہا: ''حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں جاؤ اور انہیں میری بیٹی کے مکان اور مقام ومرتبے سے آگاہ کرو اور اس کی خواہش کے بارے میں بتاؤ۔'' اس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: ''فلاں شخص نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے: ''آپ کو معلوم ہے کہ میں اس شہر میں سب سے زیادہ مال دار اور سب سے بڑا جاگیر دار ہوں، میری ایک حسین وجمیل بیٹی ہے جو آپ سے محبت کرتی ہے اور نکاح کا ارادہ رکھتی ہے۔'' حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے پیغام لانے والے سے فرمایا: ''اے فلاں! مجھے تم پر تعجب ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں دنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں؟'' (3)

---

1. ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:۱۸۹۶، ص۳۲۷، بتغير۔
2. ......ذم الهوى، الباب الثانى فى ذم الهوى والشهوات، الحديث:۴۵، ص۳۷۔
3. ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۷۱۶۷، مالك بن دينار، ج۵۶، ص۴۱۰۔

﴿2783﴾...... حضرت سیِّدُ ناحسن بن ابی جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے کسی نے پوچھا: ''آپ نکاح کیوں نہیں کرتے؟'' فرمایا: ''اگر طاقت رکھتا تو میں اپنے نفس کو بھی طلاق دے دیتا۔'' (1)

دنیا سے بے رغبتی ہو تو ایسی:

﴿2784﴾...... حضرت سیِّدُ نا سلام بن ابی مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کے وقت ہم حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر ہوئے، گھر میں کوئی چراغ نہ تھا، آپ کے ہاتھ میں روٹی تھی جسے چبا رہے تھے۔ ہم نے پوچھا: ''اے ابو یحییٰ! کیا آپ کے پاس چراغ نہیں ہے اور کیا کوئی ایسی چیز بھی نہیں جس پر روٹی رکھ سکیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے چھوڑ دو! بخدا! جو کچھ ہے میں اس پر بھی شرمندہ ہوں۔'' (2)

﴿2785﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو معمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دادا بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے اپنی کلائی پکڑ کر فرمایا: ''میں نے اس سال نہ تو تر کھجور کھائی، نہ انگور کھایا اور نہ ہی خربوزہ۔'' یوں آپ نے کئی چیزیں گنوائیں، پھر فرمایا: ''تو کیا میں مالک بن دینار نہیں؟'' (3)

خواہشات کو ہمیشہ مغلوب ہی رکھا:

﴿2786﴾...... حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے ہم نشیں حضرت سیِّدُ نا عثمان بن ابراہیم حِمیَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو اپنے ایک شاگرد سے یہ کہتے سنا: ''مجھے دہی کے ساتھ نرم روٹی کھانے کی خواہش ہے۔'' چنانچہ، اس نے روٹی خدمت میں حاضر کر دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے روٹی الٹ پلٹ کر دیکھی اور فرمایا: ''40 سال سے مجھے تیری خواہش تھی لیکن میں تجھ پر غالب رہا حتی کہ یہ دن آ گیا اب تو مجھ پر غالب آنا چاہتی ہے، مجھ سے دور ہو جا۔'' اور آپ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا۔ (4)

﴿2787﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو یحییٰ مُنذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت سیِّدُ نا

---

1 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٠٩۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٢٢، مالك بن دينار، ج٣، ص١٨٥۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٠٥۔

4 ......المرجع السابق۔

مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے پاس بکری کے پکے ہوئے پائے دیکھے جنہیں آپ بار بار سونگھ رہے تھے، اسی دوران راستے میں بیٹھے ایک بوڑھے مسکین کے پاس سے گزرے تو وہ پائے اسے صدقہ کر دیئے اور کہا: ''اسے لو اور کھالو۔'' پھر اپنے ہاتھ دیوار سے صاف کئے اور چادر سر پر رکھ کر چل دیئے۔ چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک دوست سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: ''آج حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کا میں نے یہ معاملہ دیکھا ہے۔'' دوست نے بتایا: ''ایک عرصہ سے انہیں پائے کھانے کی خواہش تھی۔ چنانچہ، خرید لائے لیکن دل ان کے کھانے پر راضی نہ ہوا، لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صدقہ کر دیئے۔'' (۱)

﴿2788﴾...... حضرت سیِّدُنا سَرِی بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''میں سال میں صرف بقرہ عید کے دن اور وہ بھی صرف اپنی قربانی کے جانور کا گوشت کھاتا ہوں کیونکہ اس بارے میں حدیث مروی ہے۔'' (۲)

20 سال نفس کا محاسبہ:

﴿2789﴾...... حضرت سیِّدُنا نضر بن زرارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''ایک مرتبہ میں نے اپنے گھر والوں کے لئے چند دراہم کے عوض ایک ہرن خریدا، 20 سال سے اس کے متعلق اپنے نفس کا محاسبہ کر رہا ہوں لیکن نجات کی کوئی راہ نہیں پاتا۔'' (۳)

﴿2790﴾...... حضرت سیِّدُنا معلّٰی وراق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''میں نے آٹے کو راکھ میں ملا کر کھایا تو نماز کی ادائیگی میں کمزوری محسوس ہونے لگی، اگر اس سے نماز پر قوت ملتی تو اس کے علاوہ کچھ نہ کھاتا۔'' (۴)

﴿2791﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''بخدا! میں نے صبح اس حال میں کی کہ میرے پاس نہ درہم و دینار تھے اور نہ ہی دانق (درہم

❶......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۱۶۷، مالك بن دینار، ج۵۶، ص۴۰۵۔

❷......المرجع السابق۔ ❸......المرجع السابق، ص۴۱۰۔

❹......شعب الایمان، باب فی المطاعم والمشارب......الخ، الحدیث:۵۷۲۸، ج۵، ص۴۷۔

کے چھٹے حصہ کی مقدار)۔ اگر ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس میرے لئے آخرت میں کچھ بھلائی نہ ہوتی تو دنیا میں مجھے آزمائشوں کا سامنا نہ ہوتا۔'' (۱)

﴿2792﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابوکُرَیب محمد بن عمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے لئے صرف دو درہم کافی تھے ایک کتابت قرآن کے لئے کاغذ خریدنے کے لئے اور ایک درہم کھجور کے پتے خریدکران کی ٹوکریاں بنانے اور بیچنے کے لئے۔''

﴿2793﴾ ...... حضرت سیِّدُنا رَبَاح بن عمرو قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ میں قرآن پاک کی کتابت کررہا تھا کہ حضرت سیِّدُنا جابر بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز آئے اور کہنے لگے: ''اے مالک بن دینار! آپ اس کے علاوہ بھی کوئی کام کرتے ہیں؟ بخدا! کتابُ اللّٰہ کی خطاطی بھی حلال روزگار ہے۔'' (۲)

سال بھر کا سالن:

﴿2794﴾ ...... حضرت سیِّدُنا شُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کا سال بھر کا سالن دو فلس (عراق وکویت میں رائج دینار کے ہزارویں حصہ کے برابر مقدار) سے خریدا ہوا نمک ہوتا تھا۔'' (۳)

﴿2795﴾ ...... حضرت سیِّدُنا یوسف بن عطیہ صَفار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّتَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جو شخص میرے گھر میں داخل ہوکر کوئی چیز اٹھالے تو وہ اس کے لئے حلال ہے مجھے تالے اور چابی کی ضرورت نہیں ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر سجدہ کی جگہ سے کنکریاں اٹھا کر فرماتے: ''میں چاہتا ہوں کہ جب تک دنیا میں رہوں صرف انہیں چوس کر گزارہ کروں نہ کچھ کھاؤں نہ پیوں۔'' اور فرمایا کرتے: ''اگر میرے لئے ممکن ہوتا کہ کوئی چادر لے کر اس کے دو حصے کرلوں ایک کو تہبند اور ایک کو چادر کے طور پر استعمال کروں تو میں ایسا کرگزرتا۔'' (۴)

﴿2796﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

❶......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۱٦۷، مالك بن دینار، ج٥٦، ص٤٠٧۔ ❷......المرجع السابق، ص٣٩٩۔
❸......المرجع السابق، ص٤٠٤۔ ❹......المرجع السابق، ص٤٠٦۔

الْغَفَّار نے فرمایا: ''جب فتنہ واقع ہوا تو میں تین دن مسلسل حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس آ کر ان سے پوچھتا رہا کہ اے ابوسعید! ان حالات میں آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ تین دن بعد میں نے کہا: اے ابوسعید! میں تین دن سے آپ کے پاس آ کر سوال کر رہا ہوں آپ کوئی جواب نہیں دے رہے حالانکہ آپ میرے استاذ ہیں۔ بخدا! میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ زمین کو اپنے پاؤں تلے روندوں، نہروں سے پانی پیؤں اور جنگل و بیابان سے سبزی کھاؤں حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے۔'' راوی کا بیان ہے کہ (یہ سن کر) حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے پھر فرمایا: ''اے مالک! جو طاقت تم رکھتے ہو وہ کون رکھ سکتا ہے۔ بخدا! ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔''(1)

مہینے بھر کی غذا:

﴿2797﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ہشام، حضرت سیِّدُنا سعید بن ابی عروبہ اور حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اپنے دلوں کے علاج کے لئے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے پاس آتے تھے۔ ایک مرتبہ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے آ کر پوچھا: ''ابو یحییٰ کہاں ہیں؟'' ہم نے کہا: ''سبزی فروش کے پاس گئے ہیں۔'' انہوں نے کہا: ''میرے ساتھ ان کی طرف چلو۔'' جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''اے ہشام! میں اس سبزی فروش کو ہر مہینے ایک درہم اور دو دانق (درہم کے چھٹے حصہ کی مقدار) دیتا اور اس سے 60 روٹیاں لیتا ہوں یعنی ہر رات دو روٹیاں اور جب میں انہیں گرم کر لیتا ہوں تو یہی ان کا سالن ہوتا ہے۔ اے ہشام! میں نے زبور شریف میں پڑھا ہے کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو میرے ارادوں سے باخبر اور بلند تر ہے۔ اے ہشام! تم دیکھو کہ تمہارا ارادہ و مقصد کیا ہے۔''(2)

﴿2798﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اُونی کپڑے کا تہبند اور باریک سا جبہ زیب تن فرماتے۔ جب سردی کا موسم آتا تو چمڑے سے بنا جبہ پہن لیتے۔

(1) ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٠٩۔

(2) ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٠٢۔

آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرآن مجید کی کتابت کیا کرتے تھے اور جتنا کام کرتے اتنی ہی اجرت لیتے اور حاصل شدہ اجرت سبزی فروش کو دے کر کھانا کھا لیتے۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرآن مجید کا ایک نسخہ چار ماہ میں لکھتے تھے۔ (١)

بوجھ والے ہلاک و برباد ہوگئے:

﴿2799﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالملک بن قُرَیب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بصرہ کے ایک نیک شخص نے مجھے بتایا کہ ''ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے گھر میں آگ لگ گئی، آپ نے قرآن مجید اور ایک چادر اٹھائی اور گھر سے باہر نکل آئے۔'' عرض کی گئی: ''ابو یحییٰ! آپ کا گھر!'' فرمایا: ''اس میں کوئی کعبہ نہیں ہے اس لئے اس کے جلنے کی مجھے کچھ پروا نہیں۔'' حضرت سیِّدُنا احمد بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مبارک رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک مرتبہ بصرہ میں آگ لگ گئی، حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار اپنی چادر کا پلو پکڑ کر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لے آئے اور فرمایا: ''بوجھ والے ہلاک و برباد ہوگئے۔'' (٢)

انسان کے پیٹ کی مثال:

﴿2800﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''اے لوگو! تمہارے ہاں جہلا کی کثرت ہے اگر یہ نہ ہوتے تو میں ٹاٹ کا لباس پہنتا۔ اے لوگو! مچھلی میں اس کے سر سے زیادہ بری کوئی چیز نہیں اور مجھے مچھلی کا سر کھا لینا حرام کھانے سے زیادہ پسند ہے۔ اے لوگو! انسان کا پیٹ کتے کی طرح ہے، لہٰذا اس کے سامنے روٹی کا ٹکڑا یا مچھلی کا سر ڈال دو تا کہ وہ پرسکون رہے اور اپنے پیٹوں کو شیطان کا تھیلا نہ بناؤ کہ وہ اس میں جو چاہے بھرتا رہے۔'' (٣)

میں کبھی نہ سوتا:

﴿2801﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ

---

❶......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧١٦٧، مالك بن دینار، ج٥٦، ص٤٠٠۔ ❷......المرجع السابق، ص٤١١-٤١٠۔

❸......صفة الصفوة، الرقم: ٥٢٢، مالك بن دینار، ج٣، ص١٨٤، ملتقطًا۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''اگر میں ہمیشہ جاگنے کی طاقت رکھتا تو کبھی نہ سوتا اس خوف سے کہ کہیں عذاب نازل ہو اور میں سو رہا ہوں اور اگر میں کچھ مددگار پاتا تو انہیں ساری دنیا میں بھیجتا جو یہ آواز لگاتے پھرتے کہ اے لوگو! آگ سے بچو! آگ سے بچو!'' (1)

﴿2802﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جب میں کھانا کھاتا ہوں اور میرا دل خوش ہو جاتا ہے تو بستی میں میری مثل کوئی غلام نہیں ہوتا سوائے اس غلام کے جو مجھ سے پہلے کھا چکا ہو۔''

خشیت الٰہی اور جنت الفردوس کی محبت:

﴿2803﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ''خشیت الٰہی اور جنت الفردوس کی محبت بندے کو دنیا کی رنگینیوں سے دور کر کے اس میں مشقت پر صبر کرنے کا حوصلہ پیدا کرتے ہیں۔'' (2)

﴿2804﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ''جو کی روٹی کھانا اور کچرے کے ڈھیر پر کتوں کے ساتھ سو جانا بھی جنت الفردوس کی طلب میں کم ہے۔'' (3)

سادگی پسند:

﴿2805﴾...... حضرت سیِّدُنا سلام بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے مرضِ وصال میں ان کے پاس حاضر ہوا تو دیکھا کہ گھر میں مضبوط رسی سے بٹی ایک چارپائی جھاؤ کے درخت (جس سے ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں اس) کے نیچے رکھی ہے اور اس پر ایک موٹی چادر ڈلی ہوئی ہے جس کا ایک حصہ آپ کے سر کے نیچے ہے اور قریب ہی مٹی کے دو برتن رکھے ہوئے ہیں اور ایک خشک ٹوکری لٹکی ہوئی ہے۔

1 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤١٣۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٥٥١٩، عيسى بن مريم، ج٤٧، ص٤٢٢۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٥٥١٩، عيسى بن مريم، ج٤٧، ص٤٤٤۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِ نے اپنے سر کے نیچے سے دو خشک روٹیاں نکالیں اور ٹکڑے کر کے پانی میں ڈالنے لگے، جب محسوس ہوا کہ روٹیاں تر ہو چکی ہیں تو مجھ سے فرمایا: ''یہ ٹوکری دو۔'' میں نے ٹوکری پیش کی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے اس میں سے نمک کی ایک تھیلی نکالی اور مجھے فرمایا: ''قریب آؤ۔'' میں نے عرض کی: ''اے ابو یحییٰ! مجھے کھانے کی خواہش نہیں ہے۔'' فرمایا: ''افسوس! تم ان لوگوں میں سے ہو جو میٹھے پانی سے غذا حاصل کرتے ہیں تم نمک والے پانی سے نہیں کھاؤ گے۔'' (۱)

دنیا میرے گھر میں داخل نہ فرما!

﴿2806﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو داؤد طَیالسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے ایک بوڑھے پڑوسی نے بتایا کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے ساتھ سفر مکہ کی سعادت حاصل ہوئی، آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: میں دعا کرتا ہوں تم امین کہو۔ پھر یوں دعا کی: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مالک بن دینار کے گھر میں دنیا داخل نہ فرما نہ تھوڑی نہ زیادہ۔''

﴿2807﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا رزق کسی کنکری میں رکھ دے جسے چوس کر میں گزارہ کروں اور اس کے علاوہ کوئی چیز طلب نہ کروں حتی کہ مجھے موت آجائے۔'' (۲)

محبوب الٰہی اور مبغوض الٰہی:

﴿2808﴾...... حضرت سیِّدُ نا موسیٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حواریوں سے فرمایا: ''اپنے نفسوں کو بھوکا، پیاسا، گوشہ نشین اور تکلیف میں رکھو تاکہ تمہارے دل معرفت الٰہی حاصل کر سکیں۔'' حضرت سیِّدُ نا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرمایا کرتے تھے: ''جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اس پر دنیا تنگ اور اس کے دنیاوی مشاغل کم کر دیتا

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۱۶۷، مالك بن دینار، ج۵۶، ص۴۰۳۔
2 ......المرجع السابق، ص۴۰۷۔

ہے اور فرماتا ہے: میری بارگاہ سے دور نہ ہونا۔ چنانچہ، بندہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے اور جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے تو اس کے سامنے دنیا پھیلا دیتا ہے اور فرماتا ہے: مجھ سے دور ہو جا، میں تجھے اپنی بارگاہ میں نہ دیکھوں۔ چنانچہ، اس کا دل فلاں زمین اور فلاں تجارت میں پھنسا رہتا ہے۔'' (۱)

نیکوں اور بدوں کے دل:

﴿2809﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''نیک لوگوں کے دل نیک اعمال کی طرف سبقت کر رہے ہیں اور بدکاروں کے دل برائیوں میں حد سے بڑھ رہے ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ارادوں سے باخبر ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! تم بھی اپنے ارادوں پر نظر رکھو۔'' (۲)

مغرور و متکبر قاری اور فاسق و فاجر:

﴿2810﴾...... حضرت سیِّدُنا حَزْم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''مجھے فخر و غرور میں مبتلا قاری کا علانیہ بدکاری کرنے والے فاجر سے زیادہ خوف ہے کیونکہ یہ بات ان دونوں کو بہت گہرائی کی طرف دھکیلنے والی ہے۔'' (۳)

عقل مند کون؟

﴿2811﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن بَحْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرمایا کرتے تھے: ''حقیقتاً عقل مند وہ ہے جو جاہل و بدکردار کے ساتھ بھی نرمی سے پیش آئے۔''

﴿2812﴾...... حضرت سیِّدُنا حماد بن واقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''ہم موت کے قیدی ہیں جبکہ ہم سے پہلے (موت کا شکار ہونے والے) لوگ منتظر و رُکے ہوئے ہیں حتی کہ ہمیں ان کی طرف لوٹا دیا جائے پھر سب کو جمع کیا جائے گا۔'' (اتنا کہنے کے بعد) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٢٢، مالك بن دينار، ج٣، ص١٨٩۔

2 ......شعب الايمان، باب في معالجة كل ذنب بالتوبة، الحديث:٧٢٨٥، ج٥، ص٤٥٩۔

3 ......الزهد لابي حاتم الرازي، الحديث:٦٦، ص٥٧۔

تعالٰی عَلَیْہ پر غشی طاری ہوگئی۔

ایک لاکھ صدقہ کرنے سے زیادہ پسند:

﴿2813﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''مجھے حلال کمائی سے ایک کھجور صدقہ کرنا حرام کی کمائی سے ایک لاکھ صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔''

﴿2814﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: اگر میں کچھ مددگار پاتا تو راتوں کو بصرہ کے اطراف میں ضرور ان سے یہ آواز لگواتا کہ ''آگ سے بچو! آگ سے بچو!'' (۱)

سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی عاجزی:

﴿2815﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عَباد بن ولید قرشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ مالک بن دینار دیوانہ ہوگیا ہے تو میں ضرور ٹاٹ کا لباس پہنتا اور سر پر خاک ڈال کر لوگوں میں آواز لگاتا پھرتا کہ جو مجھے دیکھے وہ رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ کرے۔'' (۲)

دشوار گزار گھاٹی عبور کرنے والا:

﴿2816﴾ ...... حضرت سیِّدُنا رَباح بن عمرو قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''ہر نیک عمل کے پیچھے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے اگر آدمی صبر سے کام لے تو اسے عبور کرکے خوشی حاصل کرتا ہے اور اگر گھبرا جائے یا بے صبری سے کام لے تو واپس لوٹ جاتا ہے۔'' (۳)

دشمنانِ خدا سے میل جول مت رکھو!

﴿2817﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤١٣، بتغير۔

2 ......شعب الايمان، باب في الخوف من الله، الحديث:٩٢٥، ج١، ص٥٢٤۔

3 ......موسوعة الامام ابن ابى الدنيا، كتاب الصبر، الحديث:٤٣، ج٤، ص٢٩۔

الْغَفَّار نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی قوم سے کہو: ''نہ تو میرے دشمنوں کے گھروں میں داخل ہو نہ ان کا کھانا کھاؤ نہ ان کے کپڑے پہنو اور نہ ہی ان کی سواریوں پر سوار ہو ورنہ ان کی طرح تم بھی میرے دشمن بن جاؤ گے۔'' (1)

بے عمل عالم کی مثال:

﴿2818﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جو عالم اپنے علم پر عمل نہیں کرتا اس کی مثال اس چکنی چٹان کی سی ہے جس پر بارش برستی ہے تو پانی پھسل کر بہ جاتا ہے۔''

﴿2819﴾...... حضرت سیِّدُنا حَزْم قطیعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جس کی صحبت سے کچھ بھلائی حاصل نہ ہو اس سے دور رہو۔'' (2)

ہر جوڑ گفتگو کرے گا:

﴿2820﴾...... قبیلہ بنو حمزہ کے حضرت سیِّدُنا ابو ابراہیم عثمان جُمَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''تورات شریف میں لکھا ہے کہ جس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اولین وآخرین کو جمع فرمائے گا اس دن آدمی کی ہڈیوں کو جدا جدا کردے گا، پس ہر جوڑ بارگاہِ الٰہی میں اس کی خواہشات کا ذکر کرے گا۔''

﴿2821﴾...... حضرت سیِّدُنا مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جب سے میں نے لوگوں کو پہچانا ہے اس وقت سے ان کے تعریف کرنے پر نہ خوش ہوتا ہوں اور نہ ہی ان کی مذمت کو برا جانتا ہوں۔'' وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ''کیونکہ تعریف کرنے والے بیجا تعریف کرتے ہیں اور مذمت کرنے والے حد سے بڑھ جاتے ہیں۔'' (3)

---

1 ......فیض القدیر، تحت الحدیث: ٨٦١٣، ج٦، ص١٤٥، باختصار۔

2 ......الزھد لابن ابی عاصم، الحدیث: ٨٦، ص٤٩۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧١٦٧، مالك بن دینار، ج٥٦، ص٤١٨۔

علم عاجزی یا غرور کا باعث ہے:

﴿2822﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''جب بندہ عمل کی نیت سے علم حاصل کرتا ہے تو علم اس میں عاجزی پیدا کرتا ہے اور جب عمل کے علاوہ کے لئے علم حاصل کرتا ہے تو علم اس کے فخر وغرور میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔'' (۱)

ایک عالم باپ کا عبرت ناک انجام:

﴿2823﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل کے ایک عالم کے پاس کثیر تعداد میں لوگ جمع ہوتے جنہیں وہ وعظ ونصیحت کرتا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ایام یاد دلاتا۔ ایک دن اس نے اپنے ایک بیٹے کو کسی عورت کی طرف اشارہ کرتے دیکھ کر کہا: ''بیٹا! صبر کر!'' چنانچہ، وہ عالم اپنی چارپائی سے گرا جس کی وجہ سے اس کی کمر ٹوٹ گئی، اس کی بیوی کا حمل ضائع ہو گیا اور ایک لشکر میں اس کے بیٹے بھی قتل کر دیئے گئے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس وقت کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں عالم کو جا کر بتایئے کہ میں تیری اولاد میں کبھی صدیق پیدا نہ کروں گا کہ تیرا غصہ میرے لئے اتنا ہی تھا کہ تو نے کہا: بیٹا! صبر کر۔'' (۲)

﴿2824﴾......(الف) حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ایک نیک شخص کسی عابد کے پاس رہنے کے لئے اس کے گھر گیا، عابد کی ایک بیٹی بھی تھی، اس نے بیٹی سے کہا: میرے اس بھائی کو میری قوم نے امان دے دی ہے تم بھی اسے امان میں رکھنا اس کی عزت کرنا۔ شیطان نیک شخص کو مسلسل بہکاتا رہا حتی کہ وہ اس لڑکی سے زنا کر بیٹھا، لڑکی حاملہ ہو گئی اور کچھ عرصہ بعد اس کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا۔ نیک شخص خوف زدہ ہو گیا کہ اب اس پر حد جاری کی جائے گی۔ چنانچہ اس نے لڑکی کے والد سے کہا: یہ بچہ آپ مجھے دے دیں اس کی دیکھ بھال اور پرورش میں کروں گا۔ عابد نے بچہ اسے دے دیا۔ اس نے بچے کو کاندھے پر اٹھایا اور بنی اسرائیل کے نیک لوگوں کے مجمع میں جا کر کہنے لگا: ''اے لوگو! مجھ سے ہونے والی خطا کے

---

1 ......شعب الایمان، باب فی نشر العلم......الخ، الحدیث:۱۸۲۷، ج۲، ص۲۹۴، مفهومًا۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، بقیة زهد عیسٰی علیه السلام، الحدیث:۵۲٦، ص۱۳٤۔

ذریعے میں تمہیں ڈراتا ہوں جسے میں اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہوں (مجھے دیکھ کر عبرت حاصل کرو)۔"

خائن ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے:

﴿2824﴾......(ب) حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: "جب تم کسی عالم یا واعظ کے ہاں جاؤ اور اسے اپنے گھر میں نہ پاؤ تو اس کا گھر تمہیں اس کے حالات بیان کردے گا۔ پس تم نماز کے لئے چٹائی، قرآن مجید اور وضو کے لئے لوٹا دیکھو تو تم آخرت کے آثار دیکھ لوگے۔ اے لوگو! تمہارے چھوٹوں، بڑوں میں فاجروں کی کثرت ہوتی جارہی ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جو اچھی بات اور نیک اعمال کو ہمیشہ اپنائے رکھے۔ آدمی کے خائن ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ خیانت کرنے والوں کا امین ہو۔" (1)

﴿2825﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سیلاب کے زمانے میں ہم حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے ہمراہ کسی ڈھئی ہوئی بستی کے قریب سے گزرتے تو مُردوں کو جمع کرکے ان کے کفن وغیرہ کا اہتمام کرتے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جبہ پہنے کر کھجور کی چھال کی لگام دیئے ایک چھوٹے قد کے گدھے پر سوار ہو کر قبرستان کی طرف چل دیتے، راستے میں وعظ و نصیحت کرتے جاتے، جب قبرستان پہنچ جاتے تو آپ کے چہرے ہی سے ہمیں آپ کا غمزدہ ہونا معلوم ہو جاتا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ اشعار پڑھتے:

اَلَاحَیُّ الْقُبُوْرِوَمَنْ بِهِنَّهْ ... وُجُوْهٌ فِي التُّرَابِ أُحِبُّهُنَّهْ
فَلَوْ اَنَّ الْقُبُوْرَ اَجَبْنَ حَيًّا ... اِذًا لَّاجَبْنَنِيْ اِذْ زُرْتُهُنَّهْ
وَلٰكِنَّ الْقُبُوْرَ صُمْتُنَّ عَنِّيْ ... فَاَبَتْ بِحَسْرَةٍ مَّنْ عِنْدَهُنَّهْ

ترجمہ: منوں مٹی تلے قبروں میں رہنے والے کچھ لوگ ایسے ہیں جن سے میں محبت کرتا ہوں۔ اگر قبریں کسی زندہ سے کلام کرتیں تو ضرور مجھ سے بھی کرتیں کیونکہ میں ان کی زیارت کے لئے آیا ہوں۔ لیکن یہ خاموش ہیں اور خاموشی کی وجہ حسرت ہے جو انہیں اپنے پاس موجود لوگوں سے کلام نہیں کرنے دیتی۔

راوی کہتے ہیں: جب ہم آپ کی آواز سنتے تو آپ کے پاس آجاتے۔ آپ فرماتے: "بھلائی صرف جوانی میں

(1)......شعب الایمان، باب فی مباعدۃ الکفار......الخ، الحدیث: ۹۴۳۰، ج۷، ص۵۳۔

ہے۔"پھر تمام مردوں کو جمع کر کے نماز جنازہ پڑھاتے۔ (۱)

﴿2826﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں عرض کی: "ہم کسی قاری کو لے آئیں جو آپ کے پاس قرآن مجید پڑھا کرے؟" فرمایا: "جس عورت کا بچہ فوت ہو جائے وہ کسی نوحہ کرنے والی کی محتاج نہیں ہوتی۔" (قحط کے دنوں میں) ہم نے ان کی خدمت میں عرض کی: "آپ بارش کی دعا کیوں نہیں کرتے؟" فرمایا: "تم بارش کا انتظار کر رہے ہو جبکہ مجھے پتھر برسنے کا خوف ہے۔" (۲)

ایک کی قبول ہو اور ہزاروں کی نہ ہو:

﴿2827﴾...... حضرت سیِّدُنا حسین بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مُنیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع کو کہتے سنا کہ ایک تاجر ٹیکس وصول کرنے والوں کے پاس سے گزرا تو انہوں نے اس کی کشتی روک لی۔ تاجر نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ اس کے ہمراہ ٹیکس وصول کرنے والوں کی طرف چل دیئے۔ جب انہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آتے دیکھا تو عرض گزار ہوئے: "اے ابو یحییٰ! (آپ نے کیوں تکلیف کی) کوئی کام تھا تو پیغام بھیج دیا ہوتا۔" فرمایا: "اس کی کشتی چھوڑ دو۔" انہوں نے کہا: "چھوڑ دی۔" راوی کا بیان ہے کہ ٹیکس وصول کرنے والوں کے پاس ایک کوزہ تھا جس میں وہ لوگوں سے چھینا ہوا مال رکھتے تھے۔ ٹیکس وصول کرنے والوں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں عرض کی: "اے ابو یحییٰ! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمارے لئے دعا کیجئے!" فرمایا: "اس کوزے کو کہو کہ تمہارے لئے دعا کرے! میں تمہارے لئے کیسے دعا کروں جبکہ ہزاروں آدمی تمہارے لئے بددعا کرتے ہیں۔ کیا خیال ہے کہ ایک آدمی کی دعا قبول ہو جائے گی اور ہزاروں کی بددعا قبول نہ ہو گی۔" (۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

❶......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤١٧۔

❷......صفة الصفوة، الرقم:٥٢٢، مالك بن دينار، ج٣، ص١٩٢۔

❸......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٢٨۔

آٹے والا اور بکری والا:

﴿2828﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار ٹیکس وصولی کے دفتر میں داخل ہوئے تو ایک افسر کو اپنے پاؤں پر کمبل ڈالے بیٹھے دیکھا، اسی دوران اس کے سامنے کھانا رکھا گیا، یہ تمام صورت حال دیکھ کر آپ بڑے متعجب ہوئے، افسر نے آپ سے کہا: ''اے ابو یحیٰ! آیئے کھانا کھایئے!'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے یہ کھانا کھایا تو مجھے بھی اپنی ٹانگوں پر اسی طرح کمبل رکھنا پڑے گا۔'' اتنے میں افسر کا چچازاد بھائی آگے بڑھ کر عرض گزار ہوا: ''اے ابو یحیٰ! یہ میرا چچازاد بھائی ہے، یہ میری اور میرے اہل خانہ کی کفالت کرتا ہے، آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی نجات کے لئے دعا کر دیجئے!'' حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جانتے ہو تمہارے چچازاد بھائی کی مثال کیا ہے؟ اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جس نے لوگوں کا گوندھا ہوا آٹا کھالیا جس کے سبب اس کا پیٹ پھول گیا اور وہ مرگئی۔ اب آٹے کا مالک آٹا کھانے والے اور بکری کا مالک بکری کو مارنے والے کے لئے بددعا کر رہا ہے۔ تمہارے خیال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ان میں سے کس کی جلد قبول فرمائے گا (بکری کی طرح اس نے بھی خود ہی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا ہے)؟''

﴿2829﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''ثابت قدمی کے ساتھ دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرو۔''

﴿2830﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حارث بن عُبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''اگر لوگوں کو خاموش رہنے کا پابند کیا جائے تو پھر بھی وہ تھوڑی بہت باتیں ضرور کریں گے۔''

مزید علم کے حُصول میں کچھ بھلائی نہیں جب تک ......:

﴿2831﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن عبدالعزیز عُمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''میں نے حکمت کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ تمہارے لئے مزید علم حاصل کرنے میں کچھ بھلائی نہیں یا مزید علم حاصل کرنا تم پر لازم نہیں جب تک اس پر عمل نہ کرو جو تم جانتے ہو۔ ایسا کرنے والا اس شخص

کی طرح ہے جو لکڑیاں جمع کرے پھر ایک ساتھ باندھ کر انہیں اٹھانا چاہے تو نہ اٹھا سکے اس کے باوجود لکڑیوں کا اضافہ کرتا چلا جائے۔"[1]

﴿2832﴾...... حضرت سیِّدُنا عَبّاد بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: مجھے کتابیں پڑھنے کا بے حد شوق تھا، ایک مرتبہ میرا حاجیوں کی تربیت گاہ میں جانا ہوا تو انہوں نے مجھے بھی ایک کتاب دی، جب میں نے اسے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: "اے ابن آدم! جو تو جانتا ہے اس پر تو عمل نہیں کرتا پھر جو نہیں جانتا اسے حاصل کرنے کی کوشش کیوں کرتا ہے۔"

﴿2833﴾...... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن نعمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: "(اے لوگو!) اگر تم میں بے وقوف لوگ نہ ہوتے تو میں ایسا لباس پہنتا کہ غمزدہ شخص مجھے دیکھ کر رونے لگتا۔"

برا چرواہا:

﴿2834﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: "میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ قیامت کے دن ایک چرواہے کو بری حالت میں لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اے چرواہے! تو نے دودھ پیا، گوشت کھایا لیکن نہ تو گم شدہ بکری تلاش کی نہ بکری کے زخم پر پٹی باندھی اور نہ ہی بکریاں چرانے کا حق ادا کیا، آج تجھ سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔"[2]

دنیاوی مال و دولت سے بے رغبتی:

﴿2835﴾...... حضرت سیِّدُنا حَزْم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: "میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میرے لئے مقامِ جِیْل سے مقامِ اُبُلَّہ تک ایک گٹھلی یا مینگنی برابر بھی مال ہو، نہ ہی مجھے یہ بات خوش کرتی ہے کہ مقامِ جِسْر سے خُراسان تک ایک گٹھلی یا مینگنی برابر مال ہو، اگر میں تمہارے سامنے کسی بھی وقت اس کا ارادہ کروں تو میں ضرور بدنصیب ہوں۔"

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد لقمان عليه السلام، الحديث: ۲۷٦، ص ۸۹۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ۱۹۰۳، ص ۳۲۸۔

﴿2836﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''شیطان قراء کے ساتھ ایسے کھیلتا ہے جیسے بچے اخروٹ کے ساتھ کھیلتے ہیں۔'' (1)

مومن ومنافق اور بھیڑیا وبکری:

﴿2837﴾...... حضرت سیِّدُنا حسین بن ابوجعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا کہ ''مومن ومنافق کے درمیان صلح نہیں ہوسکتی جیسے بھیڑیئے اور بکری کے درمیان صلح نہیں ہوسکتی۔'' (2)

﴿2838﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالوہاب ثَقَفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''تم مومن کو (فکر آخرت کے سبب) بے رنگ وکمزور جبکہ منافق کو (دنیاوی غرور وتکبر کے سبب) شوخ رنگ وچمکتا پاؤ گے۔''

﴿2839﴾...... حضرت سیِّدُنا مرحوم عطار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّتَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: زبور شریف میں لکھا ہے کہ متکبر منافق مسکین کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ضرور منافق سے منافق کا بدلہ لے گا پھر تمام منافقین کو سزا دے گا۔ اس کی مثال یہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۠(۱۲۹) (پ۸، انعام:۱۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلط کرتے ہیں بدلہ ان کے کئے کا۔ (3)

اگر منافقین کی دُمیں ہوتیں......!

﴿2840﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اگر منافقین کی دُمیں ہوتیں تو مومنین زمین پر چلنے کے لئے جگہ نہ پاتے۔'' (4)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۱۱۹۳، ابو محمد حبیب بن محمد عجمی، ج۱۲، ص۵۷۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۱۶۷، مالك بن دینار، ج۵۶، ص۴۳۵۔

3 ......سیر اعلام البنلاء، الرقم:۲۰۱۱، احمد بن ابراهیم، ج۱۰، ص۱۱۴۔

4 ......قوت القلوب، الفصل الخامس والثلاثون فیه ذكر اتصال الایمان......الخ، ج۲، ص۲۲۹۔

﴿2841﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک رات تبالہ پہاڑ پر سے دکھ بھری آواز میں کوئی یہ کہتا سنائی دیا:

لِيَبْكِ عَلَى الْاِسْلَامِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا فَقَدْ اَوْشَكُوْا هَلْكٰى وَمَا قَدُمَ الْعَهْدُ

وَاَدْبَرَتِ الدُّنْيَا وَاَدْبَرَ خَيْرُهَا وَقَدْ مَلَّهَا مَنْ كَانَ يُوْقِنُ بِالْوَعْدِ

ترجمہ: رونے والے کو چاہئے کہ اسلام پر روئے کہ لوگ ہلاکت کے قریب ہو رہے ہیں اور زمانہ گزرتا جا رہا ہے۔ دنیا اور اس کی بھلائی پیٹھ پھیر کر جا رہی ہے اور وعدوں پر یقین رکھنے والا دنیا میں بے چین و بے قرار ہے۔

جب میں نے اس طرف دیکھا تو کوئی دکھائی نہ دیا۔ (1)

خوبصورت بدکار عورت کی مثال:

﴿2842﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو عون حکم بن سنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: توریت شریف میں لکھا ہے کہ خوبصورت بدکار عورت کی مثال اس خنزیر کی سی ہے جس کے سر پر تاج اور گلے میں سونے کا ہار ہو، اسے دیکھنے والا کہتا ہے: زیور کتنا خوبصورت اور چہرہ کتنا بدصورت ہے۔

مومن کی مثال:

﴿2843﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''لوگو! مومن اس بکری کی طرح ہے جس نے سوئی کھالی ہو، پھر مزید چارہ کھائے تو تکلیف کے سبب اسے کچھ لذت حاصل نہیں ہوتی ایسے ہی جب مومن کو غم آخرت لاحق ہوتا ہے تو دنیاوی نعمتوں سے اسے لذت حاصل نہیں ہوتی۔'' (2)

﴿2844﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سَرِی بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''مومن موتی کی طرح ہے کہ وہ جہاں بھی ہو خوبصورت ہی لگتا ہے۔''

﴿2845﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ

1 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، الاشعار فی رثاء عمر رضی اللّٰه عنه، الحديث: ٤٥٨٠، ج٤، ص٤٩۔

2 ......شعب الايمان، باب فی الخوف من اللّٰه، الحديث: ٩٦٤، ج١، ص٥٣٨۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے یہ کہتے سنا: ”میں لوگوں کو زخمی کر کے ان کے جسموں سے خون اور پیپ نکالتا ہوں اور آپ ہیں کہ تیل سے ان کے جسموں کی مالش کرتے ہیں۔ یعنی آپ انہیں رخصتیں بیان کرتے ہیں جبکہ میں ان پر سختی کرتا ہوں۔“

﴿2846﴾...... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ”عمل، قبول نہ ہونے کا خوف عمل کرنے سے بڑھ کر ہے۔“

ربّ کی عطائیں اور بندے کی خطائیں:

﴿2847﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوجعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”اے ابنِ آدم! میری طرف سے تجھے مسلسل بھلائی ہی پہنچ رہی ہے جبکہ تیری جانب سے میری طرف مسلسل برائی آرہی ہے، تجھے نعمتیں عطا فرما کر میں تجھ سے محبت کا اظہار کرتا ہوں جبکہ تو گناہوں کے ذریعے مجھ سے دشمنی مول لیتا ہے کہ ایک معزز فرشتہ مسلسل تیرے برے اعمال ہی میری بارگاہ میں لا رہا ہے۔“ (1)

حاکم کو برا نہ کہو بلکہ اپنی اصلاح کرو!

﴿2848﴾...... حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن خَلَف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں نے حکمت کی کسی کتاب میں پڑھا کہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:) میں اللہ ہوں، میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بندوں کے دل میرے قبضۂ قدرت میں ہیں، جو میری اطاعت کرتا ہے میں اس کے لئے بندوں کے دلوں میں رحم ڈال دیتا ہوں اور جو میری نافرمانی کرتا ہے میں اس کے لئے بندوں کے دلوں کو سزا سے بھر دیتا ہوں۔ تم خود کو بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں مصروف نہ رکھو بلکہ میری بارگاہ میں توبہ کرو میں انہیں تم پر مہربان بنادوں گا۔ (2)

﴿2849﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے لشکر کے ہمراہ خاردار ٹہنی پر بیٹھی

1 ......المجالسة وجواهر العلم، الحديث:١٨٢، الجزء الثاني، ج١، ص١٠٣، مفهومًا، عن وهب۔

2 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنيا، كتاب العقوبات، الحديث:٣٠، ج٤، ص٤٣٦۔

ایک بلبل کے پاس سے گزرے جو چہچہاتے ہوئے اپنی دم ہلا رہی تھی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ''جانتے ہو یہ کیا کہہ رہی ہے؟'' ہمراہیوں نے عرض کی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔'' فرمایا: ''یہ کہہ رہی ہے کہ میں نے آج اس ناپائیدار دنیا میں آدھا پھل کھایا ہے۔'' (۱)

عُلَما کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی:

﴿2850﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بن ابوجعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''قراء (علما) کی ہر گواہی قبول ہے سوائے ایک دوسرے کے خلاف دی جانے والی گواہی کے کیونکہ یہ باڑے میں بندھے بکروں سے بھی زیادہ آپس میں حسد کرتے ہیں۔''

﴿2851﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ (پ۲۸، الحشر: ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللّٰہ کے خوف سے۔

پھر فرمایا: ''میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو بندہ بھی (کما حقہ) قرآن پاک پر ایمان لاتا ہے اس کا دل (خوفِ خدا) سے پھٹ جاتا ہے۔'' (۲)

﴿2852﴾...... حضرت سیِّدُنا حَزْم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''اے عالم! تو اپنے علم کے ذریعے کھاتا اور اپنے علم پر فخر کرتا ہے اگر تو نے علم رضائے الٰہی کے لئے حاصل کیا ہوتا تو تیرا علم تجھ میں تیرے عمل کی صورت میں دکھائی دیتا۔'' (۳)

﴿2853﴾...... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ

---

1 ...... تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٢٦٦٢، سليمان بن داود، ج٢٢، ص٢٨٦۔

2 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ١٨٥٩، ص٣٢٢۔

3 ...... تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٣٥۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جو شخص عمل کی نیت سے علم حاصل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عمل کی توفیق عطا فرما دیتا ہے اور جو عمل کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے علم حاصل کرتا ہے تو وہ علم اس کے فخر وغرور میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔''

﴿2854﴾...... حضرت سیِّدُنا عُبَیْس بن مَرحوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: خطیب جو بھی بیان کرتا ہے (مرنے کے بعد) اس کا بیان اس کے عمل پر پیش کیا جاتا ہے اگر وہ سچا ہوتا ہے تو اس کی تصدیق کی جاتی ہے اور اگر جھوٹا ہوتا ہے تو آگ کی قینچی سے اس کے ہونٹ کاٹے جاتے ہیں اور جب بھی کاٹے جاتے ہیں پھر درست ہو جاتے ہیں (یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہتا ہے)۔ (۱)

نصیحت کرنے والے باعمل عالم کی شان:

﴿2855﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''میں تمہیں ان باتوں کا حکم دیتا ہوں جہاں تک میرا عمل بھی نہیں پہنچا (یعنی ان پر میں عمل نہیں کرتا لیکن میں جھوٹا نہیں) البتہ اگر میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں اور خود اس پر عمل پیرا ہوں تو اس دن میں جھوٹا ہوں گا۔'' ایک روایت میں اتنا زائد ہے: مجھے خبر ملی ہے کہ قیامت کے دن باعمل، نصیحت کرنے والے عالم کو بلا کر شاہی تاج پہنا کر اسے جنت کی خوشخبری دی جائے گی تو وہ عرض کرے گا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہاں اور بھی بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے اس مقام تک پہنچنے میں دنیا میں میری مدد کی تھی۔'' پھر انہیں بھی وہی مقام ومرتبہ دیا جائے گا جو اسے دیا گیا۔ پھر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ عزت کی بدولت ان تمام لوگوں کی قیادت کرتا ہوا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (۲)

دو قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو!

﴿2856﴾...... حضرت سیِّدُنا غالب قَطَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو دو قُبطی یعنی مصری چادریں اوڑھے اسی مسجد میں بیٹھے دیکھا جس میں بیٹھا کرتے تھے۔ آپ اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: ''دو قسم کے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو کیونکہ ان کی صحبت ہر

❶......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الکذب، الحدیث:۳۳، ج۵، ص۲۱۰۔

❷......الدر المنثور، پ۱۲، سورۃ الھود، تحت الایة:۸۸، ج۴، ص۴۶۸۔

مسلمان کے دل کو خراب کر دیتی ہے: (۱)......حد سے بڑھنے والا بدعتی اور (۲)......عیش پرست دنیادار۔'' (۱)

متقین کی مہمانی کا دن:

﴾2857﴿...... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی حیات میں بصرہ آیا لیکن ان سے ملاقات نہ ہوسکی۔ میں نے ان کا ذکر اپنے والد صاحب سے کیا تو انہوں نے کہا: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''قیامت متقین کی ضیافت کا دن ہے۔'' (۲)

﴾2858﴿...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں امیر بصرہ بلال بن ابی بُردہ کے پاس گیا وہ اپنے خیمہ میں بیٹھا تھا، میں نے سوچا کہ آج یہ تنہا ہے (نصیحت اس پر اثر انداز ہوسکتی ہے) لہٰذا بطورِ عبرت اس کے سامنے کسی کا واقعہ بیان کرتا ہوں، پھر سوچا کہ کسی ایسے شخص کا واقعہ بیان کرتا ہوں جو دنیاوی اعتبار سے اس سے بہتر تھا۔ چنانچہ، میں نے کہا: ''جانتے ہو یہ خیمہ کس نے تعمیر کروایا تھا؟ (پھر خود ہی جواب دیا:) یہ خیمہ، مسجد اور دیگ عبید اللہ بن زیاد نے اپنے دورِ حکومت میں بنوائی تھی، پھر کسی معاملے کی وجہ سے وہ یہاں سے فرار ہوگیا لیکن اسے پکڑ کر قتل کر دیا گیا۔ پھر بشر بن مروان کو بصرہ کا امیر بنا دیا گیا۔ پھر لوگوں نے بتایا کہ خلیفہ کا بھائی بصرہ میں انتقال کر گیا تو اس کے جنازے میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اسی دوران ایک حبشی کا بھی انتقال ہوگیا، اس کے جنازے کو بانس کی چارپائی پر رکھا گیا پھر دونوں کو دفن کر دیا گیا۔ (مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں:) یوں ہی میں امرا کے قصے بیان کرتے کرتے اس تک پہنچ گیا۔ میں نے دل میں کہا: (اے بلال!) تیرے لئے کوفہ میں ایک مکان بنایا گیا ہے تو اسے اس وقت دیکھے گا جب تجھے گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا جائے گا، طرح طرح کی اذیتیں دی جائیں گی حتی کہ تجھے وہیں قتل کر دیا جائے گا۔ (۳)

کمزور دین والا:

﴾2859﴿...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

❶......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۱۶۷، مالك بن دینار، ج۵۶، ص۴۴۳، باختصار۔

❷......الدر المنثور، پ۱، سورة البقرة، تحت الآیة:۲، ج۱، ص۶۳۔

❸......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۹۷۷، بلال بن ابی بردة، ج۱۰، ص۵۱۵۔

الْغَفَّار کے زمانے میں دیباجۃ الحرم لوگوں میں خوبصورت ترین اور شہنشاہِ روم کی بیٹی کو کہا جاتا تھا۔ایک مرتبہ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا کہ''مرد یا تو دیباجۃ الحرم سے یا کسی ایسی لڑکی سے شادی کرتا ہے جس کے باپ نے اسے ناز ونعم میں رکھا ہو اور شادی کی عمر کو پہنچنے تک وہ مکھن کے پیڑے کی طرح ہو، شادی کے بعد اسے دل میں بسالیتا ہے اور کہتا ہے: تجھے کس چیز کی خواہش ہے؟ وہ کئی چیزوں کی خواہش کا اظہار کرتی ہے۔ بخدا! ایسے شخص کا دین کمزور ہے، اسے چاہئے کہ کسی یتیم وکمزور لڑکی سے شادی کرے، اسے اچھے کپڑے پہنائے، اچھی طرح دیکھ بھال کرے اس پر وہ اجر وثواب کا مستحق ہوگا۔'' (۱)

﴿2860﴾...... حضرت سیِّدُنا عون بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں ایک آدمی کی عمر پانچ سو سال ہوئی، موت کے وقت اس سے پوچھا گیا: ''کیا تو موت کو پسند کرتا ہے؟'' اس نے کہا: ''افسوس! روح سے جدائی کون پسند کرتا ہے۔'' (۲)

﴿2861﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوعون حکم بن سنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اکثر یہ دعا کرتے: ''(اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) تو ہی بندوں کو نیک بناتا ہے لہٰذا ہمیں بھی نیک بنادے تاکہ ہم بھی نیکوں میں شمار کئے جائیں۔'' (۳)

خوش بخت کون؟

﴿2862﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز بن عبدالصمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''زبور شریف میں لکھا ہے کہ خوشخبری ہے اس کے لئے جو نہ تو گنہگاروں کے راستے پر چلتا ہے نہ فضولیات میں مشغول رہنے والوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے اور نہ ہی ٹھٹھا کرنے والوں کے پاس ٹھہرتا ہے کیونکہ اس کا مقصد صرف معرفت الٰہی کا حصول ہے وہ اسی کی طلب میں کوشاں رہتا اور اسی کے متعلق گفتگو کرتا ہے۔ اس کی مثال اس درخت کی سی ہے جو پانی کے درمیان ہے اس کا کوئی پتہ نیچے نہیں گرتا اور اس طرح کا ہر عمل مکمل ہے

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:۱۸۷۵، ص۳۲٤۔

2 ......الزهد الكبير للبيهقي، الحديث:۶۲۲، ص۲۳۵۔

3 ......شعب الايمان، باب فى معالجة كل ذنب بالتوبة، الحديث:۷۳۱۵، ج۵، ص٤۶۸۔

اس میں سے کچھ بھی ضائع نہیں ہوتا۔“ (۱)

﴿2863﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ”جو اپنے عمل میں مخلص ہو وہ گفتگو بھی اچھی کرتا ہے اور جو اپنے عمل میں مخلص نہ ہو وہ گفتگو بھی اچھی نہیں کرتا اور جو لوگ کسی دنیاوی بات پر متفق ہو جاتے ہیں وہ ذلیل ورسوا ہو جاتے ہیں۔“ (۲)

شیطان ابن آدم کی تاک میں ہے:

﴿2864﴾...... حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن عبدالعزیز بن عبدالصمد عَمِّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ”میں نے حکمت کی کتابوں میں پڑھا کہ تیز آندھی جس طرح درخت کو ہلا کر رکھ دیتی ہے اسی طرح شیطان کو بھی اقتدار واختیار حاصل ہے کہ وہ انسان کو نیکی کی راہ سے بہکا دے۔“

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مشابہت:

﴿2865﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ہر قبیلہ سے ایک منتخب فرد یعنی میں، حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی، حضرت سیِّدُنا یزید رَقاشی، حضرت سیِّدُنا زیاد نُمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور ہم جیسے دیگر کئی لوگ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں دیکھ کر فرمایا: ”تم لوگ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے کتنی مشابہت رکھتے ہو۔“ پھر فرمایا: ”تمہارے سر اور داڑھیاں (توہو بہو ان کے مشابہ ہیں)۔ بخدا! تم مجھے اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہو مگر یہ کہ وہ فضیلت میں تمہارے درجہ کو پالیں، بے شک میں سحری کے وقت تمہارے لیے ضرور دعا کروں گا۔“ (۳)

﴿2866﴾...... حضرت سیِّدُنا معلّٰی وراق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: ایک روز ہم حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر تھے، آپ گفتگو فرما رہے تھے کہ اسی دوران حضرت سیِّدُنا ابو عُبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھجور کی چھال کی رسی لے کر آئے جس کے دونوں کونوں پر پھندے بنے ہوئے تھے، ایک پھندا اپنے گلے

---

1 ...... الدرالمنثور، پ۱۵، سورة الاسراء، تحت الآية:۵۵، ج۵، ص۳۰۴۔

2 ...... تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۷۱۶۷، مالك بن دينار، ج۵۶، ص۴۲۶۔

3 ...... المرجع السابق، ص۳۹۸۔

میں اورایک حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے گلے میں ڈال کرفرمایا: ''اے مالک بن دینار! ذرا غور کرو! اگر میں اورتم اس حالت میں بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں تو اس وقت تم کیا کہو گے؟'' (ان کا اتنا کہنا تھا کہ) حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار رونے لگے اورلوگوں کو بھی رلا دیا۔ (۱)

گناہوں کا سبب:

﴿2867﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''کسی اہل علم کا قول ہے کہ میں نے ہر گناہ کے متعلق غور کیا تو اس کا سبب مال کی محبت کو پایا، تو جس نے اپنے دل سے مال کی محبت کو نکال پھینکا اس نے سکون حاصل کرلیا۔''

﴿2868﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''مجھے خبر ملی ہے کہ جب حضرت سیِّدُ نا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کومبعوث فرمایا گیا تو دنیا اوندھے منہ گر پڑی پھر ان کے بعد لوگوں نے اسے اٹھالیا، پھر جب پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کومبعوث فرمایا گیا تو دنیا پھر اوندھے منہ گر پڑی لیکن جب ہمارا اس سے واسطہ پڑا تو ہم نے بھی اسے اٹھالیا۔'' (۲)

﴿2869﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابوعیسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے وصال کے وقت ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری طرف دیکھ کرفرمایا: ''ابویحییٰ کی کوشش اسی دن (کو بہتر بنانے) کے لئے تھی۔'' (۳)

ترغیب کے لئے سراپا ترغیب بنئے!

﴿2870﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُ نا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی:

---

1 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الرقۃ والبکاء، الحدیث:۲۸۳، ج۳، ص۲۲۶۔

2 ......الدرالمنثور، پ۳، سورۂ ال عمرٰن، تحت الآیۃ:۴۸، ج۲، ص۲۰۳، باختصار۔

3 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۷۱۶۷، مالك بن دینار، ج۵۶، ص۴۳۸۔

''اے عیسیٰ! پہلے اپنے نفس کو نصیحت کرو اگر وہ قبول کرلے تو پھر لوگوں کو نصیحت کرو، ورنہ مجھ سے حیا کرتے رہو۔'' (۱)

﴿2871﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''آخری زمانہ میں ہوا اور تاریکی ہوگی لوگ گھبرا کر (دنیادار) علما کے پاس جائیں گے تو انہیں مسخ شدہ پائیں گے۔'' (۲)

﴿2872﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سعید بن شبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے ہمیشہ مسجد میں رہنے والے ایک نوجوان سے فرمایا: ''ٹیکس وصول کرنے والوں سے تمہارے لئے بات کروں کہ تم ان کے ساتھ کام کرو اور وہ تمہارے لئے کچھ روزینہ مقرر کردیں؟'' اس نے کہا: ''اے ابو یحییٰ! آپ کا جو جی چاہے کریں۔'' پھر اس نوجوان نے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور اپنے سر میں ڈالنے لگا۔

سانپوں کی اولاد:

﴿2873﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو عون حکم بن سنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بیت المقدس میں داخل ہوئے تو لوگوں کو خرید فروخت میں مصروف پایا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی چادر کو بل دیا اور لوگوں کو مار کر فرمانے لگے: ''اے سانپوں کی اولاد! تم نے مساجد کو بازار بنا رکھا ہے۔'' (۳)

مرے ہوئے کتے کی برائی سے بھی بچو!

﴿2874﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو عون حکم بن سنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے حواریوں کے ہمراہ ایک مرے ہوئے کتے کے پاس سے گزرے تو حواریوں نے کہا: ''یہ کتا کس قدر بدبودار ہے؟'' حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ''اس کے دانت کتنے سفید ہیں؟'' گویا آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے انہیں وعظ

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، من مواعظ عیسٰی علیہ السلام، الحدیث: ۳۰۰، ص۹۳۔

2 ......تاریخ بغداد، الرقم: ۷۱۵۸، المؤمل بن اھاب، ج۱۳، ص۱۸۲۔

3 ......تفسیر القرطبی، پ۱۸، سورۃ النور، تحت الآیۃ: ۳۶، ج۱۲، ص۲۰۷۔

ونصیحت کرتے ہوئے مردار کتے کی غیبت سے بھی منع فرمایا۔ (۱)

﴿2875﴾...... حضرت سیِّدُ نا فطر بن حماد بن واقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''ایک عبادت گزار نوجوان میرے پاس آیا کرتا تھا، ایک مرتبہ اسے ٹیکس وصولی کے لئے پل پر کھڑا کر دیا گیا، ایک دن اسے آزمائش کا سامنا کرنا پڑا، وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک کشتی وہاں سے گزری، اس کے ساتھیوں نے کشتی والوں کو آواز دی قریب آؤ تاکہ عامل تم سے ایک بطخ بطور ٹیکس وصول کرے۔ اس نوجوان نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور دو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ! سُبْحَانَ اللّٰہ! کہا یعنی ایک نہیں بلکہ دو بطخیں۔'' راوی کا بیان ہے کہ میرے والد صاحب جب بھی یہ قصہ بیان کرتے تو رو پڑتے جبکہ پاس بیٹھے لوگ خوب ہنستے۔

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے:

﴿2876﴾...... حضرت سیِّدُ نا فطر بن حماد بن واقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ میں ایک قبر پر گیا تو وہاں یہ اشعار لکھے دیکھے:

يٰاَيُّهَا الرَّكْبُ سِيْرُوْا اَنَّ غَايَتَكُمْ ... اَنْ تُصْبِحُوْا ذَاتَ يَوْمٍ لَا تَسِيْرُوْنَا

حُثُّوْا الْمَطَايَا وَاَرْخُوْا مِنْ اَزِمَّتِهَا ... قَبْلَ الْمَمَاتِ وَقُضُوْا مَا تَقْضُوْنَا

كُنَّا اُنَاسًا كَمَا كُنْتُمْ فَغَيَّرَنَا ... دَهْرٌ فَسَوْفَ كَمَا كُنَّا تَكُوْنُوْنَا

ترجمہ: اے سواروں کی جماعت! خوب سیر و سیاحت کرو کیونکہ تمہاری انتہا کا ایک دن مقرر ہے جس دن تم سیر نہیں کر سکو گے۔ اپنی سواریوں کی لگام ڈھیلی چھوڑ کر انہیں سرپٹ دوڑاؤ اور مرنے سے پہلے پہلے اپنی ضرورتیں پوری کر لو۔ پہلے ہم بھی تمہاری طرح تھے زمانے نے ہمیں بدل دیا اور عنقریب تم بھی ہماری طرح ہو جاؤ گے۔ (۲)

دنیا کا امیدوار:

﴿2877﴾...... حضرت سیِّدُ نا عُبیدُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار ایک شخص کے قریب سے گزرے جو کھجور کے پودے لگا رہا تھا، آپ وہاں سے جلد گزر گئے، کچھ عرصہ

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الغیبة و النمیمة، الحدیث:۱۵۹، ج۴، ص۴۱۹۔

2 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب القبور، الحدیث:۲۰۰، ج۶، ص۱۰۲-۱۰۱۔

بعد دوبارہ وہاں سے گزر ہوا تو دیکھا کہ وہ پودے پھل دار ہو چکے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کھجور لگانے والے کے بارے میں دریافت فرمایا تو کسی نے بتایا کہ وہ انتقال کر چکا ہے۔ اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ اشعار کہے:

مُؤَمِّلُ دُنْیَا لِتَبْقٰی لَہٗ ۔۔۔ فَمَاتَ الْمُؤَمِّلُ قَبْلَ الْاَمَلْ

یُرَبِّیْ فَسِیْلًا وَیُعْنٰی بِہٖ ۔۔۔ فَعَاشَ الْفَسِیْلُ وَمَاتَ الرَّجُلْ

ترجمہ: آدمی نے دنیا سے امید لگائی کہ وہ اس کے پاس رہے گی لیکن امیدوار امید پوری ہونے سے پہلے ہی موت کا شکار ہو گیا۔ اس نے کھجور کی پرورش ونگہداشت کی پھر کھجور کا درخت تو باقی رہا لیکن وہ شخص دنیا سے چلا گیا۔ (1)

اپنے اہل وعیال پر رحم کرو!

﴿2878﴾...... حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَہَّاب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز درست نہیں پڑھ رہا تھا، فرمایا: ''مجھے اس کے اہل وعیال پر رحم آرہا ہے۔'' پوچھا گیا: ''اے ابو یحییٰ! نماز غلط یہ شخص پڑھ رہا ہے اور آپ کو اس کے اہل خانہ پر رحم آرہا ہے؟'' فرمایا: ''اس لئے کہ یہ ان میں سب سے بڑا ہے اور وہ اسی سے سیکھتے ہیں۔'' (2)

پہچان کے لئے عمل ہی کافی ہے:

﴿2879﴾...... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''تم کبھی ایسے شخص سے ملتے ہو جو زبان سے تو ایک لفظ بھی نہیں کہتا مگر اس کا ہر ہر عمل اس کے معمولات کو واضح کر دیتا ہے۔'' (3)

﴿2880﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار جب اپنی عبادت گاہ میں تشریف لاتے تو یہ دعا کرتے: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تو جنت اور جہنم میں رہنے والے کو جانتا ہے، معلوم نہیں کہ مالک کا ٹھکانا کیا ہوگا؟'' پھر رونے لگتے۔

---

1 ......تاریخ بغداد، الرقم:٦٦٥٨، عمرو بن عثمان بن قنبر، ج١٢، ص١٩٣، بتغیر، عن سیبویه۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٢٢، مالك بن دينار، ج٣، ص١٩٣۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٢٦٢٣، سلمة بن كلثوم الكندي، ج٢٢، ص١١٥۔

ایک لقمہ صدقہ کرنے کی برکت:

﴿2881﴾...... حضرت سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ کسی درندے نے ایک عورت کا بچہ اٹھالیا، جیسے ہی عورت نے ایک لقمہ صدقہ کیا تو درندے نے بچے کو چھوڑ دیا۔ ہاتف غیب سے آواز آئی: لقمے کے بدلے لقمہ۔" (1)

برے ہم نشیں سے بہتر:

﴿2882﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک کتے کو حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے پیچھے پیچھے چلتے دیکھا تو کہا: "اے ابویحییٰ! آپ کے ساتھ یہ؟" فرمایا: "یہ بُرے ہم نشیں سے بہتر ہے۔" (2)

﴿2883﴾...... حضرت سیِّدُنا حماد بن واقِد صفار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّتَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ تنہا تشریف فرما تھے، قریب ہی ایک کتا آپ کی طرف منہ کئے بیٹھا تھا، میں اسے بھگانے کے لئے آگے بڑھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "اسے بیٹھا رہنے دو یہ بُرے ہم نشیں سے بہتر ہے اور مجھے تکلیف بھی نہیں دیتا۔" (3)

﴿2884﴾...... حضرت سیِّدُنا بکر بن محمد عابد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار امیرِ بصرہ کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے کہا: "میرے لئے دعا کیجئے!" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "میں تیرے لئے دعا کیسے کروں تیرے دروازے پر آنے والے کتنے ہی مظلوم تجھے بددعائیں دیتے ہیں۔"

انسان کی حقیقت:

﴿2885﴾...... حضرت سیِّدُنا سلام بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ راستے میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی ملاقات بلال بن ابی بُردہ سے ہوئی، اس کے گرد لوگ جمع تھے، بلال نے آپ سے

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٢٢، مالك بن دينار، ج٣، ص١٩١۔

2 ......المعجم الاوسط، الحديث:٦٤١، ج١، ص١٩٢۔

3 ......الزهد الكبير للبيهقي، الحديث:١٥٨، ص١٠٢، بتغير۔

کہا: ''کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کیوں نہیں! ابتدا میں تو نطفہ تھا پھر مردار ہوگا اور تیرا انجام (قبر کے) کیڑے ہوں گے۔'' لوگوں نے آپ کو مارنا چاہا تو اس نے کہا: ''یہ مالک بن دینار ہیں۔'' چنانچہ، اسے وہیں چھوڑ کر آپ آگے بڑھ گئے۔

﴿2886﴾...... حضرت سیِّدُنا اَصمعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مُہَلَّب بن ابوصفرہ متکبرانہ چال چلتے ہوئے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے قریب سے گزرا۔ آپ نے اس سے فرمایا: ''کیا تجھے معلوم نہیں کہ جنگ کے علاوہ اس طرح چلنا ناپسند کیا جاتا ہے۔'' مہلب کہنے لگا: ''کیا آپ مجھے نہیں جانتے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں تجھے اچھی طرح جانتا ہوں۔'' اس نے کہا: ''(اچھا!) تو میرے بارے میں کیا جانتے ہیں؟'' فرمایا: ''تیری ابتدا کیا ہے گندے پانی سے بنا نطفہ اور انجام بدبودار مردار اور زندگی بھر (پیٹ میں) پاخانہ اٹھائے پھرتا ہے۔'' مہلب نے کہا: ''اب آپ نے مجھے صحیح پہچانا ہے۔''

﴿2887﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کا قرآن مجید چوری ہو گیا، آپ نے اپنے ساتھیوں کو وعظ و نصیحت کی تو وہ تمام رونے لگے، آپ نے فرمایا: ''ہم میں سے ہر ایک رو رہا ہے، پھر چور کون ہے؟'' (1)

بازار کا فائدہ اور نقصان:

﴿89-2888﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''بازار جانے سے مال میں تو اضافہ ہوتا ہے لیکن دین ختم ہو جاتا ہے۔''

﴿2890﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''اے لوگو! تم مجھ سے مٹکے کی نبیذ کے بارے میں تو سوال کرتے ہو لیکن اس کی قیمت کے بارے میں نہیں پوچھتے اور نہ ہی یہ پوچھتے ہو کہ یہ کہاں سے آئی؟ اور اس کی قیمت کہاں سے حاصل ہوئی؟''

﴿2891﴾...... حضرت سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار

(1)......عیون الاخبار، کتاب الزھد، ج۲، ص۳۱۹۔

سے کسی نے پوچھا: ''آپ لوگوں پر ان کے لباس اور کھانے کے بارے میں سختی کیوں کرتے ہیں؟'' آپ نے فرمایا: ''حلال کماؤ اور جو جی میں آئے پہنو۔''

فضول گفتگو چھوڑ دو!

﴿2892﴾ ...... حضرت سیِّدُنا کنانہ بن جبلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''تمہارے اعمال لکھنے والے فرشتے اگر روزانہ تم سے ان صحیفوں کی قیمت طلب کریں جن میں وہ تمہارے اعمال لکھتے ہیں تو تم اپنی بہت سی فضول باتیں چھوڑ دو، لیکن یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ ان صحیفوں کو تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے تم اپنے آپ کو (فضول باتوں سے) کیوں نہیں روکتے؟'' (۱)

نہر کی صدا:

﴿2893﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: مجھے خبر ملی ہے کہ ایک نوجوان گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد غسل کے لئے ایک نہر پر آیا تو اسے اپنا گناہ یاد آ گیا، وہ حیا کرتے ہوئے غسل کرنے سے رُک گیا اور پیچھے ہٹ گیا، اچانک نہر سے آواز آئی: ''اے گنہگار! اگر تو میرے قریب آتا تو میں تجھے ہلاک کر دیتی۔'' (۲)

﴿2894﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سیار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّتَّار حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب کسی مرنے والے کے گھر کے پاس سے گزرتے تو اس کے قریب ٹھہر کر پکارتے: ''افسوس ہے تیرے ان مالکان پر جن کی وراثت میں تو ہے، پہلے گزر جانے والے بھائیوں کے ساتھ جو تو نے کیا وہ اس سے عبرت کیوں نہیں پکڑتے؟'' (۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤١٨۔

2 ......موسوعة الامام ابن ابى الدنيا، كتاب التوبة، الحديث: ١٧١، ج٣، ص٤٢٠۔

3 ......موسوعة الامام ابن ابى الدنيا، كتاب قصر الامل، الحديث: ٣٢١، ج٣، ص٣٧٢۔

سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی احادیث

حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اور اَجِلَّہ تابعین میں سے حضرت سیِّدُ نا حسن بصری، حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین، حضرت سیِّدُ نا قاسم بن محمد اور حضرت سیِّدُ نا سالم بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی روایات میں سے چند درج ذیل ہیں:

بے عمل خطبا و واعظین کا انجام:

﴿2895-96﴾...... حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''معراج کی رات میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے جب بھی کاٹے جاتے دوبارہ درست ہو جاتے۔ میں نے پوچھا: ''اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟'' بتایا: ''یہ آپ کی امت کے خطبا ہیں، یہ جو کچھ کہتے تھے اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ یہ قرآن کریم کی تلاوت تو کرتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے (۱) ۔'' (۲)

حکمت کی اصل اور عمل کا سردار:

﴿2897﴾...... حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 439** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: (صاحب) مرقات نے فرمایا کہ خطباء میں بے عمل عالم، واعظ، شاعر سب ہی داخل ہیں۔ خیال رہے کہ بے عمل عالم سے بدعمل عالم زیادہ برا بھی ہے خطرناک بھی۔

2 ......شعب الایمان، باب فی نشر العلم......الخ، الحدیث: ۱۷۷۳، ج ۲، ص ۲۸۳۔

''خشیتِ الٰہی ہر حکمت کی اصل ہے۔ تقویٰ عمل کا سردار ہے۔ جس شخص میں اس درجے کا تقویٰ نہ ہو جو تنہائی میں اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے روکے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کے کسی عمل کی کچھ پروا نہیں۔'' (۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ تو حیا فرمائے لیکن بندہ حیا نہ کرے!

﴿2898﴾...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے خبر دی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''مجھے اپنی عزت وجلال، وحدانیت اور مخلوق کے میری طرف محتاج ہونے، مجھے اپنے عرش پر (اپنی شان کے مطابق) استوا کرنے اور اپنی رفعت شان کی قسم! میں اپنے اس بندے اور بندی کو عذاب دینے سے حیا کرتا ہوں جنہیں اسلام میں بڑھاپا پہنچا ہو۔'' حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: یہ بیان کرتے وقت میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روتے دیکھ کر رونے کی وجہ پوچھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اس شخص کی وجہ سے رونا آرہا ہے جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی حیا فرماتا ہے لیکن وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا نہیں کرتا (کہ اس کی نافرمانی سے باز آجائے)۔'' (۲)

﴿2899﴾...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دین کو ایسے لوگوں سے بھی تقویت دے گا جن کا دین میں کچھ حصہ نہیں (۳)۔'' (۴)

---

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الورع، الحدیث: ۱۱، ج۱، ص۱۹۶۔

2 ......میزان الاعتدال، حرف المیم، الرقم: ۸۲۱۹، محمد بن عبداللہ الانصاری، ج۳، ص۵۷۴۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 195** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: بعض لوگ دینی خدمات کریں گے جن سے اسلام کو قوت پہونچے مسلمان ان سے فائدے اٹھائیں گے مگر وہ خود اس کے فائدوں سے محروم رہے جیسے کوئی ریاکار مسجد، خانقاہ، مدرسہ دینی بنا جاوے لوگ فائدے اٹھائیں یہ خود اپنی خراب نیت کی وجہ سے ثواب نہ پائے یا جیسے کوئی شخص صدقات جاریہ قائم کرے مگر اس کا خاتمہ خراب ہو جاوے لوگ اس کے صدقات کی وجہ سے جنتی بن جاویں وہ خود دوزخی ہو الٰہی تیری پناہ لہٰذا کوئی اپنے اعمال پر نازاں نہ ہو رب (عَزَّوَجَلَّ) کا فضل مانگتا رہے۔

4 ......صحیح ابن حبان، ذکر البیان بأن الامراء......الخ، الحدیث: ۴۵۰۰، ج۷، ص۲۵۔

﴿2900﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی سند سے حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے لہٰذا بال دھوؤ اور کھال صاف کرو۔'' (۱)

﴿2901﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کی سند سے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگ حج و عمرہ کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے لوٹوں گی؟'' راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ہمراہ مقام تنعیم کی طرف بھیجا جو انہیں اپنے پیچھے سواری پر سوار کر کے لے گئے، پس آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عمرہ ادا کیا۔ (۲)

سخاوتِ مصطفٰے:

﴿2902﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک یہودی کے قریب سے گزرے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو قمیصیں زیب تن فرما رکھی تھیں۔ یہودی نے عرض کی: ''اے ابو القاسم! مجھے پہننے کے لئے کچھ دیجئے!'' تو پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عمدہ قمیص اتار کر یہودی کو پہنا دی۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اگر آپ اسے دوسری قمیص پہنا دیتے (تو بہتر ہوتا)۔'' سیِّدُ الْاَسْخِیَا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر! تمہیں معلوم نہیں کہ ہمارے صحیح اور ہر باطل سے جدا دین میں بخل نام کی کوئی چیز نہیں، میں نے اسے عمدہ قمیص اس لئے پہنائی تاکہ یہ اسلام کی طرف زیادہ راغب ہو۔'' (۳)

---

1 ...... سنن ابی داود، کتاب الطھارۃ، باب فی الغسل من الجنابۃ، الحدیث:۲۴۸، ج۱، ص۱۱۷۔

2 ...... صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوہ الاحرام......الخ، الحدیث:۱۲۱۱، ص۶۲۷۔

3 ...... تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ، کتاب اللباس والزینۃ والطب، الحدیث:۴۳، ج۲، ص۲۷۸۔

کامل مومن کی نشانی:

﴿2903﴾...... حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے حضرت سیِّدُ نا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن میں دو خصلتیں کبھی جمع نہیں ہوتیں: (۱)...... بدخلقی اور (۲)...... کنجوسی[1]۔“ [2]

برے اعمال کی سزا:

﴿2904﴾...... حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُ نا خلاص بن عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی ٔ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تمام جہانوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے قبضۂ قدرت میں ہیں، بندے جب میری فرمانبرداری کریں گے تو میں ان کے بادشاہوں کے دل ان پر رحمت والفت سے بھر دوں گا اور جب بندے میری نافرمانی کریں گے تو ان کے دل ناراضی وسزا کے ساتھ پھیر دوں گا کہ وہ انہیں سخت عذاب چکھائیں گے۔ تو تم اپنے کو بادشاہوں پر بددعا کرنے میں مشغول نہ کرو بلکہ اپنے کو ذکر وعاجزی میں مشغول کرو تاکہ میں تمہیں بادشاہوں سے کفایت کروں۔“ [3]

❀❀❀❀❀❀

---

[1] ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 75** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی کامل مومن بھی ہو اور ہمیشہ کا بخیل اور بدخلق بھی، اگر اتفاقاً اس سے بخل یا بدخلقی صادر ہو جائے تو فوراً وہ پشیمان بھی ہو جاتا ہے۔ اس کے ایک معنیٰ یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ مومن نہ بخیل ہوتا ہے نہ بدخلق، جس دل میں ایمان کامل جاگزیں ہو تو اس دل سے یہ دونوں عیب نکل جاتے ہیں (لمعات) خیال رہے کہ بدخلقی اور ہے غصہ کچھ اور، اللہ تعالیٰ کے لئے غصہ کرنا عبادت ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے: اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ (پ ۲۶، الفتح: ۲۹، ترجمۂ کنز الایمان: کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل) ہماری اس شرح سے حدیث پر نہ یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ بعض مومن بخیل بھی ہوتے ہیں اور بدخلق بھی، کیونکہ وہ یا تو مومن کامل نہیں ہوتے یا ان کے یہ عیب عارضی ہوتے ہیں، اور نہ یہ اعتراض رہا کہ یہ حدیث قرآن کریم کے خلاف ہے کہ قرآن کریم نے بعض غصوں کی تعریف فرمائی ہے۔

[2] ...... سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی البخل، الحدیث: ۱۹۶۹، ج۳، ص۳۸۷۔

[3] ...... المعجم الاوسط، الحدیث: ۸۹۶۲، ج۶، ص۳۳۵۔

تفصیلی فہرست

﴿......علم سیکھنے سے آتا ہے......﴾

فرمانِ مصطفٰے: ''علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور وفکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث: ۹۲۹، ج۱۹، ص۳۹۵)

ماٰخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
قرآن پاک	کلام باری تعالی	مکتبة المدینه١٤٣٢هـ
ترجمۂ کنزالایمان	اعلی حضرت امام احمد رضاخان رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ١٣٤٠هـ	مکتبة المدینه١٤٣٢هـ
اللباب فی علوم الکتاب	ابوحفص عمر بن علی ابن عادل دمشقی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٨٨٠هـ	دارالکتب العلمیه١٤١٩هـ
روح البیان	امام شیخ اسماعیل حقی البروسوی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی١١٣٧هـ	کوئٹه پاکستان
تفسیر عبد الرزاق	امام حافظ ابوبکرعبدالرزاق بن همام رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٢١١هـ	دارالکتب العلمیه١٤١٩هـ
تفسیر ابن ابی حاتم	امام ابومحمد عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی٣٢٧هـ	المکتبة العصریه
تفسیرالبغوی	امام ابومحمدحسین بن مسعودبغوی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٥١٦هـ	دارالکتب العلمیه١٤١٤هـ
تفسیر ابن کثیر	ابوالفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی٧٧٤هـ	دارالکتب العلمیه١٤١٩هـ
تفسیرغرائب القرآن	علامه نظام الدین حسن بن محمدنیشاپوری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی٧٢٨هـ	دارالکتب العلمیه١٤١٦هـ
زادالمسیرفی علم التفسیر	ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمدجوزی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی٥٩٧هـ	المکتب الاسلامی١٤٠٤هـ
الدرالمنثور	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٩١١هـ	دارالفکربیروت١٤٠٣هـ
تفسیرالقرطبی	ابوعبداللہ محمدبن احمدانصاری قرطبی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٦٧١هـ	دارالفکربیروت١٤٢٠هـ
صحیح البخاری	امام محمدبن اسماعیل بخاری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی٢٥٦هـ	دارالکتب العلمیه١٤١٩هـ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٢٦١هـ	دارابن حزم١٤١٩هـ
سنن ابی داود	امام ابوداودسلیمان بن اشعث سجستانی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی٢٧٥هـ	داراحیاء التراث العربی١٤٢١هـ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمة اللہ علیہمتوفّٰی٢٧٩هـ	دارالفکربیروت١٤١٤هـ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمة اللہ علیہمتوفّٰی٣٠٣هـ	دارالکتب العلمیه١٤٢٦هـ
سنن ابن ماجه	امام محمد بن یزید القزوینی الشهیربابن ماجه رحمة اللہ علیہمتوفّٰی٢٧٣هـ	دارالمعرفه بیروت١٤٢٠هـ
الموطا	امام مالک بن انس اصبحی حمیری رحمة اللہ علیہمتوفّٰی١٧٩هـ	دارالمعرفه بیروت١٤٢٠هـ
الادب المفرد	امام محمدبن اسماعیل بخاری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی٢٥٦هـ	ملتان پاکستان
صحیح ابن خزیمه	امام ابوبکرمحمد بن اسحاق نیشاپوری شافعی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٣١١هـ	المکتب الاسلامی١٣٩٠هـ
السنن الکبری	امام احمد بن شعیب نسائی رحمة اللہ علیہمتوفّٰی٣٠٣هـ	دارا لکتب العلمیه١٤١١هـ
السنن الکبری	امام ابوبکر احمد بن حسین بیهقی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٤٥٨هـ	دارا لکتب العلمیه١٤٢٤هـ
دلائل النبوة	امام ابوبکر احمد بن حسین بیهقی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٤٥٨هـ	دارالکتب العلمیه١٤٢٣هـ

التمهيد	ابوعمر يوسف عبد الله بن محمد بن عبدالبر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٦٣ھ	دار الكتب العلميه ١٤١٩ھ
شعب الايمان	امام ابوبكر احمد بن حسين بيهقى رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٥٨ھ	دار الكتب العلميه ١٤٢١ھ
السنة	امام ابوبكراحمدبن عمروابن ابى عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٨٧ھ	دار ابن حزم بيروت ١٤٢٤ھ
الزهدالكبير	امام ابوبكر احمد بن حسين بيهقى رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٥٨ھ	مؤسسة الكتب الثقافيه ١٤١٧ھ
مسند الشاميين	حافظ سليمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٦٠ھ	مؤسسة الرساله ١٤٠٥ھ
المعجم الكبير	حافظ سليمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٦٠ھ	داراحياء التراث العربى ١٤٢٢ھ
المعجم الاوسط	حافظ سليمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٦٠ھ	دارا لكتب العلميه ١٤٢٠ھ
المعجم الصغير	حافظ سليمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٦٠ھ	دارا لكتب العلميه ١٤٠٣ھ
المعجم	ابوبكر محمد بن ابراهيم بن على ابن المقرئ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٨١ھ	المكتبة الشامله
كتاب الدعاء	حافظ سليمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٦٠ھ	دار الكتب العلميه ١٤٢١ھ
المصنف	امام حافظ ابوبكرعبدالرزاق بن همام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢١١ھ	دار الكتب العلميه ١٤٢١ھ
المصنف	حافظ عبداللّٰه محمدبن ابى شيبة عبسى رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٣٥ھ	دارالفكربيروت ١٤١٤ھ
المسند	ابوالحسن على بن جعد بن عبيد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٣٥ھ	مؤسسة نادربيروت ١٤١٠ھ
المسند	امام ابوبكر عبد الله بن زبير حميدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢١٩ھ	دار الكتب العلميه
المسند	امام ابويعلى احمدبن على موصلى رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٠٧ھ	دار الكتب العلميه ١٤١٨ھ
المسند	حافظ سليمان بن داود طيالسى رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٠٤ھ	دارالمعرفه بيروت
المسند	امام ابوعبداللّٰه احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٤١ھ	دارالفكربيروت ١٤١٤ھ
المسند	ابوعوانة يعقوب بن اسحاق اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٤١ھ	دارالمعرفه بيروت
محاسبة النفس	ابوبكرعبداللّٰه بن محمد بن عبيد ابن ابى الدنيارحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٨١ھ	المكتبة الشامله
الموسوعة	ابوبكرعبداللّٰه بن محمد بن عبيد ابن ابى الدنيارحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٨١ھ	المكتبة العصريه ١٤٢٦ھ
سنن الدارمى	امام عبد اللّٰه بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٥٥ھ	دار الكتب العربى ١٤٠٧ھ
سنن الدارقطنى	امام على بن عمردارقطنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٨٥ھ	ملتان پاکستان
المستدرك	امام ابوعبداللّٰه محمدبن عبداللّٰه حاكم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٠٥ھ	دارالمعرفه بيروت ١٤١٨ھ
الاحسان بترتيب......	امام حافظ محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٥٤ھ	دار الكتب العلميه ١٤١٧ھ
الجامع	امام حافظ معمر بن راشد ازدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ١٥١ھ	دار الكتب العلميه ١٤٢١ھ
شرح السنة	امام ابومحمدحسين بن مسعودبغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥١٦ھ	دار الكتب العلميه ١٤٢٤ھ
البحرالزخاربمسندالبزار	امام ابوبكراحمدبن عمرو بزاررحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٩٢ھ	مكتبة العلوم والحكم ١٤٢٤ھ

النھایة فی غریب......	امام ابوالسعادات مبارک بن محمد ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٦٠٦ھ	المکتبة الشاملہ
مشکل الآثار	ابو جعفراحمدبن محمد بن سلامہ طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٢١ھ	دارالکتب العلمیہ١٤١٥ھ
الفردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شھرداربن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥٠٩ھ	دارالکتب العلمیہ١٤٠٦ھ
الاحادیث المختارة	ضیاء الدین ابوعبداللہ محمدبن عبدالواحدحنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٦٣٤ھ	دار خضر بیروت١٤٢١ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٩١١ھ	دارالکتب العلمیہ١٤٢١ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابو بکرھیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٨٠٧ھ	دارالفکربیروت ١٤٢٠ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٩١١ھ	دارالکتب العلمیہ١٤٢٥ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابوبکراحمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٦٢ھ	دارالکتب العلمیہ١٤١٧ھ
تاریخ مدینة دمشق	حافظ ابوالقاسم علی بن حسن ابن عساکرشافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥٧١ھ	دار الفکربیروت١٤١٦ھ
میزان الاعتدال	امام شمس الدین محمد بن احمد ذھبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٧٤٨ھ	دار الفکربیروت ١٤٢٠ھ
تذکرة الحفاظ	امام شمس الدین محمد بن احمد ذھبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٧٤٨ھ	دارالکتب العلمیہ١٤١٩ھ
معرفة الصحابة	امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصفھانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٣٠ھ	دارالکتب العلمیہ١٤٢٢ھ
الفوائد	ابوالقاسم تمام بن محمد رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤١٤ھ	مکتبة الرشد ریاض١٤١٢ھ
الفقیہ والمتفقہ	حافظ ابوبکراحمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٦٢ھ	دار ابن جوزی ١٤٢٨ھ
کنزالعمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین برھان پوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٩٧٥ھ	دارالکتب العلمیہ١٤١٩ھ
القصاص والمذکرین	ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمدجوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥٩٧ھ	المکتب الاسلامی ١٤٠٩ھ
الجامع لاخلاق الراوی	حافظ ابوبکراحمدبن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٦٢ھ	مکتبة المعارف ریاض١٤٠٣ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابواحمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٦٥ھ	دارالکتب العلمیہ١٤١٩ھ
المطالب العالیة	امام حافظ ابن حجرعسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٨٥٢ھ	دارالکتب العلمیہ١٤٢٤ھ
فیض القدیر	امام محمد عبد الرءُوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ١٠٣١ھ	دار الکتب العلمیہ١٤٢٢ھ
المعرفة والتاریخ	ابویوسف یعقوب بن سفیان فسوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٧٧ھ	دارالکتب العلمیہ
تھذیب الکمال	یوسف بن الزکی عبد الرحمن بن یوسف مزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٧٤٤ھ	مؤسسة الرسالہ١٤٠٠ھ
تھذیب التھذیب	امام حافظ ابن حجرعسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٨٥٢ھ	دارالفکربیروت١٤١٥ھ
کتاب الضعفاء	ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسٰی عقیلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٢٢ھ	دارالصمیعی ریاض١٤٢٠ھ
الزھد	حافظ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٤١ھ	دار الریان للتراث١٤٠٨ھ
الزھد	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٤١ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
الزھد	امام عبداللہ بن المبارک مروزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ١٨١ھ	دارالکتب العلمیہ

الزھد	امام ابو حاتم محمد بن ادریس بن منذر رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٧٧ھ	دار البشائر الاسلامیہ ١٤٢٢ھ
الزھد	امام ھناد بن سری بن مصعب کوفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٤٣ھ	دار الخلفاء کویت ١٤٠٦ھ
الزھد	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٧٥ھ	دار المشکاۃ قاھرہ ١٤١٤ھ
الزھد	امام وکیع بن جراح بن ملیح رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ١٩٧ھ	مکتبۃ الدار ١٤٠٤ھ
الورع	امام ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٤١ھ	دار الکتب العلمیہ ١٤٠٣ھ
مکارم الاخلاق	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٦٠ھ	دار الکتب العلمیہ ١٤٢١ھ
قوت القلوب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٨٦ھ	دار الکتب العلمیہ ١٤٢٦ھ
صِفۃ الصفوۃ	ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥٩٧ھ	دار الکتب العلمیہ ١٤٢٧ھ
بھجۃ المجالس......	ابو عمر یوسف عبد اللہ بن محمد بن عبدالبر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٦٣ھ	المکتبۃ الشاملہ
ذمّ الھوی	ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥٩٧ھ	مکتبۃ الکتاب و السنۃ پشاور
السیرۃ النبویۃ	ابو محمد عبد الملک بن ھشام بن ایوب حمیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢١٣ھ	دار الکتب العلمیہ ١٤٢٢ھ
الکنی والاسماء	ابو بشر محمد بن احمد بن حماد دولابی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣١٠ھ	دار ابن حزم بیروت ١٤٢١ھ
غذاء الالباب شرح	محمد بن احمد بن سالم سفارینی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ١١٨٨ھ	دار الکتب العلمیہ ١٤٢٣ھ
عیون الاخبار	ابو محمد عبد اللہ بن مسلم قتیبہ دینوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٧٦ھ	دار الکتب العلمیہ ١٤١٨ھ
تنزیہ الشریعۃ	ابو الحسن علی بن محمد بن عراق کنانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٩٦٣ھ	دار الکتب العلمیہ ١٤٠١ھ
العلل المتناھیۃ	ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥٩٧ھ	دار الکتب العلمیہ ١٤٢٢ھ
التذکرۃ باحوال الموتی	ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٦٧١ھ	دار السلام قاھرہ ١٤٢٩ھ
فضائل القرآن	ابو عبد اللہ محمد بن ضریس رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٩٤ھ	المکتبۃ الشاملہ
فضائل القرآن	ابو عبید قاسم بن سلام بن عبد اللہ ھروی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٢٤ھ	المکتبۃ الشاملہ
بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب	ابو القاسم عمر بن احمد ابن العدیم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٦٦٠ھ	المکتبۃ الشاملہ
شرح حدیث لبیک	عبدالرحمن بن احمد بن رجب حنبلی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٧٩٥ھ	دار عالم الفوائد ١٤١٧ھ
تعظیم قدر الصلاۃ	ابو عبد اللہ محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٩٤ھ	مکتبۃ الدار ١٤٠٦ھ
کتاب الافعال	ابو القاسم علی بن جعفر بن علی سعدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥١٥ھ	عالم الکتب بیروت ١٤٠٣ھ
المحدث الفاصل بین......	امام حسن بن عبد الرحمن رامھرمزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٦٠ھ	دار الفکر بیروت ١٤٠٤ھ
اعتلال القلوب	امام ابو بکر محمد بن جعفر بن محمد خرائطی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٢٧ھ	المکتبۃ الشاملہ
الطبقات الکبری	محمد بن سعد بن منیع ھاشمی بصری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٣٠ھ	دار الکتب العلمیہ ١٤١٨ھ

تفسیر الاحلام الکبیر	امام ابو بکر محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ١١٠ھ	دارابن حزم١٤٢٤ھ
الامثال من الکتاب والسنۃ	ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٦٠ھ	دارابن زیدون بیروت١٤٠٥ھ
المتفق والمتفرق	حافظ ابوبکراحمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٦٢ھ	المکتبۃ الشاملہ
تقیید العلم	حافظ ابوبکراحمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٦٢ھ	دار احیاء السنۃ النبویہ١٩٧٤ء
جامع العلوم والحکم	عبدالرحمن بن شہاب الدین بن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٧٩٥ھ	المکتبۃ الفیصلیہ مکۃ المکرمہ
جامع بیان العلم و فضلہ	حافظ ابوعمر یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البررحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٦٣ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤٢٨ھ
احیاء علوم الدین	امام ابوحامد محمد بن محمد طوسی غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥٠٥ھ	دار صادر بیروت١٤٢١ھ
الثبات عند الممات	ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمدجوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥٩٧ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ١٤٠٦ھ
المجالسۃ وجواھرالعلم	حافظ ابوبکراحمد بن مروان دینوری مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٣٣ھ	دارالکتب العلمیہ١٤٢١ھ
وفیات الاعیان	ابوالعباس شمس الدین احمدبن محمدبن خلکان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٦٨١ھ	دارالکتب العلمیہ١٤١٩ھ
البدایۃ والنہایۃ	ابوالفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٧٧٤ھ	دارالفکر بیروت١٤١٨ھ
سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد ذھبی رحمۃاللہ علیہ متوفّٰی ٧٤٨ھ	دارالفکربیروت ١٤١٧ھ
الاصابۃ فی تمییزالصحابۃ	امام حافظ ابن حجرعسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٨٥٢ ھ	دارالکتب العلمیہ١٤١٥ھ
اسد الغابۃ	امام ابوالحسن علی بن محمد ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٦٣٠ھ	داراحیاء التراث العربی١٤١٧ھ
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابوعمریوسف عبداللہ بن محمدبن عبدالبرقرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٦٣ھ	دارالکتب العلمیہ١٤٢٢ھ
فضائل الصحابۃ	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٤١ھ	مؤسسۃ الرسالہ١٤٠٣ھ
طبقات الصوفیۃ	ابوعبد الرحمن محمد بن حسین سلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤١٢ھ	دارالکتب العلمیہ١٤١٩ھ
اخبار اصبہان	امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٣٠ھ	المکتبۃ الشاملہ
اخبار مکۃ	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق فاکھی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٨٥ھ	دار خضر بیروت١٤١٩ھ
الجرح والتعدیل	امام ابومحمد عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٢٧ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
المحن	ابوالعرب محمد بن احمد بن تمیم افریقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٣٣ھ	دار العلوم ریاض١٤٠٤ھ
التبصرۃ	ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمدجوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥٩٧ھ	دارالکتب العلمیہ١٤١٣ھ

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 222 کُتُب ورسائل مع عنقریب آنے والی 14 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01......راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِيرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)

02......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِم فِي أَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم) (کل صفحات:199)

03......فضائلِ دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)

04......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدِ فِي تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد) (کل صفحات:55)

05......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)

06......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)

07......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

08......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَه) (کل صفحات:60)

09......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي) (کل صفحات:100)

10......شریعت وطریقت (مَقَالُ عُرَفَا بِاِعْزَازِ شَرْع وعُلَمَا) (کل صفحات:57)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)

12......اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَه (کل صفحات:46)

13......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات:63)

14...... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

15......کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185)

16......اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات 31)

عربی کُتُب:

17 تا 21......جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات:570، 672، 713، 650، 483)

22......اَلتَّعْلِيْقُ الرَّضَوِي عَلٰی صَحِيْحِ الْبُخَارِي (کل صفحات:458)

23......كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم (کل صفحات:74)

24......اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَه (کل صفحات:62)

25......اِقَامَةُ الْقِيَامَة (کل صفحات:60)

26......اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّه (کل صفحات:93)

27......اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِي (کل صفحات:46)

28......تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان (کل صفحات:77)

29......اَجْلَى الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......جَدُّ الْمُمْتَار جلد ۵،۶،۷

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

عنقریب آنے والی کُتُب

01......قوت القلوب (جلد اول)
02......احیاء العلوم (جلد دوم)

﴿شعبہ درسی کُتُب﴾

﴿شعبہ تخریج﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

عنقریب آنے والی کُتُب

﴿شعبہ اِصلاحی کُتُب﴾

عنقریب آنے والی کُتُب

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

عنقریب آنے والی کُتُب

01...... اجنبی کا تحفہ
02...... جیل کا گویا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-579-793-8
0101508

MC 1288

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net